

احوال مظفر ابن منصور

۲ حاجی خراسانی کا اور اختصاص یانا اولنگا الطاف سخانی سہی

مور میں کہتی ہیں کہ امیر عیادت الدین حاجی اوس زمانہ میں جب لکھنؤ دار حواساں پر چڑھ کر
 آیا وہ حواساں سہی جو کہ لوہکا ٹولہ اور ستا ہا ہاگ کر سب خوف تاتاریوں کی خطہ
 یرد میں جا چھا۔ امیر حاجی مدکور ایسا عظیم الحلقہ اور موٹا آدمی تھا کہ جب ستہ یرد
 میں آیا اسکے پی کی واسطی ماراں میں مور دل کی تالاش کی گئی کوئی مورہ لوہکی یریں
 نہ آتا سہی ٹا اسیر اور لہا قد اور بہاری ڈیل تھا۔ اس امیر کی تس مٹی تھی۔ لوہکر
 محمد۔ مصور۔ ددر کے می اٹوکر اور محمد حاکم یرد علار الدولہ کی اول ایام میں
 کہ جب ہلاکو خاں کی مدد کو کا قصد کیا تھا لوہکر سو گئی تھی علار الدولہ کی لوہکر مدکور کو تس
 سوار دیکر سہراہ اردو خاں کی واسطی مقابلہ ہلاکو خاں کی روانہ کیا مدفع ہوئی دارالسلام کے
 ایجاں کی لوہکر کی سہراہ اور ووح کر کی سرحد مصر یر ہیجا دہاں جا کر اعراب خفا سہی
 لڑائی کی اوس لڑائی میں لوہکر مدکور مقتول ہوا۔ اور محمد مدکور اسکا ہائی تا وقت
 رعناں سلک ملار میں علار الدولہ میں متظم رہاں وہ دون ہائیوں کے اولادیدہ ہیں
 ہوئی لے سل موت ہوئی۔ تیسرا مدکور اس حاجی خراسانی حوا ہی مایہ
 کی خدمت اور ملاومت میں رہتا تھا اوس سہی میں مٹی پیدا ہوئی۔ امیر محمد۔ امیر علی
 ۔ امیر مظہر۔ امیر علی لے اولاد تھا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تھا امیر محمد گرجہ اپنے
 سب ہائیوں سہی جو ہا تھا ایک مدداں حاکم میں تمام ہتال اور اراں سہی سہت لیجا تا
 تھا موح مصر عہ سے ہر روز مرلی دہشت حائی۔ بہتا اور سیاہی کرتا تھا تھا
 اسطرح مادیہ بیائی کرتے ہوئی ارنوں خاں کی خدمت میں جا ہیجا اوسے جب اسکی
 تھل اور صورت دیکھی ورا مصب سادلی او سکو دیا۔ جب مسد حائی کھا تو خاں
 کی لت سہی رب ورمیت یافتہ ہوئے اول ایام میں امیر مظہر کو ٹرا عروج و دروز

سوال سترین سور

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ خازن خان کے زمانہ میں امارت نہراری سے طبل اور علم کے اسی متعلق ہوئے اور آخر ماہ جماد الاخر ۱۱۸۷ ہجری میں امیر مبارز الدین محمد پیدا ہوا اس لڑکے کی پیدا ہونی کی سبب سی سی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئے تھے۔ اور بعد وفات پانے غازان خان کی راجا تھو سلطان نے امیر مظفر کی بہت عزت کی اور بڑا رتبہ بڑا دیا اور واسطی محافظت راہ کو بہتان و ابرقہ اور ہرات اور مرو کی ادسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر مذکور کہیں بادشاہ کی خدمت میں جاتا تھا اور کبھی چین سند پر اور اتاتھا ۱۱۸۷ تک کہ جس سال میں امیر مظفر فوت ہوا چین اور ارام کرنا ادسنی کوئی اور اڑکا سوائے مبارز الدین محمد کی نہ چھوڑا تھا البتہ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی جو ابوبکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد میں تھی جس کے شکم سے شاہ سلطان پیدا ہوا۔ الفصہ بعد وفات امیر مظفر مذکور کے اوسکا بیٹا امیر مبارز الدین سلطان راجا تھو کی خدمت میں حاضر ہوا بہت انعام و اکرام پایا یاجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے

علازست میں رہا۔ جب سلطان محمد خدا بندہ عالم لقا کو راہی ہوا۔ اور سلطان ابوسعید پر تو التفات کیا اور حال جہان کے لوگوں کی ڈالا اور سوقت امیر مبارز الدین نے رخصت بادشاہ سی واسطی محافظت راہوں اور شہر کون کی جو کہ اوسکا عہدہ تھا حاصل کر کے کوچ کیا درمیان ۱۱۸۹ ہجری کی ایک دن سلطان ابوسعید سلطان کی خدمت حاضر ہوا تھا بادشاہ نے حکومت شہر نیرد کی بھی ادسکو دی۔ اسی سال میں جب مبارز الدین نے سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی نے راہ یزدینتہ اور فساد برپا کر رکھا اور سوقت ساہمہ نفر پہلوانان خجور گدار سہراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب فحافین کی ہوا عبد الملک کی حوض پر جابنیں کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی ادس لڑائی میں شتر نیر امیر محمد مظفر کی جوشن میں اگر لگی لیکن خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی محافظت کی کہ تیر دن سی بچ کر اور صیح و سالم رہ کر شتر اور مظفر باقی رہے اور مفسدین کو مرنے اور انکی سردار مسی

بیان عبد الوہید کی جو گزرا

ہم گزری کی گرفتار کر کے آورداد ستاہ میں پھنچا اوس سردار کو پھر میں قند گن سلطان الوہید نے
دھر لکھو اوس جنگ اور لڑائی اور فتحہ سی سی خوش ہو کر اربع الطاف دعا عطا فرمائی سر مل گیا
اسی اسار میں ایک اور لڑائی اسی سمت مصافحہ سی ہوئی اسی میں ہی امیر محمد عالم
علم فتح کا مل کر کے نام پایا

اب شروع ہوا ۳۵ھ ہجری وغیرہ ۳۳ھ تک

اس سال میں امیر محمد کو حد آتی لی ایک لڑکا بختا اوسکا نام تباہ سرف الدین مطہر کہا
اور دریاں ۳۲ھ کے مبارک الدین بد کو رے سماتہ محمد دم تباہ مت تباہ جہاں سی
کھاج کیا۔ اور ۳۳ھ ہجری میں حلالی الدین تباہ شجاع اوس عورت سی پیدا ہوا اور
۳۴ھ ہجری میں امیر محمد بہارہ تباہ سرف الدین مطہر کے غارت مت سلطان الوہید بہارہ
میں حاضر ہوا بادشاہ ایران نے اس در لون پی مایب می کو مسطور لڑا کیا کہ موجب
رتک اور حد اراد اور ارکال و دل کا ہوا۔ اسی سال میں سلطان الوہید قتل
ہوا کہ لگیا امیر محمد ہی سادت اور ہر کانی بادشاہ کا ہوا وہاں سی کھج استرہ میں جا کر
سرف اور زیارت مرقد اسد اللہ صاحب علی اس اسیاب کرم اللہ وجہہ کا ہوا پھر وہ
حاضر کی راحت دے

اب شروع ہوا ۳۸ھ ہجری

اس سال میں دریاں ماہ حاد الادل کی امیر محمد مطہر کی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اور کانا نام
قطب الدین محمود رکھا

بیان افراط و تفریط کا جو بعد وفا سلطان ابو جہد کی ہوئے

بیان پیر حسین جو بانی کا

کہتی ہیں کہ بعد وفات سلطان ابوسعید بہادر خان کے ملک ایران میں ہر ایک حاکم اور صوبہ کی دین سودا خود سری اور استقلال کا پید ا ہو گیا تھا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ میں کر لی اور اس کے بیٹے امیر شیخ ابوالحاق فی جو کہ سبب کثرت مکارم اور وفور جود کے مشہور آفاق تھا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی ننگر اسی ملاقات کی وقت ملاقات کے اس کو معلوم ہوا کہ اس کا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجا لاکر کلمات محبت آنر سی اس کی دلکا بخار دہو یا بعد چند روز کی شیخ اسحاق فی جانب کرمان کے حرکت کر کی پر جانب یزد کی مراجعت کی بعد سنی اس خبر و خشت اثر کے امیر محمد اس کی مقابلہ کے واسطی بارادہ جنگ نکلا لیکن سبب توجہ شیخ یا علی عمران قدس سرہ کی صلح ہو گئے اور امیر شیخ ابوالحاق سرحد یزد کی کسی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین جو بانی اور امیر محمد مظفر کا مبع بیان اور واقعات کی اب شروع ہوا

دائیں ہو کہ امیر پیر حسین جو بانی نے بارادہ شیراز کوچ کر کی امیر محمد مظفر سی استد او چاہی مبارز الدین فی اس کی التماس قبول کر کی بعد عہد و بیان کی بہت سپاہ اپنے ہمراہ لیکر یزد سی کوچ کیا اصل طرح فارس میں دونوں کی ملاقات ہوئی — امیر مسعود شاہ یہ خبر پا کر جانب کازون کی چلا گیا مبارز الدین نے ہی باستصواب امیر پیر حسین کی دشمنوں کا تقاب کرنا مناسب جان کر اس کا پیچھا کیا جب رد ہی کا رزن میں پہنچا جمیعت دشمن میں تفرقہ پڑ گیا اور امیر مسعود شاہ بغداد کی جانب ہٹا کر امیر شیخ حسن بزرگ کی خدمت میں خوانان پناہ ہوا امیر محمد مظفر نے اس وقت جانب از دوی امیر پیر حسین کی مراجعت کی اس جگہ سی دونوں مانند برق و باد کی مجتمع ہو کر شیراز

بیان پیر حسین جوانی کا

۶ یرگے داں حاکم شہر بیاہ کی ماہر ڈیرا کیا اور محاصرہ شہر کا کر کے ارادہ لڑے گا کیس
لدار شہر لی بیچ بچاؤ کرنی کی تدبیر کی خیال کہ حاصی محمد الدین اسمیل میں بھی لی ہوگا کار
رہا اور فضلہ شیرازی تہا درمیاں میں بڑے عرصے کو دادی امیر پیر حسین جوانی لڑ رہا
اقبال اور کامرانی سی داخل شہر ہوا شہر میں جاتی ہے دلا کر ماں کی جناب ساز الدین

اب شروع ہو سکتا ہے بحری

اسی سال میں امیر ساز الدین بہت لشکر انی سپہراہ لیکر حاکم کرماں کی دوا رہا ہوا ملک
قطب الدین بیک رور جو کہ اول ایام میں حاکم مملکت کرماں کا تہا داسی ہاگ کر ہوا
کی طرف ہاگ گیا اور ساز الدین شہر میں داخل ہو کر داسلی آسائیس اور آرام
رعیت کی سپاہ جمع کو متفرق کر دیا اور قطب الدین بیک رور حاکم کرماں کی جو بہت
ہاگ آیا تہا حیدر دواں قیام کر کے اس شہر کی حاکم داؤد نامی سی سپاہ مور کی اپی
مدد کو لیکر ہر جانب کرماں کی کوچ کیا مگر اسکی کوچ کا پہلہ طوطہ تہا کہ دن کو جب حاکم رات کو
بغ ساف کرنا اسے طور سی چار درج حاکم کرماں کی گیا تہا کہ ساز الدین کو دشمن کی بھیجی
کے حر ہو گئی لیکن اس کے پاس جمعیت آدمیوں کی داسلی لڑائی سکے نہ تہی اسنی راتوں رات
حاکم داسر حد کی ہاگ گیا دوسری رور قطب الدین بیکر دوسرے سپہراہ ملک داؤد کی
داخل شہر کرماں ہو کر ملک کا مدد بہت پر مئے مرسسی کیا ۔ اور امیر محمد نی انا ہر حد
لشکر بھیج کر کے دوسری دوا را دہ مستح کرماں کا کیا مارہ چار چڑا کر لگیا اور لڑائی
بہت بہاری ہوئی اور سی دور تہا شہر الدین مظهر اور ستاہ سلطان لے داؤد درنگی
دی اور ایسی شجاعت اور بہادری کو کام میں لائے کہ مور یوں کو شکست ہوئی اسی اتنا
میں پیر حسین کا لشکر امیر محمد کے مدد پر آ پہنچا اور سوقت قطب الدین بیکر دوسری دفعہ
ہر ہاگ کر جانب فرہساں کی چلا گیا اور ملک داؤد کی بھی اور سکاتاق کیا ماہ چاؤد الا

بیان پیر حسین جو بانی کا

جماد الاخر سال مذکور میں امیر محمد مظفر مظفر منصور ہو کر کرمان میں داخل ہوا جب اوسکی ہم عصری فراغت پائی اور بند و بست ترادقعی اپنی طور پر کرچکا اوسوقت قلعہ نم کی فتح کا ارادہ کیا پہلے قلعہ امیر شجاع الدین کے عل میں تھا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکر کی اور محاصرہ کیا بعد چند راتوں کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کھن لیکر مبارز الدین کے خدمت میں حاضر ہوا اور سب کچھ بیان قلعہ کے اوسکو سپرد کر کی عافری کی اور اپنی جان چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور صاف فرما کر جان بخشی کی مگر پیر جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوسمیں کچھ دغا و فریب ہی اور وہ واقع میں مخالفت ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا اسی سال میں وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا ۸۲۲ھ ہجری

بیان حال امیر پیر حسین جو بانی کا اور پاشیخ ابواسحاق کی مرتبہ جہان بانی کا

میان امیر پیر حسین جو بانی اور امیر محمد مظفر میں بسبب اغواء مفیدین کی کدورت اور مخالفت پیدا ہو گئی تھی ہر چند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا اور اپنی پاس بلا یا مگر وہ نکل گیا۔ اسی سال میں امیر پیر حسین نے ولایت صفہان امیر شیخ ابواسحاق کی سپرد کی سچ ہی ہے چوتیرہ شود مردار و زکار میں ہمہ ان کند کش ناپید بکار ہے کیونکہ ملک اشرف جو بانی بہت اوپر تخیر حاکم عراق کی سبذ دل رکھتا تھا اور امیر شیخ ابواسحاق متا بہت امیر پیر حسین کی سرگردان ہو کر اوسکی ملی گیا اسی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنوں کی جانب صفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا مولانا شمس الدین صابر قاضی اور امیر حلال الدین طیب شاہ لشکر امیر پیر حسین کی سرکردہ اشرف کی ملکی اسی امیر پیر حسین کی احوال میں احتلال واقع ہوا وہ تبریز کو

یہاں میر حسین حو بانی کا

۸ اس امید رہا کہ میر شیخ حسن کو حکم سی مدد طلب کروں گا یہ سنا کہ اگر بھی یہ کوئی
 دہاں مصیبت آئی تو کیا کروں گا چاہے ایسا ہی ہو کہ خلاف توقع میر شیخ حسن کی اداسکو
 بڑھ کر قصہ کیا مدد چند دور کے زہر پلاہل پہلا کر مار ڈالا قصہ ملک اشرف کی کلفت
 اور مسقت جنگ و حرب کی معنی مالک عراق کا حاکم ہو کر متوجہ ستیرار کا ہوا —
 اواسحاق نے یہ چالاکی کے کو قتل بھی ملک اشرف کے آب ستیرار میں آکر کشت
 شہرہ یوں کے شہر ستیرار کو خوب مصبوط کر کے سامان حرب موجود دہیا کر کے
 علم فحاشت کا علم کیا ملک اشرف یہ حال سکر بہت حوا ہوا چنانچہ اوسکی آنس
 عصب کے سبب موج متل کہار پر بس نہ چلا گئے کہ کال ایہی اوسکی ولایت
 عراق کو لوٹا اور عارت کرنا شروع کر دیا جہاں گیا ٹوٹا گھسوتا پیرا

اب شروع ہوا ۱۳۳۵ھ ہجری

اس سال میں امیر ماعی ماستی موج دہاں میر شیخ حسن مدگ کے مصاحب امیر مسودہ
 کی مین بعد اوسے ستیرار کو چلا آیا ہوا — اور میر شیخ اواسحاق کی حکومت ایسی ٹرے
 رہائی کو دیدی ہی جب مردان شہر اپنی مصیبت اور جنگ سے لیکر مسودہ شاہ کے پاس جاے
 گئے امیر ماعی ماستی کو اس سبب سے بہت رنج لاقی ہوا اسلئے اوسنے وصیت پاکر امیر مسودہ
 کو قتل کیا اور مسودہ میر شیخ اواسحاق نے رعایا شہر کی جمع کر کی ماعی ماستی سے لڑائی
 کر کی اور سکون کشت دی اور آب مسودہ سلطنت پر جلوس حرا کر حطیہ اور سکے ایسی مام کا جاری

اب شروع ہوا ۱۳۵۵ھ ہجری

اس سال میں میر شیخ اواسحاق نے بہت لشکر جمع کر کی سحر کرمان کا قصد کیا راہ میں کوئی
 کہتی اور کوئی مکاں نہ چوڑا مکاں کو ڈالتا کہتیوں کو اٹھاتا ہوا قلعہ ستیرار تک پہنچا

بیان مقتول ہونی ناصر محمد ولد ناصر محمد کا

چنانچہ دمان جا کر بابر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوتوال اپنی جان بچا کر قلعہ الجبل میں جا چلا ۹
امیر شیخ ابوسعحاق نے جب جانا کہ باشندگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہو رہی ہیں اور کوئی قلعہ
پر کھلا ہی بھی نہیں دیتا قتل اور غارتگری اور خوریزی بغض محلات شہر میں بہت کی
اسی اثنا میں امیر ظہیر الدین ابراہیم نے بیچ میں پیر کر مبارک الدین سی صلیح کو وادی بعد
صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کر گیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال میں ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہ ایک
بادشاہ ترک کا تھا اوسنی کرک سی دیار مصر پر لشکر کشی کی تھی چنانچہ مصر میں اوسکی حکومت
ہو گئی لیکن جب اوسنی لوگوں پر ظلم کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت میں فرق آگیا
بہرہ دیکھ کر اپنی مقام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیت سی خلع کیا جیسا کہ اوس
بہائی کے ساتھ کیا تھا اوسنی پہلی — پیر درمیان شہر یعنی سندھ ہذا کی مقتول ہوا —
اسی سال میں بعد وفات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابوالعزیز ناصر محمد کے بیت ہوئے
— اسی سال میں اشیر الدین ابو خان محمد بن یوسف بن علی بن خان اندلسی قرطابی فوت
ہوا وہ اچھا شاعر تھا

اب شروع ہوا ۸۲۷ھ ہجری

اس سال میں امیر شیخ ابوسعحاق نے دوسری بار پیر کرمان پر لشکر کشی کی لیکن ناکام ہو آیا
— اور اسی سال میں منغل جو جانی اور ارغانی جو کہ زمانہ درخون خان میں بسبب اتما س
جلال الدین سیور غمتش کے واسطی محافظت رہیں کی مشغول تھے امیر محمد مظفر سی دہلوی
پیر کر راہ حیان قبول کی اسنے دوسری لشکر واسطی اوکلی تبنہ کی روانہ کیا دشت خادان

بیان مقتول جوئی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

یہاں کوں ہاں
۱۔ میں حاسن کا مقابلہ ہوا جسے قیدی امیر محمد مظفر نے شکست کبھائی اور وہاں گھر حجاب کرماں
کی چلا گیا خب یہ سرگوشی کہ آثار خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی شہنشاہ بھری میں قواعد
عہد ویتناق کے اوسے توڑ کر سلطان ستاہ حامدار کو وہ ہزار سوار ہمد ایک ہزار ادھال
کے پہچا اور آب بہت لشکر بھیس بھیس حاسب یرد کی گیا سلطان ستاہ نے اوسے ظاہر
گراہ سی ملاقات کی اور مار کر ماں کی حمید امانت کا ڈالا اور امیر شیخ ابو اسحاق کی یر دیں
بیچکر اوس خطہ کو ایسی قصہ شیر شاہ مظفر پہر سرسکر داسلی محافل اہل دیال اور قتال
وحدال کے بہت جلد کرماں سی ہاگ کر سید جس پہچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد سے ہی
قلندریہ میں گئی مد جیدر ور کے کہ اسی آتش جگ دو ہوئے تہی امیر شیخ ابو اسحاق
لے حاما کر شیخ ہوا اس قلو کا بہت مشکل ہے لایا حروف صلح درمیاں لایا ایکے ور
ردیک دردارہ مسد کی پہرتا تھا اور پہر شتر پڑ جھاتا تھا

سا کہ موت صلح است و دوستی عیاست بشرط آنکہ مکونیم از ایکہ رفت حکایت
 شاہ مظفر بہ ستر سکر علیہ کے ماہر اما دونوں سرداروں نے معاملہ کیا صلح ہو گئی
 شاہ مظفر ایسی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ مذکور نے عمان غنیمت حاصل کر کے
 موڑی جب اسے سنا کہ سلطان شاہ حامد رستی خود اسطی قہ مقصدوں کی گیا تھا
 کچھ نہ ہو سکا دوسری دفعہ تو مسط صدر الدین محیتی اور خواجہ عابد الدین محمود کے سارر الدین
 سسی صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کر کے حامد شیرازی کی چلا گیا اور سو وقت امرار
 حرمی اور اد عالی امیر محمد مظفر کے درگاہ میں زمان عدرا اور استعمار سسی متوف ہوئے
 اور سلطان شاہ کا ساتھ دیسی سسی بہت یجتای سارر الدین مظفر نے اد کی حرم عمو
 کئی ملکہ ایک اور ایک بہار حامد او کو کھتسی مگر بعد جد و در کے وہ لوگ بہر منی ہو گئے
 اسے امیر محمد مظفر نے خاک میں آ کر توڑی سسی عرصہ میں اس کے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا ۴۹۷۰ سہ پجری

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

اس سال میں پیر امیر شیخ ابواسحاق نے قواعد عہد دیمیان کی طاق لپان پر ریکر سلطان شاہ ۱۱
جاند ار کو لشکر جہاد دیکر سرحد دلایت امیر محمد مظفر کے من بھیجا مگر سلطان شاہ تی چونکہ
بہت ہنگ اوٹھایا تھا اور شیخ ابواسحاق کے بعض وعدوں سے تنگ آ گیا تھا مبارز الدین
کی خدمت میں جا کر نوابوں کی سلاک میں منسلک ہو گیا اور ۸۵۳ھ ہجری میں امیر شیخ
ابواسحاق دوسری دفعہ شہر نیردین لشکر لیا کہ ہمراہ شاہ مظفر کے شہر میں محصور ہوا
جب مدت محاصرہ کو بہت ہو گئی اور لشکر فی اوسپر هجوم کیا اوسوقت امیر شیخ علی بنیل
مقصود شیراز کو چلا گیا اور ۸۵۳ھ ہجری میں سیکھار کو جو کہ ایک امیر امرار نامدار سی
تھا بمیت سپاہ بسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جانب مبارز الدین بھی ہمراہ اولاد
انجاد و فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانیوں کا مقابلہ
ہوا اور شجاعت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی سیکھا رہیت سخت
اٹھا کر جانب شیراز کی بہاگ گیا

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

اور بہاگنا امیر شیخ ابواسحاق مدد بی نیار سی

اب شروع ہوا ۸۵۴ھ ہجری

داخل ہو کہ اول ۸۵۴ھ ہجری میں جانب مبارز الدین لشکر بسیار اور سپاہ گردون شہار
صح کر کی بارادہ تسخیر شہر شیراز کی گیا امیر شیخ کو جب اس حال کی خبر ہوئی اوسوقت
دوسنی قاضی عضد الدین عبدالرحمن الایچی کو جو کہ برا عالم اوسکے زمانہ میں تھا اور سنی
نیدب ط صلیح کی اردو امیر محمد مظفر میں بھیجا قاضی مذکور فی مبارز الدین مظفر سی

میاں لکھنؤ کشتی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا حانسہ شیرازی کی

۱۲ ملاقات کر کے بہت مصیبت اور وعظ اور وعید چکی سنے مامور ہوا تھا کی لیکن میدان سود مند نہوئی حب او سیر کوئی فائدہ مرتب نہوا آخر کار لڑائی پر سرور آیا اور حانسہ کے صلاح لڑائی پر پھر سے امر شیخ ابو اسحاق کی یا یحییٰ و یحییٰ ماہر شہر شیراز کی ایسی لشکر کی جائے مقرر کی جب امیر مظفر و س لشکر کی ایجا ہوا گ کر شہر میں آگیا دوسرے روز امیر محمد مظفر نے ماہر شہر کے ایسی حیر کہڑی کر دئے اور قدر طاقت شیرازیوں کے توڑ لی رک کوستس کی مگر لڑائی موقوف ہوئی ہر روز یاد دہم لڑائی ہوتی رہے اسی اشار میں اوسکے نول بریاری طاری ہوئی مد چند روزہ نہوا چاہو گیا مگر ستاہ مشرف الدین مظفر ہمارے سخت میں متلا کو در میان ماہ حادال اذل ششہ ہجری میں درست ہوا اوسے اٹھائیس برس چار مہسی کے عمر پائی اور چار بیٹے اپنی بھی جوڑے سسی ستاہ یحییٰ — ستاہ منصور — ستاہ حیس — ستاہ علی — یہ اوسکے بیٹے تھے القصد مبارک الدین نے لکھ اسکے کہ دسترخ شامت او سہی نہ کریں ماحود اپنی فرزند کی مرے کی ہی لڑائی سسی موبہ نہ موڑا جب دیکھا کہ مجاہدہ کے ہوئے مدت گذر گئی اور اسات گت کی ظاہر ہونے لگی تیسری تاریخ ماہ سوال کو امیر محمد مظفر من منصور ہزارہ ایک حاعت سیباہ طہر نانا کے مستہر میں گھس آیا حانسہ روز امیر مظفر لکھ سسی کلوعمر کی اندر شہر شیراز کے آیا سح ابو اسحاق ابی اوس سجا سے ہا آدار لغارہ کی شکر اوسنی یو چاک پہ کیا عو عا اور پھر سے لوگوں نے کہا کہ یہ آدار لغارہ محمد مظفر کے ہی کہتی لگا کہ وہ فردک گراں حال بد صورت ایک ہسکا ہے ہے حاصل کلام حب ساند الدین شہر شیراز میں آگیا اوسوقت شیخ ابو اسحاق راہ عمر اور اضطار کی طرف متولیتاں کے ہوا گیا اور امیر محمد مظفر تنگناہ سیلانی علم جہا سانی کا ملکہ کر کے امر معروف و نہی مکر میں متولی ہوا اوسے سنگناہ میں مشاہدہ شیخ ابو اسحاق کا امیر علی سہل حردس رکی عمر کہتا تھا اور حسن حلا اور ذکی شہر تھا

فتح کرنا مالک عراق امیر شیخ ابواسحاق کا

مشہور تھا ہمراہ ایک جماعت امیر شیراز کی پکڑا آیا آخر الامر وہ بچہ بھی سہراہ اور ۱۳
مفسدون کے تقول ہوا اور امیر شیخ ابواسحاق شولستان سی قلعہ سیدین جان بجا کر
جاچھا وہاں چپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایکانی کے بھیج کر
دوسری مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سوار اسکی مدد کی واسطی روانہ کی امیر
شیخ ابواسحاق نے دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کر کی پر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
ہو جب ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنوں کی ہوا قبل مئی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطراف میں پر اگندہ ہو گیا اور وہ ہدایت خود سوا ایک جماعت مخصوص
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین نے سردار
کرمان کی بھی شاہ شجاع کو دیدے چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فتح کرنے بعض مالک عراق کا اور آخر کار

امیر شیخ ابواسحاق کا یعنی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۵۵۵ ہجری میں امیر محمد مظفر نے اپنی خواہنزا وہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور چندہ ظفر پیکر واسطی شیر عراق کی آپ بلند کیا اسی آثار میں یہ خبر پہنچی
کہ اتمور ہمراہ ایک جماعت ہوا دارون امیر شیخ ابواسحاق کے شولستان سی متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بھی اوس جانب سی حرکت کی ہی اسی اثناء
میں شاہ سلطان شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی میں جا کر یہ خبر دی کہ مخالفوں نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مودوستان کو جلا دیا ہے یہ سنکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایغاڑ کوچ کر کے باسپاہ نصرت پناہ شیراز میں آیا وہاں آکر آب تیغ سی
نیا رختہ اور آگ اشوب کو بجایا یا تھور بھی مقتول ہوا سب دشمن ہلاک گئی بہت لوگ
مارے گئے کچھ پناہ پر نہ ملا۔ اور اسی سال میں امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکر کشی کے

فتح کرنا مالک عراق امیر شیخ ابواسحاق کا

۱۴ تہی وہاں جا کر اوس شہر کا محاصرہ کیا اور سچائی رکھ کر عسائی المقصد باللہ کے
 حوصلہ سے متحرک رہی دعویٰ خلافت رکھتا تھا سیت کی اور حطہ اور سکے او کے نام کا
 جاری کردہ کی حب دیکھا کہ ایام محاصرہ کی بہت ہو گئی اور سیاہ پیر کی ظلم کر کے لگی اور سیت
 شیراز کو مراجعت کی اصفہانیوں نے اس کے محاصرہ سے خلاصی پائی اور ۵۶۷ ہجری
 میں سب سے قطب الدین شاہ محمود کے قتل ایک دستا کا رہ فتح ہوا اور دسیر مانی
 حوا اوس قلعہ میں دم محالفت کا مارتا تھا ہاگ گنا اور ۵۷۰ ہجری میں امیر محمد مظفر
 دوسری دفعہ پیر بہت سال تک لیکر اصفہاں پر گیا پیر اور اس کا محاصرہ کیا حب مد کے
 جیسی کے کہ ہوا پر رد و کاتر ہوا اور خارے کی موسم دیر آئی وہ ہم شاہ
 سلطان کو سیر دکر کے آب اور کسی حاسب کو چلا گیا شاہ سلطان لی تقدیر مات قات
 ایسی کی اصفہاں کی قتل کے مستعدوں کو بہت تنگ کیا آخر کار فصل بہار میں شیخ امیر آئی
 — لیکن امیر شیخ ابواسحاق کو راہ ہاگی کا ملا اسلئی لایا ہوا کہ مولانا اصفیل الدین سی
 ملتی ہوا کہیر نکو یہ شخص شیخ الاسلام اس دیار کا تھا اور شاہ سلطان شہر میں آگیا
 تمام حصوں تحت امیر شیخ ابواسحاق کے حوا اسکی دم رہتی جیسا کہ مفصلاً ردحۃ السقیان
 لکھتی ہیں سب ہول گیا اور حواس اس کے یگرے کے واسطی مقرر کئی حب مولانا اصل الیہ
 کہ معلوم ہوا کہ یہ حال ہے سب کیفیت حال لکھ کر اور اس کے حقوق حوا اسکی دوسرے
 یاں کر کے عرضی لکھ کر شاہ سلطان کو دی اور اس نے مردت لی کچھ یہ سنا امیر شیخ
 ابواسحاق کو یکہ کر ہوا ایک سو آدمی کی شیراز میں پہنچ یا حب شیراز میں ماہر و دارہ
 اسطرح کے سدا ان میں پہنچا اور سوقت سب عالم اور قاضی اور روسا و فارس اس مقام پر
 موجود تہی ماسر الدین نے امیر شیخ اسحاق سی یو جا کہ اس طرح خراب کو ترے قتل کیا
 تھا اور سی کہا کہ ہاں محاسب مرے حکم کی وہ مقتول ہوا اور سوقت امیر محمد مظفر لی اسکو
 امیر حاج کی اولاد کی سیر دیا تاکہ اپنی مایہ کی فصاحت میں اسکو قتل کریں جیانیہ اس طرح

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی

۱۵ حاج خراب کی بیٹے فی تلوار اوسکی سپر پاری وہ مرگیا سر اوسکا تلوار سی اوسنی کا
 جدا کر دیا یہ واقعہ عظیم مجرات کے روز آخو ماہ جادالادل ۵۸۰ ہجری میں گذرا یہ
 دور باعی طبع زاد امیر شیخ ابواسحاق کی مین جو بروقت مقول ہونے کی اوسنی پڑھیں
 تین سے ربا عی افسوس کہ مرغ عمر ادا نہ نمائند + امید بہج خوش دہیکانہ نمائند
 درواو دریا کہ درین مدت عمر + از ہر چہ بگفتم خوف نہ نمائند — و باعی
 با مرغ ستیزگار مستیز و برد + با گردش دہر دریا ویز و برد
 یک کاسہ زہر است کہ مرگش خوانند + خوش درکش و جرمہ بوجان زیر و برد

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی اور سلاخی کھنچی

اوسکی انکھونین در میان اصفہان کے اوسکی اولاد کی ہاتھ سی

۵۹ وضع ہو کہ ۵۸۹ ہجری میں مبارز الدین نے جانب اصفہان کے اوسا سلی کہ اوس
 شہر میں اسباب حرب اور جنگ کا سامان در سلی تسخیر آذربایجان کے جمع کرے
 کوچ کیا جب اوس حدودین پہنچا شاہ سلطان بھراہ روسار اور اعیان اصفہان
 کے بطور استقبال کے لینی کو آیا شاہ سلطان نے سبب اسکی کہ حق و عظیم
 خدمتگاری اور جان سپاری کا بجا لا کر امیر شیخ ابواسحاق جسی دشمن کو یکم گراس اپنے
 ماور کے حوالہ کر دیا تھا اسلئے وہ امید انعام احسان کے رکھا ہے بخلاف توقع
 جب اوسی ملاقات ہوئی مبارز الدین نے سیکون سید پان اوسکو سنائیں باور
 ان پیشانوں کے بھی راہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کر کے بطور ضیافت
 بر ماہنداری امیر محمد تذکور کو جو اوسکا حقیقی مامون تھا بلایا جب مقام ضیافت پر
 پہنچا اسباب مہانداری کا دیکھ کر غایت رشک اور درشت خوی مسی پیش آیا مہر بول
 کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچھ شاہ سلطان کی سکائیں اسبات ضیافت کا

یاں کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذر بجان کی

۱۶ موجود تھا لیکن اس کی سیاہ امیر محمد فی تاراج کیا اور سیر طردہ تربیہ ہی کہ شاہ سلطان کو
 پہر بہت ماسر کہا اور گرم دسرو دساکر چلا آیا اس حرکت کے ساتھ سلطان
 کے دل میں دشمنی کی بودی فی حاکمٹی المختصر امیر سار زالدین محمد کورلی ناہزار سوار
 سیاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور جالاک تھی سمجھ کر کے آذر بجان کے
 حاسب کوچ کیا اور اس حاسبی اسی حق ہی حوکہ اوں ایام میں متعلق حکومت ان
 ملاوکی کر ماتہا تیس ہزار سوار لیکر مقابلہ یرایا مقام سار کردان یر دور حاسب
 کمال تکر اور دو دلا میت دلاور جمع ہوئی لڑائی بڑے بہاری ہوئی ان فی حق کو محدود
 کرت سیاہ کی سکت ہوئی اور سار زالدین نے مستح یا فی مبتدین ردور کی تہا شتہا
 س اور شاہ محمود باب کی خدمت میں گئے امیر محمد مظفر نے اوں لڑکوں کو گایا
 دیں اور در مالی سسی میں آیا اس مستح کا انعام شادو کچی کی نام لکھا اسلے اور سکے
 اولاد ہی بہت دشمن ہو گئی محدود مہی کی کہ ابھی امیر محمد کور تربیہ میں تھا یہ حریفی کو سلطان
 اولیس محدود اسی تریر رچرٹائی کیا جاتا ہے — اور نحو میں نے امیر محمد کو یہ کہہ دیا
 ہتا کہ ایک حواں ترک چہرہ محدود مالا سسی حکمور راج بھی گا اسلے اور سکول سب تصدیق
 اس خرکو میںوں کے یہ یقین ہو گیا کہ وہ تہا ید سلطان اولیس ہے اسلے اصفیاں میں
 گیا اور تہا راہ میں میوں کو طرح طرح کے عذاب اور رنج کسی ڈراتا تھا اور کہتا تھا
 کہ نکو مردا ڈالوں گا کہی کہتا تھا تمہاری آکھوں میں سلائی پہر داووں گا بلکہ گا ہے
 لگا ہے ایسی سخت کلمی اور لگایاں ہو بہی لگاتا تھا کہ قضای اور ہیری بھی اسلے
 در مدوں کو ایسی طرح یہ ہیں کہتی اسلے لایا شاہ شتہا حاسب — اور شاہ محمود مہی
 ددوں میںوں نے پہر تھویر کی کہ اس کی ماب قضای کو کیرٹو یہ صلاح دلیں پھر اگر
 شاہ سلطان سسی حاکم نے اپر یہ سب حال یاں کیا سہ شاہ سلطان تو پہلے
 ہی سسی صلا ہوا اس میر ہی میں تھا نہ سکالے حوکوں مدعی حاصل ہوتا تھا وہ ہی

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا شاہ آذربایجان کی

وہ بھی گھٹہ گیا اور کہتی لگا کہ تمکو جبر نہیں جو میں جانتا ہوں امیر محمد یہ چاہتا ہی کہ تمکو پکڑ کر
 قید کرے اور سلطان ابو تیرید کو تخت پر بٹھا کر آپ سپہ سالار لشکر کا رہی سپہ سالار اور یہی
 دو نورطون کے دوسرے جوش آیا تینوں نے آپس میں عہد و پیمان کیا کہ جب صفہان میں
 پہنچی چلتی ہی اس قصائی باپ کو پکڑ کر قید کرین چنانچہ جب صفہان میں پہنچی شاہ سلطان
 کہ او سکی تلوار سہی لگی ہوئی تھے آدھی رات کو پیادہ پاشاہ شجاع کے پاس دوا
 ہوا آیا اور کہا کہ مجھ کو حصت دو میں تو کسی ملک کو بہاگ جاتا ہوں شاہزادہ نے کہا کہ عہد
 تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تمکو پہنچا جو بہاگ چلے اور سنی کہا کہ میں سنا ہی کہ امیر محمد کو بہاگ
 عہد و پیمان کے خبر ہو گئی ہے اگر یہ راست ہی تو صبح کو ہم سب ماری جاوین گی شاہ شجاع نے
 اویسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی خوف سہی ہی تمکو فارغ کر دو لگا خاطر جمع رہو صبح تو ہونے
 دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ — اور شاہ محمود متفق ہو کر امیر محمد
 کے گہر میں لگی مبارز الدین امیر محمد اور سوقت بالا خانہ میں بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا
 شاہ محمود ہمراہ پاسبانوں کے دیوڑھی پر بیٹھ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت دیر
 کی لیک اندر گہسا گزریہ میں کھڑا ہو گیا — اور مسافر ابو دجی کی ہمراہ چہ آدمی کر کی اوپر
 بیٹھ یا امیر محمد نے اوسے پوچھا کہ تم کہاں تہی ادھوں نے کہا کہ آپکی پاس خرچ کی سطلی
 آئے ہیں شاہ شجاع کی پاس خرچ نہیں ہی مبارز الدین یہ سنکر دست بقبضہ ہوا
 چاہتا ہی تھا کہ تلوار کتنی مسافر ابو دجی اوسکو چھٹ گیا وہ ادھہر کر گھونسی مارنے لگا
 وہ چہ آدمی جو کڑے ہتی وہ بھی چھٹ گئی اوسکو پکڑ کر مضبوط باندھ کر گہر میں ڈال دیا سارے
 دن پڑا ہوا بڑا کیا گایاں دئے گیا جب شام ہوئی اور سورج چھپ گیا رات کو اند پر
 میں اوسکو قلعہ طرک میں بیا کر قید کیا اور معبرات انیسویں رمضان ۱۹۰۶ء میں اوسکی
 آنکھوں میں سلائی پیر دی سچ ہی شہر استاد کا جسنی اون ایام میں اوسکی حقیقت کہا ہے
 یکجہ شکر و شہس پیل کشیدہ — یکجہ سپہ زمہ تا نیل کشیدہ — پیا

بیاں کوچ کرنی امر محمد مظفر کا خانہ آذربایجان کی

۱۸ دوشنبہ چوتھا مال ۱۰ ہم رشتی حشیم حودش میل کشیدہ ۱۰ آد سو وقت تہا شمع
 لے تحت سلطنت یر وین دمائی اور ماب اند ہی کو قلعہ سعید میں پہنچ کر آب ستیر اور کوچ
 کیا مگر امیر محمد مظفر مدکور لے مد درماہ کی ادسی قلعہ ہی میں ایک حاجت رو سار سنی متفق
 ہو کر محلی لغت احیاء کی اور شاہزادی سب اس حرکت مایسدیدہ کی حوصلہ جاری
 اور مدحی اور کے کی ادسی واقع ہوئے تہی بہت لیتیاں تہی اسلئے وہ ہی سایل درما
 استرصار امیر محمد کی پہنچی رہتی تہی آخرش ہم لے اسبات یر قرار یا کو امیر محمد ستیر
 میں آکر متل سان مادتاہ ہوا اور سک اور خطبہ بدستور اور کے نام سی جاری ہی اور شاہ
 شجاع مدوں دریات کر لے اور لے استقواء ماب کی کسی امر میں دخل مدیا کر لے
 جابجایا ہی ہوا کہ سار الدین پہ ستیر امر میں آیا اور مد مادتاہ موکر تحت لیتیں ہوا
 مکر مدحد رور کی امیر محمد مظفر لے پہر حد آ دیوں سی ملکہ یہ ارادہ کنا کہ شاہ شجاع کو
 گرفتار کر کے قہہ کردن اور سلطان ابویرید کو محب یر ٹہلاوں اور شاہ یچی کو سیلا لار
 لکر کی دوں لکن ساہ شجاع کو اس امر کی خبر ہو گئی تہی ادسی فوراً مقصدوں کو یکر
 قتل کیا اور سار الدین کو پہر قلعہ کر سیر میں مقید کر کی پھدیا وہ دماں حاکر میار ہو گیا
 حب مرض بہت شد سسی ہوا اور مایاری ٹڑا گئی اور وقت شاہ شجاع لے مابین لحاظ
 کہ نقل مکان سار کے واسطی اکثر ہے قلعہ یم میں واسطی صحت کے پھدیا لیکن کچھ عایدہ
 ہوا آجراہ ریح الاول ۶۵ شہہ بحری میں فوت ہوا اور سکالاستہ مدرسہ مظفر میں لا کر رکھی
 کیا گیا۔ پو حشیدہ رہے کہ سلطان امیر محمد مادتاہ دیں یر در مدلت گستر تہا
 ہمیتہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حالی رعایا میں معروف و تہا اور سادات
 اور متایح اور علما اور فضلا کے بڑی قدر کرتا رہتا تھا لیکن ایسی مد رمانی اور مد حلقی
 اور کچھ کھی تہی لاچار تہا یہ مادتاہ حریری ہی بہت تہا کسی محرم کو ایک بھڑورہ
 نہ چوڑتا مولا مالطف اللہ ولد مولا ناصر الدین عراقی حرکہ حملہ محصر حال سار الدین کی

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

۱۹ سی بھی روایت کرتا ہے کہ منی بخشیم خود ہیبت دفعہ دیکھا ہی کہ مبارز الدین عین حالت تلاوت قرآن میں جب ہوتا اور یہ سن پاتا کہ اتنی مجرم آج گرفتار آئی ہیں فوراً تلوار لیکر کھڑا ہو جاتا جب تک کہ او کو قتل اپنی ہاتھ سی نکالتا کلام مجید نہ پڑھتا بعد فرغت کے پھر تلاوت میں مشغول ہو جاتا اور سننے اپنی ہاتھ سی آہستہ سو آدمی قتل کے ہیں اور کے یہ چار بیٹے تھے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد — سلطان ابو نیرہ

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع نے بعد پکڑنے اپنی باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنی وجود ہارین سی زیب و زینت دی اور امارت اصفہان اور برقہ کی بقضہ اقتدار شاہ محمودین آگے اور حکومت کرمان کی سلطان عابد الدین احمد سی مختص ہو گئے اور شاہ یحییٰ قلعہ قہنہ میں محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی بدت ملک در میان ہائیوں کی موافقت رہی یہاں تک کہ ۷۶۲ ہجری میں گماشتوں شاہ شجاع فی مال ارقہ کا ضبط کیا یہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود نے نبرد شیریز کو فتح کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی ظم و دلایت میں خطبہ سی لگا لیا شاہ شجاع یہ خبر سنتی ہی لشکر قیامت اثر سہراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا شاہ محمود ہی مقابلہ پر آیا جابین سی مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود ہلاک کر قلعہ میں محصور ہوا شاہ شجاع نے محاصرہ کیا اتنا ر محاصرہ میں ایک روز چند آدمیوں کو گہات میں ہلاک کر آپ دروازہ قلعہ کے باہر آیا اور ہر سی شاہ شجاع کے لشکر میں سی شاہ سلطان میدان جنگ میں اس کے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ میں شاہ محمود نیست دکھلا کر ہلاک شاہ سلطان دیرانہ اس کے پیچھے ہلاکتا ہوا تائب کرتا چلا گیا جب کہیں گاہ پر جان رہا

بیان سلطنت حلال الدین شاہ شجاع کا

۲ آدمی بھی ہوئے سیٹھے تھے پہنچا متاہ محمود لے پہر سا گیا ادھیسی ایک ہمارے
 ٹائی ہوئی اور متاہ سلطان بھی پکڑا گیا وہ ستریت حوالیر محمد کو متاہ سلطان چکایا تھا
 آپ بھی ادھیسی ایک گھوٹ پیکر سورہا میں مہول ہوا مولانا صدر الدین عراقی کی
 اس واقعہ کو دیکھ کر پہ متروکھی سے رہائی کر دست قضا جستم ترا میل کشیدہ +
 در دات ستریف تو جہاں نقص مدیدہ + آگس کہہ ان چشم تو اسب رسا مدیدہ +
 اریر مدیدہ مکافاتس دیدہ + بعد ازاں دریاں بہائیوں کے گونہ صلح ہو گئی ہم لے
 اسات برقرار آیا کہ شاہ محمود نے اس ستر طیر شاہ شجاع کی نام کا حصہ پڑھو انا مہطور
 کسا کہ وہ صاحب ستر از کے جلا حادی اسی اتار میں شاہ بھی لے قلو قہدر میں حالت
 قید ہی میں بہ کل کہلایا کہ ایک حاجت معصی کو ایسی ساتھ کر کے صبدہ مخالفت کا
 ملد کیا شاہ شجاع لے تھوڑے آدمی ادھیسی قلعہ کی محاصرہ کو بھی چاہی وہ بھی محصور
 ہوا بعد چند روز کے ساتھ بھی لے قاصد بھیج کر ایسی ججا شاہ شجاع سی ایسا تصور محاف
 کر دانا حاد اسی محاف کیا بعد محاف ہونی حرم کے شاہ بھی ایسی عم فرار گوار مذکور کے
 خدمت میں حاضر ہوا اور موص حکم کے ایک فوج دلاں کا رار مودہ کے ہمراہ لیکر جا
 یر دی گیا ران مار کر پہ قلعہ یرد حوالہ بہر الدین گماستہ شاہ محمود کی عمل میں تھا
 ادھیسی جس کر دوسری دفعہ مخالفت کی نباد ڈالی شاہ شجاع پہر حال سکر بہت تکر
 لیکر ارقہ کے جانب گیا اور خواہ قوام الدین وزیر کو واسطی محاصرہ یرد کی بھیجا خواہ
 مذکور لے حسب مقدمہ دریں امر میں کوشش کی شاہ بھی نے بہت عذر کئی اور استعفا
 کر کے پہر حلو محاف ہوئی حرم ثانی کے ججا مذکور کے خدمت میں بھی شاہ شجاع
 کشیدہ کے کہانی بہا شاہ مظہر سی عہد اسات کا کر لیا تھا کہ ترے اولاد کو میں
 نہ ستاؤں گا پہر ادھیسی محاف کیا بعد خواہ قوام الدین کو ملا کر صاحب ستر از کے
 صلا گیا خواہ مذکور اسی سال میں کسب اسکے کہ بہایت مکر دور موزر بہا مقول بہا ادھیسی

بیان دوسری دفعہ فحافلت کرنی شاہ محمود کا

۲۱

ادسکی جانی عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا

بیان دوسری دفعہ فحافلت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

۶۵۱ ہجری میں شاہ محمود نے سلطان اولیس افغان سی مد طلب کر کے بہت لشکر جمع کر کے
بارادہ شیراز کی کوچ کیا شاہ بھی ہی اوسے متفق ہو گیا تھا شاہ شجاع نے ہر چند
بہت قاصدوں و بانوں اور فہیدوں کو بھیج کر سمجھایا کہ فحافلت میں بہت غرابی ہوتے
ہے میں بڑی طرح پیش آؤں گا اوسنی ہرگز نہ مانا چار سپاہ جمع کر کے وہ بھی متوجہ جانب
دشمنوں کے ہوا۔ اثناء راہ میں سی شاہ سلطان احمد بھی بڑے بہائی سی علیحدہ ہو کر
شاہ محمود سی مل گیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت سرب
کے شاہ شجاع نے انا رضیف اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایاں پاسے
شیراز کو چلا گیا اور باب فسا پر لشکر کی چاؤنی ڈالکر سلطان شہلی کو جانب کرمان
کی پہنچا اسی اثناء میں شاہ محمود شکر عواق اور بند اؤ گائے ہوئے قاقب میں اپنی
شاہ شجاع شہر میں محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکھا کہ محاصرہ کو مدت ہوئے
اور آٹا زائیں اور عجز کے صحیفہ روزگار شیراز یوں پر نمایاں ہیں ایک جماعت لگا کر
اور اشراف شیراز کو درمیان اردو شاہ محمود کے بھیج کر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا
کہ سبب اس کے کہ امرار نعدا بہت مستولی میں مجبور اختیار اس امر میں نہیں ہے اب مناسب
یہ ہے کہ شاہ شجاع ابو فہ میں چلا جاوے وہاں اتنی روز مقیم رہے کہ خدا دی
رگ اپنی وطن کو چلے جاوے انکی جانے کی عید مالک مورث تھے میں سب کو تقسیم نہیں
کر میں گے شاہ شجاع نے یہ بات سنکر ایک رقعہ بیا دی کہ لکھا اور انا میں سے
کہ آپ قلعہ قندز کے نیچے آئے وہاں بالمشافیرے آپ کی باتیں ہو جائیں گی
اور یہ شعر بھی اوس رقعہ میں لکھا تھا سے اگرچہ دل کیسی داویار ہست ہوز

بیان دوسری دفعہ فحاشی لفت کرنی شاہ محمود کا

۱۲۲ یجاں او کہ دلم سرسودہ است ہنور ۴۰ شاہ محمود نے اوسکی اتھاس مول کر کے بہتر ادسی عمل کا لکھا ہے جیاست اور طرف آن تسکتہ یاست ۴۰ دگر۔ اور طرف ماہاں صفاست ہنور ۴۰ دوسرے دور نیچی قلعہ فہدر کے دو توہا یوں کا غلاب ہوا مات یہ ٹہرے کہ شاہ شجاع راہ حصار سرودہ مدامیرسی جانب اروہ کے جلا حادے چا بچہ شاہ شجاع نے اپنی خواص ساتھ لیکر سب رعایت مانو اور ہم کے راہ کو چوڑ کر حاص راہ قہرور سی طرف اروہ کے قطع مسافت کے حالاکہ سلطان احمد اور شاہ یحییٰ عہراہ روح بہادران سکاستی کے چلے تہی اگر شاہ شجاع سید ہی راہ حاتمراہ میں ملاقات ہوتی اب جو وہ لے راہ گیا اسلے وہ لوگ عود کو آئے تہے بے مقصود مراجعت کر گئے۔ اور شاہ محمود نے بید حالی ایسے بہائی کی شیراز میں اگر حفتح ستیرار کی سلطان ادیس کو بھجے اور صلوط مار کما دی اور یک مامی کی جاری ہوئے تہا دیانی نہئے۔ شاہ شجاع افرقہ میں بصد محنت وادوہ بہت دل رہ چکا اور اد اسکے حال کا وہ یرساں نہوا حیکہ سمدہ ہوا تہا اسلے ۱۲۶ ہجری میں تیں سوسوار عریدہ درسطی دفع قسمتہ دولت شاہ کے کہ جہنمی عین حالت محاصرہ ستیرار میں عود کر کے کرماں پر ہستیا یا ماتہا اور سلطان تسلی کو ادسنے گرفتار کر لیا تہا متوجہ ہوا۔ اتار راہ میں شاہ سلمان را در شاہ سلطان کا دوسو سوار لیکر اور بعض امرا اور عرب مہدیا نسوار کے شاہ شجاع کے ہمراہ انہی منزل مقصود کو۔ یہی تہے کہ دولت شاہ چار ہزار مرد حمر گدار لیکر مقابل آیا وہ ہی شکست کہا کرماں کو بہاگ گیا اور بہت لشکر ہی اوسکی شاہ شجاع سی آئے جب اطراف کرماں میں ٹھوسے شاہ شجاع کی چکی دولت شاہ لی ہے۔ راج میں جد آدمیوں کو ڈالکر اناعرم محاف کر دیا ماد شاہ نے اوسپر انواع انواع کے لطاف کر کے کرماں میں آکر شہر کو دیکھا حسرور کرماں میں شاہ شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ فی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع ۲۳
چونکہ بہت زیرک تھا دریافت کر گیا فوراً حکم دیا کہ اس مرد کو قتل کرو چنانچہ وہ دولت شاہ
نمک حوام ہی باز گیا غرضیکہ اس طرح پر پھر پھر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذرہ
ادج پر چڑھ گیا اور رفتہ رفتہ تھوڑے ہی عرصہ میں بہت اقتدار حاصل ہو گیا اور شاہ
یحییٰ بھی شاہ محمود سی جدا ہو کر شاہ شجاع سی آلا جب اللہ بڑے کو نیا تا ہے
تو اس طرح پر اوس کے سامان جمع ہو جایا کرتے ہیں اعطفت لہ کیا تھا اور کیا ہو گیا اور
اب پھر کیا سامان جمع ہو گیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتح پانی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ ۶۷۷ ہجری میں شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہو گیا پھر
ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دین کر کے سفر کیا اتنا راہ میں شاہ
منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوسکی پیش آیدہ بھی ساتھ
سہلایا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بھی مستعد حرب و پیکار ہو کر مسلح ہوا بقتل کے روز
۱۶ سولہ ماہ ذیقعدہ ۶۷۷ ہجری میں جابنیں کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری ہوئی شاہ
شجاع نے فتح پائے — شاہ محمود شیراز میں جاگہا شاہ شجاع نے چار طرف
شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ طرف
شاہ شجاع کے پایا راتوں رات صفہاں کی جانب کوچ کر گیا وقت اوس کے پہاگمی
سلطان علاء الدین احمد نے بھی اوسکا ساتھ نہ دیا بڑی بہائی سی ملی گیا بعد اوسکی جانے
کے شاہ شجاع پھر دوسری دفعہ جلوہ آئے تخت سلیمانی و جہانپانی شیراز کا
ہوا بیٹھی ہی عدل و انصاف کرنے اور حتی المقدور امور دین و دولت اور نظام مہم
میں سعی کرنے لگا۔ روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ مسماۃ خان سلطان و خزانہ مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

۲۱۲ شاہ احمد کے شاہ محمود کی نکاح میں تھے وہ بیکارہ اور مردار و بدی تھی جو کہ شیخ ابو بکر
 مارا گیا تھا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اس لڑکی کا چچا لگتا تھا اس واسطے کہ شاہ محمود نے
 انتقام کے ایسی حادثہ سی حصار تھی تھی اس حصار میں دریاں ۶۵۰ فٹ بھری کے
 ایسی بھری حصار اور ہلاکت تحت انگیر شاہ شجاع کے پاس پہنچ کر یہ بیام دئی کہ اگر
 آپ صفحہ ان پر تشریف لادیں تو میں ایسی حادثہ شاہ محمود کی ماتہ میرا مدد کر آئی
 سیر در دوں شاہ شجاع کی یہ بات ایسی مقصد کے یا نئی خدا آج صبحاں کے
 چلا گیا شاہ محمود نے فائدہ سراں اور حمیدہ شاہ شجاع کی خدمت میں پہنچ کر عرض
 مرد صیام مدد سے بہت کس اور وقت شاہ شجاع کو اپنی بیانی کے بجا لگی یہ
 رستم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر میں ہالگا ہوا چلا گیا اور ہر ایک
 ہائیسی بھلا رہو کہ وہ ملکہ اپنی مصیبت بیان کی سکورم آیا آخر کہ راہیں ہائیوں کے
 صلح ہو گئی اور بعد عہد دیاں ہر ایک اپنی دلاست کو چلا گیا — ایک دن وہ ہر اسی عہد
 تھ کے بھلائی سی شاہ شجاع کی طرف سے شاہ محمود کے نہیں لیکن یہ یہ راز کھل گیا
 کہ متا رفاہ مستند کے یہ عورت مذات ہی حویری ٹرے ہائی کو خیر حاکم جڑا لے
 ہے اسلئے شاہ محمود نے اسماۃ حان سلطان اسی روحہ معندہ کو قتل کیا اس دن وہ ہر ہائیوں
 میں نے سکری صلح ہوئے — اور درمیاں ۶۵۰ فٹ بھری کے ابر اختیار الدین فورجی
 کو شاہ شجاع نے سر میں اس واسطے روانہ کیا کہ سلطان اولیس کی دختر سی میری شادی
 کروادی اور شاہ محمود نے بھی حواہ شمس الدین ستیری کو جو حسن بدیر اور چالاک کے
 میں لی نظیر ہا واسطے سر کرنی اسی ہم کے ایسی لئے پہنچا یہ دونوں سلطان
 اولیس کے تحت کے پاس حاکم کھڑے ہوئے اور وقت دونوں کی مافی سلطان اولیس نے
 دیکھ کر شاہ محمود کی عرض قول کی میں اسکو بیٹنی منظور کر لی سب اسکا یہ تھا کہ شاہ
 محمود نے ہمسواہ حواہ تاج الدین کے خط بہت تعظیم اور تکریم سی سلطان اولیس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسکا اور وفات پانا شاہ محمود کا

اولیں کو لکھا تھا چنانچہ اول اس خط کے پہن فقرہ تھا — العبد دانی بدوکان مولہ ۲۵
ترجمہ سے مازان تو نیم ہرچہ داریم — یعنی میں ایک بندہ اور چاکر تمہارا ہوں اور
جہاں دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے — اور شاہ
شجاع نے اپنی خط میں سلطان اولیں کو یہاں لکھا تھا اسلئے امیر اختیار الدین
حسن قاصد شاہ شجاع کا محروم جانب شیراز کی چلا گیا اور تاج الدین جلد نشین
تقی عصمت کو طرح طرح کی تھل اور آئین و زینت سی اصفہان میں لیکر آیا اسو اسلئے
سلطان اولیں نے لشکر پی واسطی مونت اور مطاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے
بیہا اسلئے شاہ محمود کی دوسری دفعہ پر جانب شیراز کی کوچ کر کی شاہ شجاع
سی یہ ولایت لی لی وہ بیچارہ بجا لت آوازہ صحرادر پہنارہا کیونکہ بعد اشتغال
النش حرب دیکھار کی جانبین کا لشکر پہر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تھا ہر ایک فوج
نے جطرف مونہ اٹھایا چل دی

بیان پیر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا
اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان میں

واضح ہو کہ سلسلہ ہجری میں پہلوان اسد خراسانی جو کہ کرمان میں حکومت دکانرانی
شاہ شجاع کی طرف سے کرتا تھا بسبب بیکانی شاہ بھی کے مخالفت اختیار کی اور برنج
اور فیصل اور مرمت شہر اور قلہ کے خرب مستحکم کر کی بنار فساد و فتنہ کی ڈالکر
مستعد حرب کا ہوا اسنی دوبرس سی فساد و فتنہ برپا کر کہا تھا اسلئے شاہ شجاع
اور اس کے بہائی سلطان احمد اور پہلوان علی شاہ نے پیر جاکر کرمان کا محاصرہ کیا
مگر شاہ شجاع چلا آیا تھا جب اس شہر میں فوج دنگا ہو گیا اور سبب اس محاصرہ
موقوف ہو گیا اس وقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ پانی قوت لایموت کی تی قوت

مان جیسیاں کرنی مسمی اسدکا اور دغا س یا ماساہ محمود کا
 ۲۶ مکر عتہ سہی گنگی اور اسد ہی لاچار ہو کر اطاعت و انقیاد طلب ہر کر کے قلعہ کوہ میں چلیا گیا
 اور تہہ کراں پہلواں علیشاہ کو دگیا پہلواں علیشاہ نے پہر چالاکی کے کہ مولانا حلال
 اسلام طیب اور مکوہ پہلواں اسد کی ملکر سید رہیں ماہ رمضان ۸۶۵ھ میں یحیاس
 مرد سلج میںی بیتیارد سد اوس تعب کی راہ سہی حقدیم الایام سہی دریاں سپہر کراں کے
 قلعہ کوہ پاک کہی چوئی تہے اندر قلعہ کوہ کے پہرہ نئی ادوں لوگوں نے اسد کو دغاں
 حاکر قتل کیا اوس وقت وہ لوگ باشندہ کراں کی حوسب ہوک کی حال ملک ہو رہا
 تہی اسد کی بوٹیاں توڑ کر قتل قیمہ کے تلواروں سہی کر کی کہانی کو لگی اور حوسب اسد کا
 سترار میں یاس شاہ شجاع کی بیجا بہت حوسب ہوا عوص اوس کے امیر اختیار الدین
 حوس توحی کو حکومت کراں کے مرحمت کی اور ۸۶۵ھ ہجری میں سلطان ادیس ایلکانی
 ماد سادہ تیریر کا عالم حادثہ دالی کو جلد یا بجاے اوسکی ٹیا اوسکا تخت یر سٹھا
 اور اسی سال میں شاہ محمود ہی حب بہت ماواں ہو گیا اوس وقت اوسہی سلطان اوس
 س شاہ شجاع کو حاکم ماب کی یاس سہی ہاگ آما تھا اور ایسی چا شاہ محمود کے پاس
 رہتا تھا دلی عہد کیا اور آپ ماہ شوال ۸۶۵ھ مکر میں روضہ رضواں کو سد ہارا اوس کے
 مرنے کی بعد بہت شورش اور سادہ صہاں میں رہا ہوا تھا کہ کہ بعضوں نے سلطان اوس
 کے حیت کی اور بعضوں نے شاہ شجاع کو ایاماد شاہ تصور کیا حشاہ محمود کے
 مرنے کے حشاہ شجاع کو بھی بہا ہی کی مرنے یر بہب ماصف اور ریح کیا اور یہ سحر
 نصیف گئی سے سار ساہا سہر حاکم مارودہ مکیں آب حنیمہ آید واد صا رود
 ایں یح روزہ مہلت ایام آدے یر حاکم دیگر اں سکر حیرا رودہ
 بعد اں سیاہ طہرناہ ہراہ لیکر حاسب اصہاں کی آیا ح سلطان ادیس نے ماب
 کی آئے کی حریائی قاصدوں سح گزار اور رسولان فصیلت تحار کو سب ایی افعال
 و اعمال قیچہ کی سسر دہوئے کی واسطی معاف کروالی حرم کی بھی شاہ شجاع نے

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا
 نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سی امیدوار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر
 اور اشرف اوس ملک کی ساتھ لیکر برسم استقبال بینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
 شفقت فرما کر ہر ملک فرزندوں میں داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان
 حسین کا میدان جنگ سی اور مرحمت کرنی شاہ کی سبب مفت شاہ نصرت الی

دفع ہو کہ جن ایام میں شاہ شجاع بلدہ اصفہانی میں مقیم تھا اونہیں دنوں میں بہ سنی میں یا
 کو مالی مملکت آذربایجان کے حرکات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اولیسی
 جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹھا تھا بہت ناراض میں اور شاہ شجاع کے
 آنے کی انتظار دیکھ رہے ہیں اسلئے تسخیر آذربایجان کا خیال پیرامون خاطر مایوں کے
 ہوا بارہ نہر اسوار کہ ہر ایک اونہیں کشتی تن شل رستم داسفندیار کے ہمراہ لیکر کوچ
 کیا اول جاتے ہی شہر فردین فتح کیا اور دہانہ سی جلدی تمام تبریز پر گیا اور ہر سی
 سلطان حسین تیس نہر آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزل خرمآوران پر دونوں لشکروں کا
 مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچا کر بغداد کو بہاگ گیا اور
 شاہ شجاع تبریز میں داخل ہوا اوسوقت شیخ اور سادات اور فضلا اور قضاة
 واسطی دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہانمطاع دارالسلطنت تبریز میں نزول
 ارجلال منبر مار سپاہ کو متفرق کر دیا اور نواے عیش و شادمانی اور آواز ہجیت
 دکا مرانی کا ساکنین مقیم آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاعر اوس بلدہ
 میں جو نامی تھا اوسنی چند قصاید بادشاہ کے مدح کی پڑھے اوسکو انعامات خیرانہ
 مرحمت ہوئے بعد گزرنی چار مہینی کے شاہ شجاع فی سنا کہ شاہ یحیی مخالفت
 کا دم پرتا ہے اور یہ ارادہ رکھتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ میں لاوی اور

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال یانی شاہ شجاع کا
 ۲۰ ساتہ ہی اس کے بہن ہی شاہ سلطان حسین ہی بہر اس کا کو آیا جاتا ہی اسلی
 حشر دگتی ستاں لی چارہ سواری مراجعت کی۔ دیکھ کر عین حالت سردی میں صاحب
 شیرار کی مراجعت ورائی اتنا راہ میں قرویموں کو حردم عصیاں اور نافرمانی کا ہر
 تہے سردار اسی دیکر گوتہ مالی دیا سو ادار سلطنت شیراز میں ہیجا دماں حاکم توڑی کسی
 سیاہ واسطی محاصرہ یرد کی بھی شاہ بھی قلعہ میں محصور ہوا مدید روز کے لٹکر لیکر
 شیرازیوں کو آکر اٹھواہ ہم ادنی سر کر کی شاہ مصور کو حکم دیا اسنی جو یہ
 حکم مروتواری ہی ہائی شاہ بھی کا محاصرہ کیا مگر شاہ بھی کی والدہ نے ایسا دوسر
 اس کے دہیں حاکر ڈالا کہ وہ محاصرہ روایت روضۃ الصفا کے استر امداد کو چلا گیا مدید
 ماہ کی سلطانیہ میں حاکر دماں کی حاکم سہمی عادل سارق کو کیر طر قید کیا القصد شاہ
 شجاع نے مکہ و فریب شاہ بھی یہ اطلاع پائے حودت کر لیکر یردیر گیا مگر شاہ
 بھی نے ایسی رودہ کو حواماد شاہ کی موی تہی موی ہی ہتیرہ اور اور اقربار کی مادشاہ کے
 حدست میں ہیجک عدد و معذرت اور استعمار کی مادشاہ انکی مارا یہ حفا تھا کہ ادکی
 کہی کو یہ مانتا تھا آخوش میٹے کی ردی اور راری یہ جسم کیا اس کے حرم کو معاف
 رما کر قسم سخت کہا ہی اور کہا کہ انکی مارا اگر شاہ بھی اس طرح کی معاوضت کر لگا دے مانتہ
 سردار کا اور اڈوں گا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال یانی شاہ شجاع کا جہان پو قلمون سی

رودہ الصفا میں لکھا ہے کہ شاہ شجاع لی دریاں شہ بھری کے واسطی دفع کرے
 قسندہ اور سادہ سہمی سارق عادل کی حوکہ جانب سلطان حسین کی سہی حاکم سلطانیہ کا تھا
 اور وہ جبال مملکت فارس کا ہی ایی دہیں رکھتا تھا اس کے قندہ کی واسطی کوچ کما اور ہر سی
 سارق عادل ہی سیاہ یک دل لیکر مسترد واسطی قبال کی جو استہر سلطانیہ کی لواح میں

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا
 نواح میں بڑی بیماری لڑائی ہوئی اول سکت شیرازیوں کو ہوئی پہر بموجہ فخری اس
 آیتہ کریمہ کے کہ وَمَا التَّغْوٰی اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ غنی فتح دینی خدا کی اختیار میں ہے شاہ شجاع
 کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان سرک سسی چوتر دیکھا کر بہاگا قلعہ سلطانیہ میں جا کر
 محصور ہوا آخر شش فیصلہ ہم نے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
 کے بعد ازان شجاع نے اپنی دارالسلطنت شیراز کا قصد کیا۔ اور ۸۶۲ھ ہجری میں سلطان احمد
 بن سلطان اولیس نے خروج کر کے اپنی چوٹے بہائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
 منصور تید سارق عادل سسی چٹ کر سلطان احمد سسی جا ملا اور منظور نظر اوسکا ہو گیا۔
 اور اوایل ۸۶۵ھ ہجری میں شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنی
 بیٹے سلطان شہلی کو سبب خیل خوری بعضی مفسدون کی پکڑ کر قلعہ اقلید و سمرقند میں بھجوا
 اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی میں حکم دیا کہ اوس لڑکی کی آنکھوں میں سلائی نیل
 کی کھینچ دو چنانچہ واسطی تعمیل پس حکم محکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا سبب
 شاہ شجاع خواب مستی پیدا ہوا اوسوقت بسبب درخواست خراجہ تورنشاہ وزیر اپنی
 کے اس حرکت پس باز آیا اور فوراً قاصد میر رمضان کی پاس بھیجا اوسکو منع کر دیا
 کہ بادشاہ راوے کی آنکھیں نہ پھوڑنا مگر افسوس کہ قبل پہنچا پہنچے کے قصا اپنا کار کر چکے
 تہی نبی اوسکی آنکھوں میں سلائی پر چکے تہی سچ ہے قول استاد سے قصا چون زگر ورن
 فرودشت پر ۱۱ ہمہ عاقلان کو گشتند و گر ۱۲ قصہ مختصر جب شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
 میں پہنچا اوسوقت سارق عادل نے یہ چالاکی کی کہ سلطان ابو یزید بن سلطان ادیس کو
 جسکو اوسنے بادشاہ تیار کہا تھا بیچ میں ڈال کر خدمت میں حاضر ہوا اسی کی سبب سلطان احمد
 سسی وہ خلاف کرتا تھا بادشاہ شجاع فی دوسری دفعہ پہر اوسکے تعمیر مہارت کرسکے
 سلطنت و احسان اودن پر بہت کیا بارے ایک ایلی بھی سلطان احمد کے پاس بھیجا کہ دوزبانوں
 میں صلح کر دادے۔ پہر یہاں سسی شاہ شجاع آگے گیا دوزبان جا کر شاہ منصور سسی جا رہی

یہاں حوادث گوناگون اور انتقال یا نبی شاہ شجاع کا

[illegible]

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا
 بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول ہیں لیکن سببہ چونکہ اختصار بہت منظور ہی اسلیٰ اور حکایات
 کے بہت سی مندرجہ ذیل اندر عند الکرام مقبول

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین سرزند شاہ شجاع

راضی دلائل ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے مسمیٰ مذکور مجاہد الدین وارث
 ولایت فارس اور تخت و گین کا ہوا اور سنہ تخت پر جلوس فرما کر اکابر اور شرافتوں کو
 دانہ انعام اور احسان سی صید کیا کہتی ہیں کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین
 مذکور کے میں شاہ نصرت الدین بھی بسبب استبداد ومان اصفہان کے اوسے جانب
 گیا اور اصفہان سے جانب شیراز کی ارادہ جانی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ
 شجاع بھی لشکر کشید اسلیٰ استقبال نمایین کی چلا اٹھا راہ میں سی اوسکا چچا سلطان
 ابویرید مدد ایک جماعت امداد کی بہاگ کر شاہ بھی سی مل گیا دوسری جانب سی ہی ایک
 فوج امداد اور شکیون کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوئی — تی ہل
 پر جانیں کا مقابلہ ہوا بدون لڑائی اور غبار جنگ کے صورت مصالحت کی ہو گئی اور دونوں
 بادشاہوں نے ملاقات بنگلیہ ہو کر کی سلطان زین العابدین تی بسبب استبداد اور اٹھائیں
 شاہ بھی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بازید کو دے بعد ازان دونوں تی مرادیت کی
 اور سلطان ابویرید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ میں پہلون مہذب نامی حاکم
 ادن دیار کا جو حکومت کرتا تھا اسنے بازید کو رستہ نہیا اور ہرگز اسکو عبور نہ کرنی
 دیا ہر چند کہ اسنے نشان اور پروانے سلطان زین العابدین کی دکھائی اسنے نہ مانا
 اسلیٰ بازید چچا زین العابدین کا حیران اور لاچار ہو کر عہدہ اصفہان کو مرادیت کر گیا
 اور شہر ہجری میں سلطان زین العابدین نے اپنی مامون مجاہد الدین مظفر کو عہدہ امیر

سان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

۳۶ لکھا دیا اس عہد کی دینی سب امیر عیادت الدین منصور تنوئی بہاگ کر اصحابان میں حلا آیا یہاں
 اگر اسی ایسی شہیت اور حرور کی کے کہ ماحود صلح ہو جانے کی شاہ بھی فی مراسم عہد
 دیاں کو طاق لسیان پر رکھ کر حاس سیرا کی پہر چڑھائی کی حب سلطان میں العادیں سے
 پہر حسنی دوراً حاس محالین کی کوچ کیا تھا یہ اس طرف کو آتا تھا اوتا ہی شاہ بھی
 بھیجی کو ٹپتا تھا عرصیک اصحاب میں شاہ بھی آکر حضور بواہد تہی حارور کے ماہر نکلا ہوا اول
 ہر دو دستور اور ساراں دونوں لشکر کے لئے تیر و حجر بہا تہہ ڈالا لڑائی تیر و حجر کی رات
 تک ہوتی رہے حب پہ حال اسی طرح یرکئی روز رہا اس عرصہ میں رعدت ہوا تیر غالب
 ہو گئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان میں العادیں سے السب اتھاس اہل اور دروسا
 حاس دارالملک ستراز کی مرحمت فرمائی مگر اسی سال میں جس اتفاق سی یہ ہوا کہ ایک
 حامت رعایا اصحاب کے حاسب کل اور کھوسنی اور حست شاہ بھی کی تلک سورہی تھے
 اوہوں لی آوارہ عدالت و سخاوت سلطان میں العادیں کا شکر شاہ بھی کی محل پر
 چڑھائی کی اور اوسکا احاطہ کر یا شاہ بھی لی آدمی بھیج کر اس حرات اور قصور کا سب
 دریافت کیا اوں لوگوں لی یہ کہا کہ مادشاہ موجب بہاری اتھاس اور عرص کی اس شہر میں
 تشریف لائے تہی کیونکہ میں نے او کو مادشاہ اصحاب کا سایا تھا اب یہی ہمارا
 کہا میں کہ اس سہر سی ماہر نکل جائیں والا ہم سب مستعدہ اصحاب کی محرمت کریں
 گے اور زبردستی سنی لگا دین گی یہ بہتر سے موجب قتل سے ٹپٹھی ٹپٹھی جلی تو جل نکلی
 س والا۔ حوال ہو گا وہ دیکھ ہے لیں گی ناچار شاہ بھی نے او کی اتھاس قبول کر کی
 حاسب یرد کی کوچ کہا اس امر کی حستہ گاں اصحاب سے ستیرار میں بھیج کر سلطان
 زین العادیں کو طلب کیا حوراً سلطان مدکور اصحاب میں حایہ جاہ یاں حاکر امیر محمد الدین
 مطہر کو اس حائی کا کام مقرر کیا اور آب حارم سطر کا ہوا کیونکہ سلطان مایرہ اول
 دیار میں حکومت کرنا تھا او سکومت سنی حیاں ملکیت ماس کا تھا عرصیک وہاں یہاں مایرہ

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

۳۳ بایزید مذکور اول طرف کرستان کی ہیاگ گیا اور پھر شہر ہجری میں ادسجای سی حدود
 کرمان کو چلا گیا وہاں پہنچ کر شہر بابک میں نزول فرمایا سلطان عماد الدین احمد جو بادشاہ
 ادس ولایت کا تھا اوسنے اپنی ہیا مذکور کی ساتھ اچھا سلوک کیا خبر گیری ادس کی
 ادس کے لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان بوزید کی لشکر نے شہر بابک میں
 ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کر دی تھی جب یہ خبر سلطان احمد فی سنی حکم دیا کہ میرا
 ہیا بایزید حدود کرمان سی چلا جاوے اسلے سلطان بایزید متوجہ رودان کا ہوا
 وہاں سی پھر نزدین گیا وہاں جا کر شاہ یحیی کی تابعدار دین منسلک ہوا۔ اسی سال میں
 حضرت صاحب قرآن امیر تیمور گورکان نے قصد سیخ عراق اور آذربایجان کا کر کے
 ایک ایچی پاس سلطان زین العابدین کی بھیج کر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے
 آخر ایام حیات میں ایک خط ہکو تیری سفارش میں لکھا تھا وہ ہمسی بہت مقام خلاص
 اور دولت خواہی میں دم زنی کرتا تھا اسلے کچھ مناسب ہی کہ ہماری پاس اگر شامل
 نظر غایت اور عافیت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت
 کے استدعا حضرت صاحب قرآن کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور اندیشہ
 بغاوت و فساد کے ایچی کو توقف کر نیکا حکم دیا اسلے صاحب قرآن امیر تیمور گورکان
 درمیان شہر ہجری میں ادس کو شہر رے میں چھوڑ کر راہ جربادقان سی اصفہان میں
 آیا جمیع اکابر و اشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی ادھون نے امن پائے
 اور امیر محمد سلطان شاہ فی مو ایک امیر کی واسطی تحصیل خراج کی محصلون کو رعایا پر
 مقرر کر کے تحصیل زرین بہت جلدی کی اسلے اصفہانیوں نے بیلاقت ہو کر بہت تحصیل اور
 قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہو گئی۔ اور حضرت صاحب قرآن دروازہ توپچی کے
 باہر آ پڑا اوس شب میں تمام رات لڑائی ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح
 لیا ادس زور مجب حکم امیر تیمور کے شتر نہرا ر ادسی مارے گئی بعد ازاں امیر تیمور نے

بعد مر حجت امیر تمور کی شاہ منصور نے جو کبادہ بہہ سی

۴۴ قصہ سیر کا کیا سلطان ریں انعامیں سرستہ دھار دیکھیں کا تاہی سی ویکٹر کی حاس
کو بیج کیا اوس ولایت میں اوسکے جی کا ٹیا مصور حکومت کرتا تھا وہ بہایت سیر دتی
سی بہتیں آ یا کیونکہ اسی سلطان مدکور کو کیڑا کر قلعہ سلاسل میں قید کیا صاحب حق
نے لی روک ٹوک خاطر جمع سی سیر ازیں حاکم ردل اچال دیا اوسوقت سلطان عماد الدین
احمد کراں سی — اور شاہ حضرت الدین یرد سی اور سوارا کی اور بادشاہ زادے
خانہ ان مظفری کی درگاہ عالم سیاہ امیر تمور گورکان کی میں حاضر ہوئی اوں یہ انواع
در قسام کے لطفت و کرم و احسان ساہیمور نے کئی اسی اشاریں حاس باور انہر سی
صرہ بھی کہ تو قمتس خان نے عادت اختیار کر کی کردے اور غنیانی سینہ کی لاچار حضرت
صاحب قراں لی عوم مر حجت کا کر کی حکومت ستیر ازیں شاہ بھی کو اور سرداری کراں کے
سلطان احمد کو اور ریاست سر حال کی سلطان اوسحاق میں سلطان قطب الدین اویس
س شاہ ستیج کو تقسیم کی اور آب دماں سی مر حجت فرمائے

بعد مر حجت امیر تمور کی شاہ منصور بن شاہ الدین مظفر نے جو وہ بہہ

کوح حر سادوت و مر حجت امیر تمور کی شاہ منصور بن شاہ الدین مظفر کو ہوئی
دریاں ستہ سحر کی سیاہ کیترا سی عمر اہلک ستیر اریر چوٹائی کی شاہ بھی حاکم اوس
ستہر کے لی حتمور کی جانب سی تہا سب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکھی لڑائی کی
ستہر مدکور کو ایسی چوٹی ہائی کو دیکر آب حاس یرد کی جلا گیا اسلئے شاہ منصور راہ
شاہ بھی نہ کورے میں نشاط سرور میں تھکاہ سلیمانی پر جلوس دیا کہ رعایا سنی عدہ
کیا کہ میں تیر سب عدل و انصاف کروں گا حضرت حراہ حافظ رحمت اللہ نے
حکما دیوان سام دیواں حافظ مشہور ہی شاہ منصور کی آئی کی تہیت اور سار کساد ہی

بیان کنہی سلائی سلطان زین العابدین کی آنکھوں میں

۳۵ میں ایک غزل کہی جسکا مطلع یہ ہے سے بیا کہ نوبت منصور بادشاہ رسید ۔ نوید فتح
 بشارت بہر و ماہ رسید ۔ جب اس حال پر کئی مہینی گزر چکی اور وقت سلطان زین
 العابدین بھی بسبب محنت می فطین اور سپاہیوں قید خانہ کی حبس سی خلاص ہو کر
 اصفہان میں آیا پھر اسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہو گیا شاہ منصور نے جب یہ
 حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکر کشی کی اور شہر کا محاصرہ کر لیا مگر بی نیل مراد
 اور بدون فتح میسر ہوئی کے مراجعت فرمائی ۔ مطلع سعدین میں لکھا ہے کہ جب شاہ
 بھی ۔ شاہ منصور سی ڈر کر ہیاگ گیا پہلی وہ ابرقوہ میں گیا وہاں جا کر اسکو لوٹ کر
 یزدین گیا وہاں سی بارادہ تسخیر کران کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل پر آکر کڑائی
 کے اسلئے شاہ بھی وہاں سی مغلوب ہو کر پیرزد کو مراجعت کر آیا ۔ اور درمیان ۹۰
 ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملکر قصد چور دانی شیراز
 کا کیا اسلئے شاہ منصور ان دنوں کی مقابل پر اباموضع خرمک پر لڑائی ہوئی اور سی دوشش کی شاہ منصورنی فتح پای
 سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عماد الدین احمد کران کو چلی گئی ۔ مگر شاہ منصورنی سلطان زین العابدین کا ہتھیار
 کیا وہ بادشاہ بی سرو سامان جانب ری کی ہیاگ گیا اور اس ولایت میں ہوسی جو کار
 جو بڑا پہلوان اور غدار تھا حکومت کرتا تھا اسنے سلطان زین العابدین کو پکر کڑا شاہ منصور
 کے حوالہ کر دیا

سلائی کنہی سلطان زین العابدین کی آنکھوں میں

اور اس بادشاہ منصور نے جو ناعاقبت اندیش تھا درمیان ۹۲ ہجری کے اسنے ہزارادہ
 عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے آنکھوں میں سلائی کنہی دی
 اور اسی سال میں لشکر کشی یزد پر کر کی اور شہر کو تاراج کیا آخر کو تیرہ سلا اور وسیلہ
 بعض اقر بار اپنی کی شاہ بھی سی ایک گونہ صلح کر کے مانند بلای ناگہانی کے طرف کران کے

سلاوی کینچی سلطان زین العابدین کی آنکھوں نین

۳۶ کیا اوس لوح میں حاکر اوس طرح پر لوٹا کہ ہوتا رہا آخر کو خان شیراز کی مرادست کی
 — اسی سال میں دریاں ماہ توال کی سلطان اوریس محمد میں مقرر کران میں فوس ہوا
 یہ شہر اوسکی طبع راد ہی سے ازودتہ ترا حصر جو ہم کردہ آرا مد و صرف محصور ہویم کرد
 مدان واقعات کی شاہ منصور نے ہر ایک دو حاسب یرد کے شکر کتشی کی جابجہ دیاں
 حاکر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کر کے ہر شہر ار کو آیا ۹۵۰ ہجری میں حضرت صاحب
 امر عمیر گورکان لے قصد کسورستانی کا کر کے حاسب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا
 اولاً آتی سے شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا جابجہ مدسج کر لے قلعہ سفید کے
 حاسب دارالحکومت شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بھی چار ہزار سوار لڑاک لیکر امیر تیمور کے
 مقابلہ آیا اور محمد جو دیو میں جاد اللادل سہ مدکور کو مقابلہ حاسب کا ہوا تھا منصور
 مامد شیر سر کی عیوب و عیال پر کر میداں میں یہ دو شہر بڑھا ہوا آما سے رانم کہ گور
 فسادری کم بہ شہر شیراز کی کم بہ میں اور کار کی کم ملیاں بہ کہ زمانداراں
 سراید جاں بہ اوس در شاہ منصور لے اسقدر شجاعت اور حورامردی کو کار
 سرایا کہ حواد کے ترف میں کہا درت ہی کتاب مطلع سعدیں میں لکھا ہی کہ شاہ
 منصور اوس روز درود و حضرت صاحب قراں کی ردیک حاکر ہجرا ملک ایکد وہ
 شاہ منصور کے توار امیر مور کے حود تک جا لگی مگر سیج ہے حاکر عانت حق شاہ
 دنا لے کی ہوتی ہے اوسکو کون مصرت بیجا سکتا ہے کچھ گرد بہ بیجا اور امیر تیمور بیجا
 سیج سے اگر تیج عالم بھند زحای بہ سردرگی تا کو اہ خدای بہ المحقر
 شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ اتار کر دفر میں گہور سے پرسی گریڑا کرتے ہی اوسکی ایک
 لشکر علی حرقون شاہ رخ سلطان سی تہا پیدا ہو کر شاہ منصور کو قتل کیا امیر
 علار الدیں لے واقعہ شاہ منصور میں بہ شہر کے ہیں سے شہر بار عصر منصور ایکد او
 بہ در میں ملک تجم دار کنت بہ ملک ہنت ازدار دنا جوں رفت بہ لاجرم تاریخ

بیان خاندان سربدارون کا

تاریخ اوشد ملک ہشت بہ جب شاہ منصور پر یہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی مثل سلطان ۳۷
 عماد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بہاگ بہاگ کر شاہ تیمور کی لشکر میں
 آکر ملازمین میں بہرتی ہو گئی اور حضرت صاحبقران نے یہی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے
 اس ساری خاندان کو تنقید کیا کوئی شخص اس خاندان سے باقی نہ پھوڑا۔ اور خط فارس
 کو امیر زادہ عمر شیخ بہادر کو مرحمت فرمایا۔ اور بہادر کو برلاس کو جو بہتیا امر حا کو کا تھا
 واسطی ضبط اور انتظام کرمان کی روانہ کیا۔ اور تو کہ تو چین کو واسطی انتظام یزد کے
 مامور کیا۔ اور ابرقوہ کے سرداری و الم قورچی کو مرحمت ہوئی۔ اور شاہ شجاع
 کی دونو بیٹوں نبی سلطان کشلی۔ اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دونوں ہی تھے
 جانب ماوراء النہر کے روانہ کر دی اور دسویں تاریخ رجب ۹۵۰ ہجری کو تمام اولاد مظفر
 کی کہ دسویں کو جتنی چوٹی اور بڑی تھی سب کو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر
 کر نیکا عازم ہوا۔ بعیرت نظر کن بال مظفر بہ شہابی کہ کوی از سلاطین ابوزید
 کہ در مقصد خمس و تسعین زہجرت بہ وہم شب زہا رجب چون غنودند بہ چو فرمایا
 در زمانہا پرستند بہ چو ترہ بانگ زمانے درودند بہ

بیان خاندان سربدارون کا اور والی ہونا اولکنا ولایت سبر وارمین

دراضح ہو کہ تاریخ سربدارون میں لکھا ہے کہ باشتن ایک گانہ جو مضافات بہقین
 واقع ہے اس گانہ میں ایک خواجہ رہتا تھا اور اس کو شہاب الدین فضل اللہ کہتے تھے
 اس خواجہ کے پانچ بیٹے تھے۔ امیر امین الدین۔ اور امیر عبد الرزاق۔ اور امیر
 وجیہ الدین مسعود۔ اور امیر نصر اللہ۔ اور امیر شمس الدین۔ ان پانچوں کو نہن
 سی امیر امین الدین۔ اور امیر عبد الرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقت و
 بہونی کی منظور نظر تر بہت سلطان ابوسعید خان خاندانہ کی تھے جب ملک سلطان مذکور

بیان خاندان سر بذار و ن کا

۳۸ رومہ راپہ دونوں ادسکی خدمت میں تعلیم رہی بعد دعائے سلطان مدکور کی امیر عبدالرزاق نے دستکش گاموں میں آکر دیکھا کہ تہہ و سادہ ریاضور ہے کیفیت اور حال اس سادہ کا یہ ہے کہ اول ایام میں ایک ایچی بستر میں آیا تھا ادسی دمان آکر جس حمزہ — اور جس حمزہ کی حرکت آئیں دور رہا ہی تھے یہ کہا کہ تراب بیسی کو اور ایک رمدی رات کو جناح کرنی کو میرے واسطی پہنچا دہوں لے رمدی کی دسیے میں انکار کیا تھا ایچی نے ادکا مندر کچہ نہ سنا جاتا تھا کہ اون کے عروں بردست دراری کرے اوں دونوں بہائیوں مدکورہ مالائے قواریں کھنچ کر یہ کہا کہ ماسہ ماریم و نکل این رسوائی نذاریم بینی ہم سر اور ا دین کی اس رسوائی کی مردت نہ کریں گے چاکہ ادس ایچی کو قتل کیا — حواہ علاد الدین محمد نے کہ حواں ایام میں دریر حواسان کا تھا اور درو ملا گاموں میں مقیم ہو رہا تھا حواہ آجیس — اور جس مدکوریں کی طلب کی ادہوں کی دمان کی حالے میں لیت و نکل کی اسی اتار میں عبدالرزاق مدکور حکما حال ادیر مایاں ہوا اس گاموں آہی حواہ ادسی حقیقت داحہ یہ اطلاع مائی ادس گاموں کے رہیوالوں کو ایسی طرف متفق کر کے اوں سادوں کو جس حمزہ اور جس حمزہ کو کپڑے آئے تہی مار حوقی لکھوا دئے حواہ یہ حال حواہ علاد الدین محمدی دیکھا جاس آدمی سی ریادہ پر ادس گاموں پر بھی امیر عبدالرزاق نے ادکی ہی ایچی طرح رگت کی حواہ اوں کو ہی تلکست دی ادس وقت عبدالرزاق نے تمام ہند گان دستکش کو جمع کر کے یہ کہا کہ ہفتہ اور ساد کچہ ہیں ہوا ہے سنو اگر ہم اس کو ایک ادس ہیل تصور کریں گی تو فوراً مقتول ہو جادیں گی رمدی کر کے اور سجاوحت ہمارا مرنا آہی بہتر ہے کہ رمدی سی مقتول ہوں اور ایسی سردار بر لکٹی ہوئے دیکھیں اس واسطی ایک گروہ کا لقب سرداراں رکھا گیا یہ دوحہ تسمیہ اس گروہ کی تھی — القصہ تھوڑی سی عرصہ میں سرداروں کی بہت ترقی یہیہ اکی چاکہ سر راہ حواہ علاد الدین محمد کو حواہ اسر نام کی حواہ تھا پیر کر تیج ستم سی قتل کر کے حواہ سردار کی گئے اور مدون ریح متقت

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

مشقت کی اوس ولایت پرستولی ہو گئی اور ^{۳۸} مسعود کی امیر عبد الرزاق فی خواجہ علا الدین محمد ^{۳۹} کی بیٹی سسی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی جو مکہ بیہ جانتی تھی کہ عرض عبد الرزاق کی اس نکاح سسی بیہ ہی کہ میرے فرزند سسی اختلاط کرے اسلئے وہ راضی نہ ہوئی راتوں رات سب سردا شہر سسی باہر نکلا کہ جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبد الرزاق فی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین مسعود کو اد سکے نقاب میں اس واسطی روانہ کیا کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر لی او سے چنانچہ امیر وجیہ الدین نے اوسکو جا پکڑا چاہتا تھا کہ اوس ستورہ کو لے آدی اوسنی فریاد و زاری اور رونا پینا شروع کیا اور اوسکو قسم دی کہ تو مجھ کو مت چھوڑا دے چلا جا امیر وجیہ الدین کو اد سکے حال پر جسم آیا اسلئے اوسکو چھوڑ کر تنہا چلا آیا جب امیر عبد الرزاق کی پاس آیا اوسنے کہا کہ میری اوسکی ملاقات ہی نہیں ہوئی معلوم نہیں کونسی راہ کو چلے گئی میں دور دیکھ آیا عبد الرزاق نے اوسکو گایا دین اور بد زبانی بہائی سسی کی اسلئے امیر وجیہ الدین مسعود نے غصہ میں آکر ایک چہری اد سکے پیٹ میں مار کر قتل کیا ^{۳۸} ہجری میں امیر عبد الرزاق

مقتول ہوا بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سردار و پیر اور اوسکا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سرداروں کے گردہ کا حاکم ہو کر جانب نیشاپور کے کوچ کیا وہاں جا کر ارغون شاہ حلی قرمانی کو جو کہ ادن ایام میں وہاں کا حاکم تھا شکست دیکر بھاگ دیا آپ اوسکی جائے پر مقیم ہوا اور سب اغوا کرنے بعضی فقہا کے جو کہ دشمن شیخ حسن جو رسی کی تھی سسی مذکور کو جو کہ سلک مریدوں اور خلیفوں شیخ حلیف کے میں منسلک تھا اور خلق اللہ اوسکی معتقد اور مرید تھے پکڑ کر قلعہ طاق میں قید کیا بعد ازاں سپاہ بہت لیکر جانب نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور شیخ کرکی سبزواری کو گیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو طحس میں چھوڑ کر ملازمت طغیا تیمور خان کی میں درمیان استرا آباد کی حاضر ہوا سب اشرار اس واقعہ میں شیخ حسن جو رسی سسی ایک جماعت مریدان خاص اپنی کے یا سبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد تیمور کا

۴۔ سود جب اختلاف دروہوں کی قید سی علامہ ہوا سردار میں آکر لڑتا اور دراصل اسکی حکام
 دیا دولت اور سلطنت اسی کی شیعہ جس کا مرید ہو گیا اور اسکو امیر بادشاہت میں ایسی ساتھ
 متفق کر لیا جیسا کہ ایک یہ ہیں جسکو اسکے پاس بہت لوگوں کی جمع ہو جاتی کا ہوا اور ۳۳
 بحری میں ملتا تیمور جاں لے مارندراں سی ایسی ہائی ایر شیعہ علی کا دل کو بہت سیاہ دیکر سردار
 کے لڑائی کی دراصل ہیما۔ اس حساب سے شیعہ حسن اور امیر وجہ الدین سود بہت لشکر لیکر آیا
 سی لڑائی میں جب رقیق کا مقابلہ ہوا شیعہ علی کا دل کا اتہا اس سرک میں کٹ گیا فوراً تمام
 لشکر ہٹا لکھتے ہاتھی ہی سرداروں کی بہت مال لوٹکا لٹا جیسا کہ ہنگوڑوں کا مال
 و سامع و مال عمیت لکھ سردار میں آئے۔ اور اسی سال میں یہ دریاں ۳۳ بحری کی شیعہ
 حسن بحری اور امیر وجہ الدین سود کی خیال شیعہ دار سلطنت ہرات کا لڑائی کو چکنا اتار رہا یہ
 شیعہ سے امر دگر سی کہا کہ اگر میں ملک حسین کی لڑائی میں مارا جاؤں تو تو حاتم سردار کی حثیت
 کرنا جیسا کہ اتفاق شیعہ حسن اس سرک میں شہید ہوا وجہ الدین امیر نے بھائی وصیت
 شیعہ کے سردار کو در حثیت کی بعد خندور کی محمد تیمور کو حواد کے ماب کی غلاموں سی تھا ایسی
 بیامت دیکر حواد استدار کی لگی۔ دریاں منحل کے یہی ماہان کے آدمی سردار کو سیر
 ملے لائے ایک لڑائی راہ میں ہوئی جب اتفاق سی سرداروں کی شکست کہائی وجہ الدین سود
 ۳۳ گرفتار ہوا حاکم استدار سے لے لے سی حواد غلام الدین محمد کے بیٹی کے اسکو قتل کیا امیر
 وجہ الدین ۳۳ بحری میں مقول ہوا اس سے سلطنت کو جب ایک روایت کی سات برس تک کے

بیان حکومت محمد تیمور کا

۵۔ امیر وجہ الدین کی مقول ہوئی کی حر محمد تیمور کو بھی فوراً بطور استقلال سرداروں کا حاکم محمد
 ہوا اسی دور میں سلطنت کی بعد در رس کی لے سی حواد شمس الدین علی کی حوک طایفہ سرداروں
 میں ایک لڑا سردار تھا محمد تیمور دریاں ۳۵ بحری کے مقول ہوا اسکی حامی کلہو سعید یا حاکم

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

اسفندیار حاکم ہوا
بیان حکومت کلو اسفندیار کا

۴۱

کلو اسفندیار جب مسند ریاست پر بجای مجو اتیمور کی بیٹیا اوسنے تکر اور نخوت اپنا پیشہ مقرر کر کے تمام طایفہ سریداردون کو اپنا دشمن بنالیا اور بہت آدمیوں کو اوسنی کی سبب قتل کیا اسلئے سریداردون فی اوسنی تنفر ہو کر اوسکو بھی قتل کیا اور بجای شمس الدین فضل اللہ کو جو کہ امیر وجہ الدین کو جو کہ سعود کا بہائی تھا حاکم بنایا اوسنی دو برس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ مسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عیش و عشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلئے بدسات جنینی کی اوسکو بھی طوعاً و کرہاً مسند سی اٹھا کر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

یہ شخص شجاعت اور فراست اور عقلندی سی متصف تھا اوسنی بہت اچھی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہاں تک انتظام زنا کاری کا کیا کہ ایک فوج پانسو عورت فاحشہ بینی پانسو کبیون کو کوئی مین زندہ ڈلو کر اوپر سی نیک کردادیا اور ہنگ نوشی اور شراب خواری کی قلم اپنی ظلمت سنی موقوف کردادی اور رات کو تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کو چو گردی تمام شب اکیلا کرتا پرتا اخبار ہر ایک طرح کی اوسکے پاس پہنچی اور بخردن کی خبر بہت جلد سنا بعد تحقیق کے انصاف کرتا کہتی ہیں کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم موسوم حیدر قصاب تھا اوسی عہدہ تنغا کا تعلق تھا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپیہ اوسکے ذمہ پر پیش المال کا نکلا خواجہ مذکور فی محصلان سرکاری کو اوسپر تہن کر کے حکم دیا کہ جو کچھ اوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحییٰ کراوی کا

۴۲ یہاں فقہ جید و قصاب کی یاس کو بہانی رہا اور مصلوں سے تشدد اور سربہت کیا اور قوت
روح ہستقواب خواجہ یحییٰ کراوی کی وصیت عیت و مکر و قوت مارتام کی منظور داد و جوابوں
کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت میں دوڑ کر آیا آتے ہی ایک خواد کے سپرد مارا وہ
خدمت ہوا یہ واقعہ دریاں اوایل ۱۲۵۳ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علی یار سال
موجودی سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحییٰ بن خواجہ احمد کراوی کا

خواجہ یحییٰ مدکور بعد مقتول ہوئی خواجہ شمس الدین علی کی ماتفاق میں سرداروں کی سرداروں
دہی پر بیٹھا اسی تعویذ ستریت اور تربیت علماء اور محاسن صلیت کی پرورش پر
کمر سی کی مادہ کرحب اہتمام کیا — مطلع سدیدین میں لکھا ہے کہ حکومت سرداروں
کی خواجہ یحییٰ کراوی کو بھی طہا تیمور حاکم مادتاہ تاتار نے ریلچی بھجوا دیا سکوانی لشکر میں
طلب کیا پہلے خواجہ مدکور نے اس آئینہ کو قبول کیا آخر الامر میں سو سوار مرد بہادر
ایسی ہمراہ لیکر لشکر حاکم مدکور میں لگا — بعد ازاں پہنچی کے ہمراہ حافظ شعلی اور تین چار
ہلواناں قوم سردار کے ہبیار مادہ کرمادتاہ مدکور کے مارگاہ میں گیا اور موت ہوئی
خواجہ عیات الدین کراوی — اور ایک دو طالب علموں کے یاس طہا تیمور حاکم کے او
کوئی نہ تھا خواجہ یحییٰ نے گھٹ دگو مادتاہ سسی شروع کی ماکا وہ اسی اتار میں حافظ شعلی
نے ایک تیرکماں کبیج کرمادتاہ کے ماتہی پر ایسا تیر مارا کہ دو سار ہو گیا مادتاہ گریڑا
خواجہ یحییٰ نے مراد سکات سسی جدا کر ڈالا یہ حال گدرتے ہی لشکر میں رورختہ رہا ہو گیا
اور مضمون اس آیت کا یوم یوم یوم من احیاء واممہ وانیہا ظاہر ہوا — ترجمہ
آیت کا یہ ہے کہ اوس دن میں قیامت کی رور کوئی کیسکا — ہوگا مرد ایسی ہابی سسی اور مار
سسی مار ہابی سسی ہا گے گا ایسی حال کی اوسکوڑ حاکم کی لکھی سسی ہر ایک شخص کی سکاری گ

بیان حکومت حیدر قصاب کا

پکاری گا۔ یہی حال طغیا تیمور خان کی لشکرین برپا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہو گیا اور سرداروں نے منلوں کا سب مال لوٹ لیا بیت مالی غنیمت لیکر خراسان میں آئی۔
روضہ الصفا میں لکھا ہے کہ طغیا تیمور خان چوتھی روز بعد پہنچی سرداروں کی مقتول ہوا
پھر تقدیر جب خواجہ بیگی کی سلطنت کو چار سال اور آٹھ مہینے گزر چکی اور حکومت اوسکی
معمور دابادان ہو گئی اوسوقت اوسکی سالی بیٹی اوسکی زوجہ کے بہائی علار الدین نے
فرصت پا کر خیر اوسکی پہلو میں ایسا مارا کہ کام تمام ہو گیا۔ مگر خواجہ بیگی نے زخم لہا کہ
اوسکو بھی زندہ بچھڑا اوسنی زخم کی گرمی میں علار الدین کی بھی ایک خیر ایسا مارا
کہ اپنی ساتھ اوسکو بھی دار البقا کو لیکر دو نو ایک ساعت میں مقتول ہو کر مر گئے وہ درمیان
۵۸ھ ہجری کے مقتول ہوا تھا

بیان حکومت ظہیر الدین کرا دے کا

واضح ہو کہ ظہیر الدین کرا دی سبب سنی حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ بیگی کور
کے دانی ریاست سرداروں کا ہوا لیکن یہ شخص چونکہ اکثر اوقات بہو و لعب در عیاشی
میں مشغول رہتا تھا اور نبد و بست ملک کا اچھی طرح پر نہ کرتا تھا اسلئے حیدر قصاب نے
بعد چالیس روز کی درمیان ۵۹ھ ہجری کی اوسکو مسند پر سی اوٹھا کہ آپ سلطنت کرنی
شروع کی اور خود مسند پر بیٹھ گیا

بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا

نبد و بست کرنی حیدر قصاب کی جب اوسنی خوب طرح پر رعایا کا انتظام کر لیا درمیان
۶۰ھ ریح الاخر کی ۱۰۰ھ ہجری کی بعد چار مہینے کے مسنی قتل تو فائے جو کہ غلام پہلوان
من دامانی کا تھا حیدر قصاب کو قتل کیا

پہلوان حسن وامنغانی کا حاکم ہونا

امیر لطف اللہ بن امیر وحید الدین ہجو کی حکومت کا بیان

صبح ہو کر امیر لطف اللہ حکومت سہمداروں روزا لطف اللہ کہا کرتے تھے لطف اللہ
اور سہمی پہلوان حسن وامنغانی کی حکومت آتا ملک اور سکا تھا بعد مقتول ہوئی حیدر قصاب کے
نام سہمداروں کا مواعظ ایک سال تین مہینے اور کے سلطنت کو گذر چکے درمیان اور سکے
اور پہلوان حسن وامنغانی مذکور کے سر اکھاڑہ کچھ بخش ہو گئی پہلوان مذکور کی لطف اللہ
کو مار کر قتلہ سہمداروں میں ہوا کہ حکم اور کے قتل کر ڈالنے کا دیا ادسی ایک رس میں تین مہینے
سلطنت کی ۶۲۰ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن وامنغانی کا حاکم ہونا

درمیان ۶۲۰ ہجری کی پہلوان حسن مذکور کی سند سرداری سہمداروں پر مجلس وایا اور کے
ایام حکومت میں ایک شخص مریدان شیخ حسن حوری درویش سی ایک شخص درویش عرب نام
مشہد مقدس علی رحمہ میں ظاہر ہوا تھا اور سی مشہد مقدس میں نماز وروزہ اور سہمی
اور خدات ایسی ظاہر کیں کہ خلق کثیر اور کے یاس مع ہو گئی اور لوگوں کو بڑا عقیدہ ہو سکا
مگیا حب اور سی دیکھا کہ میرے چلی چاٹھی بہت مع ہو چکی ہیں دقتہ حورج کر کے
قلہ طوس اپنی قبضہ میں لایا حسن وامنغانی نے یہ حال سہمداروں صاحب لشکر کشی کے
آخر میں اور درویش کو قید کیا اور چہ کو میں ارلیم کی اور سکودیکر کہا کہ حراسان سی
نکلیا درویش مذکور عراق میں سکر درمیاں اصحاب کی ساکن ہوا یہ ماس ثابت
وئی ہے کہ آحرایام دولت پہلوان حسن وامنغانی کے میں حورج علی لوندے دیا
میں حورج کر کے واسطی طلب درویش سی عربہ کور کی حیدر آدمی اصحاب میں بھی
وہ درویش اور لفظوں درمیاں میں گیا اور کے آئی کے سبب حورج علی لوندے کے پاس

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

۴۵ پاس بہت لوگ جمع ہو گئی تھی۔ اسی اثنا میں یہ خبر دامنان میں آپہنچی کہ ایک جماعت قلعہ منغان میں پہلوان حسن دامنانی سنی مخالف ہو گئی ہے وہ سب سردار کو خالی چوڑ کر ادول خالفین کی تینہ اور محاصرہ میں مشغول ہو رہا ہے پہنچے خبر سنکر درویش مذکور اور خواجہ علی موید سب سردار چڑھ گئی جاتے ہی بی محنت و مشقت اپنا عمل و دخل سب سردار میں کر لیا۔ پہلوان حسن چونکہ طاقت مقابلہ کے اونی نہ کہتا تھا اسلئے وہ پہنچے خبر سنکر باہن خیال کہ درویش غزنی کی مریدوں میں اور خواجہ علی موید کے نوکر و نمین منسلک ہو جانب سب سردار کی آیا لیکن خواجہ علی موید نے خیفہ کتوبات پہلوان مذکور کی شکریوں کے پاس اسمضمون کے پیچھے ہی تھی کہ ادول حسن دامنانی کو قتل کرین جب اس جانب کو آدین بسبب اسکی کہ ادول لوگوں کی اہل و عیال سب سردار میں تھی ادونکو یہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانیں گے وہ ہماری عیال و اطفال کو تباہ کر ڈالی گا اسلئے پہلوان حسن دامنانی کا سر ادونوں نے کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینی سلطنت کی درمیان ۶۶ ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد اری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید سنداری حکومت سب سردار کا ہوا جب نو مہینی ادول سلطنت کو گذر چکے ایک لشکر ادول مقابلہ ملک حسین کرت کی نامزد کر کی ادول ادول درویش غزنی نامی کو ادول سکا سپہ سالار بنا کر ادول اسلئے لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درویش نیشاپور میں پہنچ گیا ادول وقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ ادول بر گشتہ کر کی سپاہ کے سردار دن کو نامہ لکھا کہ درویش سمس غزنی کو تہا چوڑ کر تم مراحت کر کے چلی آؤن لشکر دن کو یہ امر بہت پسند آیا کہونکہ وہ لڑنے سنی نہچے درویش مذکور کو اکیلا چوڑ کر سب سردار کو مراحت کر آئے درویش نے اپنی مریدوں کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور نے ایک اور فوج ادول پر متین کر کے ادول فوج مریدوں کو موادنے کے پیر کے قتل کر دیا

بیان سلطنت غوریوں کا

۸۶ اور دریاں ششہ ہجری میں ملک عیالت الدس پر علی کی ستا بود کو حاکم صرف حواچہ علی موید کی تہا ایسی قسمیں لاکر اوس شہر کی امارت سکدر سہمی کو سیر دکردی — اور دریا ششہ ہجری کی درویش رکن الدین فی حاکم درویش غیر اور شیخ حس حوری کی مویدوں کی سہی تہا سادہ شجاع سہی مد طلب کر کی بہت لشکر مار س کا لیکر حواچہاں پر چڑھائی کی امیر اسکدر سہمی ہی اور سکامرید ہو گیا تہا درویش رکن الدین ہو کر متوجہ حاکم سردار کی ہوئے خواجہ علی نے اب دیکھا کہ ہمیں طاقت اور کی مقابلہ کرنی کی ہیں سے اسلئے وہ حاکم مار در راں کے ہاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سردار شیخ کی خطہ اور سکہ ایسی نام کا حاکم سے کر دیا — اور دریاں ششہ ہجری کی امیر علی نے حاکم مار در راں کا تہا سمیت حواچہ علی موید کے سکدر گتسی سردار پر کی ہاں آکر درویش رکن الدین کو دہاسی پہنکا کر حواچہ علی کو پیر دوسری دھوسد ریاست پر ٹٹا کر آب حاکم استرانا کی مراحت کی — اور دریا ششہ ہجری کی صاحب قران نے جو کہ اکرد لایات قرب دوار حواچہاں کی فتح کر لیں تہا اسلئے متوجہ سردار کا ہوا حواچہ علی موید یہ خبر سہی ہی رسم اسفہال اور حواچہاں میں صاحب قران خدمت میں حاکر حاضر ہوا صاحب قران نے او سیر اللطاف اور غایت دہائی اسلئے ماتی ایام حیات کو اوسہی رعایا میں اور مراحت سہی گدار سے یہ بات صیج ہے کہ حواچہ علی موید بہت تسخیر میں بہت علور کتا تہا حاکم ہر ایک صبح کو ماہید طور صاحب الزاں لہام مہدی کے گھوڑا کو اکرا کر داتا تہا اور سادات کی بہت تعظیم کرنا تہا اوسے ہر گرگ لوتی اور چرا حواچہاں میں کے

اسجائی سہی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریوں کا

بیان سلطنت غوریوں کا

یا قتل حاکم و صیرمیاں حواچہاں اور ہمارا سلور پر نقل کرتے اور یوں کہتی ہیں کہ حس نامہ میں دیدوں سے

بیان سلطنت غوریوں کا

نے ضحاک تازی پرستج پائی اور حکومت ملک فارس کی اوسکے ہاتھ آئی ایک جماعت اولاد ۴۷
 ضحاک کی بہاگ کر جان بچا کر کوستان غور میں چلے آئی تھی اس ولایت پر یہ لوگ اگر مسلط
 ہوئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آئی — راوی لوگ یہ بیان کرتی ہیں کہ سلطان
 محمود غزنوی کی زمانہ میں سلطنت غور کی ایک شخص سوری کو بھیجی تھی وہ اس سلطان کے
 ہاتھ گرفتار ہو کر عالم تھا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی کے خوش سی
 ہندوستان کی جانب بہاگ گیا اوسکے ایک بیٹا سسی سام تھا وہ آخر ایام حیات میں
 ہندوستان سسی سہ اہل و عیال کی ایک کشتی میں بیٹھ کر جانب غور کی چلانا گاہ باد ملتی
 جو چلی سب سوار کشتی کے سوار حسین ابن سام کی غرق ہو گئی وہ ایک تختہ پر بیٹا اوجھلتا
 تین روز اور تین دن میں کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کنارہ سی اوٹھ کر شہر میں
 گھسٹا بسبب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دکان کے روبرو پڑ کر سورا دمان کی کوتوال
 اوسکو چور تصور کر کے قید خانہ میں قید کیا جب سات برس اوس جس میں مقید رہ چکا بعد
 اس عرصہ کی یہ ہوا کہ اوس شہر کا حاکم بہلو بیار ہوا اسلے اوسنے تمام قیدیوں کو جو
 محبس میں مقید تھے رہائی دی حسین نے جب قید سی نخلصی پائی جانب غور میں کی سفر کیا راہ
 میں ایک جماعت زہرون سی ملاقی ہوا چور دن نی جاو سی ٹٹا گٹا ہسٹڈ یا اوسکا حصہ ہی
 اوس دردی کے مال میں لگایا چنانچہ ہتیار اور ایک گھوڑا اوسکو دیکر کہا کہ تم سب تمہارے
 رفاقت میں رہا کرین گی آپ چین سی ماری ساتھ عمر سیر کجی اتفاقاً اوسہاں ت کو ایک
 فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی ادن چور دن کے سر پر جا پہنچی ادنوں نے فوراً
 ادنیٰ مشکین باندہ کر شہر غور میں تمام چور دن کو معہ حسین ندکور کے حاضر کیا بادشاہ نے
 چور دن کی قتل کا حکم دیا چنانچہ ادن زہرون کے سر مثل بھٹی کے اوڑنی لگے جب نوبت
 قتل حسین کی آئی اوسنے دہوم مجاہی جلاو چاہتا کہ اوسکی آنکھیں بند کر کے دارری کا اوسنی
 باواز بلند یہ کہا کہ یا الہی میں جانتا ہوں کہ تیری درگاہ میں ظلم نہیں ہو سکتا اور تو جو ہر

ساجن سلطان علاؤ الدین حسین جہان سوز کا

۴۸ علاؤ کو رواہیں رکھ سکے اب دیکھ لے کہ یہ لوگ محکوم کیا قتل کرتے ہیں ان الفاظوں کے علاوہ کے دل میں جسم ڈالا اور اس حلاوت نے ایک مقرب سلطان کی خدمت میں حوالہ دیا۔ سہی تھے سب کہہ کر بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ یہ شخص گنہگار معلوم ہوتا ہی سلطان اور اس کے حسین کو اپنی رودرد طلب کر کی حقیقت حال دریافت کی اور سنی سب اپنی مرگشت بیاں کی بادشاہ نے اس کا جرم معاف و مارا اور سکودرانی کی نوکری دی — سلطان مسعود اور اس کے تحت سلطنت عزمین پر حلوہ آرا ہوا اس سے حسین مذکور کو حکومت غوری مرحمت دے بعد انتقال پائے حسین کی اس کے اولاد نے سلطان بہرام شاہ غزنوی سے عصیاں اور رعادت اختیار کی جدوت حاسین میں لڑائے ہوئی آج کل ایک دفعہ علاؤ الدین جہان سوز حسین کے اولاد میں سی فرزند رشید تھا بہرام شاہ پر غالب آیا اور اسے اسی بہائی سہی سوری کو حکومت غزنوی بخش کر کی آج جاں بزرگوہ کی مہمت کی — اتنا رواہ میں اس کا دوسرا بہائی حوکہ موسوم بہام تھاوت ہوا — اور موسم حارے میں بہرام شاہ نے بہت روح صحیح کر کی عزمین پر چڑھائی گئی سنہر کو فتح کر کی لہسکی بہائی سوری کو قتل کیا

حال سلطان علاؤ الدین حسین جہان سوز کا

جب سلطان علاؤ الدین نے اسی بہائی سہی کی مقول ہوئی کی حسی ایک روح عظیم لیکر غزمین پر چڑھائی کی ایک رودت حساب میں یہ سبے کہ قتل بھی علاؤ الدین کی بہرام شاہ مرگیا تھا — اور ایک قول یہ سبے کہ ہیں ملک حاسین سہی گئی لڑائیاں سخت ظہور میں آئیں بہر تقدیر علاؤ الدین نے دار السلطنت عزمین کو مستح کیا اور اسیر ستیلا یا کر سات رود اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا و دان کی سات ستارہ تک خوب لٹا کی سدسات دن کی حکم دیا غارتیں اور گہراں لوگوں کی چرسہ اوکھاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

۴۹ دہلی اور جلا کر خاک سیاہ کر دو اور آل سبکتگین کی قبریں کہو دوا کر ادن باد شاہوں کی پڑیاں
 نکلوا کر آگ سی جلوائیں مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکھڑائی تھی پروان سی مرحمت کر کی
 بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجھ کر جو لوگوں نے بنوا رکھے تھے سبکو جلا کر خاک سیاہ
 اوستے کر دی اسلئے اوسکا لقب جہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچھ ظلم اور تعدی دہان کے
 بر عیاں پر سلطان جہانسوز کر چکا اور اب تک بھی اوسکا تختہ اور تخت نہ گیا اور سوقت
 سلطان سنجر نے بہت لشکر لیکر اوسپر چڑھائی کی علاوہ الدین نے بھی اوسکا سامنا بہت جلد
 کیا دونوں کا مقابلہ مقام مرود پر ہوا ایک پہاڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی میں سلطان
 حسین جہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر نے سبب اسکی کو وہ جہانسوز صاف ذہن اور لطیف
 البطیع آدمی تھا اوسکا گناہ معاف کر کے اوسکو اپنی ندیوں میں بہرتی کیا کہتی ہیں کہ ایک روز
 حسین جہانسوز نے خاک کف پائی سلطان سنجر کو چوم کر یہ رباعی تصنیف کر کی سنائی سے
 اسے خاک کف پائی سہم مرکب انشرومن دے حلقہ بند گے تو زیور من
 تا خاک کف پائے ترا بوسہ زدم اقبال ہی بوسہ زندہ بر سر من
 بعد ازان سلطان سنجر نے علاوہ الدین جہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرما کر پھر کر
 سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاوہ الدین جب اپنی مملکت میں پہنچا وہاں جاہل
 فوت ہوا حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاوہ الدین جہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچھ کم ایک برس وہ یہی سلطنت کر کے
 اخراجات میں غریبوں کے لڑائی میں گیا تھا ایک امیر سیدی ابو العباس نے جسکی بہائی کو
 ملک سیف الدین نے قتل کیا تھا نیزہ کے زخم سے اوسکو گھوڑے پر بسی اولٹ کر زمین پر
 ڈال دیا کام اوسکا تمام ہو گیا کہتی ہیں کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تھا
 اپنی ایام حکومت میں وہ طرف داری انصاف اور دین کے مدد سے رکھتا تھا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

۵ حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہوئی ایسی جیا کے مٹی ملک سیف الدین کی ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام
 ملک نواح و تخت کا ہوا اور ملحق ایسے بہائی سر الدین کے حو دریاں مورخوں
 کے سام سلطان شہاب الدین کی مشہور ہی ابو العباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو
 قتل کیا دو بدولت و اقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا تھا تاہا چاکہ
 ہوڑے ہی عرصہ میں ریں داور۔ اور کرکسہ۔ اور مادیس کواد سے ایسے
 سلطنت میں ملالی پہ ملک نصر ستمتیرج کے تھی۔ اور دریاں ۷۷۵ ہجری کے
 دار سلطنت ہر آۃ کو فتح کیا اور دریاں ۷۷۵ ہجری کی شہر قوشج کو ایسی تخت و تہ
 میں لایا اور دریاں ۷۹۵ ہجری کے شاد ماح رر کرکشی کی علی شاہ اس تلمس خان و
 اور ایام میں درماں اوس ولایت کی حکومت کرتا تھا وہ برج میں حاکم جیہا حکم اتفاق
 سلطان غیاث الدین فی رار اوس ررح کی آکرایہ خواصوں سی کہا کہ سب پتہ رگوں کے
 اس ررح میں رخصہ ہو سکتا ہے اوسکی اقبال ہی فوراً حقد ر اوسی دیوار ڈٹائی کا حکم دیا
 ڈٹائے گئی اور شہر ررح ہوا مادشاہ نے دہائی سی مر حب کر کے دوسری سال پیر لہ
 مردود کو ررح کیا درماں ۷۹۹ ہجری کی یہ مادشاہ ہی موت ہوا اوسے تر لیسہ ۷۹۳
 عمر یامی تنیا لیس ررح حکومت کی اوس سر دیکھیں مدون ہوا حو اوسی اینی حیات میں
 دریاں سجد جامع ہرات کی مایا تھا۔ سلطان غیاث الدین مدب امام تاعی کار کرتا تھا
 اسی واسطی امامت اور خطہ حوائی مسدہ مذکور کی اوسی مدب کی لوگوں کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

صبح ہو کہ سلطان شہاب الدین دریاں ۷۷۵ ہجری کی موح حکم ایسی بہائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان اٹھ سہری کی بعد وفات اپنی ۵۱
 پہلی نیات الدین کی ہندوستان کی طرف لشکر کشی جیسا کہ اوپر درمیان کتاب ابو الفدا کی
 تذکرہ میں ہے ہندوستان میں آکر شہر ملتان فتح کیا بعد ازاں تدریج دیا ہندوستان میں سپا کو
 لگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دار السلطنت دہلی میں پہنچا اس شہر کو بھی اپنی قبضہ میں لاکر نواب الدین
 ایک کو جو اس کا غلام تھا سپرد کیا۔ جس زمانہ میں کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تھا
 سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی اور سرخس کے تھا بعد سنے اس خبر وحشت اثر
 کے بادغیس میں گیا اور اس جائے جا کر اپنی بیٹی کی ماتم داری کر کی جانب غزنو کی گیا وہاں
 لشکر جمع کر کے قصد چڑھائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کر کی جانب خوارزم کے گیا
 ۔ اور سو کہ سلطان محمد شکیست کہا کر غزنو میں آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک
 ترکستان میں لڑائی کرتا رہی اسی اشارہ میں یہ سنا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جو دے کا
 پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین فی اوکئی قبضہ اور تادیب دینی مہمات عظیمہ سی سچہ کر اوسط
 جا کر بہت دشمنوں کو قتل کیا بوقت مرحبت منزل وہ ایک پر پہنچ کر ایک خیر دشمنوں کا کہا کہ
 فوت ہوا تاریخ اس کی شہادت کی یہ ہے سے ملک بجز دربر من الدین چلا کر اتوار
 جہان نمل او بنام یک و سیم زرغہ شہان بسال ششم و دو و قتا وہ دروز غزنو میں منزل
 دیک

بیان سلطان محمود بن غیا الدین محمد بن سام کا تخت پر چلوس کرنا

دا ضیح ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمد بن غیاث الدین
 بن سام جو کہ بیٹی شہاب الدین کا تھا خیر ذر کوہ میں غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام
 ممالک غور اور غزنو اور ہندوستان اور بلکہ بعض ولایت خواسان میں بھی خطبہ اور سکے
 اس کے نام کا جاری ہو گیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات میں اس کے

بیان اون لوگوں کا جو غوریوں کی حکومت کر گزری ہیں۔

۵۲ باب بی سوائی تہی پوری تعمیر او سکی کردائی۔ — روضہ الصغائر میں لکھا ہے کہ دریاں انام لیت
 سلطان محمود کی علیشاہ بن گنکس خاں ایسی ہیائی سلطان محمد سی، و گرداں ہر کردار کو کہ
 جدا گیا تھا سلطان محمود نے موجب حواں وارم تہا کی اور سب ادس عہد کی حواں
 دونوں میں ہو گیا تھا علیشاہ کو یکراں محل میں مقید کیا ایک محاسن ملازمین علیشاہ نے
 حواستہ حواساں عراق کے تہی سگل کی رات تہی تہی تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۰۰ ہجری میں
 جو روں کی ماسد سلطان محمود کی محل میں جا کر او سکو قتل کیا اور پھر او سبط عہد چہب کر محل سے
 پیچھے کو او ترکریٹے آئی کیسے۔ جانا کہ یہ حرکت تہی کس سی صادر ہوئی ہے سرور ان غور نے
 وقت صبح سلطان محمود کو اسی محل میں دس کیا پھر ہرات میں لیا کر دریاں کا درگاہ کے
 روں کیا۔ — بعد اس واقعہ کے سامں سلطان محمود اور تہی بن علاء الدین جہانپوری
 کر دکر کئی ملک جو کہ دولت اس طبقہ کی آخر ہو چکی تہی اور سلطان محمود وارم تہا نے اکر ملاو
 قضاہ یا لیا تھا کچھ فائدہ او سکے کر دسی ترت ہو سلطان محمود غوریوں کی ہی سلطنت آخر ہوئی

بیان اون لوگوں کا جو غوریوں کی ولایت باستان اور طخارستان پر حکومت کر گزرے ہیں

۱ ادل اس طبین کا ملک خوالدین مسود ہی یہ سلطان عبات الدین الودیع محمد بن سام کا
 جیسا تہا بعد او سکے ملک شمس الدین محمد بن خوالدین مسود گدرا اس شخص نے کچھ ولایت
 بہ خستان اور خنایاں کو ہی اپنی قضاہ میں لا کر ملک موروثی اپنی میں منقسم کر لی ہی نہیں
 بادشاہ بہار الدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام
 خوالدین رازی فی ایک رسالہ پہاچہ لکھنے کے نام پر لکھا ہے۔ — اور ایک مادشاہ طلال الدین
 علی گذرا ہے استیسات رس حکومت با میاں کی کی تہی یہ وہ ملک او سکے قضاہ میں سی
 لشکر وارم تہا ہیں کے زیر حکومت ہو گیا تھا

بیان آرام شاہ کا

بیان ان غلاموں کا جو سلاطین غور کی غلام تھی اور مرتبہ سلطنت کو پہنچی

دانش ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلاموں کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تھا اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہیں رکھتا ایک غلام اوسکا تاج الدین یلدرز تھا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو توابع دریا رسند کی ہی کرتا تھا یہی غلام اسمی تاج الدین یلدرز بعد مقول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غورین پر بیٹھا تھا مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین اطمیش دالے دہلی کی لڑائے میں دہ گرفتار ہو کر مارا گیا۔ قطب الدین ایک ہی ایک غلام سلطان شہاب الدین غوری کا تہادہ بڑا شجاع اور سختی آدمی تھا اسکو حکومت دہلی کی بادشاہ فی دیکر سندھ میں چھا دئے تھے جیسا کہ تاج الماثرین مذکور ہے۔ قطب الدین ایک فیہش میں بادشاہت کی جسکی تفصیل یہ ہے کہ چہ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ برس خود مستقل ہو کر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے منبروں پر پڑھوایا

بیان آرام شاہ بن قطب الدین ایک کا

بدنوت ہونے اپنی باپ کی آرام شاہ ابن قطب الدین ایک تخت سلطنت پر بیٹھا اور سبب عدم قابلیت اور بی یاقتی کے تخت سی اوٹھایا گیا سلطان شمس الدین اطمیش کے اوسکے تخت پر بیٹھا یہ شخص شریف نسب اور خاندان عالی سی تھا اوسکی کوئی شخص چوٹی عمر میں قطب الدین کی ماتم پہنچ کیا تھا جسے اوسکی حضایل پسندیدہ دیکھ کر اپنے بیٹی سی نکاح کر دیا اور اسکے بڑی قدر و منزلت کی اطمیش نے سال ۱۲۳۱ عیسوی میں تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چیس برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا۔ اور آرام ابن قطب الدین ایک نے قریب ایک برس کی سلطنت کی۔ اطمیش در بیان ۶۳۳

سوانح رضیہ الدین بنیت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع المحکایات جو کہ نام نظام الملک محمد الواسعہ دیر کی
ہی پیدا ہو سکے رہا۔ میں بحیر کے گئی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباج کا

بعد مقتول ہوئی ایسی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہہ علام ملتان اور قصا
دیار سندھ پر مسمولی ہوا۔ حب جگہ حان نے ملک ایران میں قتل اور عارت
بہت کی اور سو ف بہت آدمی حراسان کی ماصر الدین کے یہاں میں آگے اوہوں کے
اوراع داوارع اور اقسام اقسام کے انعام و اکرام بائی آحرایام دولت ایسی میں
ناصر الدین مذکور کے سلطان شمس الدین ملتیش سی مخالفت یہہ اگر کے لشکر ماخ
اور ملتان کا او سیر چڑھا کر لگیا آحر کو ناصر الدین ہاگ کر قلعہ ہکر میں پہچا حسنا
کہ در شمس الدین ملتیش کا مسمی نظام الملک محمد الواسعہ قصد انحصار کا رکھا ہے
مہاں سی کستی میں سوار ہو کر مارا وہ حان بچا کے کی گرداں موت میں نہیں کر ڈوب گیا
شمس الدین ملتیش نے بہت ملکہ اور مندر مسحر کے اور دریاں ^{۳۳}ستہ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان کن الدین فیروز شاہ ابن ملتیش کا

بعد ملتیش کے اوسکا بیٹا ورتاہ سلطنت دہلی پر تخت تیں ہوا اور سے تخت پر بیٹھ کر
شراب نوشی اور میں اور نا اور عیاستی اور انعام و احسان لوگوں کو سب
دیسی شروع کئے سات جہی کے بعد اوسکو اور اکیں سلطنت نے تخت جسی اوتار دیا
کیونکہ وہ لیاقت سلطنت کی نہ کہتا تھا

بیان سلطان رضیہ الدین بنیت شمس الدین ملتیش

بیان مغالدین بہرام شاہ کا

بعد اوتارنے فیروز شاہ کی تخت سی سلطان رضیہ بیٹی ملتیش کو تخت پر بیٹھایا وہ ایک بی ۵۵
 سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تھی بیچ ایام سلطنت اپنی باپ کے سرانجام امور مملکت سی
 وہ عورت خوب واقف ہو گئی تھی اسنی ابتدا میں نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سی کیا
 اور سنی اپنی حسن تدبیر اور ضرب شمسیر سی خالفون کو اپنا مطیع و منقاد کیا علماء اور فقہار
 کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تھی اور فقرا اور ضغفار کی داد سی اور اہتمام ہاشم وغیرہ
 میں بہت سی رکھتی تھی اپنے ایام سلطنت میں وہ سر پر تاج شاہی رکھتی اور قبا مثل مردوں کے
 پہن کر روز روشن میں تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مراد کو دیکھا کرتے تھے پر وہاں
 کرتی آخر ۶۳۷ ہجری میں ادسنے ملک ایونیہ پر لشکر کشی کی تھی مگر اثناء راہ میں ترک ادسی
 باغی ہو گئی اسلے اسکو قلعہ سرہند میں مقید کیا جب بادشاہ ایونیہ نے یہ حال سنا اس
 قلعہ میں جا کر ملکہ مذکور سی اپنا نکاح کر کے دہلی کی طرف چڑھائی کی دوبارہ ادسنی اپنی خاوند کی
 زیر حکم لشکر تیار کر کے چڑھائی کی ورنہ دفعہ شکست کھائی آخر لڑائی میں وہ مدد اپنی شوہر کے
 گرفتار ہوئی اور ماری گئے ادسنی تین برس سلطنت کی

بیان سلطان مغالدین بھرام شاہ بن ملتیش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنی ملکہ رضیہ کے برضا و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب
 ادسنے اپنی بہن اور ملک ایونیہ کے آئی کے خبر سنی بہت لشکر لیکر اس کے مقابلہ کو نکلا
 بعد وقوع جنگ کی ملک ایونیہ اور ملکہ رضیہ ہوا گئے اثناء راہ میں ایک جماعت کفار
 ہند کی ادکنوٹے ادھونے ورنوں کو پکڑ کر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات
 مغالدین بہرام شاہ کے یہ ہوا کہ مسیحی خواجہ مہذب ادس کے وزیر نے جو اس کے
 طرف سی متوہم اور رساوس شیطانی میں گرفتار تھا احوال ترک کو سمجھا کر بادشاہ سی
 بالفت پیدا کر دیا کہ یہ سمجھا یا کہ بادشاہ کو قتل کر دیا چنانچہ ادھون نے بہرام شاہ کو

بیان علاء الدین مسعود شاہ کا

۵۶ قتل کیا اور سے دور رس بحشیں روز سلطنت کی وہ درماں ۶۳۹ ہجری کی شہید ہوا تھا

بیان سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھویں تاریخ ۶۳۹ ہجری میں تخت سلطنت دہلی پر علاء الدین مسعود شاہ حلوہ لگا ہوا
اور سے تخت پر حلوں داتے ہی پختہ عدالت اور بصفت اور جہاد کھار اور تیریروں
اور مسجدوں سے شروع کیا مگر آخر کو وہ ہی عیاستی اور آرام میں ایسا پڑا کہ کوئی قوت
مدوں قدح شراب کے اور رڈے کی نگہداشت نہ تھا اسلئے لہذا اور اعیان دہلی اسی
دل رستہ ہو کر مخالفت میں اسکی سہی کی چیا کیہ اور امیر دن لے اور سکے بہا ہی ملک ناصر الدین
محمود کو جو بہا ایچ کا حاکم تھا مویا اور لکھا کہ ہم تہا رے خانہ راہ غلام میں آب بہا تشریف
لا کر عدل و انصاف کیجی لاچار ملک ناصر الدین دیاں ۶۴۲ ہجری کے لشکر لیکر دہلی پر
آیا سلطان علاء الدین کو مکر کر قید کیا سلطان رکن الدین محمود شمس الدین اٹیس موت تحت
حکومت پر بیٹھا اور سے ایسی تلوار کشی کی کہ کئی ہزار کا قتل کئے اور بہت ممالک شہ دستان کے
فتح دیر کے تفصیل حالات اس مہر سپہ سردری کی درمیان کتاب طغات مصری کے
جو مہاج سراج عرفانی کی تصنیف ہے اسی اسی ماد شاہ کے نام پر اس کتاب کا نام
رکھا ہے بہت مشرع اور مفصل مذکور ہے جو کہ حقار موصح خواہے اس قول کے
کہ حد ما صفا یسے و اسی جیر منتہا ہی وہ اختیار کر — مطلق خاطر ہے اسلئے مفصل حال
لکھی ہی سے بعد درجوں واضح ہو کہ آسمانی تاک میں کتاب حصہ لکھا ہی مگر بہر روایت
تاریخ و صاف اور تاریخ ساکتی کے مالکل مخالف ہی کیونکہ اس میں لکھا ہی کہ ملک سلطان
رخصہ کو و لایح خان نامی ایک امیر نے حواں ایام میں امیر الامرا سے کا عہدہ رکھتا تھا قتل
کیا اور اس کے بہا ہی ناصر الدین کو اسکا قائم مقام کیا — بعد حیدر روز کے اسکو
بہا یح کیں سی ہلاک کیا اور اسکے استقلال تمام آس و شاہ میں سہیا اور لقب ایسا سلطان

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

۵۷ سلطان نغیاث الدین مقرر کیا۔ بعد ازاں نغیاث الدین مذکور حسب مرگیا اور سوقت
 اوسکا بیٹا قائم مقام ہوا۔ مگر ملک فیروز جو کہ پیشوا قوم خلجیوں کا تھا اوسنی مخالفت کرنی لگا
 اثر اوسکا یہ ہوا کہ کمر مہمت باندھ کر لشکر کشی اوسنی دہلی پر کی یہاں آکر اوسکو قتل کر کے اوسکے
 بہائی ناصر الدین کو قائم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بھی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹھا
 اور اپنی بیٹی علاء الدین کو حکومت عرض اور بدو کی دی علاء الدین نے اوس سرزمین میں
 جاکر تہوڑے ہی عرصہ میں استعداد اور طاقت بڑی پیدا کر کے دہلی کی تسخیر ارادہ کیا۔ فیروز
 برگشتہ روز یہی اوسکے مقابلہ پر آیا چچا کو قتل کر کے شاہ سہجرتی ملک سلطنت دہلی میں کرتارہا
 واللہ اعلم بالصواب آگے کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نہ ہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہیں امیر خسرو شہر کش کے تہی آباں
 و اجداد اوسکی ایام عہد چکیز خان میں ماوراء النہر سی بہاگ کر بندہ دستان میں آگئے تھے
 باپ امیر خسرو کی مینی امیر محمود جو دہری قوم نہراہہ لاجپن کی تہی درمیان عہد سلطان محمود
 تغلق شاہ کے محمود لاجپن میر سوہی چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت
 احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکھتا تھا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک رُئی میں
 جو کفار نہدسی ہوئی تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اوسکی وفات کے امیر خسرو بجای اپنی
 باپ کی امیر سوہی اور نہراہہ نے سلطان محمد تغلق کی مدح میں بہت قصیدے کہی مگر امیر خسرو کو
 عجب یہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا میرا فیہا سبب پیچ اور سببے فایده ہے اور سوقت یہ ارادہ
 کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سے استغفار دینا چاہئے ہر چند کہ دفعہ درخواست استغفار کی
 گزرا نے سلطان محمد تغلق نے منظور نہ کی آخر الامر لاچار ہو کر آپ ہی ملازمت مخلوق سے
 بنیاد پر ہر خدمت فقرا میں مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک الحق قدوة العارفین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

۵۸ نظام الحق والدین قدس سرہ سہی سمت کی رتہ کشف اور درک حقایق اور معرفت میں وہ
رتہ مایا کہ شیخ کو ہی اس ای مرید پر مار پیدا ہوا اور ہر شیخ نظام الدین اویانی اپنی را
سی پہ در مایا کہیں رو در حشر کے امداد اسات کا ہوں کہ محکوسب سور سید اس رک کے
مختس اور حواہ حسرو لے تمام ایسا مال و اسباب شیخ کے قدموں پر ڈال کر قرمان کر دیا یہ وہ
متحر حسرونی تعلیم شیخ کے حق میں کہی ہیں سے حصار حلقہ او متقدم بہ حکیم کو بہ
مادر تعلیم بہ ملک گرد و نقش استیا بہ جو اندر سقہا کنئی کٹا بہ کتاب و اہر
الامرار میں شیخ آوری علیہ الرحمۃ و کہ متقدم شیخ سہی کا بہت ہی لکھتا ہی کہ شیخ معلوم
سہی شیرازی قدس سرہ بہایت یری اور ٹرائی میں ایر حسرو کی دیکھنی کی واسطی سہوتل
میں آئے جو کہ حواہ حسرو شیخ سہی سہی اعتقاد عظیم کہتی ہی اس شہرین یا اعتقاد یاں
کرتے ہیں سے حسرو سہست اندر ساعو سہی رکیت بہ شیراز محھاہ سہی کہ در شیراز و
اور ایک جائے امیر حسرو پہر دانتے ہیں سے معروف — حلد حکم دار شیرازہ شیرازی
بہر حال ارادت ادسی سہست شیخ کی طاہری — دیواں حواہ حسرو کو فصلا مع ہیں کر سکی
کیونکہ انصاف کی مات پہر ہے کہ دریا طرف میں ہیں سہما — تاریخ خلاصہ لا حار کا مصنف
عیات الدین اس ہام الدین علق کھواہ امیر کہتا ہی کہ ہارے مادتاہ لے سہی تمام میں ہار
متحر حواہ حسرو کی جمع کئے تھے کہ ایک مدت کے دو ہار رتہ حسرو کے ایک اور جائے
ایسی یا ہی کہ او میں سہی ایک ہی اد کے دیواں میں بہ تہا غرضیکہ امیر حسرو کے تمام اشعار
مدوں ہیں ہوئے حسرو ایک ایسی رسالہ میں تجتھا لکھتا ہے کہ میری شہر یا یچ لاکہ شہر سہی کم
اور چار لاکہ سہی متیک زیادہ میں — اسرو حسرو کی تصنیف سہی ایک حمہ اٹھارہ ہار
شہر کا ہے — اور حمہ شیخ نظامی میں اٹھائیس ہار شہر ہیں ایک امیر زادہ لی حمہ
خواہ حسرو کو حمہ نظامی بر صیلت دی ہی اور خاقان معور الخ یک مدر ایہ ہست ہیں
مانا اد کو حمہ نظامی کا بہت اعتقاد ہی — حسرو ماد و دھامیل صہری و سہی کی علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

علم موسیقی میں بڑی دست قدرت رکھتی تھی۔ ادب کی تصنیف سی ایک راگ مالا ہی حسین راگ ۵۹
اور موسیقی بہر اہو ہے ایکسٹنٹا نوین کتابیں خسرو کی تصنیف سی بن عمر ہی خسرو نے بڑی پائے
سال اس کی عمر کے معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ درمیان ۱۲۵۰ ہجری میں خسرو نے
وفات پائی اور لکھنؤ میں درویش نظام الدین اولیا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوی کے

دا ضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی بی مریدوں اور اصحاب شیخ لادیا رسی تھا یہ رہنما
دہلی کے خواجہ زادہ بن وہ شرمین ہی تتبع خواجہ میر خسرو کا بہت کرتے بن مگر شیرین
کلام بن شاعر اور لکھنؤ درویشانہ اور بہت مناسب حال فقر اور باعث جذبہ دل کا ہوتا
کہتی بن کہ خواجہ حسن ایک نان بائی کے دکان پر بیٹھ بیٹھتی تھی کہ شیخ نظام الدین اولیا
سہ اپنی اصحاب کی بازار میں کو جاتے تھے خواجہ خسرو بھی ہمراہ شیخ کی تھی خسرو نے جب حسن
مذکور کو دیکھا فوراً عکات موزوں اور قابلیت اوسین مشاہدہ کر کی سوال کیا کہ روٹی کس طرح
پختی ہو حسن نے جواب دیا کہ ایک پلڑے میں ترارڈ کی روٹی چڑھاتا ہوں اور خریدار سی
تھا ہوں کہ دوسرے پلڑے میں سونا چڑھا دی جب سونا بہاری ہو جاتا ہی خریدار کو
تھا ہوں کہ اب چلو میر خسرو نے فرمایا کہ اگر خریدار بفلس ہو تو پہر کس طرح سودا بنی اوسنے
اب دیا کہ درد اور نیا ز اوسے عوض قیمت کے لے لیتا ہوں خسرو اس کلام سی حیران
تجب ہو گئے اور شیخ نظام سی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامن لکیر ہوا
نقاہ شیخ میں اگر دنیا ترک کر کی دوکانداری چھوڑ بیٹھا سچ ہے سہ اور کہ بدایئم
و قابل عشق است ۛ رفری نبایئم و دلش را برابر بائیم ۛ دیوان خواجہ حسن کی بہت
منقذ بن یہ شعر خواجہ حسن کا ہے سہ ساقیامی وہ کہ ابری خواست از خا ورسفید ۛ
دوسرے سبزشد صد برگ را چا در سفید ۛ اکثر شعرا اور فضلا نے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

۶ کسی ہی جگہ کوئی اسکو وظائف میں ہیں سختی تاریخ وفات حوا جس کی معلوم نہیں ہوئے

بیان بعض حکام سبستان کا

داسج ہو کہ بعد القضاے ایام دولت حلف س احمد کے ملک یم روز ریر حکم گماشتوں شال
عزیزیوں کے رہا اور ح اس حامد ان کے سلطنت سلو قیوں بن آئی اس حامد ان میں بیان
رہا۔ سلطان سحر ظاہر س محمد — اور ایک دایت میں اولاد ظاہر س حلف س احمد کے
رہا۔ میں یا سوح فول مض کی درمیاں سلک اچھا اور ملوک عجم کے انتظام رکھتا تھا
عزیزیکہ اس دلایت میں سحر مادشاہ ہوا بعد اس کے ٹیا اسکا الو الفصل قائم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد ایسی باب کے ابو الفضل حاکم ملک میروز کا ہوا حب ہا تہ مضانے اسکا بچونا عیش
کا ہی لپیٹ کی تکرر کہا اس وقت اسکا ٹیا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات ایسی باب ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اس سے عدل و انصاف چھوڑ کر
سب ظلم و تعدی کی جو پٹ مگری اندہیر راج گرد کہلایا اسوا سطر سیستان کی سرداروں نے
اسکا سرتوار سی اور پایا اس کے بہائی ماح الدین کو تخت رہلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہوئی ایسی بہائی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اسی ساہرہ ریں
حکومت کی درمیاں ۶۱۲ھ کی عالم حامد الی گوجیلہ یا

بیان حکومت تاج الدین کا

۶۱

بیان حکومت یحییٰ الدین بن تاج الدین حرب کا

بجائی اپنی باپ کی بد موت ہوئی اوسکے کی حاکم ہوا۔ ابو نصر فرای جبکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب البصیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ میں درمیان لکھنؤ کی چھپ کر مشہور معروف ہو گئی ہی اوسی بادشاہ کی مداحین میں سی تھا چونکہ بہرام شاہ مذکور نے اپنی ایام حکومت میں چند مرتبہ قہستان پر لشکر کشی کر کی بہت ملحدوں اور کافروں کو تیغ کین سی ہلاک کیا تھا اسواسطی انہوں نے بھی ایک دفعہ تیغ پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین بن بہرام شاہ کی

بعد مقتول ہوئی اپنی باپ کی تخت نشین سیتان کا ہوا اوسنے اپنی وقت میں کفارتا سی بہت جہاد کئی چنانچہ اوسی جہاد میں عالم آخر دی کو سدھارا

بیان حکومت رکن الدین بن بہرام شاہ کی

یہ اپنی بہای کی زمانہ میں خروج کر کی چند روز سیتان پرستوں کو گیا مگر پھر مغلوں نے اوسپر ہی آکر ہجوم کیا وہ بھی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن حرب کی

بعد مراجعت لشکر خلیفہ خان کی یہ شخص سیتان میں بادشاہ ہوا ایک اوسکی اوز باہنیں سی شاہ عثمان تھا اوسنی بعد تاج الدین تالیکن کی تیغ خلافت کو غلات سی نکال کر اوسکو قتل کیا

بیان حکومت تاج الدین تالیکن کے

بیان حکومت خوالدین محمد مرعیسی

۴۲ بہ شخص حجارا درں سلطان محمد حوارم شاہ سی تہادت مک اطراف عالم میں ملازمت سلطان حلال الدین میں ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہوئے شہاب الدین محمد شاہ کی عثمان کوئے اختیار کر کے ملک سیستان میں آب حاکم ہو گیا اور درمیاں ^{۶۲۳} شہسختہ ہجرے میں قلعہ سہارا اور ولک کو بھی تخت محکم ایسی اوسسی کر لیا اور درمیاں ^{۶۲۵} شہسختہ ہجری کی معلوں کے سیاہ لی دوسری دفعہ پہر سیستان پر حاکم تاج الدین کا قلعہ ارک پر محاصرہ کیا حد دوسرے ایام محاصرہ کو کچھ گئی اوسوقت رکوں نے اوسیں گئیں کہ تاج الدین مدکور کو بکڑ کر ہلاک کی کہتی ہیں کہ بعد اس واقعہ کے ہی جند لوگوں نے اولاد تاج الدین سی قلعہ سہارا میں فوت ہو مادتاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقہ الحال

بیان مجل احوال ملوک کرت کا

مسی مورج کہتی ہیں کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سحر اس ملک شاہ تک پہنچا چھایکچہ ہوید اس قول کا ایک تشریح اس قاصی توضیح کا ہے کہ ملک خوالدین کی طرح میں کہتا ہے سے قاعدہ دودہ سکھوئی و واسطہ ملک سکندر توئی و اور سوار اسکے اور فصلا و غلام لے ہی اوسکی شاں میں لطم و لکھی ہی اوسسی ہی پہی تا مت ہوتا ہی کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سکھویر ہتی ہوتا ہی — روضہ النقا میں لکھا ہے کہ سلطان خوالدین محمد نے ملوک کرت نو اسہ ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر مرعیسی سی ہے اور دادا اسکا حجارا درں سلطان عیات الدین محمد سام سی ہا

بیان خوالدین محمد مرعیسی کے سلطنت کا

داسیح ہو کہ درمیاں رماہ سلطان عیات الدین کے انواسیح محمد سام اختیار نام کہتا ہے حد اوسسی عیات ملکی اور فوجی پر اقتدار یا بادار سلطنت ہر اب کو اپنی ریر کیا اور آب

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہاں رہنے لگا۔ قلعہ چنار اپنی چوٹی پہاڑی تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور جس ۴۳
بلا وغور ملک رکن الدین کو دیدئے تھے

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام میں کہ چنگیز خان نے ملکوں پر هجوم اور غور مچایا اور ایام میں ملک رکن الدین نے
ولایت ایران میں چنگیز خان کے اطاعت منظور کر کی خدمت و رچی ادا کی جب یہ خبر چنگیز خان
نے پائی ایک نامہ طلب انقیاد اور تابعداری کے باب میں اوسکو بھیج کر سابق دستور حکومت
غور کی اوسکو دیدی کہتی ہیں کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی لشکر میں جاتا ملک شمس الدین
بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضروری یا کرتا چونکہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم
اور ادیب تھا اس واسطی امار چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا رتبہ پایا تھا حاصل کلام کا
یہ ہے کہ ملک رکن الدین نے درمیان ۶۲۳ ہجری کے اپنی جہاں پر ملک شمس الدین کو ہمراہ
کر کے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت کا

واضح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ میں ملک
شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہاں جا کر ایک معرکہ میں انار شجاعت اور مددگاری
کے اوستی ظہور میں آئی بادشاہ نے شجاع اور بہادر اوسکو دیکھ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے
فوراً التفات اوسکی حال پر فرما کر اوسکو حاکم ہرات اور غور و عربستان
اور اسفزار اور قزارہ اور سمیتان کا کردیا ان ملکوں میں وہ حکومت اور بادشاہ
بہت اچھی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران میں آیا یہاں آکر اباقا خان
کی خدمت میں جا کر اوسکی ملازمت میں رہا اباقا خان نے ہی اوسکے حالی پر نظر عتہ فرما

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

۶۸ مدخل اور تقاریر اور علم کی حاکم ہرات کی روانہ کیا۔ دریاں ششہ ہجری کی ستا ہزارہ
 راتیں بارادہ رزم اور حکم کی افاقاں ریڑھی کی دریاں جھوں کے اسیارہ کر ملک حرم
 بہ پہنچ گیا تھا اور اسکے مقابلہ کو شمس الدین ہی بطور اعانت اور کمک دینی کی پاس افاقاں
 کے کل مورد الطاف اور عنایت اور عطا کیا ہوا۔ مگر نہ چند روز کے حب اوسنی اظہار
 راقیوں کے کی طور دیکھی قلعہ چار کی طرف شمس الدین مدکور جلا آیا اور افاقاں سے حب راق
 شکست دی اور وقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کر کی ایک اور شخص حاکم ہرات کا افاقاں
 سے مقرر کیا اور آریہ جانب آدریحان کی راحت دہائی اس اتار میں خواجہ شمس الدین محمد
 میرتسی کی ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکھا اور یہ عطا و شمس مدد رح کیا سے حرم ملک
 ملک شمس الدین محمد کرت۔ توئی کہ بچو ملک سر سر سمہ جانی۔ متفقہ کہ ہجرت برید رول
 مکہ آن رسد ہم السی جانی۔ بحیثیت من کہ دریاں ہر دو کوں بیا بدور۔ عبار مرگت بہت
 کل انسانی۔ برائی دوستی بار یک میں توئی اتقی۔ جیان سر دو کہ جو این شوق مار روحانی
 رام دای را گلیہ آتش حرمت۔ ماب حرم عماری کہ بہت متالی۔ چہ رکھا کہ رسد
 ردل عس وصیف۔ اگر تو بیج من سو قدم روحانی۔ چہ فہما کہ ردی رامہ رخبرد
 عود اللہ اگر حرم رہ مگردانی۔ حب یہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اور اسکے
 جواب میں کلمات مناسب لکھ کر اس رما جی کو اوس خط میں لکھ کر بھجوا دیا وہ یہ ہی سے
 رما جی سے ماد شمس میں جو دہشت سیار شست۔ ماد دست متایدم دگر بار شست
 بر بہر ازاں عمل کہ ماز ہر آیمخت۔ مگر نیراں گس کہ رمار شست۔ چہ دوریاں
 ششہ ہجری کے افاقاں سے پہر دوسری و قویاں دریاں ملک شمس الدین کے پاس
 اس حصوں کا بھی کہ سابق دستور ہرات یرنم حکومت کرتی رہو اور محکومینا دست تصور
 کرد قسم ہی حدائی اب محکوم تہاری کوئی مصرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہیں تم متوق کسی
 حکومت ملک ہرات کی کرد جنانچہ سلطان شمس الدین مدکور قلعہ چار سسی باہر نکلکر دارالسلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

ہر استہین گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی بسبب ہندو عوام اور کارکن دولت ۴۵ کے اباقا خان اذریجان کی طرف گیا جب تبریز میں پہنچا ساتھی اجل کے ہاتھ سہی شراب موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین غوری نے اس کے تاریخ وفات کی لکھی ہی وہ یہ ہے
سے سال ششصد و ششاد و ششاد ششاد قصار مصحف دوران چونکہ نسبت بغال
سبام صفدر ایران محمد کرت برآمد آیتہ دانش کورٹ فی الحال

بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنی باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی
سیر کرتا تھا درمیان ۶۸۰ ہجری کے بسبب سہی اراکین کی اباقا خان نے اس پر نظر
عاطفت فرما کر با تقارہ و جمل و علم جانب دار سلطنت ہرات کی وہاں کا حاکم مبارک پیچہ با
اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دنیا چاہی چنانچہ اسکو اسکی شمس الدین کہیں
اسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہیں نے جب انتظام مملکت اور بندوبست عیادت
فرغت پائی درمیان ۶۸۰ ہجری کے جانب قندھار کی جا کر اس دلایت کو مسخر
کیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہیں بسبب چغل خوری اور بد طبعی بعض
مساندون اور دشمنوں کے ارغون خان سی ڈر قلعہ جبارین چلا گیا پھر باہر اس
قلعہ کے نہ نکلا یہاں تک کہ اوسے ہی میں فوت ہوا وہ درمیان ۷۸۰ ہجری کی فوت
ہوا مولانا حکیم الدین غوری نے اسکی تاریخ وفات میں یہ شعر کہے ہیں
روزِ خورشید از صفردہ و دو + سال ہجرت رسیدہ ہفصد و پنج + شمس دین
کرت خسرو آفاق + شد بفر دوس ازین سرای سنج +

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہیں کا

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۶ میں ایام میں کہ اس کے والد نے قلعہ نشینی اختیار کی سب رک ادب کی فخرالدین محوس اور مقید ہوا مدت رسکی درمیان ۶۹۳ ہجری کے بہاگ کرملہ مال میں مختص ہوا آخر الامر ملک شمس الدین کہیں نے سب اتماں امیر نوروز عاری کی بیٹی کو ایسی طرف سے مامور کیا اور اس ہی ملک فخرالدین امیر نوروز کی مدد سے جا کر رہا اور اس شخص نے اس کو ایسا سایہ عاطفت اور عنایت میں تربیت کر کے لٹاں اور علم حکومت ہر اہل کا مدد کی معاف کے اس کی واسطی حاصل کیا چنانچہ اس سے دارالسلطنت ہرات میں اگر انتظام امور ملک کے کیا اور حکومت کرنی لگا اس طرح اس کی انتہا ہوئی انتہائی سی درمیان ۶۹۹ ہجری کے درمیان عار اہاں اور نوروز عاری حاکم کی مخالفت ہو گئی امیر نوروز کا جو کہ ملک فخرالدین رٹا اعتماد تھا اس نے وہ قلعہ اختیار الدین میں بہاگ کر آ چھا مگر اس سلطان کی مدد سے اس کی حقوق مالک نہ پہچانی اور اس کو قید کر کے تعلقاتہ لوہے کے حوالہ کر دیا اور اس کے پکڑ دیسی کی سب عار اہاں حاکم نے لطف عنایت اور لطاف کے زیادہ ملک فخرالدین کی حالی پر کی اور وہ تکلیف حوالہ اس کو سکھان مذکور میں حاضر ہوئی کی رہی تھی وہ بھی رایل کر دی بنی اس کو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہوئی کی یہی اس کچھ حاجت ہیں تکلیف یہ کیا کر اس سب اور یہی زیادہ محنت اور تکرار ملک فخرالدین کو ہو گیا اس تکرار کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب سلطان محمد ضد اندہ حکمت سلطنت خاصتہ ہر حلوہ آرا ہوا فخرالدین سب عہدہ کی اس کی تہیت اور مبارکبادی کے واسطی حاضر ہوا بلکہ کوئی قاصد بھی پہنچا اس واسطی الحاکم تہ سلطان نے امیر سمی دشمن بہادر کو لشکر فراوان دیکر مارا وہ شیر دار سلطنت ہرات کی مامور کر کے روانہ کیا و استمداد دینی نہ قطع مائل اور مرحلہ صلہ کی ہرات ہزار شہر کا محاصرہ کیا مدد جہ روز کی سب بیچیں پڑنے سے سب اسلام کے اس شرط صلہ ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات و استمداد کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ میں محصور کیا یہی کہتی تھی جا رہے چنانچہ ایسا بھی کہ امیر دشمن شہر کے اندر آیا اور ملک فخرالدین کے

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۷ کے لواحقین میں جو لوگ تہی اونس کی کچھ بدی کنی اوسوقت ملک فخر الدین نے قلعہ خیارالکے
 کاشمی جلال الدین محمد سام کو سپرد کوا عطا و تمام تھا سپرد کیا اور دوسو پچاس سوار
 نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شگنجین چلا گیا۔ دوسری روز امیر دانشمند بہادر نے دارالسلطنت
 ہرات میں جا کر جلال الدین محمد سام کو یہ پیغام پہنچا کہ بے دغدغہ اور بے عذر قلعہ کو
 میرے گماشتوں کے سپرد کر دی اور ملازمت میں آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل میں اس کے
 کلمات سخت لکھ کر بھیج دئے امیر دانشمند نے چاہا کہ میں قلعہ کا جا کر محاصرہ کروں لیکن بسبب
 استغواب بعض عقلا کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص امیر متین کی ملک فخر الدین
 کے پاس بھیجی انہوں نے جا کر یہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام
 مذکور امیر دانشمند کو توڑے آدھوں کو سپرد قلعہ میں جانی دے اور بلکہ شرط ضیافت
 اور مہانداری کی بجالادے تاکہ وہ اپنی بیٹھی مسمی لاغری کو خدمت میں شاہ الحجابیوں کے
 بھیج کر صورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور سی گذارے۔ ب
 ملک فخر الدین نے اولانکار کیا مگر آخر کار ایک رقعہ جلال الدین محمد سام کے نام
 اسمضمون کا لکھا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سپرد کہنی کو آیا جانتا ہی اس کی خدمت
 خوب طرح پر کرنا جب یہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکھ کر خوش ہوا اور کہا
 کہ اب بسر چشم وہ تشریف لائیں اور دانشمند نے بیان یہ تجویز کی کہ جب طرح بنی
 محمد سام کو بکڑ لادیں اس خیال محال کو دہین چکے دیکر ایک فوج خادموں اور غلاموں کے
 ہمراہ لیکر قلعہ میں گیا مگر یہ جانتا تھا کہ قضا سپرد کھری ہوئی ہنس رہی ہے۔ کیونکہ
 محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ میں کھری کر دی تھی اور یہ کہہ یا تھا کہ جب
 دانشمند اور چڑھنی کا ارادہ کرے اس کی اچھی طرح پر گت کر دینا المقصود اس روز
 امیر دانشمند نے اپنی فرزند مسمی لاغری کی اور بیٹے کو اس کے قلعہ اختیار الدین میں ٹھہر
 بے دریغ ہوئے اور کئی تاریخ میں ایک فاضل کتابا ہی سے بسال سفھاوشش در صفر

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۸ سہرہراب : حکم لم نزل کردکاری ماسد : دست برد قضا از گفت محمد سام بہ
 جیتید حام شہادت امیر دستمد : حب یہہ حر مقبول جوئی امیر دستمد کی ملک فخر الدین
 بیچی قاسرا امانا مگر ماطن میں دستدل اور سرور ہوا ملک ایک نواز شہادہ ہی جیتہ محمد سام
 کو لکھا اور شہر اور قلعہ کے محاطت کے ماب میں وصیت کی : حب سلطان محمد صہد
 عرات محمد سام کی اطلاع اور ماری جاسے دشمن کے دشمنی فرمان و حکم دیا کہ سہی لو حاس
 سرور دستمد بہادر کا حراس کی حاس حاوی جب لو حاسی مذکور دار السلطنت بہرہ
 کے نزدیک پہنچا ایک قاصد یا س ملک فخر الدین کی پہنچ کر یہہ پیام دیا کہ اگر میرے پاس
 کے قتل ہوئی میں تو ہی ستریک تھا تو محکو اطلاع کر دلا کہ دستمد گاہ بہرہ کو لکھ کر یہہ
 بھیجے کہ میری ماب کی قاتلوں کو میرے سیر و گردیں ملک مذکور لی دروہ اسلی
 یہہ لکھا کہ تمہارے ماب کو محمد سام نے قتل کر دانا اور محکو خدا کی قسم ہی میں اس امر میں
 ہرگز ستریک نہ تھا مدوں حکم و احازت میری کے ادسے قتل کیا ہی اور ادسکو کوئی یزاکر
 تمہارے حوالہ ہی ہیں کر سکتا کو کہ دہنہار بہادر ادس کے پاس ہر وقت حال دیسی کے
 واسطی مستدر رہتی ہیں یہہ ضرور حاسی اس دشمنی سسر ارادہ لڑائی اور حگ کا دینا کہ
 عرہ تنہاں ۴۸ بھری میں فو امی ہرہ بر ڈیرا کر کی شہر کا محاصرہ کیا اسی اتاریں
 ملک فخر الدین درمیاں قلعہ اسکو کے فوت ہو گیا اور مد محاصرہ شدید کی حب شہر کی آگیا
 سب محاصرہ کی تنگ آگے اور قحط بڑ گیا اور لو حاسی ہے سب بہت قیام اور مدت
 گذر حاسے کے تنگ آگیا تھا اسواسطی حاسیں میں صلح ہو گئی محمد سام لی شہر بہرہ لو حاسے
 کے سیر و گرد کی محبت در سو حوانوں کے قلعہ اختیار الدین میں قیام کیا دوسرے روز
 مد دش آدیوں کی ملازمت لو حاسی میں حاضر ہو کر التفات اور نور تس سہی محقق ہوا
 تیرہ روز تک حاسیں کے آدمی آتے جاتی رہی بعد اس عرصہ کی امیر سیال و لحرہ امیر الامام
 خراساں کا تھا یا بھرار سوار لکر مسود بہرہ میں آیرا اور ملک امینی محمد سام کے ماس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاسن پہنچ کر پہنچا کہ بی خوف اور بی وسواس تم میری پاس چلی آؤ بوجای کو بیچم ۴۹
 ورنہ ملکہ بہانسی نکال دین تاکہ تم پر اپنی ملک میں حکومت بے استقلال کرو محمد سامانی قوت
 نے دلاوران غور کو ہمسرا لیکر اسکی خدمت میں حاضر ہوئی میں بہت جلدی کی اور یہ سمجھا
 کہ یہ نہ فریب ہی چنانچہ اسنی ملک مذکور کو پکڑ کر بوجای کے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان
 اور بجا تیو شاہ کا حکم یہ ہے کہ اپنی باپ کی فاقوں کو مار کر ہرات سی آگے جاؤ بوجای نے
 بوجہ حکم بادشاہ کی تعمیل کر کے امیر سیاول کو دارالسلطنت ہرات میں چور کرادون مقیدین کو
 قتل کر کے آگے کی راہ لے ملک فخر الدین ۷۸۰ ہجری میں مقتول ہوا اور حکومت اس
 شہر کی اسکا بہائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہیں کا

واضح ہو کہ درمیان ۷۸۰ ہجری کی ملک غیاث الدین بہائی ملک فخر الدین کا بسبب منظور
 نظر ہوئی اور بجا تیو سلطان کے حاکم ہرات — اور استوار — اور فراہ — اور غور
 اور گرجستان کا ہوا اور سنہ ۷۸۰ دارالسلطنت ہرات میں اتر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف
 اور عدالت سے دیکھا لیکن امرار ہرات کو اسکا حکم ہونا چونکہ بہت گران گذرا تھا اور اسطیون
 لوگوں نے بادشاہ کی خدمت میں عرضیاں ہیں مضمون کی بھیجیں کہ غیاث الدین آپسی باغی
 اور طاغی ہو گیا ہے چنانچہ اور بجا تیو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کر کے برس
 اپنی لشکر سی حضرت ندی آخر کار درمیان ۷۸۵ ہجری کی رخصت لیکر ہرات میں آیا اور
 شریعت محمدی کی پیلانی اور تعمیر مکانات غیر مثل مسجد اور سرائی وغیرہ کی کوشش کے
 اور درمیان ۷۸۵ ہجری کے قلعہ زمرہ باختر کو فتح کیا اور نہیں ایام قلعہ کو مکہ کو بھی اپنی
 تحت تصرف میں لایا اور درمیان ۷۸۶ ہجری کے دوسو مرد بہادر اپنے ہمراہ لیکر دہلی
 پنج کعبہ اللہ اور زیارت مدنیہ منورہ کی گیا اور درمیان ۷۸۷ ہجری کے اسکے امیر جو بان

بیان حکومت ملک حافظ کا

سلطان اوسید بہادر خان سی درگرداں سوکر ملک غیاث الدین کے پاس ہانگ آتا
 اور سکی بھیجی ہی ایک دریاں مادتاہ کا دریا بیکڑے ایرجواں کی ہرات میں آیا ملک
 درکور سے قواعد عہد دیماں کے طاق لیاں پر رکھ کر حواں کو قتل کیا اور لوح اور سکے
 وصیت کی ایک اونگلی اور سکے حوریا دہ تہی کو کہ وہ چہ اونگلی ایک ماہہ میں رکھتا ہوا
 اور سین کی ایک اونگلی کاٹ کی سلطان اوسید بہادر خان کے یاں مسجد ہی اور درمیاں
 ۷۲۸ھ ہجری کے ملک غیاث الدین سلطان اوسید بہادر خان کی خدمت میں حاضر ہوا
 سب استیلا یا لے مساتہ عداد و امروماں کی حواں ایام میں بہت محو و موعود
 اور جا تہی سوری مادتاہ کے تہی کچھ اتفاقات مادتاہ کے ایسی حال یرہ یا لے کو کہ
 وہ ایسی ماب کی ماری حالی سہی اوسہ بہت ماراں تہی حب و در سلطنت ہرات میں پہر کر آیا
 ۷۲۹ھ ہجری میں فوت ہوا ملک غیاث الدین نے ایسی ایام دولت میں ایک جامع مسجد
 حرات میں حواں اور دیراں بڑی تہی پہر سہی سہی اور سکی تعمیر کی تہی اسلے اوسہ سے
 تبرک میں سلطان غیاث الدین نے محمد بن سام کے پہلو کی ماس ایسی قرکی حای یا لے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا

ملک شمس الدین محاسن ایسی والد کی حاکم ہرات کا ہوا جو کہ وہ اکثر اوقات شراب خواری
 اور محو ماں ماراں سہی رعیت رکھا تہا اسلے اوسہ ایسی عمر و درگاہی سہی رور داری بہ یائی
 اور سکے حلوس کی تاریخ حلد ملکہ تہی مگر اوسوس کہ ملک اور سککا عدو ماہ
 حلا ردا دو مہی سلطنت کر کے ۷۲۹ھ میں فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا

عدو فرہ ہولی شمس الدین کی اور سککا بہا ہی ملک طوس ملک غیاث الدین قائم مقام ہوا

بیان حکومت مغرال دین حسین کا

مقام ہوا مگر اس کے زمانہ میں غوریوں نے اس کی سلطنت پر چونکہ استیلا پایا تھا اس لئے موقوف ۷۱
اپنی رائے کی وہ لوگ حکومت کرتے تھے اور اس کو درمیان ۳۲۲ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت مغرال دین حسین بن ملک نیاٹ الدین کا

بعد ماری جانی اپنی بہائی کی باتفاق امراء غوری کی سرپرستیاں پر بیٹھا اور حسن تدبیر سے
سب چوٹی اور بڑوں کو مطیع و منقاد اپنا کر لیا اور رعایا کی حال پر نظر انصاف و عدل
اور سننے توجہ کر کے ظلم کمیر موقوف کر دیا بد وفات پانی سلطان ابوسعید خدا بندہ کے
اور اس کی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطبہ بھی اس کے نام کا پڑھا گیا اور اس کے
اور اس کی لقب کا جاری ہوا اوایل ۳۲۳ھ میں امیر وجیہ الدین مسعود سربداری باتفاق
شیخ حسن عزیزی کی قصد دار سلطنت ہرات کا کر کے آیا تھا ملک حسین مذکور بھی اس کی
مقابلہ کے واسطی نکلا جانین کا مقابلہ ہرات سے دفرسخ پر ہوا پہلے شکست غوریوں
کو ہوئی اسی اشار میں ایک سربداری فی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی بموجب شیخ
حسن کو قتل کیا سپاہ ملک حسین فی دوسری دفعہ حملہ سخت کیا وجیہ الدین مسعود اس کی
حملہ کی طاقت نہ پا کر بھاگ نکلا اور اس کے بھاگتی ہی کو کرب عظمت اور شوکت ملک حسین
کا ذرہ غر و شرف پر چمکا ایک فاضل اس واقعہ کے بیان میں کہتا ہے
ترخسہ و کرت بردیران نزدی وز تیغ یلے گردن شیران نزدی
از بیم سنان سربداران تا حشر یک ترک دگر خیمہ بایران نزدی
بعد اس فتح کی مغرال دین فی چند بار لشکر کشی کی اس دلایت میں کر کے بہت لوٹ
در تاراج اور غارت کی امراء ارلات اور نزدی اس سبب سے تنگ ہو کر ملک حسین
بہتر اس حال ظلم اور زیادتی کا امیر قرغن کے روبرو پیش کیا پہلے شخص اور ان بایں
بیر الامراء السوس جہانی خان کا تھا — درمیان ۳۲۵ھ ہجری سے امیر قرغن

بیان حکومت ملک مغرال دین حسین کا

۷۲ متشہر ہزار مرد وصف شکن انہی سہراہ لیکر متوجہ دارالسلطنت ہرات کا ہوا۔ اس حساب ملک حسین نے مد مشورت ارباب حکم کی ایک گلاووی ہرج سہی الٹک کوستان تک ایک دیوار کھجوائے اور اوس مقام پر چار نہر سوار اور پندرہ ہزار بیادے لیکر مستعد حرب ہو کر مقیم ہوا میر قرض درہ ماستان کی راہ سہی حگل میں آکر گلا دزگاہ میں پڑا امن کا مقابلہ اوس میدان میں ہوا لڑائی ایسی بہاری ہوئی کہ سب عارموکہ حگل کی آسمان نہ دکھائی دیتا تھا اور میں سب ہنی حوں مقتولوں کی رنگ لعل بہ حتاں ہو گئی احکام کار بہ ہوا کہ حوریوں کی شکست کہائی دریاں اوس دیوار کی آہی اور دوسری دوسری استعد ہو کر مقابلہ پر آئی کہ ترکوں کو شہر میں گہنی دیاسے بدیں گو۔ حل روز یکار بودہ رہیں روحوں دہواتا بودہ۔ بعد ازاں حاسین کے قاصد ایک دوسری طرف آئی گئی طریق کے صلح اس طور پر پھیرے کہ میر قرض ماوراء النہر کو راحت کر حادے دوسری سال ملک نہ کورامیر قرض کے ملازمت میں حاضر ہو گیا اس پر عہد دیماں جاسیں سہی ہو گئی اوسوقت ملک حسین کی سرکات لایقہ امیر قرض کے یاس بھی اور امیر مذکور نے ماوراء النہر کو راحت کی بعد اس واقعہ کی شان دشوکت ملک مذکور کی کم ہو گئی غوریوں نے اس ملک پر استیلا پاکر بہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑا دے کہ بہانی باقرت یٹلا دیا جب راز ملک برکلی کیا فرصت پاکر پہاڑ پر ہاگ گیا اور موصوعہ کی 'امیر قرض' کے یاس دریاں ششہ سات سو تیر میں بھری کے جانب ماوراء النہر کے گیا بعد بھی کے سمول نظر تفت اور رحمت امر نہ کور کا ہوا۔ ہر چند کہ بخش امدار نے ہو کہ ملک حسین کا دیس رکھتی تھے امیر قرض کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنی پر ہر گجہ کیا لیکن اوسسی نہ ماما اوسوقت اوں امدار نے بہ تونیر کی کہ وقت فرصت ملک حسین کو ہم لوگ قتل کریں امیر قرض نے بہ خالداں امدار کا امداد کی مدد متی سب ملک حسین سی ہلکے اطلاع کردی اور کہا کہ حصر نہی تم ہرات کی حاصیلے حاؤ اوسی شک کو ملک حسین

بیان حکومت ملک نغیاث الدین ببر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہو کر ہرات میں داخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ میں جا کر حکومت ۷۳۳
 کرنے لگا اور جاتی ہی اپنی بہائی ہتسرو کو پکڑ کر ایک قلعہ میں حبس کیا قصہ دوسری دفعہ
 پہر ملک حسین نے بند و بست اور انتظام جیسا چاہی ہتسرو واقعی اپنا کر لیا — اور
 درمیان ۸۹۹ ہجری میں امیر سلیمش بیگ بن عبد اللہ — اور امیر محمد خواجہ اینزدی دونو
 متفق ہو کر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑھائی کر آئی ملک مذکور پہی سپاہ جمع کر کے دشمنوں کی
 استقبال کی واسطی باہر آیا ذرہ باحران کی جنگل میں دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا جب
 یمینہ اور سیرہ لشکر مخالفین کا ارستہ ہو چکا اور سوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ
 سرکہ جنگ میں تلوارین ہاتھ میں لیکہ باہر خیال آئی کہ جبکہ ملک حسین کو قتل نہ کر لیں یا
 سسی نہ پھریں جب درمیان قلب سپاہ بادشاہ ہرات کی آہنجی اور سوقت کھب تقدیر
 آسمانی دو تیرا دن دونو امیروں کی ایسی آکر لگی کہ گھوڑے کی زین پر سی زمین میں گر پڑے
 اور کوئی لشکر جابنین کا ہلاک نہ ہوا نہ خاکی بخون کس آغشته شدہ نہ یک مور
 وزیر پاکٹشتہ شدہ ایک شاعر اس واقعہ کی تاریخ میں کہتا ہی سے زہرت
 ہنقد و پنجاہ و نہ بود یہ ربیع الاول از ماہ محبتہ میں کہ شد روز دوشنبہ نیم ماہ
 سلیمش با محمد خواجہ کشتہ میں اور ملک حسین مغر الدین درمیان ۸۹۹ سات سو اکتر
 ہجری کے مرض صعب میں گرفتار ہو کر فوت ہوا ملک نغیاث الدین ببر علی جو اوسکا
 پڑا پیارا بیٹا تھا ولی عہد اوسکا تھا وہ اوسکی جانی قائم مقام ہوا ملک حسین ستیری ماہ
 ذیقعدہ ۸۹۹ ہجری میں فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبد میں اپنی باب کی پہلو میں
 مدفون ہوا اسے تو گفتی کہ از شاہ دلا تیراد میں خود از مادر و ہر ہرگز نہ زاد میں

بیان حکومت ملک نغیاث الدین ببر علی کا

وہ بعد فوت ہوئی اپنی باب ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اوسنی اپنی ایام حکومت میں

بیان اولاد نشت بن نوح عم کا اور نکلتا چنگیز خان کا

۴۷ تین دہائی گزشتی تھیں پوریر جو حکومت حکومت حواہ علی موہر سرداری کی تھی اور ہر دوسرے میل مقصد مرحمت کر آیا تھا جو تہی دہہ وہ شہر سرج کیا اور حکومت و ماں کی امیر اسکندر شہی کو سرور کی دارالسلطنت ہرات کو مرحمت کی اور درمیان ششہ سات سو اٹھتر ہجری کے ایک یامی صاحب واکستیستان امیر تیمور گورکال کا ہرات میں آیا اور کسی ایسی مادناہ کی طرف سے بھان تخت انگیز اور کلمات مودت سیر ملک حیات الدین کو سنا۔

— حیات الدین مذکور نے ہی احلاص اور ایقاد حلا یا اور ایک لڑکی محمدات سرایہ وہ سلطنت سی ایسے بیٹے کے دست جا ہی امیر تیمور لی اور کسی الماس قول کی چانچہ سہاۃ سوخ قلیق اعانی شتریں یک آغا کی دست مادناہرادی کسی کردی اور سیر محمد لے سرقد کو حاکمہ حیدر دوز کی لست اسکے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تھا ہر شست پائے مرحمت کر کی حب آ یا اور سوق حضرت صاحب قران لے سوخ قلیق آغا کو تھل مقام اور حشمت مقام کے ہمسراہ ایک جماعت امداد عظام کے بھیجا مادناہرادی کی روانہ کے ملک غیاث الدین سرعلی نے لست اور کسی زیادہ رقی یا مئی مدد چند روز کے اول امداد اور سرداروں کو حکو امیر میرید لے اور س لڑکی کی ساتھ بھی تھی خوشدل اور سردار کے روانہ کے۔ انشا ر اللہ تعالیٰ اسب حال ملک غیاث الدین سرعلی کا اور اسکے اولاد کا درماں در صاحب واک امیر تیمور کے کردوں کا فقط

فصل

اس فصل میں ذکر اولاد نشت بن نوح عم کا اور

نکلتا چنگیز خان کا اور سلطنت کرنی اور کسی

اولاد کی اطراف و اقطار میں بیان کی جاتی ہے

محران تاریخ اور داسد گاہاں حال سلاطین و امیر یون بیان کرتے ہیں کہ کشتی

بیان اولاد یافت بن نوح ع کا اور نکلتا چنگیز خان کا

کشتی حضرت نوح ع کی پہاڑ جودی پر آکر ٹہری اور زمین پر کر آباد ہوئی اور وقت حضرت ۵۷
 نوح ع کی اپنی بڑے فرزند نوح کو جب کو یافت کہنتی بن اور بموجب روایت صحیح کے وہ یہی
 پیغمبر مسل تھا ملک ترکستان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو بتلادیا بلکہ اسم اعظم ایک
 پتھر پر کھود کر یافت کو دیدیا یافت مذکور اوس پتھر کی برکت سی جب چاہتا مینہ برسوا
 لیتا چنانچہ پتھر آجکے زمانہ تک ترکوین موجود ہی جو باعث مینہ کے برسی کا حالت قحط
 بن ہوتا ہی اوس پتھر کو ترک لوگ سنگ بدہ جدہ تاش کہتے ہیں یہ نام اوس پتھر کا
 مشہور ہے المختصر یافت مذکور مثل صحرائشینوں کی ولایت مشرقیہ میں جاکر رہا اور اچھی
 خضایل و رسوم استعمال میں لاتا رہا یہاں تک کہ اوسکی اجل آئی بقضائے الہی فوت ہوا
 اوسکے گیارہ فرزند تھے اوسکے نام یہ ہیں — ترک — خدر — سقلاب — رش
 — شیخ — چین — کمارشی اسکو کمال بھی کہتی ہیں — بارش — حلاج — غر —
 سدان — بعد وفات یافت کی اوسکا بیٹا ترک بن یافت قائم مقام اور جانشین
 اپنی باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافت اعلان رکھا تھا یہی شخص دیار مشرقیہ کا
 اول بادشاہ ہوا ہی بطرح کہ کیو مرث اول بادشاہ فارس کا دنیا میں ہوا اسی طرح پر
 یہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسین خاندان خانی
 کے اور آئین جہان بینی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
 تھے جنکے یہ نام ہیں — المنہ — نو تک — چکل — پشکار — اطلاق — بعد وفات
 یافت اعلان کے اوسکے بیٹے المنہ نے سلطنت کی جب المنہ بھی فوت ہوا اوسکا جانشین
 اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیو خان تخت سلطنت پر
 بیٹھا اسی اپنی آخر عمر میں المنہ خان کو اپنا لیوہ کر دیا تھا بعد اوسکی وفات کی المنہ خان
 تخت نشین ہوا جب المنہ خان تخت نشین ہوا اوسنے رسین عدل اور انصاف کی زندہ
 کین اوسکی ایام سلطنت میں ترکون کو سبب بہت عیش عشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قراخان کا

۷۶۔ سورد سوگئی اور ابوں کی کھر اور صلاحات کی راہ اختیار کر لی تھی یہی کہ اچھہ جاں کے دوستے
 اور سکی سلیم سسی ایکہ وہ ہی پیدا ہوئے تھے اون لڑکوں میں سسی ایک کا نام تاتار رکھا —
 دوسری کا مول — مددوات اچھہ جاں کی وہ دونوں لڑکے ایسی ایسی ولایت میں حکومت
 کر رہی تگی طلقہ تاتار کے آہٹہ لھر تھی حکلی یہہ نام میں — تاتار جاں — توقا جاں — طوچاں
 — آتسیر جاں — اردو جاں — سایہ د جاں — سورج جاں — ایشل جاں —
 اور مول کی اولاد سسی نو لھر گداری حکا حال مفصل لکھتا ہوں اول مول جاں یہ شخص
 سب مکت یرٹیا اور سسی ہر اسم عدل اور انصاف کی قایم کیں اور چار بیٹی اور سسی ہوئی
 حکلی یہہ نام ہیں — قرا جاں — اور جاں — کر جاں — اور جاں

بیان حکومت حال قراخان کا

مددوات مول جاں کی ادسکا ٹیا قرا جاں مکت سلطنت یرٹیا اور سسی ایسی رہی کے کائے
 مقام وارم میں حکو راق بھی کہتی ہیں اور وہ درمیان دو بہاروں کے واقع ہی جیار کی
 حد کی عنایت سسی ایک ورنہ دلسد قرا جاں جاہ کیسی صورت بہایت جس اور یک سیرت
 پیدا ہوا جس اور سکا ایسا تھا سہ بحسن حسن ہر کہ گردی نگہ بہندی عوار در حتم
 ہر وہ بہ کہتی ہیں کہ یہ لڑکا جب پیدا ہوا اور سسی تین رات اور تین دن تک ایسی والدہ کا
 دودھ نہ پیا اور ہر شب کو اور سکی والدہ خواب میں یہہ دیکھا کرتی کہ یہ لڑکا محسی یہہ کہتا ہی
 کہ اسے مادر ہر ماں اگر تو صا یر ایماں — لادی گی تو میں تیرا دودھ ہر کہہ یوں کا گلدہ عورت
 سب خوف ایسی حادہ قرا جاں کی ایماں — لاسکتے تھی جب مکت مادر ی لے خوش رلی
 کی اور دیکھا کہ وہ اس ترکیب کی چارہ ہیں چھی چھی راہ صا یر ستول ہوئی اور حادہ سسی
 حیفہ ایماں لائی اور وقت اس لڑکی نے اور سکی چایاں مونہ میں لیں — اوں ایام
 میں ایک رسم معلوں میں یہہ تھی کہ شٹک ایک رسکا لڑکا — پو لیا نام اور سکا کہتی حکلی

بیان حکومت قراخان کا

ایک برس اس ٹرکی کی ولادت پر گنڈرچکا اوسوقت اوسکی باپ قراخان نی ایک مجلس عام آراستہ کرکی سب ہشترافون اور ایمان سلطنت کو برسیل مشورہ جمع کرکے یہ چاہا کہ اس ٹرکی کا کیا نام رکھوں کیونکہ اب ایک برس کا ہو چکا ہی — ٹرکے نی فی الحال بزبان فصیح مقال یہ کہا کہ میرا نام اغور ہی خاضرین مجلس یہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے کی سنکر بہت متعجب ہوئی سو اسطی سبنی دوہی نام جو اوس ٹرکے نی آپ بتلایا تھا رکھا اغور خان ہو سکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بانی ہو گیا اوسوقت قراخان نے اپنی بہائی کرخان کے بیٹی سسی اوسکا نکاح کر دیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی کافر تھی نور ایمان سسی اوسکا دل روشن نہ تھا سو اسطی اغور خان نے کہی اوسکی طرف آنکھ یہی اوٹھا کر نہ دیکھا — قراخان نے جب یہ دیکھا اوسنی ایک اور لڑکی نبی اور خان کی بیٹی سسی جو اوسکا دوسرا بہائی تھا اپنی بیٹی سسی منسوب کر دی چونکہ یہ لڑکی بھی کافر تھی اسلئے اوسی ہی متوجہ ہو کر کہی نہ بولا اس امر سسی اوسکا باپ بھی نہایت حیران تھا اسی اثنا میں ایک روز اغور خان شکار کھیل کر مر حبت کری ہوئی آتا تھا راہ میں اپنی چچا اور خان کی گھر گیا اوسکے بیٹی کو دیکھ کر اوس لڑکی سسی یہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدانیت خدا سچا نہ وقالی پر لاوے تو میں تجھی اپنا نکاح کر لون اور جان سسی زیادہ محکوم دست رکھوں اوس لڑکی نی کہا کہ محکوم تھا ری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سسی منظور ہے بعد احیازت اپنی والد کی اغور خان نے اوسکو حرم سرا می من بلوایا اور نکاح ہو گیا ادن دونوں بڑی محبت اور الفت ہو گئی اس محبت کو اور بلیکون نے دیکھ کر رشک کہا کہ اوس ٹرکی سسی پوچھا کہ تجھی زیادہ محبت کرینکا کیا باعث ہی اوسنے بیان کیا کہ میں وحدانیت خدا پر ایمان لائے ہوں سو اسطی میرا خاوند محکوم زیادہ پیار کرتا ہی تم کافر ہو محکوم سو اسطی مونہہ نہیں لگاتا سو اسطی سبب حد کی مدن بلیکون نے بادشاہ کو اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغور خان سسی اور خدا پر سوار تھا ہی ترون کی ایمان

بیان حکومت کورخان کا

۷۸ لایا ہی ترا حاکم یہ ماتہ سنتی ہی بیٹا کی قتل کر لی کی واسطی لشکر لیکر اداسکی سٹکار گاہ یہ حاکم
 وہ سٹکار کہیتا یہ رہتا تھا اداسکی بیوی موصیٰ حیدر ایمان لائی تھی اور بہت اداسکی بیارے
 تھی ایک آدمی کی رمانی بہت حلد اور حاکم کو سر کر بھیجی کہ تہا ہی والد سے تہا ہی مار ڈالو
 کہ قتل کر کی تہا رہے اور پڑائی کی ہی اور حاکم ہی مہاربی مردمان سٹکار یوں کی مابسی
 ہڑ گیا دونوں کا مقابلہ سخت ہوا سے دو لشکر حیاں درہم آیتند یہ کہ ار آپس قتل خود
 ریتند یہ اس لڑائی میں و خان مار گیا تمام اعیان دولہ اور امراء سلطنت کی متفق ہو کر
 اور حاکم کو بختیر ٹھہلا یا

بیان حکومت اغورخان کا

حب اغورخان تحت سلطنت یر تمکل ہوا اسے تہتر رسی عرصہ میں تمام ولایت کرکستان
 سرحد کاراگنک مسخر اور معوج کیا ایک روایت میں یہ ہے کہ در مار جیوں سی عور کر کے
 مع ملک ایران کی ہی اسے ایسی حکومت میں ملائی تھی اس کے چہبے سٹے تھی حکم پر ہم
 — کورخان — اسی خان — ملدرخان — کرک خان — ماق خان — تکرخان
 اگر دوراں رٹکوں نی سٹکار گاہ ہیں ایک کماں دریں اور میں تر پڑی ہوئی یا کر ایسی باب کے
 یاس اٹھا کر لائے اغورخان نے کماں سسی ٹری مٹی کو دیدے اور میون تیر سسی
 جھوٹی مٹی کو دئے اس واسطی حوالہ اس بڑے درہ سسی میدا ہوئے اسکا نام لورخان
 رکھا گیا — اور جھوٹے ٹکے کسی حوالہ لادیدا ہوئے اسکو اد حق کہی لگی محلوں میں
 بور دتی حاکم ان پر ہے کیونکہ کماں کو ادہوں نے تشیہ مادست سسی دی ہے
 حوالہ کی جد کو ملی تھی — اور میر کو متا بہت ایلی سسی دی گئے حاصل کلام ص اغورخان
 مر گیا بڑا ٹھا اسکا کورخان کا یہ ایسی ماب کی تحت نشیں ہوا
 بیان حکومت کورخان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کور خان بعد وفات اپنی والدہ انور خان کے تخت حکومت پر بیٹھا اسنے شتر برس تک ۷۹

حکومت کی بیان حکومت ای خان کا

آئے خان بعد وفات اپنی بہائی کور خان کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابھی وہ فوت نہوا تھا کہ اوسکا بیٹا یدز خان اوسکا جانشین ہو گیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قائم مقام اوسکی عین حالت حیات میں ہوا جب وہ مر گیا اوسوقت اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹھا اور وقت وفات شکر خان کو اپنا ولی عہد کر گذرا تھا منگلی خان نے ایک سو دو برس بادشاہت کی اور حالت ضعیفی میں وہ منصب اپنی بیٹی ایلخان کے سپرد کیا۔ ایلخان کی زمانہ میں تور بن فریدون نے جسی سلطنت دیار ماوراء النہر کی متعلق تھی باتفاق سوخ خان کے جو کہ پچھلا بادشاہ بلوک تاتار کا تھا قصد ایلخان کی استیصال کا دسین مصمم کر کی جڑہ آیا خدا تعالیٰ کی شان سنی پر غلبہ پا کر اکثر مخلوق کو قتل کیا مابکہ سوا سی قبائل ابن ایلخان کے اور اوسکی ماموں کی بیٹی نکوز خان کے اور دوڑکیان جو اونکی بہنیں تھیں کسیکو قوم نعل سسی زندہ نہ چھوڑا یہ چار شخص ہی اس طرح پر بھی تھے کہ اونہوں نے مردوغین اپنی تین چہا کر تمام روز میدان جنگ میں نعل مردون کے بحس حرکت ڈالے رکھا رات کو گھوڑوں پر سوار ہو کر تمام شب یہاں کی صبح کے وقت ایک ایسی پہاڑ کے نیچے پہنچی جہاں بڑا سلسلہ پہاڑوں کا ملا ہوا تھا اور آنے جانے کا راہ آگیا

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

۸ ہر ایک کو معلوم رہا کہ چاروں نعروں سے امتعت تمام ایک ٹیلہ پر چڑھ کر آرام کیا وہاں ایک مرد اور بہت سسر اور مقام خوش یا کراقامت اختیار کی عریکے اوسحای پہاڑ پر رہا اور سنا شروع کیا یہاں تک کہ اون دونوں سی بی پیدا ہوئے اور بہت قنبلی ہوڑی ہوئیں اور انکی اولاد کی پھیل گئی حوالہ دیاں اس ایماں سی پیدا ہوئی اوس صلیہ کا نام قیات رکھا گیا اور جو کور جان سی پیدا ہوئی اوکو در لیکس بھی لگی۔ اور اوس پہاڑ کا نام جہاں پہلے تھی کہ موت رکھا گیا المحقر حکم قوم در لیکس کی بہت پھیل گئی اور گھالیتس اوکی رہی کی اوس پہاڑ میں رہی اوس وقت وہ لوگ اوس پہاڑ سی او ترک معلن کے شہروں میں گئے اور لوگوں سی حواحق اوکے ملک پر صرف ہو گئی تھی لڑائی کے کے ایسا ملک بھر کر فتح کیا اور شاہ سلوں کا بولد دریں مگلی خواجہ سی تھوڑا تھوڑا تک کہ سل قیاں سی ہا مقرر ہو اس بولد در خان کے ایک بیٹا تھا اوسکا نام حوٹہ ہے اوس حوٹہ سی ایک لڑکی جو حصلت یری متال پیدا ہوئی اوسکا نام الانقوہ رکھا گیا ہے۔ و خراخری ارج تا ہی پڑا گئی گوہری سی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہ عیضہ حالوں الانقوہ اسد احوال میں ایسی چچا کی مٹی کی نکاح میں تھی اوسکے حادثہ کا نام روپون بیان تھا بہت شخص دن ایام میں حاکم معلن کا تھا اوسکی تیت سی اور اس عورت کی سیٹ سی دو بی بی پیدا ہوئے ایک مام یلکدی۔ دوسری کا کھدی تھا۔ جب روپون بیان مر گیا الانقوہ محاسے ایسی حادثہ کی سردار ہوئی اور ایسی یوں کی پرورش میں مصروف رہی لگی اسی اتنا میں ایک رورده عورت پہلوی استراحت پر بڑی ہوی سوتی تھی کہ دفعہ عام تاریک اوسکا اس طرح پر روتن ہو گیا اس طرح اچھی روتسی کی جگہ جوتی ہے وہ بہ حال دیکھ کر مجبور ہوئی کہ ماگاہ وہ روتسی اوسکی حلق میں اتر گئی اوس روتسی کے اترتی ہی حمل ہو دار ہوا اس مقام پر خلاصہ الاحار ٹیپہ متور لکھتا ہے سے حکایات مریم اگر لتوی بیہ مال الانقوہ بچا

بیان حکومت بوقا خان کا

ہیچان بکروسی ۴۰ جب لوگوں کو اس ملکہ کی حل کی خبر ہوئی صفت ثابت ہوا کہ اوسنی زنا ۸۱
 کر دیا یہی سببی طغنی اور تشنی اور سخنان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ سبکو یقین کامل ہوا کہ آپ نے
 زنا کر دیا یہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب میں بہت فہمائش کی جب کہ سبکو یقین اور
 پاک ہو گیا ہوا اور سوقت ملکہ نے کہا کہ ابکی شب تم میرے مکان میں رہو چشم خود ملاحظہ
 کرو اگر میں سچی ہوں تو منکودہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجکو سچی کرے گا سبکو یہ بہت پسند آیا
 چنانچہ اشراف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس ہی اور ہونی چشم خود
 دیکھا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اور تر کر ملکہ کی خیمہ میں جاتی ہی اور پیر ایک شعلہ وہاں
 سی نکلے آسمان کو چلا جاتا یہی سببی امتنا صدقا کی تمام بدگوئیوں کی زبان بند ہوئی
 اور سوقت سبکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی — کہتی ہیں کہ ملکہ لانا نقواہ کی
 پیش سی سبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے — ایک لڑکے کا نام بوقون
 ثقی رہا گیا قوم قبضین اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی — دوسری بچی کا نام بوسین
 ساجی رہا گیا قوم ساجیوں کی اوسکی طرف منسوب ہی — تیسری بچی کا نام بوزخرقان
 رہا گیا تمام خان ترکستان کی اس بوزخرقان کی نسل سی میں اور کو نسل ہی کہتی ہیں

بیان حکومت بوزخرقان کا

جب بوزخرقان حد بلوغ کو پہنچا با اتفاق جمیع اعیان اور اشراف ولایت کی تحت بیعت
 اوسنی جلوس کیا اوسکی وقت میں ابو مسلم مروزی تھا — مدت مید تک وہ داد اور
 عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اوسکے دو لڑکے اوسکی نسل میں رہے تھی
 ایک کا نام بوقا خان تھا اسکے آہوین پشت میں چنگیر خان اور قرچار نویدان
 — دوسرا لڑکا بوقیا خان تھا اوسی ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جبکہ نام ماحین تھا
 بیان حکومت بوقا خان کا

سان حکومت فایدہ و خان کا

۸۲ سدونات اسی والد کی توفاحاں تحت سلطنت پر مٹیا اوسی مدت فالت ایسی سیٹ
دو ترس کردی عہد اپنا کردیا تھا

بیان حکومت دو تو متن خان کا

حب کامی ایسی باب کی تحت تاجی بر مٹیا داد و عدل اوسی حب کیا ادا کی ایک یوی
بہت ٹری مقلد دی متور تہی اوسکو سولوں کہتی تہے اس عدت کی بیٹ سی تو یچی پیدا
ہوئے سدونات دو تو متن کی وہ عورت ایسی بچوں کی پر درتس اور سیاست ملک میں
مرد و ف ہوئی اسی اتا میں قوم حلا مردیک مدت سولوں کے حاکر مقیم ہوئے اور
انہی قوت میں کہہ کر کی پیدا کر نی لگی اس قوم کی اعامت سی سولوں مانع آئے قوم حلا کو
یہ مات مانگا ارگرد سے ایک روز وقت فرصت کایا کر اد نہوں لی منزلوں کو قتل کیا اور انہیں
ڑکے ہی اوسکی مار ڈالے ایک بچہ لڑاں یعنی فایدہ و خان حواد سو قوت میں موجود رہا تھا
وہ ایک لڑکی کے خواست میں کی واسطی ایسی چیا سستی میں کی پاس گیا تھا وہ نیچ رہا اور اسے
اد کے آہوں بہائی سواد کے والد سولوں کے دارخان کو کوچ کر کے حب مایں نے
یہ حرکت برستی ایک ایسی قوم حلا پر کے پاس اوسنے بیچ کر حوں کی خواستگاری کی برگ
لوگ حوادس قوم میں تہی اد نہوں نے عذر کیا اور کہا کہ یہ قصہ مدوں ہماری رائی کی وقوع میں
آیا ہے اب سات کیجی اور شتر آدمی حوسولوں کی قتل میں شریک تہی قتل کئے گئے

بیان حکومت فایدہ و خان کا

فایدہ و خان سبب سی مایں کے سردار اعلیٰ اوس کا تھا اوسی تیں سیٹ پیدا ہوئے
ناسر اور حرقہ لکوم — اور حار حین — قوم سموت نسل جبار حیں سی پیدا ہوئے
اور قبیلہ تانجو ت حرقہ لکوم کی اولاد سی ہی — حرقہ لکوم کے ایک مٹیا تھا اوسکو

بیان حکومت نومنه خان کا

اوسکو سسرودقہ تہی تہی سسرودقہ کی ایک بیٹا تھا اوسکو سمیقا کہتی تہی یہ سمیقا ایام جوانی میں
اہل ختا کے پنجہ میں پنپس گیا اوسکو اتان خانی نے ایک دیوار میں چنوا دیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بے ذوات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر میں اپنے بیٹے
نومنے کو دیسجد اپنا بنا کر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنه خان کا

نومنه خان جب سیر سلطنت پر بیٹھا اوسوقت تہور اسامک ترکستان کا بھی اوسنے
فتح کر کے ملکٹ موردشہ اپنی میں ملا لیا اوسکے دو جو روان تہیں ایک کی پیٹسی
سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سی دو لڑکے جو روان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے
یہ دو لڑکی جو تو ام پیدا ہوئی تہی انیں سی ایک کا نام قیل تھا دوسری کا نام فاجولی
— ایک شب کو فاجولی نے خواب میں دیکھا کہ تین ستارہ ایک پیچھی دوسری کی دامن
قیل سی نکلا آسمان پر بلند ہوئے پھر غروب ہو گئے — چوتھی بار ایک ستارہ نہایت
چمکتا ہوا اوسکے دامن کی نیچی سی نکلا اوسنے اس طرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف
واقطار میں اوسکے چمک پھیل گئی پھر اوس ستارہ میں سی کے ستارہ اور نکلی ہر ایک انیں
سی ایک ایک دلایت پر روشن تھا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہان
کی اوس طرح پر روشن تھے یہ خواب دیکھ کر چونک پڑا ایک لمحہ اوسکے بغیر میں رہا
پھر آنکھ جھپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہ دیکھا کہ اوسکی کرمان سی سات
ستارے چمکدار طالع ہوئی ایک پیچھی دوسری کی غروب پائی گئی آٹھین دفعہ ایک
بہت تانبہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہان پر اپنی روشنی ڈالی پھر اس میں

سان حکومت قبل خان کا

۸۴ سی کے ستارہ بیوٹ کر پہلی ہر ایک ستارہ ایک ایک ملک پر راجتس ہوا بعد عروب ہوئے
اوس ٹرے ستارہ کی اون چوٹی ستاروں کی اوس طرح پر روستنی ماتی ہی جیسی اویس
ردتس تھے یہ خواب دیکھ کر فاحلی میدار ہوا اور بایک کی حدت میں آکر حاضر ہوا
حال خواب کا میاں کیا نومہ خاں نے فرمایا کہ ٹیا دوسری ہا ہی کو ہی ایسی ملاؤ حد
قیل خاں حاضر ہوا سو وقت تیر خواب کی میاں کی اور کہا کہ اس خواب کی تیر یہ ہے
کہ قیل خاں کی ست سی تیر بھی مادتا ہوں کی ہر ادسکی اولاد سی انک شخص ایسا ستارہ
ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہو گئی اور بہ ملک وہ فتح کر کی ایسے
میوں کو تقسیم کریگا بعد اوسکے مہی کی سلطنت اوسکی مٹی کر رہی گی مدت تک اوسکی اولاد
سلطنت کر رہی گی — دوسری خواب کی تیر یہ ہے کہ فاحلی کی سل سی سات ہر سلطنت
کریں گے اور ایک شخص آہوں اوسکی نیت کا اکثر ملا دنیا کی فتح کریگا اور بہت ملک ایجا
قتضہ میں لادی گا — اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک میں ایک ایک یہ سلطنت حکومت
کریگا حد قومہ خاں تیر خواب کی کہہ چکا اوس وقت دو نو ہا ہی ایسی مل خاں — اور رولی
خاں لے باہر آکر ایسے عہد کیا اور قول دہر اہسات کی ہوئے کہ قومہ خاں کی مد قیل خاں
مادشاہ ہو کر مکت نشین ہوا اور فاحلی سیہ سالار لشکر کار ہی اور یہی عہد دیا اوسلا بعد سل
ماتی رہی اس واسطی ایک اقرار نامہ دو نو ہا یوں نے لکھ کر ایک دوسری کو دیدیا

بیان حکومت قیل خان کا

قیل خاں سب اوسے عہد اور اقرار نامہ کے مد قومہ خاں کی وفات یا فنی کی تحت حالی پر
حکمہ فرما ہوا اوسکو ترکاں بلجیک کہتی ہیں اسکے چہ مٹی تہی میں کے نام یہ ہیں — اکیں
یرفاق — قومہ خاں — رتاں ہادر — اور تیں کچوں کے نام معلوم نہیں ہوئی —
کہتی ہیں کہ اکیں یرفاق صاحب حال اور خوب صورت تھا ایک روز تیں تھا حگل میں گھومتا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

گہوتا پہتا تھا ایک جماعت تاتاریوں نے اوسکو بکڑا کر اتان خان کی پاس بجا کر اوسکی ۸۵
حوالہ کیا اتان خان فی بسبب عداوت دیرنیہ کی ایک دیوار میں کھڑا کر کے چھوڑ دیا

بیان حکومت قولیہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قولیہ خان مالک تخت تاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کر کے اتان خان پر
اپنی بہائی کے خون کا قصاص اپنی کے واسطی چڑھائی کی انجام اسکا یہ ہوا کہ اتان خان
شکست کھا کر بہاگا اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب ٹوٹا تمام ملک اوسکا غارت تاج کر کے
مراحت کر آیا

بیان حکومت برتان بھادر کا

بعد وفات قولیہ خان کی اوسکا بہائی برتان بہادر تخت نشین ہوا یہ شخص مردانگی اور قوت
اور شجاعت میں بے مثل تھا بعد وفات اپنی چچا تاجو بی کے سرداری لشکر کی اوسنے
اپنی بیٹی ایردجی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردجی برلاس رکھا سب برلاسی قوم کی
نسل سے پیدا ہوئے برتان بہادر کی اولاد بہت تھی مگر بیسوکا بہادر اون سب میں شجاع
اور دلاور تھا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

بیسوکا بہادر جب تخت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردجی برلاس اوسکے بیٹی ۲۹ تھی
سب سے زیادہ دراز اور عقلمند سوخو چین تھا اسواسطی بیسوکا بہادر نے اوسکو بجا
اوسکے باپ کی متین کیا اور مقتضای صواب دید کی سو چین نے لشکر کشی قوم تاتار پر
کر کے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹ کر تاج اور غارت کیا یہ وہاں سے دیلون طریق
کو گیا بیسویں تاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۵ ہجری میں مطابق نیکوزیل کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۶ ۷۷۷ء دریاں موت و حیدہ حاتون برادر بہ چنگیز خان ستاہ والا سراد بہ مراں طفل را
 دست اندروں بہ تقدیری کی کتب افسردہ حوں بہ کرکست دستان مدویل
 ستاد رکھتس غیریرداں دلیل بہ سوعو حجن لے میو کا ہادر کی خدمت میں عرض کی
 سکہ یہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جا کر ملکوں عالم کو فتح کرے گا اور سب اسکے کواوس راہ میں
 دولت تار میو جس کی آج ہو چکی تھی اسواسطی اوس لڑکی کا نام میو جس رکھا گیا
 میرہ رس کا ہوا اوسوقت ماہ سکوریل میں درمیان ۵۶۲ھ ہجری کے میو کا ہادر فوت
 اور اوسے راہ میں سوعو حجن عالم تھا کو سد ہارا چونکہ اسکا ٹا قراچا رتو ماں خورد سال
 تھا اسواسطی سکری لوگ اور تمام حد ملگتار میو کا ہادر کی تموجس سی ہر گئی اور قوم تا کومت
 سی س مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا جسکو تیمور چین بن میو کا بہادر کہتی ہیں

د صبح ہو کر چنگیز خان لے مدد فعات ایسی ماب کی واسطی صد و ستموں اور غلامت امرار
 اور غلاموں کی تحت اور مستقت بہت اٹھائی اور کئی دفعہ ایسی حاں بر کھیل گیا اور جنگلات
 میں واقع ہوا اگر سب تقدیر ابردی کی اوسکی حاں کو صدمہ یہ بھیجا آخر الامر ماتفاق
 قراچار لویاں میں سوعو حجن کے ماہ اولگ حاں حاکم قوم کرت سی حا ہی یہہ تھیں
 اوں ایام میں ٹا حاکم حکام رگستاں کا تھا آٹھ رس تک اوسکی خدمت میں سرکے
 اس عرصہ میں ٹسے ٹسے کار اور مہیں اوسے طاہر ہوئیں اور بہت دشمن اولگ حاں کے
 اوسے تلوار کی دہار میں کو نکالی اسواسطی اولگ خان نے میو جس کو ایامسطور بطرحاٹ
 کیا اور مصلحت اور مہبات ملکی اور مالی ددلو پس اوسکو ایام ترمک کر لیا احکام کار
 یہہ ہوا کہ سب جیل خوری ایسی میٹی سنگوں دل کے قصد اوسکے یگرے کا کیا اور حکم
 دیا کہ تموجس کو یکر قتل کر ڈا لو یہہ حرا یک ایرلی رات کو ایسی حوررسی مایں کی اوسکا

بیان حکومت چنگیز خان کا

اوسجائی دوڑ کی صیرسن موجود تھی ایک کا نام - باتا - دوسرا قشلیق لوہو نے ۸۷
 یہ ذکر اوس عورت سی سنکر فوراً تیموچین کو جا کہا تیموچین نے بعد یعنی مشورت کے
 قراچار نو یان سی راتوں رات خالی خیمہ ایک جائی پر کھڑے کر کی معاہدہ اپنی توابع
 اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچی جا پڑا دوسرے روز ادنگ خان لشکر بیکران لیکر
 چنگیز خان کے لشکر پر پہنچا حکم دیا کہ تیر بار ان کر دو جب یہ جاتا کہ ادن جیون میں کوئی
 ہی نہیں شہ منہ ہو کر تیموچین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
 لڑائی ہوئی شام کی وقت دونوں گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیموچین
 سو کہ کسی بہاگ کر چشمہ باجھونہ پر پہنچا اوسجائے سبب استغواب قراچار نو یان کے
 لوگوں کے نام جواد کے ہمراہ تھی دقرین بھی اور ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
 موافق لیاقت کی مقرر کیا اور ادن و دونوں لڑکوں کو جہون نے ادنگ خان کے
 چڑائی کی خبر تیموچین کو دی تھی عہدہ ترخانی کا دیا ہے چین داد فرمان کہ مانہ نژاد
 ہر انکس کہ از نسل ایشان نژاد ہمہ گنہ شان بخشند انباٹے ماہہ کرین بس شہیند بر جا
 تمام ترخانی رہنیں و دونوں لڑکوں کی اولاد سی من غرضیکہ تیموچین نے چشمہ باجھونہ سی
 سفر کر کی سرحد خا پر پہنچا ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کر کے سپاہ جمع کی چار ہزار
 چہ سو افراد کے ساتھ جان دینی پر ہیا ہو گئی اس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل نادر پر پہنچا
 اور اس مقام سی ادنگ خان کی استیصال کا قصد کر کے کوچ کیا ہے چنانچہ
 کرد بر لشکرش ہمہ کہ ویران شد آباد بوم و برش ہمہ ادنگ خان معاہدہ اپنی بیٹے
 شلگون کے سو کہ جنگ سی جان بچا کر کاشتر کی جانب بہاگ گیا گروہ اوسجائی را
 گیا - اور تیموچین بعد فتح پانے کے بہت غلنوں کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
 ماہ ترکوزیل میں دریاں ۵۹۹ پانوں نانوین کے موضع نمان گہرہ میں سند خانی اور
 تحت جہانیاں پر بیٹھا اور درمیان شہ چہ سو ہجری ماہ جادالا فر کے پندرتوین یارخ کو

بیان حکومت جیگنر خان کا

۸۸ دیاں تانامک حاکم کی کہ حکومت قوم مایاں کے اوسے متعلق ہی اور تیو جیوں کی لڑائی بہت
 ہوئی تانامک حاکم مو اکثر لشکریوں کے اس سرکہ میں مقتول ہوا اور بیٹا اوسکا کو تنگک ہاگ کہ
 ایسی چچا لویروق کے یاس گیا بعد اس فتح مادیار کی تیو جیوں نے اکثر قوم محل کو درستیتر
 ایاتامع اور متا دیکھا اور ماہ رحہ ٹٹہ جدہ سودو پھری میں تیو جیوں نے حکم دیا کہ نام ابرا
 اکا را اور درسا ر محل جمع ہوں ایسی محبت اور جس کو ترکی رماں میں قریبا کی کہتی ہیں حسا کہ
 ایک ستارہ مقام ر یہ کہتا ہی سے قریبا سرود ستاہ جہاں نہ درگاہ حاضر کیا
 مہاں نہ اور سرمایا کہ توق بعید نہ یا یہ کہہ اگر وہ مصوب کرے توق مذکور کی تیو جیوں
 ماکر و فرہایت شاں دشوکت کسی جد جہاں سالی ریٹہا حصار محلے رماں دعا اور تا
 کے کہو لی اوس محل میں ایک عامہ وراہ قوم محل کا حاضر تھا اوسکو تہ کی کہتی تھے
 اوسے آگے ٹرہ کہ تیو جیوں کی کہا کہ حق سمار دتا لے تار لے ملکو فرمایا کہ ردے دیں
 مینی تیو جیوں کو دی اسواسلی اس میں تیرالقب جیگیر حاکم رکتا ہوں اور یہ شکر کی سے ہادم
 نام تو جیگیر حاکم نہ اریں پس تو حودرا تیو جیوں محواں نہ ہمہ کس وہا اہیں حوامد نہ نہ
 نام لو آخریں حوامد نہ ارارو کہ مہی جیگیر حاکم نہ لودشاہ ستاہاں توری رمان
 الفصہ جیگیر حاکم نے بعد وراعت قریبا ی مہی جس کے چڑہا ی لویروق یر کی اوسکو
 ستار گاہ میں اکیلا یا قتل کیا کو تنگک اس اومگ خان نے حب یہ حرہا ی کہ جیگیر حاکم
 لے چھا کو قتل کیا اوسوق وہ اپنی حاکم بجا لے کیواسلی ایک حاکم تکرمت کی یاس
 حکو تو قسا لگی کہتے تھے ہاگ کہ گیا جیگیر حاکم نے ہی اوسے موسم حارے میں اوسجاہ
 تکرمتی کر کے تو مایا لگی کا ہے کام نام کما کو تنگک دمان سی ہی ہاگ کہ
 حاکم دراقای کے یاس جلا گیا اوس حاکم کا نام کور خان تھا سے ورا کور حاکم
 حوامد فرمد خولیس نہ میرود جایتیں بیوند خولیس نہ حب جیگیر حاکم فی تمام
 ولایت مولستان سحر اور تانامع کر لے اور مقام ان مالک سی حراعت یا جیکا اوتہ

بیان متوجہ ہونا چکیز خان کا جانب ایران کی

اوس وقت اوسنی فراختائی پر لشکر کشی کی اور برس کی عرصہ میں وہ تمام ملک بھی اپنی زیر حکومت
۸۹ کر کے اٹار اس حال میں یہ واقعہ گذرا کہ کوشک خان نے کور خان سسی فغاغت ظاہر کر کے
اوس سسی و دو فخر لڑا دل لڑائی میں ہباگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت فراختائی
پر مستولی ہو گیا کوشک چونکہ کافر تھا اسلئے اہل اسلام سسی وہ بہت بد بخیدہ خاطر رہتا تھا
اور مسلمانوں پر طرح طرح کی عذاب روا کرتا تھا مشنوی سے اس سس مسلمانوں کی آزادی حرا
شدہ بہت پرستان بہہ کامیاب ہو رہو شس چانی بجان آمدند و زن و مرد اردو
در فغان آمدند و چکیز خان نے یہ حال سنکر ایک لشکر جرار اسلئے استیصال کی
واسطی پہچانہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر ہباگ گیا چندت جگل جگل پہر کیا آکر لشکر
کے ہاتھ آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چکیز خان کا جانب ممالک ایران کے

وہ ضلع ہو کہ در میان ۶۱۵ ہجری کی چکیز خان نے بلاد توران سسی موشر خادان کے
جانب ایران کی کوچ کر نواحی انزلی پر پہنچ گیا اوکدائی اور چغتای کو واسطی محاصرہ
اوس شہر کے نامور کیا اور چوچی کو جانب جند کے روانہ فرمایا اور اوراق نویان کو جانب
تباکیہ اور خجند کے پہنچا اور آپ بنفس نفیس خود سپہراہ توالی خان کی متوجہ جانب بخارا
کے ہوا در میان ۶۱۶ ہجری کی مطابق ماہ میلان میں باہر اوس شہر کے
جا کر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت اور سلطان محمد خوار مشاہ کی جواس شہر میں
رہتی تھی بارادہ شبنون لشکر چکیز خان پر آئے مغلوں نے اوکو تہ تیغ کر کی مہم حسب
دخوآہ تمام کی دوسری روز تمام علماء بخارا کی چکیز خان کی خدمت میں جا کر حاضر
ہوئے اور سب نبی انقیاد اور فرمانبرداری ظاہر کے چکیز خان در میان شہر کی آیا
سپاہیوں نے شہر خوب لوٹا جو کچھ چکے ہاتھ آیا وہ لیکھا ارباب تمول اور مالداروں

بیال چوچی خان کا

۹ ہے ایسی جاں بچا لے کے عرصہ ہزار روپیہ دے مابا مال محروار رر میند اور
 داز جاں حسد سربید سربید اسی اتنا میں جب جگیر خان لے سنا کہ لشکر آدی
 جو اور مہتاہ کے اس شہر میں آچھی ہیں موراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہی والی قتل
 کئے حادین سے سیک رو رتد سوختہ تنک و نر + نہ بجاں سکا ماند لے حانور
 بعد ازان قلعہ نچارا کا فتح کر کے ڈھا کر ریں کے رار کر دیا اور قلعہ کے رہنوالوں کو قتل
 کر کے در سری جہاں کو بھیجا

سان اوکدائی اور ختائی دونو شہزادوں کا

اوکدائی اور ختائی کو حود اسلی محاصرہ اترار کے حکم دیا تھا بعد یا نچ بیسے کی ادہوں لے
 یہ شہر فتح کیا عار جاں حرکہ حاکم آسکا کا اور باعث اس قتلہ اور عوفا کا تھا قلعہ شہر
 میں شخص ہوا ادوں دونو شہزادوں لے پہلی دناں کی ہستندوں کو قتل کیا یہ قلعہ کا
 کیا تہڑے عرصہ میں وہ قلعہ بھی فتح کیا عار جاں کو بیکہ کر قید کیا قلعہ کی رہنوالوں کو
 تلوار کے دمار کا مزا چکھایا ادوں ایام میں جگیر جاں دریاں سمرقند کے تہار کی مدد میں
 حاکم حاضر ہوئی اور عوفا حکم ایسی مایہ جگیز جاں مدکور کے عار جاں کو ہشی شرت
 موت کا یلا یا

اب حال چوچی خان کا سنو

چوچی خان حب حد کی یاس بیجا امیر قتل حود دناں کا حاکم تھا وہ ہاگ گیا پہلی ہی
 رور وہ شہر فتح ہوا منلوں لے شہر میں گہس کر دناں کی ہستندوں کو طرف جنگل کے
 نکال دیا اور سب مال اور دولت لوگوں کی لوٹ کر شہر کو سارت کر کے اور ڈھا کر دیں کے
 رار کر دیا اس شہر خند میں کوئے گہر رہا کا تا سب سربا بعد اس قتل کی یوچی خان سمرقند کو

بیان سمرقونی سمرقند کا

حال اولاق نویان کا یہہ ہی

۶۱

کہ اولاق نویان فی جب باہر تباکتہ کی ڈیرا کیا حاکم دمان کا ایلکو ملک اور قلیان قلعہ میں
مختص ہوا۔ نظم سے بہ پیکار شہ روزبر خاستند بہ روز چارم امان خواستند
ز شہر قباکت برون آمدند بہ ہم غرق در موج خون آمدند بہ بعد اس لڑائی کے
اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا دمان کا دالی تیور ملک کا وہ اس قلعہ میں جو
در میان آب خجند کی بنا ہوا تھا جا چھا مدت تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ
آگیا اپنی خواص اور متعلقوں کی ایک کشتی میں سوار ہو کر جبکا سرا پر سی پوشیدہ ہوتا
اور باہر اسکے سرکہ اور مٹی لہڑی ہوئی تھی پیٹھ کر مثل ہو اسکے پانی پر روانہ ہوا منلو
فی بھی خبر پا کر کناری کناری دریائے کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تھے اور تیور ملک تیر باران
کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سی اور ترکر زمین پر آیا منلوں نے اسکا تعاقب کیا
اسکا یہہ حال تھا کہ ہر ساعت کہڑا ہو جاتا تھا ایک لڑائی لڑتا تھا پہر ہاگتا تھا آخر الامر
اکثر اسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اسکا سب دشمنوں نے چھین لیا وہ تن تہنا تیر ہاتھ
میں لے ہوئی جنین سی ایک بی پیکار تھا چلاتین مثل بگاشتی اسکی پیچی ددری تیور ملک
نے وہ ایک تیر بے پیکار کا ایک مثل کی آنکھ پر مارا وہ اندھا ہو گیا باقی دوتیرا دن
دونوں کے ماری اور آپ بہاگ کر خالی ہاتھ خوارزمین پہنچا پھر دمان سی جانب
عراق کی چلا گیا تمام حال اسکا روضہ الصفا میں لکھا ہے اسجای سبب خوف تلویل
اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازاں اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند میں پاس
چنگیز خان کے حاضر ہوا

خوارزمی

بیان سمرقونی سمرقند کا اور پہنچا جبہ اور سویدائی کا

ہاں لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

۹۲ پرستیدہ رہی کہ حب چنگیز خان کی جانب سے اسی درخت یا ہی ماسد ملائی ناگہاں کے
 حاکم سمرقند کی گیارہ سو سال کی کہ ایک لاکھ دس ہزار مرد مار ڈور ڈراک اور شہر میں
 تہی کسی کسی کچھ ہوا تین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائے میں ہو گیا مصلحتاً
 طرف صلح کی ہوئے اور دیکھوں نے ماد تہاہ کا حق حاکم لڑا ماسد حاکم قاضی شہر کا
 اور شیخ الاسلام ہر ایک روح اعیان اور اتراف شہر کی شہر کے ماہر لکھ چنگیز خان
 کے خدمت میں درستی طلب اس کی حاضر ہوا چنگیز خان نے اس کو مواد کے تائین کے
 ساتھ دیکر رحمت کیا اور لوگوں نے سمرقند میں حاکم دربارہ عار گاہ کو بولہ یا مصلوں کا
 لشکر اور اس راہ کو شہر میں جاگہاں قاضی اور شیخ الاسلام کو مواد سلی متوں کے شہر کی بار
 لکا لکر شہر کو خوب طرح پر لوٹ کر عمارت کیا دوسری روز قلعہ کو بھی سحر کر کی جس کی کوہاں
 ماماتینے کیا اسی اتنا رہیں حب چنگیز خان نے حال صعب اور عمر سلطان محمد حاربتاہ
 کا ساورا آہ تو ان اور سویدا ہی ہاہر کو متقیں ہزار سواراں لگاتاری کی جانب
 حارم کے روانہ کیا وہ دونوں کا درہا خرم اور اس لشکر کیاست اتر کے حس شہر میں
 پہنچے ہیں داں کی استعداد کو تہیج کرتے ہوئی چلے جاتی تہی اور حس دیار میں بھی ہے
 کرئی اور اسکا بھڑکتے تہی۔ اسکی کہ بعض ولایات حواساں اور اکثر بلاد عراق اور
 اور بجاں اور سرور کو لکھ کو سمحت و تقوت اور برادی کا کر چکی اور وقت راہ درسی
 مردحت کر کے کورت اصلی میں یا سس چنگیز خان کے آئی

ہاں لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جب تفرقہ اور بلی کی

حب چنگیز خان کی تسخیر ولایت اور ارالہر سہی درخت یا ہی جو جی۔ اور جہاں اور
 اور کسی کو مہ روح گران کی جانب حارم کی روانہ کیا اور ایام میں درمیان حارم کے
 ناگہاں کو ایک اعیان حارم ساتھ سہی تھا حکومت کرتا تھا اور بہت لشکر اور اس علاقہ میں

بیان لرّای خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس ملکہ میں خود رہتا تھا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر میں رہتی تھی حاصل کلام کا ۹۳
یہ ہی کہ جب یہ شاہزادی اوس شہر کی نواح میں پہنچی محاصرہ اور محاربہ شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان چوچی اور چتائی کے ہو گیا تھا سات ہفتی محاصرہ
کو گزر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ درمیان
دونوں بیابان کے اختلاف ہو رہا ہے اوس وقت ایک ایلی بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ لشکر کی
لوگ بیٹھ اور منقاد اوکدائی کی ہون اور چوچی اور چتائی کا کوئی کہنا نہ مانی اور قوت
بسبب سچی اوکدائی کی درمیان دونوں بیابان کی صلح اور صفائی ہوئی جب کہتے ہو کہ
خوارزم کی فتح کرنی پر ہوتا ہوئی ہے چوکر دنگرم آتش رزم را بہ فکندہ باز دے
خوارزم را بہ بید فتح شہر کے دہان کے باشندوں کو جنگل میں لجا کر ایک لاکھ آدمی
اہل حرہ اور نہر مند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتیں خوب صورتیں علیحدہ کر کے ٹوکڑوں
صنوسنوں کی حالت اسیری میں قید کیں اور باقی آدمیوں کو لشکریوں کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکر اپنی اپنی حصہ میں لگا کر ان مردوں کو قتل کر دہتی ہیں
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ میں چوبیس چوبیس آدمی آئے تھے یعنی ایک ایک
لشکرانی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکھ ایک ہزار آدمی سی
زیادہ تھے اس پر شمار کرنا چاہی کہ چوبیس لاکھ سی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
اونہیں مقتولونین شیخ نجم الدین بکر ہی مارا گیا — مگر چنگیز خان بعد پہنچی بادشاہ
زادوں کے جانب خوارزم کے آپ جانب خشک کے چلا گیا رہا پھر وہاں کسی
جانب ترنگی گیا اور لشکر کی لوگ آتش جہاں و جنگ کی پھر کاسے میں مشغول ہوئی
سے بدہ روز گردن ترنگ خراب بہ فکندہ باروسی ترنگ باس جہاں اور کسی دین
زند کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو توار کی دھار میں لگا لیا گیا برا اور ضعیف
رفیقہ سب کو قتل کیا کوسے نہ بچا جب شہر کی گلیاں مردوں کی لاشوں سے بھر گئیں اور

سان آنی تولخان کا جانب ایران کی

۹۴ کوئی رعدہ۔ بچا اور سوقت ترمسی بھلکھ لٹ میں آیا ماحودیکہ دواں کی سب ایروں نے
 منظور رسم استقال کیگیر خاں کا استقال کیا اور سب کی عرض کی کہ ہم لوگ تو خاں اس میں
 اور آپ کی اطاعت اور دما سردار کی کسی طرح کا حضور نمکریں گی مگر اس مردم کش اور سفاک
 لے رحم لے کیگا کہا۔ ماما متوطاں قہ الاسلام کو دریا رحوں میں عرق کیا اوں کو بھی
 حقتقل کر چیکا اور سوقت توئی خاں کو حاسب حراساں کی رداہ کیا اور نفس نفسی حود عارم
 قلعہ طالقان کا ہوا اور اس قلعہ کے پاسدہ سر مقابلہ میں آئے ٹرائی ہوئی پھر طوہ میں
 محصور ہوئے سات ہینی تک محاصرہ کئی ہوئی جگیر خاں بڑا راجہ تولی خاں حراساں کی
 مددحت کر کی حاضر ہوا اور لشکر و فرج ہو گیا اور سوقت اور اس قلعہ کو فتح کیا اور اس قلعہ کے
 رہنما اوں کو بھی قتل کیا کسی کو نہ چھوڑا۔ اسی اشارہ میں یہ حراسائی کہ سلطان حلال ایلا
 منک سری موضع مارالی ہوا اور اس سیاہی روحاد کے مقابلہ میں بھی ہتی تھا۔ ہو گیا ہی
 حورایہ حرسستی ہی جگیر خاں نہات حود طرف غزنین کی آیاراہ میں حس شہریر کو گورتا
 نہا ماستد دن کو دواں کی قتل کرتا تھا اور شہر کو ڈھا کر نیت و نابود کرتا جاتا تھا جب
 سلطان حلال الدین کی ہم سہی ہی وراغت یا جیکا اور سوقت ملا لیاں کو لشکر کثیر دیکر جانت
 ہدستان کے رداہ کیا وہ مثل ملائی ناگہاں کے مضافات لاجہ اور ملتاں میں یہ تھا
 یہاں کے لوگوں اور ماستد دن کو میت و نابود کر کے پھر چنگیز خاں کی خدمت میں حاضر ہوا

سان آنی تولخان کا جانب ایران کی

اول ایام میں کہ جب چنگیز خاں لے ہم سہی فراغت بائی تولی خاں موضع اشارہ
 ایام کی آتش نذر اسوار ہراہ لیکر کہ دستان حصہ لشکر قتل کا تھا جانب حراساں کے
 گیا پہلے اور سنی شہر مرویر ہم کے حاسب اس شہر کے جہڑا لکر علم لیا اور اقتدار کا
 منڈکی محراب ملک حوادن امام میں اور اس قلعہ کے حکومت کرتا رہا اور سب دست مرد و عورتوں

بیانِ نی تو لجان کا جانبِ ایران کی

حق تلفوں کی خبریں برکبی تھی اور وہ جانتا تھا کہ اگرین انقیاد اور فرمانبرداری نہ کرونگا میرے ۹۵
 جان پر بھی وہ ہی نبی لگی جو اردون پر گزری اسو اسلی وہ بطور غر اور صطکار کی شہر کے باہر
 نکل آیا اور مغلوں نے شہرین گیس کر چار دیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگوں کے
 گرا کر زمین کی برابر کر دی اور سوای چار سو پیشہ در مردوں اور دختران ماہ پیکر کی سیکو
 زندہ نہ چھوڑا سیکو قتل کیا کہتی ہیں کہ بعد مرحت لشکر نعل کی سید غالدین نساہ ہر اہل
 چند لوگوں کے جنکی اہل ابی نہ آئے تھی زندہ تھا اوسنی شمار مقتولوں کی کی صرف ہنگام
 شہر کی جو مقتول ہوئی وہ کچھ اوپر تیرہ لاکھ آدمی تھی بعد اس واقعہ کی بھی مغلوں کو چین
 نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت نوبت اوس بلیدہ میں جا کر جسکو باقی قتل کراتے چنانچہ
 یا چار آدمی ہاشندگان اوس شہر سی باقی رہی تھے بعد فتح مرو کی تولی خان نے قصد
 نیشاپور کیا ایک ہفتہ کے عرصہ میں اوس شہر کو بھی فتح کر کی کوئی جاندار وہاں زندہ چھوڑا
 بسبب اس انتقام کی جو طغا جارج تہر نیشاپور پر مورا تھا اور وہ وہاں کی ہم میں
 مارا گیا تھا اوسنی کسکو زندہ نہ چھوڑا — اور برج — اور بارہ — اور تمام عمارات
 اوس بلیدہ کی جلا کر خاک سپاہ کر دی — تاریخ خراسان میں لکھا ہی کہ بارہ روز تک
 مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سوای عورتوں اور بچوں کی دس لاکھ اور سات سو تالیس
 مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت ہم نیشاپور کی سوتشکر فزوان گردون شکوہ کی جانب
 ہرات کی گیا اہل ایام میں ملک شمس الدین محمد جرجانی سلطان جلال الدین منک برنی کے
 طرف سے فزان فرمائے اوس ملک کا تھا اور قریب ایک لاکھ سپاہ کی اوس کے زیر حکم تھی
 انھیں تو لی خان نی ہرات پر پنج کرات روز تک لڑائی رکھی ان ایام میں بڑے بڑے
 رٹیاں ہوئیں آٹھویں روز ملک شمس الدین کے ایک تیرا ایسا کر لگا کہ روح اوسکی قفس
 جسم سی پر داز کر گئی اس سبب سے اوس آدمی ہرات کی مایل بصلح ہوئی اس اشار میں
 تولی خان نے سو دو سو سوار کے نزدیک دروازہ فیروز آباد کی جا کر لوگوں کو کہا کہ تم

بان آنی نوٹخان کا حاسبہ ابران کی

۹۶ میری اطاعت منظور کرادے قسم کہاں کہ ہرات کی ہستندہ میری تاملداری کریں گے اور اس
 مساہدہوں گے تو میں ادکی جان و مال بخشی کروں گا اور کسی سی کچھ مرص نہ کروں گا اور جو
 کچھ مال آمدی ہر سال سلطان حلال الدین کا ہوگا نصف سسی ریادہ یہ لوگنا ماستد کال
 شہر نے حب یہ باتیں کوستس خود سیں اور سوقت در وادہ کہو لیدیا سب سرداروں کی
 اول امیر عبدالدین خود میری حوالہوں کا سوتہاں متیں قیمت واسطی مدرتولی جان کے
 لیکر گیا بعد اسکی اکار اور اشتراک شہر کی ادسکی حد متیں میں اگر حاضر ہوئی سب میر نظر حمت
 سردائی مگر مارتہ لھرتائیں سلطان حلال الدین کو تولی جان نے قتل کیا اور کسی آدمی کے
 ساتھ تو ص ہیں کیا اور ملک ابوکر کو عہدہ کو تولی کا دیا بعد ازاں حاسبہ خاں کے
 نکر خلیجہ جان میں حاضر ہوا مگر چونکہ قلم تقدیر کا اوس ملا سب کی رمادی بر حادی مر حکما تھا
 اسلئے بعد گذرنے چند روز کی یہ صرینہی کہ سلطان حلال الدین سے نواحی عربین میں بھی
 امراء جنگر خاں کو شکست دی اور مردمان ہرات کی ملک ابوکر اور بیکامی کو مدد کی اور
 اور لڑا حقین کی قتل کر ڈالا ہی اور ملک مبار الدین کو ایسا والی سالیان ہی حب خیر خاں
 سستی تری خاں یرغنا ب صادر ہوا کہ متسی اچھا نہ دست نہوسکا اگر تم دیا کی ناکیں کہ
 یک قلم قتل کر ڈالتی تو یہ عتہ اوٹہا بعد ازاں حکیر خاں سے اچس کدہا امریاں کو ہستی نہا
 سوار حرار دیکر ہرات پر بھیاد سنے چہ یہی تک اوس شہر کا محاصرہ کر کی فتح کیا اور
 سات روز تک بعد فتح ہوئی شہر سوا کی قتل عام اور حلائی اور گہڑ ہوانی اور کبہ والی
 کی اور کام مکر تا تھا سب رور میں سکورہ تیج کر کی رماد کر کی عست مایو دہاں کی لڑکے
 کر دیا یہ واقع در ماں ۶۱۹^{۱۹} شہر سوا میں بھری کی ہوا سو لاکھ آدمی قتل کے اور ص
 دہاں سسی اوسسی مرحت کی تو کوئی آدمی شہر ہی رہدہ نہ تھا مگر علی غایت اس کی یہ حکم دی
 کہ جنگلوں میں ہی حاکر تالاستس کر کوئی جیلنا پرتا اس لواج میں ہی اگر باؤ وار کو بھی قتل
 کر در دایت ہی کہ سوا کو لانا مشرف الدین حلیب حوالی اور چند رہ لھر کی ہرات میں کوئی

بیان مرحمت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تھا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی سہیلی والی ۹۷
اونسی آکر ملی جب وہ سب ملکہ رات میں رہنے لگی

بیان مرحمت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس مودی کشذہ عالم کا

جب چنگیز خان فی سلطان محمد خوارزم کی طرف سی فراغت پائی بعد لینی مشورۃ مکی عازم
نورت اصلی کا ہوا ماہ ذالحجہ ۶۲۱ھ ہجری میں اپنی تحکماہ میں نزول فرمایا اسی اثناء
میں پہنچے جس نے کہ حاکم شہید اقوئی جو قاشین پر حکومت کرتا تھا گردن اطاعت کی پہر کر
فخا لغت اختیار کی ہے اسلی بہت لشکر لیکر اوس جانب روانہ ہوا اور شہید اقو بھی پانچ
لاکھ آدمی لیکر مقابلہ پر آیا یہ بران ہر دو لشکر زمین تنگ ہو رہے کہ پہنار شان بست
فرسنگ بود یہ میدان مقابلہ اور جنگ عظیم کے شہید اقو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد انہرم
شہید اقو کے چنگیز خان فی قصد جوزجہ اور سکاش کا کیا دہان کے بادشاہ فی تضرع اور
زارمی کی راہ لایق بادشاہوں کے پیشکس بھی اسی اثناء میں شہید اقو فی جو در میان ارباقا
کے متحسین ہو گیا تھا ایلمی پیچکر عہدہ پیمان چنگیز خان سی چاہی تاکہ بعد امین ہونے کے حاضر
خدمت میں ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہائی اور کہا کہ کہی اوسکو کسیر
کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل قریب آئی اور حالت نزع کی ہو گئی اوسوقت
تمام اپنی اولاد کو مینی چٹائی سے اور اوکدائی اور تولی خان سے اور اولاد جو جی خان کو
حاضر کیا کسوا سطلی کہ جو جی خان اودن ایام میں دشت قچاق میں فوت ہو گیا تھا اور قراچا
نویان کو بھی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے اوکدائی کو سلطنت خانیست پر ممتاز کیا
اور بلاد اور ارالہر اور سوائی اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہد نامہ قیل خان
اور قاجولی خان کہ وہ تمنا تو منہ خان کا تھا اپنی اولاد کو دیا اس عہد نامہ کا ذکر اوپر درمیان

سان اولاد چنگیز خان کا

۹۸ رکتومہ خان کی ہو چکا ہی تھہ اراں اسی اولاد کی طرف موہہ کر اور متہ سو کی یہ سحر ہی
سے جو مدت نمادہ جیاب مراۓ بہاں دانت ماید ماب مراۓ جوار شہر شیدا
تو آئیہ رول مہ مرادر امام دم سریرید حوں یہ کہہ کر آ کہیں مد کریں سے گفت این
ددیدہ ہم رہاد مہ تو گفتی کہ چنگیز خان خود مراد مہ یہ واقعہ دریاں جو تہی تاریخ ماہ
مناں رشتہ سات سو جو میں جہی میں گدرا۔ چنگیز خان نے بہتر رکی عمر یا ی
یچیس ریں سلطنت کی او سکے چار بیٹی شہور ہیں۔ حوی۔ جہنای۔ اوکدائے
۔ تری۔ ان چاروں کا ذکر عقرب۔ آگے کر دن گا اتار اللہ تقاے بعد دعات
چنگیز خان نے تمام امرا اور رویوں نے لوح ادسکی وصیت کی یہ حرافات ہوئے
دی۔ حب تہا شیدا اقوام ہر نکلا او سکے قتل کر کے او سوقت سسی مرحت کی جسم چکر چا
اوس درخت کی جی کہ ایک رور تکار کہیلتا ہوا داں حاطیہا اور یہ اوسے کہا ہوا
کہ یہ درخت اور مقام سری مقبرہ کی لایق سے او سکے جی دہ کیا بعد جید رور کی اوس
مترہ رعدا درخت مدوں سے کی آگ آئی اور ایسی ہی ہو گئی کہ ہر ایک شخص دان کہ
گدر۔ سکنا تھا۔ چنگیز خان بہ حصہ رکھا تہا مراح کا مد حوا در قابل اور تھا کہ حور
آدمی نہا اوسے لکھا آدمی قتل کئے ہیں

اسامی اون بادشاہوں کی جہونی الخ تورتین
مسند خانی اور سریر جہا بنانی بر قدم رکھا ہی

داسج سوکدہ ادتہا جوالع تورت چنگیز خان میں تہی حکو کلور ان ارتر ازم کہتے ہیں
اور سام اردو جال ہی شہور ہیں او میں آدمی تہے اد میں سی

اول اوکد اقاآن ابن چنگیز خان ہے

بیان اولاد چنگیز خان کا

یہ بعد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دو برس پہلی درمیان ۶۲۴ء ہجری میں باتفاق جمیع ۹۹
 بہائیوں اور روساء کے تحت نشین ہوا تحت پرستی ہی ابوالطلب اور انصاف خلق کی
 کہولی اور ظلم کی قلم موقوف کیا وہ صفت جو اور سخاوتی موصوفت تھا اور تمام خلق کو خصوصاً
 مسلمانوں کی ساتھ بہت نیکی کرتا رہتا تھا اوکدای قاآن فی اپنی اوایل ایام سلطنت میں
 جرماعون نویان کو تین تومان شکر کی دیکر واسطی دفع سلطان جلال الدین منبک برلی
 کی بیجا ادسکی رسیدہ سی وہ مہم فتح ہوئی نویان مذکور سب بہائیوں میں بڑا شجاع اور
 بہادر اور دل چلا آدمی تھا منصب لشکر کشی اور ضبط و انتظام تو راست اور خزانہ کا ادسکی
 باپ کی زمانہ میں مشفق ادسکی رہتا تھا — اور تو لجان آٹھ بیٹی تھے خلی بہ نام میں
 شگو قاآن — قویلائی قاآن — وارنق لوکا باقیوں کا نام معلوم نہیں درمیان ۶۳۳ء
 چہ ستینیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان کے
 دی اور جب یہ خبر پائی کہ ہرات ہنوز دیران پڑی ہوئی ہی امیر مغل الدین بہر دے
 جامہ باریق کو حکو تو لجان فی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو پہنچا تھا جانب ہرات کی
 واسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قرین نامی کو داروغہ بنا کر مغل الدین کی ساتھ کیا
 مغل الدین نے ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان ۶۳۶ء چہ سو چھتیس ہجری کے
 اپنی وطن بالوف میں پہنچ کر امر زراعت اور عمارت میں بہت سعی اور کوشش کے درمیان
 ۶۳۹ء چہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سی رحلت کر گیا ادسکی سلطنت
 کی مدت چودہ برس کی تھی

دوسرا کوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ ادسکی بورا کیہ خاتون تھی جس نے بعد وفات اوکدای قاآن میں اپنی خاوند کے
 رجائی بسبب موجود نہونے بیٹی کے انتظام مملکت اور نہ دہست سپاہ کا قرار دیا گیا

بان اولاد جنگیز خان کا

۱ حب کوک حان ایسی باب کی اردو میں بیجا دتائی عظیم سی جس ٹرا کر کے موجب رہا
امداد اور نواں کی ماہ ریح الاحمر ۴۳۳ھ چہ سو ستائیس ہجری میں مطابق ماہ اپریل
کی مسد حالی اور سرور جہاں مانی پر بیٹھا اور اسی ہی سال ایسی باب کی انعام و اکرام کو گول
کو دئے مگر مونس کہ ایک ہی سال مادتاہت اور کو نصیب ہوئی ہی کیونکہ دریاں
۴۴۵ھ چہ سو بیست و چہری کے حدود سر قند میں فوت ہوا

تیسرا منگو قاآن ابن تو لیجان ہے

یہ شخص مدد فات کوک حان کی تین برس پہلے دریاں ماہ ریح الادل ۴۴۸ھ چہ سو
اٹھائیس ہجری کی مطابق یکوریل کی سب سنی اور امہام ماتویں حوچیاں گشت
جہاں مانی پر بیٹھا مدد سات برس کی دریاں ۴۵۵ھ چہ سو پچیس ہجری کی وہ ہی فوت ہوا

چوتھا قویلا خان بن تو لیجان ہے

یہ وقت وفات منگو قاآن کے ولایت خط میں تھا جب اس نے منگو قاآن کی مرنے کی
سر سنی حکم دیں اور تحت سلطنت اور مسد حالی کے بیٹھا چوٹا بہائی اور سکا ارتق تو کا
حو دریاں الیخ قورت کی تھا اور اسی اسکے رطاعت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سی معامل
ہو کر راجد فوت دریاں او کی لڑائی ہوئی آخر الامراتق تو کا کو طوق و رنج باندہ کر
شک لے حاضر کیا قویلا قاآن لے مدلی مستورت کی اور سانی بہائی ارتق تو کا کو
ایسی چار دیواری میں قید کیا جسکی دیواریں حار بیلاں سی نائی گئی تھیں اور یہ وہ سامہ پکا
اور کے جو کر دنگا دیا کہ ہاگ۔ حادی رتق تو کا ایک سال تک اور دتت نامہ میں
زبدہ رہا بعد ازاں رم لیتر بحدیر سوما۔ اور قویلا قاآن ستیس برس مادتاہت کرتی
۴۹۳ھ چہ سو راون ہجری میں فوت ہوا

بیان اولاد چگیر خان کا

۱۰۹

پانچوان تیمور قآن بن حکیم بن قوتلای قآن ہی

اسکو ایام بادشاہی میں ادبجا تو کہا کرتی تھی تیمور قآن فی بارہ برس سلطنت کی وصف
نصفت اور عدالت سی متصف تھا —

قوشلای بن خیلک بن تربہ بن حکیم بن قوتلای قآن ہے
بوقیای بن قوشیلای

تائیری بن تولک جسکو زمان حکومت میں بلیک تو خان کہتی تھے
انوشیردان بن دارہی جو اخلاق حمیدہ رکھتا تھا اور اسکی سبب قآن
قتور ہوا تھا

توقیمور بن تیمور قآن تھا
بیسور دار

انیکہ ابن بیور دار
ایلیک قآن

کتیمور

ارکتیمور

ایلمچی تیمور قآن جو ملازمت میں صاحب قرآن امیر تیمور گورکان کی
حاضر ہوا تھا اور بعد وفات پانی تیمور کی باغ تورست میں جا کر سند خاں
سپیشا

دالتای خان جو کہ نسل ارتق بوکاسی تھا

اور دای بن اردادی بن ملک تیمور

ادای بن ارکتور یہ دونوں شخص ہی نسل ارتق بوکاسی میں ہیں انیس سالہ تھے

بیان اولاد چگیر خان کا

۱ بیان جو حیاں اور اسکی اولاد کا جہونی شہنشاہ قباغ میں حکومت کی

روصہ الصغیریں لکھا ہی کہ ایک دفعہ قوم ترکیت کی دست یار کرد چگیر خان پر چڑھائی کر کے لٹک کو ٹٹا ملک چگیر خان ایک حور کو بھی یکڑ کر لی گئی ہے وہ عورت بیٹھی ہی اور سکو بچا کر ادھک حیاں چگیر خان کے حوالہ کی حیاں مدکورے تھوری عرصہ اور عورت کو قید رکھا آخر الامداد کے حامد بیسی چگیر خان کی پاس اور سکو بچا دیا حب چگیر خان کی گہر میں آئے ہاں آکر اوسے ایک بیٹا چھ چگیر خان کی اوسکا نام حو حیاں رکھا کیونکہ حو حیاں رکی میں مہاں کو کہتی ہیں تو اوسے اوس لڑکی کو گویا پہاں سہی تشبیہ دیکر یہ نام رکھا تھا اس سہی جتائی۔ اور اود کہائی حور مدی چگیر خان کے ہی حو حیاں کے نسب میں اختلاف کیا کرتے ہی اور اوسکو کہا کرتے ہی کہ تو پہاں مایہ کی ریت سہی ہیں کیونکہ تری ماں گڑھی گئی ہی حد اعلیٰ کس حیاں کا تحم ہی اسلئے سہ پہانیوں میں صفائی رتبی ہی اور سہ لڑکوں سہی رٹا گیا ہی حو حیاں پہاں صفحہ حور رم کے وہ موصوفہ صیغہ اسی والد چگیر خان کے دست قباغ میں حاسماہ دلا سہ اوسکے رر حکم ہی اور قتل و موات چگیر خان کی حو حیاں چہہ بیسی بیستہ مرچکا پہاں اور سکی اولاد اور اخلاص سہی اٹھتیں نفرت قباغ کی مادشاہ تہے اور تحت لیتیں گدہ رے ہیں حکی فصل یہ ہے

۱ ماتو خان اس حو حیاں حور و موات ایسی پیر سرگوار کے موصوفہ حکم چگیر خان کی تحت شاہی پر بیٹھا یہ مادہ بلاد آلاں اور آس اور دس اور ملار و غیرہ ایسی سخت و قریب میں لایا اور مقلد کسی دیں وہ سہ کا مدہ نہ تھا سو ہی یردان رسی کی کچہہ ماسا تھا سجادت اور سکی لی تھا تہی درمیاں ۴۵۴۷ جہ سو چون بھری کی وہ نفرت ہوا

بیان اولاد چگیر خان کا

برکہ خان بن جوہی یہ مرد مسلمان تھا

۱۰۳

سوکائی تیمور بن طوعان بن باتویہ اپنی زمانہ بادشاہی میں لقب بگلک

تود منکا بن طوعان

یوقیا خان بن کلک

اوزبک خان بن غزل بن کلک — اوس ازبک اوسکی طرف
منسوب ہیں

جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تھا اوسنی جب یہ
خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاشش بن جوہان ولایت ایران میں ظلم کر رہا
راہ در بندسی بہت جلد جا کر اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا سب لی آیا
ایک شاعر اسباب میں یہ کہتا ہی ہے دانی کہ چہ کرد اشرف خرچ
او مظلمہ برو جان بیگ زرمہ بعد مقتول ہوئی اشرف کی اپنی بیٹی بیرونی
کو تبریز میں چور کر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا بعد تہوری موصہ کے
ہلاک ہوا

بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرنی کی خبر سنی تبریز
سے جا کر دشت قچاق کا بادشاہ ہوا

کلیدی بیگ

نوروز جو سلاک اولاد جانی بیگ سے شمار کیا گیا ہی
جو کش خان اسکو سب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا خزانہ شمار کرتے تھے
خضر خان

مرد دابن خضر خان

بازارجی

بیان اولاد خلیفہ خان کا

توقایں ساسی	۱۵۱۴
تعلق سمور حاکم مراد درادہ توقای کا تھا اور ایسی ایام دولت میں	۱۶
درد و جداسی عزم تہجد اور راہ لہر کا کما	
مراد و احاد مراد تعلق سمور حاکم کا	۱۷
تعلق حواجہ بہائی توقاے کا	۱۸
اردوس حاکم	۱۹
توقای حاکم اردوس حاکم	۲۰
تیمور ملک	۲۱
تو قمتش حاکم حلس آباد صاحب دران میر تیمور گورکان کی منصب	۲۲
اور او حداد ایسی برسر وار ہوا اور لامر ماسی ہو کر میر تیمور سی لڑا	
تیمور تعلق بن تیمور بیک وہ ہی صاحب دران کی غارت میں آیا تھا	۲۳
ستادی بیک	۲۴
ولاد بن ستادی بیک	۲۵
میور بن تیمور تعلق	۲۶
حلال الدین بن تو قمتش حاکم	۲۷
کریم رومی بن تو قمتش خان	۲۸
کک حاکم	۲۹
حکرہ	۳۰
حاکم بردی بن تو قمتش خان	۳۱
سید احمد	۳۲
در و قمتش بن ایسی	۳۳

بیان ہلاکو خان بن تولخان کا

۱۰۵

محمد خان

۳۴

شا

دولت بردی بن تاش تئور

۳۵

براق بن قزجی

۳۶

غیاث الدین شادی بیگ

۳۷

محمد بن تئور خان

۳۸

بیان ہلاکو خان بن تولخان بن چنگیز خان کا

اور حال اوسکی سلطنت کریمکا ایران میں

مورخین بیان کرتی ہیں کہ جب منگو قاآن فی موضع قراقرم میں تاج بادشاہی کا سر پہا
اور سوقت تابجو نویا بن کو منہ سپاہ بیکران واسطی ضبط ولایت ایران کی مامور کیا مقصد کو
پہنچ کر اور باوجود اقامت عرصہ دراز کی کچھ بند و بست نہ کر سکا ایک عرضی شکایت مستقیم بادشاہ
عباسی کی اور چند محدین اسماعیلہ کی شکایت لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں بھیجی اسلئے منگو قاآن
نے اپنی بہائی ہولاکو خان کو پانچران حصہ شکر چنگیز خانی کا دیکر واسطی ضبط اور محافظت
حکمت ایران کی روانہ کیا ہلاکو تباریخ دویم ربیع الاول ۶۵۱ھ چہ سو اکادین ہجر سے کو
قاآن سی رخصت ہو کر اپنی اردو میں آیا اور اسی سال کی ماہ شعبان میں جانب مقصد کی کوچ
کیا ۶۵۳ھ ہجری میں ایران میں پہنچا اور ماہ ذالحجہ سنہ مذکور میں دریابرجون سی و ترکر و نقیدہ
۶۵۴ھ ہجری میں اسماعیلون کو قتل کیا انہیں ایام میں خواجہ نصیر الدین طوسی سبب اوس
سبب کی جو تواریخ میں لکھا ہے قلعہ سمیون میں رہتا تھا ملازمت ایلخان میں جا کر منظر
غایت اور ماطقت لکھا ہوا اور ہلاکو نے بھی ۶۵۶ھ ہجری میں ہم نمد اوس سی فراغت پاکر ماہ رمضان
۶۵۷ھ ہجری میں جانب دیار شام کی گیا اثنار راہ میں اپنے بیٹی شیمت کو واسطی محاصرہ
سیافارین کی متین کیا اور آپ نہ ات خود جانب نصیرین کی چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہ زادہ شیخمون کا

۱۶ اور لوٹ و عدت کر کے ملک کی جانب گیا وہاں جا کر وہی اوسسی کوئی مستہزات بھڑا اوس
 یہہ ہر خستہ تر تحریب اور عارت ملا دلی والی دمتق کو بھیجی وہاں کی سب ماستہ دل لی اٹلی
 بیچ کر اظہار اطاعت اور ایقید کیا ہلاکو خان لی بطور امتحان کی کہو قات آں کو اوس دلایت میں
 روانہ کیا اگا را اور استرا ف اوس مدہ کی رسم استقال سیں آئی اور اوسکو مقرر اور مقرر
 کر کے ستہر میں لگی اسی اتار میں ہلاکو خان کو یہہ خیرینچی کہ منگو قات آں موت ہوا یہہ ہرستی
 سے بریتاں و مضطرب ہو کر انتظام مملکت تمام کا کینوقار و بویاں کو سیر دکر کی آیت مرحمت
 کر آیا اور کینوقاد و اں حکومت کرنے لگا مدہ تہوڑی عرصہ کی سیف الدین ویر در مادتا ہر سہ
 مدہ لکھو داداں حدود مملک میں بیچ کر اوسکو مدہ اگر منلوں کے جہم و اصل کیا حب ایلیاں
 لے اس واقعہ کی حرمائی فوراً عارم تمام کا ہوا اگر لکسب مخالفت معص حریتوں اور قارب
 کے حلیہ کی اس مقصد کو خیر تاخیر میں ڈال دیا

حال بادشاہ زادہ شیخمون کا جو جانب میا فار قین کی گیا تھا

اور سا ہر ادہ شمنوں جو جانب میا فار قین کی گیا تھا اوسسی وہاں جا کر دوسریں تک اس ملک
 محاصرہ کر کے ایسی تخت و صرف میں لا کر وہاں کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلیان میں بھیجا
 اور تمام رسوم قتل اور عارت اور تاراج کے ادا کیں اور ملک کامل اردوی ہلاکو میں رہا
 عدا سسی مارا گیا اور شمنوں میا نار میں سسی وراعت یا کر مار دیں میں یہی ملک مدہ جو حاکم
 اوس سرور میں کا تہادہ ملازمت اس تہا ہرادی کی میں حاضر ہوا شمنوں لی اوسکو دوسرے
 جہاں کو جلتا کیا اور اوسکے مٹی ملک مٹھو کو اوسکا قایم مقام کیا اوسوقت اردوی ہلاکو
 کے جانب مرحمت کر کے آیا — ہلاکو خان لی اتار رستہ اور محاسن کے ماحیہ احوال
 مردہ نر گتر اٹلی کی میں جو اناقا خان تہا متا ہر کہہ کر کے ولایت عراق اور مار مراں اور حراسا
 کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار مکر اور دیار رسو کی تو راں بویاں کو دسی اور مملکت روم کے

بیان حکومت کرنے ابا قحان کا

کے عین الدین بردانہ کو سپرد کی۔ اور سیف الدین تنگی کو جو کہ منصب وزارت کا رکھتا تھا ۱۰۷
شہید کر کے خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجایا اور اس کی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اور اس کی
بہائی علاء الدین عطاء ملک کو جس کی تاریخ جہانگشاہی ہے سپرد کی۔ ہلاکو خان شب
یکشنبہ انیسویں ربیع الاخر ۶۴۳ ہجری میں فوت ہوا اٹھائیس سال شہساز رہا۔
اپنی ایام سلطنت میں آٹھ سال تک تعمیر تاجانوں اور محلوں کی اور سنی کی اور اہل علم
اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکھتا تھا اس کے اشارات سی ایک صد شہر تبریز میں
ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی نے مراغہ تبریز میں بنائی تھے

بیان حکومت کرنی ابا قحان بن ہلاکو خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نویوں کے درمیان رمضان ۶۴۳ ہجری میں
ہجری میں سندھانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اور درندہ شیروان کی بندوبست کی اور اس کی
اپنی بہائی شہمت کو مقرر کیا۔ اور دوسری بہائی تمشکن اغل کو خراسان کی جانب
بھیجا۔ اور سوخاق نوین کو نیابت حکومت اور مملکت کی سپرد کی اور منصب وزارت پر
بدستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکھا سا اور صفہاں
کی ولایت کی سرداری خواجہ بہار الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی۔
اور خواجہ عطاء الدین عطاء ملک بموجب حکم کے دارالسلام بغداد کی تسخیر کی در پی ہوا
یہ صحت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور منصف اور سخی تھا ہمیشہ طبیعت اپنی
توجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکھتا تھا ابا قحان کے وقت میں مشایخ اور سادات
در علما اور فضلا کے بہت بڑی قدر تھی اور رعیت ابھی بہت رفاہیت اور آسودگی
سی گذران کرتے تھے خواجہ علاء الدین عطاء ملک نے یہی شہر بغداد میں طریق اجتہاد
را مقام کامرعی رکھ کر تھوڑی ہی زمانہ میں دارالسلام کو آباد اور معمور کر دیا اور ساکنین

باج حکومت کرنی ابا قحان كا

۱۸ اوس سہریں كو طرح طرح كا اعام اور حسان سى ملا مال كيا۔ مگر حوا حہار الہى عوسنے اصحاب ميں حاكربت ظلم كے اور سياست لى بہايت حارح اور ادارہ ايسى كرنى ترشح كے كے صدهاء عوسوں اور بنگيا ہوں كى حان ير آسى اور صدها بنگيا ہ مار ڈالے ہر حہد كو حوا حہس الہى عوسوں مكشوات مستفعاہ ولد اعوامى كو بيج كو حوريرى سى حامت كے مكر اور سير كچہ فايدہ مترتب ہوا اور حاكرب مظلموں كى آہ كے تيرى اور سكا كار تمام كيا ميسى وہ ہى اپنى حوالى سى لے ہرہ بنگيا۔ كہتى ہى كہ اور ايل سلطنت ابا قحان كے ميں لقا كو سوسياہ لى انتہا كى راہ در بند سى حاس اور بنگياں كى بنگيا تہا اور ميوس صفر ۱۲۶۴ ہجرى ميں لڑاى ہوى شك قحاق كو سكت ہوى حجب ہر حركہ خاں كو بيج ميں لاكہ سوار ساہتہ ليكر تسير اير اں كے واسطى بنگيا اور ابا قحان ميں سبباہ بكر اں اس حاسب لى ہوى بڑا ہا سہ حہد رور كے رركہ حان لے حاسب تنليس كى كوچ بنگيا جاتا تہا كريل سى اور كر كدرے كہ ماگاہ سياتہ اصل لے كيس گاہ سى كو كرا اور سكى روح كى مبع كو كرفنا كيا اسلے اور سكى لشكر تترتر ہو گئے سب ايسى اپنى مكالوں كو چلے گئى اور درمياں ۱۲۶۴ ہجرى كے راق اعلان حوكم اور امام ميں اوس حبابى خاں كا ماہوساہ تہا اور سى مسود بنگ ميں محمود حواح كو صدمت ابا قحان ميں واسطى اظہار دوستى اور اتحاد كى ميجا اور عوس اصلى اور سكى ايسے كرت كر اور كرت مردماں حلكى كا احار اور سب كہت سى دماں كى مطلع ہو كر جلاآ دے حاب مسود بنگ ابا قحان كے اور دميں ہنپا خواجہ حہس الہى عوس صاحب ديوان سترط اسقلال كى بحالابا حومت ملاقات نہايت ادب اور انسايت سى وہ بياتہ ہو بنگيا اور مسود بنگ لسب كمال حومت كے اور سيطرح سوار رہا حالت سوارى ہا ير خواجہ كور سى بنگيا ہوا بہايت گرچہ صاحب ديوان بركراں كذرى مكر لسب اسكى كہ وہ مقام اور سكى اظہار كا۔ تہا حيب ہورہا حاب مسود بنگ ايلچاں كے دربار ميں ہيجا تمام امراء سى اول رتہ اور صيد كى مقام ير حاسپا اور ككلا ت حوب اور عمارات مرغوس سى

بیان سلطنت نکوداران کا

مرغوب سی بنانا کر تکلف تمام اوار رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب تیور سبکی پھری ۱۰۹ ہوئے پائی جسطرح ہو سکا بطایف اچھل رخصت لیکر ہاگا ایک گھوڑی تیز رفتار پر سوار ہو کر ماوار النہر کی جانب چلا دوسری روز ابا قان خان فی یہ سنا کہ مسعود بیگ نصیر میری شکر کی خبر سنی اور حال دیکھنی بطور جاسوسی کی آیا تھا اور فحاشی یمن یورش ایران پرستدین اسلئے چند ایچی بھی مسعود بیگ کی بھیجی کہ جہان اوسکو پاؤ پکڑ کر لاؤ مگر مسعود بیگ وقت چائے آذربایجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گھوڑوں کی ڈاک اول ٹھلا دی تھے ہر ایک منزل پر ایک گھوڑا چھوڑتا ہوا چلا گیا تھا اسلئے وہ ایچیوں کی ماتہ نہ آیا غرضیکہ مسعود بیگ ملازمت براق میں حاضر ہوا اور جو کچھ دیکھا یا سنا تھا بیان کیا براق نے ایک لاکھ سوار جمع کر کے درمیان ۶۶۷ چھ سو سہشتہ ہجری میں امویسی گذر کر مقابلہ کیا تا مملکت خراسان کی حد و آذربایجان تک پرفتنہ اور آشوب سی ہو گئی تھی اور دوسری جانب سی ابا قان خان نے بھی موسیٰ خاں کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ ۶۶۸ ہجری میں پانچ فرسخ پر ہرات کے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کھا کر ہاگا ابا قان خان فی سب اسباب اوسکا اپنی تخت تصرف میں لاکر جانب آذربایجان کی مراجعت کی — بعد از ان در میان ملوک مصر اور ابا قان خان کے ٹرائیان بہت ہوئے اوسکو ہم اس واسطی چھوڑ دیتی ہیں کہ ابوالفدا نے کچھ کچھ حال اوسکا لکھا ہی — ابا قان خان بیوین ماہ ذی الحجہ ۶۶۸ ہجری کو درمیان سہان کی فوت ہوا شترہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکوداران بن ہلاکو خان کا

باتفاق اشرف اور اعیان سلطنت کی برزکیشہ تیرہویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۶۸۱ ہجری کو موضع الاماق میں تخت بادشاہی پر نکوداران جلوہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور نصاب کا ساکنین ولایت آذربایجان اور عراق پر کھولا لقب اس بادشاہ کا سلطان احمد

بیان سلطنت کرنی کنو داران کا

۱۱ رکھا گیا سلطان لی وزارت ایسی سلطنت کی خواستہ مسالیں محمد کو دی اور عطا الدین سلطان ملک کو بھی منظور نظر ترمیت اور حمایت کا کیا اور محمد الملک کو یکے کر ادسلی سیرد کو کسی اور کے قتل نہ کر ڈالا اور خواجہ علاء الدین سے بھی جو تہی تاریخ دی انکھ مذکور کو انتقال مانا اس مادتاہ کے جس سہی اور اہتمام خواستہ مسالیں محمد کی سہی اہل اسلام کو خوب پیدا ہو یہ حال دیکھ کر اور مادتاہ ہر او سے حولی ایماں ہے اور مسلمان رہتی رتک کر سے لگی اور اہل عربوں حان سے ولایت حراسان میں حا کر ریب اسباب سلطنت کی اور پیدا محالعت کی اور لڑائی کرنی شروع کی ۱۲۳۶ چہ سو تہی سہی حاسہ دانخان کی گیا یہاں ایک لڑائی ہاری ہوئی وہاں تہی تکت کہاں ہی ہر سلطان احمد سے طرف حاسا کی کورج کیا ستاہ رادہ عربوں حان قلعہ کلمات میں حا چیا اور لشکر اتنا ف سے اور کا عات کیا عرصہ ایات سے وہاں حا کر مادتاہ ہر او سے کو کلمات فریبہ کہہ کر ایمں اور سے حوف کر کے اردو احمد ماں میں بہید مادتاہ اہل اسلام نے اور کو ایک جید میں قید کیا اور سہی ارمق رادر لوقا کو مہیا ہر آرمی کی اور سکے محالعت کی مدسلی مقرر کیا اور اب محو بہت شترت و عیش میں تہا حاسہ عراق کے صد کیا اور حکم دلیا کہ تم لوگ بعد انکھ سہی کے عربوں کو یا مسامیں بہیا دیا مگر بعد حالی سلطان احمد کے انکھ حامت اول امر اس کے حوامدتاہ کیا اسلام رکھتی تہیے اور موافق مزاج سلطان احمد کی تہی ادہوں سے ماتم متفق ہو کر آدہی رات کو عربوں حان کو قندسی خلاصی دی عربوں حان سے اور سہی متک کو قتل ملائے ناگہانی کے مات لاکر اتنا ف کو مہ جید مقرماں سلطان احمد کی حاسی قتل کیا سہی دوسری رور لوقا سے ساڈی سوار ایل وادتاہ کے باس بہیا تاکہ وہ سلطان احمد کے راہ مد کریں اور جید رور میں عربوں حان لی ہی سلطان احمد کا تاق کیا سلطان احمد سے درمیاں لواچی اسواں کے عربوں حان خلاص کی حرا کر ایمں وادتاہ مسماہ حوقی حاتون کے لکرمیں حا کر بیاہ لی وہ لوگ حوامد کے قطع اور حوامد تہی راہ سہی کہیں کہیں کو ہاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

۱۱۱ گئے جب سلطان احمد سراپ پر پہنچا قوم تو اود تاش نی لشکر پر ہاتھ غارت اور لوٹ کا
 بڑھایا اسی اشار میں ارغون خان بھی اوس نواح میں آ پہنچا۔ بوتقا اور سنگور جو ملازمان
 قدیمی مادر سلطان احمد کے تھے اوسکی والدہ سی ملکہ اور حیلہ کر کے سلطان احمد کو ارغون
 خان کے پاس لگئی سچ ہے سے بیک ساعت بیک لمحہ بیک دم یہ دگرگون میشود
 احوال عالم یہ ارغون خان نے ہی توقفت سلطان احمد کو قنومای کی بیٹوں کے حوالہ کیا
 جنکا باپ سلطان احمد کے ہاتھ سے مقتول ہوا تھا اودہوں نے اپنی باپ کی قصاص میں
 سلطان احمد کو قتل کیا سے چین است رسم سرائی درشت یہ لگی پشت زمین دگی زمین
 بہ پشت یہ سلطان احمد نے دو برس تین مہینی سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن ابا قا خان کا

واضح ہو کہ ساتوین جاد الاخر^{۷۸۳} چہ سو ترہیم ہجری باتفاق خوافین اور امار اور
 شہنشاہ اودگان والا تبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سر پر رکھا گیا ارغون خان نے تمام
 مقدمات کلیات اور خبریات ملکی اور مالی بوتقا کے سپرد کئی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد
 وقت بادشاہ ہوئی ارغون خان کے بارادہ فرار جانب جغہان کی آیا اور یہ ارادہ کرتا تھا
 کہ اسجاہی سی دریا کی راہ شہرستان کو بہاگ جادون مگر پہر تو کل اور صبر کر کی لشکر ایلخان
 کی جانب گیا اتنا راہ میں ایک استمالت نامہ بادشاہ کا اوسکے نام پہنچا اسلی وہ برسبیل
 تعجیل بادشاہ کی خدمت میں بہاگ کر چلا گیا اور ماہ رجب سال مذکور میں مجلس ارغون خان
 میں پہنچا^{۷۸۶} چہ سو چہا سی ہجری میں مارا گیا اسی سال میں ایک یہودی سعید الدولہ
 نامی طبیب مدیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور اوسکو تمام استظام
 ملک اور مال میں ایسا افتاد ہوا کہ اوسنی سب امار اور اعیان کو بے اختیار کر دیا اور
 دسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچھی رتبہ اور سند غرت میں ممکن ہو گئے تھے اسلی

بیان سلطنت کنجا توخان کا

۱۱۲ اکر یہودیوں نے مسلمانوں کی شہریت یرطس اور قیسح کرنی شروع کی ملکہ اومکی ہیکانی
 سی ارغوں حاں بی ہی یہ حکم دیدیا تھا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ حلیہ پر ممتاز نہو اور ارادہ
 اعلیٰ میں ہی مسلمان لوگ۔ آئی یا کر میں ملکہ اول لوگوں بی ارغوں حاں کو یہ صلاح دی
 کہ کسی تختہ پر سی یہ کرنا چاہی کہ کتہ اللہ میں ہی ہست رکھو اور کوئی شخص ہمارے مسلمانوں کے
 طور کی۔ بیڑ ہی کھائے عبادت رحاں کی پرستش توں کی جاری ہو حادے تو سے سی بہتر ہی
 اس عزم کی پورا کرنی کی ارادہ میں تھا کہ حوالی مسلمانوں کی دعائیں بی میں ارغوں حاں
 ہمارے سخت ہوا عرض کیا اسکی ماری کے دفعہ میں بہت تدریس کی جاتی تھیں جو علاج کرتی
 تھیں مرض زیادہ ہوتا تھا اور سعد الدولہ یہودی کو یہ خیال بہت تھا کہ اگر مادتاہ مر حادے
 لگا تو سر کوئی حامی اور مددگار نہوگا اور یہ حرمینی تشدد اور تعصب کی راہ سی مسلمانوں پر زیادہ
 کٹا حوالی سعد مرے مادتاہ کے میری حاں یرکیا سی چاچا ایسا ہی ہوا کہ اہی مادتاہ
 سع کی طالب میں تھا کہ طعنا چار تو یاں اور حصہ امراء مسلمانوں نے مادتاہ سی ماہید ہو کر سب
 اس کیہ در یہ اور عداوت مدہمی کے سعد الدولہ کو سلج صفحہ ۶۹۹ چہ سو لوی ہجری میں
 کیڑ کر قتل کیا اور غواں نے وقت سع یہ حال سنا تیسری تاریخ ریح الاول سال مذکور میں
 ارغوں حاں ہی سعد الدولہ کے بھیجی بھیجی جہم واصل ہوا اس مادتاہ کے مرتے ہی مسلمانوں
 کے چہ پیر تاشاقت اور تارگی یہ اہوی

بیان سلطنت کنجا توخان بن اباقا خان کا

کنجا نوں ایام سلطنت ارغوں حاں میں دریاں روم کی رودگار بسر کرتا تھا جسے ایسی ارغوں کے
 ملی کی حرمی سب طلب امراء سلطنت کی توجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب ۶۹۹ ہجری میں
 اسے سجائے بیجا حاتی ہی تخت تیش ہوا وہیں ایام میں حاسب سع حاریریشاں کنجا نوں
 کے سٹی میں آئے اسو صلی حاسب روم کی کوچ کیا ماہ حادی الاخر ۶۹۱ چہ سوا کا لوین بھیجی

بیان سلطنت کینچا تو خان کا

ہجری میں روم سی مظفر اور منصور ہو کر مراجعت کی پیراپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط کے ۱۱۳
 درپہ ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا قیوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالہ
 زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہ ہے کہ کینچا تو خان نہ کورا کثر
 اوقات شراب خواری اور صحبت تباہ سیم اندام میں گذارتا تھا یہی رات دن اس کے
 یہ خیال رہتا تھا کہ اشrafوں اور ایمان سلطنت کی بیٹھون کی چیرہ شکنی کینچی چنانچہ دو تین
 لڑکیوں پر ہی چہرہ کی چیرے اوسنی توڑے اور تمام مہمت اسی کام پر مصروف ہو گیا
 اس کو سلطنت کی کارسی کچھ ہی خبر نہ تھی اسلی طحار جارتویان — اور طولادی اور
 بعض اور امراء اوسنی دل برداشتہ ہو گئے اور سب سے یہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چہرہ
 شکن کو تخت سے اتار دیاں کو تخت پر بٹھلا دیاں خان ادن ایام میں حاکم بغداد
 کا تھا جب کینچا تو خان نے اس امر کی اطلاع پائی فقوح مال اور طولادی کو مع بعض امراء
 کے بند بچانہ میں قید کئے — طحار نے یہ حال دیکھ کر ایک ایچی خینہ بغداد کو بھیج کر
 باید و خان بادشاہ راوی کو پیغام یہ کہلا بھیجا کہ جتنی تم سی جلدی ہو کے اس جانب
 چڑھ آؤ ہم کینچا تو خان کو پکڑ کر مہارے والہ کر دیں گے اور آپ بادشاہی کینچی اسلی
 باید و خان لشکر فراوان ہمراہ لیکر بغداد سی آیا — کینچا تو خان یہی واسلی مقابلہ دشمن
 کی آقیوقا — اور طحار جارتویان کو اپنی سی اول بھیجا اور آپ ہی بروز شنبہ
 جماد الاول ۶۹۴ چہ سوچو رانین ہجری میں دشمن کی طرف چڑھ کر گیا — اثناء
 راہ میں آقیوقا سی جدا ہو گیا اور کینچا تو خان کی مخالفت کو سنی ظاہر کی اور لشکر کی
 بھی اکثر اس کے ساتھ ہو کر باید و خان سی مل گئی آقیوقا تھوڑے سی آدمی ساتھ لیکر
 کینچا تو خان کی لشکر میں آیا کینچا تو خان نے جب یہ حال دیکھا بادل غمناک و دیدہ
 غمناک کی سوغان کی جانب بھاگ گیا اسی اثناء میں فقوح بال — اور طولادی
 ادن امیر دن کے جو بندی خانہ میں قید ہوئے تھے باید و خان نے چوڑ دی وہ

سیان سلطنت مایہ و خان کا

۱۱۴ روک قتل ملائی ماگہا لے کی موہاں میں بھیجی دماں حا کر کچا توہاں حیرہ شک کا حیرہ
حیات کا توہاں قتل کیا — کچا توہاں تمام اولاد ہلا کوہاں میں سخی سخی ٹراتھا
اور ایام دولت میں عدالت اور انصاف کرتا رہتا تھا گیاہ کے قتل کو اس نے کبھی حکم
ہیں کیا کچا توہاں مام مفا توہی لکھتی ہیں

سان سلطنت مایہ و خان بن ہلا کو خان کا

مایہ و خان لے آجراہ حماد الاول ^{۶۹۴} ۶۹۴ ھ میں ہجری میں درمیاں حدود ہند
کے اتفاق امراء اور اہل کی سرپرست یہ حلوہ اور ہوا اسی صفت امیر الامرائی کا
طحا حارنواں کو حواہ کی سلطنت کا مانی اور اس اس رکھی والا ہا دما اور کار بہات
درارت اور امور دواں کا کفایت حال کو محنت و احب حرم قتل ہو لے کچا توہاں
کی اور ماد تہا ہوا مایہ و خان تہا ہرادہ عاراں کو حوکہ اوں ایام میں ایسی مایہ و خان
کے وقت سخی حاکم حراساں کا تھا بھی اسی ارادہ اقام لیے کام حکم کے امور و رور
عاری سخی مت رت لی یہ امیر و رور عراں آغا کا ٹیا تھا حوکہ رماہ چکر جاں سخی متس میں
تک حراساں کی حکومت کر مار ہا بعدد فات ایسی مایہ کی ملا مت اور عراں میں سر کرتا
ترما کہ جب کہ عراں خاں لے لوقا کو ماساں میں ہیجہ یا تھا یہ ہاگ کو طرف دیا مشرق
کے جلاگتا تھا جو کہ وہ مقلد دس اسلام کا تھا اسلئے اسے حواہ کر سنے یکرماہ کر بہت
مشترکوں کو قتل کیا اور ہر تک درماں امیر و رور عاری اور تہا ہادی عاراں کے
رٹائی اور خصوصیت قائم رہی آخر الامر درمیاں ^{۶۹۴} ۶۹۴ ھ میں ہجری کی صلح ہو گئے
امیر و رور تہا ہادی کی خدمت میں واسطی یا لوسی کے حاضر ہوا اور تہا لقرت اور
یہ بھی کا یا بالقصہ حواہ تہا ہرادے نے قصہ عراں اور آدریاں کا کیا اسباب میں
مور و ر عاری سخی صلح لی اور و ر عاری دے حواہ دیا کہ میں آپ کو سہ سلطنت اور تہا

بیان سلطنت باید و خان کا

بادشاہی کی تخت پر بیٹا دن کا اور باید کو کو اس کی بد علی کی سزا دین کا مگر ایک شرط ۱۱۵
یہ ہے کہ تم ہماری پیغمبر خدا نبی محمد مصطفیٰ پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سے مبرا رہو اور ہوا
شاہزادی فی اوزار مسلمان ہو نیک کیا اور مقام فیروز کوہ پر کلمہ جا کر پڑھا اسی روز صدا آدمی
اس کے ساتھ کی مسلمان ہو گئی بعد ازاں غازی خان متوجہ جانب آذربایجان کی ہوا جب حدود
آذربایجان پر جا پہنچا اس وقت ایک ایچی سخن دان کو باید و خان کے پاس بھیج کر یہ کہلا بھیجا
کہ کجا تو خان کے قانون کو ہمارے حوالہ کر دو وہاں سی قاصد بے مراد پہر یا غازی خان نے
باتفاق امیر نوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سی ہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد
جانبین کے ایک دستہ کی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہو گئی شاہزادے غازی خان نے
قراول باید و خان کو شکست دیکر ایک اور ایچی پاس باید و خان کے بھیج کر سخاں محبت آمیز
کہلا بھیجیں اور کہا کہ جنگ قراولان بسبب بیوقوف قراولوں کے ہو گیا والا نہ ہو کسی محبت اور
دوستی ہے لڑائی ہونی کی کیا منی جواب میں اس کے اوسنی ہی کلمات مشفقانہ زبان پر لا کر
مقرر ہوا کہ بالمشافہ ہماری تہا ہی ملاقات ہو جو بات ولین ہو وہ بے وسیلہ غیر کے اسپین کہن
لین بعد ازاں ایک روز معین میں دونوں بادشاہ مدد لشکر کے وعدہ گاہ پر گئے اور دونوں بادشاہ
تھوڑے تھوڑے آدمی لیکر باغواز و احترام تمام ملے بعد ملاقات غازی خان فی التماس فارس
اور عراق کی جوار غون خان سی متعلق تھی کے باید و خان نے یہ التماس اچھی طرح پر قبول
فرمائی اور رسالت پر قرار پڑا کہ کلکی روز دونوں بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جا دیں لیکن
چونکہ باید و خان کے امیر دن کے دین یہ خیال تھا کہ کلکی روز وقت مرحبت کی ہم غازی خان
کی منقطع کرنے چاہیئے غازی خان کو مار ڈالئے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اور ننگوٹ
کی تیور پر سے ہوئی دیکھ کر سو گئی فوراً مثل زمانہ کی تیرہ دن دین عیار یکجہ تمام جانب
غریبان کی کوچ کر گیا دوسرے روز باید و خان نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا
دوسری روز غازی خان فی ایک ایچی باید و خان کے پاس بھیج کر یہ اطلاع کی کہ میں آغامی خیالی

سان سلطنت باد و خان کا

۱۱۴ دوستی کا رکھتا تھا لیکن خاب کے امیروں کی دونوں رنگ عیاں یا کرنی رحمت مرافحت
 کرنا ہوں مایہ وے حسب ظاہر تعلق اور جالیوسی کی اور حکم دیا کہ ملک اسلام حال الدین محمد
 اسجو اور فارس کو ساراں حال کی گماستوں کے حوالہ کر دیوے بعد ازاں شاہراہ کے
 نوکروں کی وہ فرمان شاہی فارس میں بھیجا یا حال الدین نے اوسیر کچھ علی کیا ملازماں عارل
 نے مراد میر آئے اسی اتار میں میر نور و دروہ علی اطلاع صار اور کسرا اور اور تاجاں اور جہا
 طور اچھی گری کے پاس مایہ و خان کی گیا مگر جھہ امر طحا جاسی عہد دیماں میں مصلوں کے کرنی
 کہ تم سادست عارل کے کرنا اور مایہ و کو تحت سسی اوٹھا دد اور غازاں کو تحت یہ رٹھلا اور
 مایہ و خان نے امر نور و کو جید نور قید رکھا آحرکہ نور و نے قسم بہائی اور کہا کہ اگر تم ملک
 حراں میں جانی دو تو میں عارل کو مایہ و کرنا کی ملازمت میں حاضر کرو لگا اس فریسی
 خلاص ماکر نور و کو رحمت شاہراہ کے من حاضر ہوا اور بہاں اگر ایک ماڈی مایہ و
 بھیجی تاکہ قسم ساری ہو جادی کو کہ عارل ماڈی کہتی ہیں جیسا کہ ابو الفدا نے لکھا ہے
 اس مقام سسی تا مسلط ہوئی تیورنگ کی ہم سب مانشا ہوں جگیز خایوں کے دکر چور و تہی
 ہیں کو سلی کر ابو الفدا علی سلیل الاحضار سککا حال لکھا ہے مگر بہت جتھار کی کہتے ہیں
 کہ عہد مایہ و کے سلطان محمود عارل حال میں اربعوں حال دریاں ماہ ذالحجہ ۶۹۴ھ چہ سو
 چورالوں ہجری میں تحت جانی پرٹھا اسی ساد کہ کی منلو من سسی تکلم موقوف کر کے
 مستر بیت محمدی کی سیاد و والی اور ملوک مھر کا حال ابو الفدا میں مہر اس دکر کی کہ عارل
 حال سسی ملک ناصر بادشاہ مھر کی ٹرائی ہوئی گدہ جکا وقت وفات ایسی چوٹی بہائی لوی تو
 کو اسی ایسا ولی جہد کر دیا تہار در یکسہ دسویں ماہ سوال ۳۱۰ھ سات سو تیس ہجری میں
 فوت ہوا۔ ادلیحا تو سلطان بعد اوس کے تحت یہ رٹھا پھر محمد علما اور سادہت اور برگرگن کا
 بہتا ایذا تا عتر سسی عقاد و کامل رکھتا تھا ۳۱۰ھ سات سو تیرہ ہجری میں فوت ہوا
 ۳۱۰ھ ہجری میں سلطان اوسید میں ادلیحا تو ماہ صھر میں تحت حمایت برٹھا اسکے سلطنت

بیان نکاح بغداد خاتون کا

سلطنت کا حال چونکہ ابوالفدا لکھ چکا اور جو بان کا حال ہی اوسین مندرج ہی اسے چھوڑا ۱۱۷

جاتا ہی

بیان نکاح بغداد خاتون کا

جب امیر جو بان نویان مارا گیا اوسوقت بادشاہ سلطان ابوسعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب کر کے کہا کہ امیر حسن کے پاس جا کر حیطرح ہو سکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلا دی یہہ عورت چونکہ خوبصورت تھی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تھا قاضی نے یہ بات شیخ حسن سے جا کر کہے شیخ حسن سبب خوف بادشاہ کی اپنی جو روئے بغداد خاتون سے مفارقت اختیار کے بعد گذرئی ایام عدت کی بادشاہ فی اوس سے اپنا نکاح کیا اور اس عورت کو امور ملکی اور مالی میں داخل کر لیا درمیان ۳۲۰ سات سو پچیس ہجری کی چند لوگوں نے فی بادشاہ سے یہ کہہ دیا کہ درمیان شیخ حسن اور بغداد خاتون کے معاملات خفیہ جاری ہو گئی ہیں اوسطی بادشاہ نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کر دیا اور بغداد خاتون سے وہ محبت جاتی رہے اوسکا رتبہ بھی کم کر کی دل سے اوسکو اوتا رو دیا جب بعد تحقیق یہ ثابت ہوا مفسدون نے یہ مضمون بنا کر اڑا دیا تھا اور اصل میں یہ جھوٹ تھا اوسوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد خاتون ہوئے۔ اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال ۳۳۵ سات سو پچیس ہجری میں بادشاہ اوزبک نے قصد ایران اور آذربایجان کا کیا۔ اسلئے بادشاہ اویلی ۳۳۶ سات سو پچیس ہجری میں عازم ایران کا ہوا جب حدود شیردان میں پہنچا اوسجا کے سبب حرارت اور عفونت ہوئی مرض سخت میں مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچھ تخفیف ہوئے حمام کیا وہ ہی مرض پر عود کر آیا تیرہویں تاریخ سال مذکور میں فوت ہوا اسے گرگری تاریخ تحت تاملکی باشندہ بیدہ ہرزدال دولت سلطان اعظم ابوسعید نے اوسکا تالوت سلطانی میں لاکر جانب مغرب دفن کیا جن ایام میں کمزرا امیر شاہ بن میر تیمور نے واسطی خرابہ کر دیا اور اسنے اوس گنبد کی حکم دیا اوسوقت وہاں سے اوسکے تابوت کو لٹکا کر اوس پر لٹنے

بیان حکومت اربہ خان کا

۱۱۸۰ء کے ایب کے پاس دس کیا بیس برس وہ رہا اور اس میں اس کی سلطنت کے
 طہر نامہ میں لکھا ہے کہ سلطان اوسید نے احوالِ مہیات میں سماء ولساد حاتوں
 ست وشتن حواہس حواہس کی طرح کرنا تھا سب اس کی دہس کی محنت کی مدد حواہس
 سہی کم اتھاتی کرے لگا تھا اس واسطی اس حاتوں میردت لی میں مداد حاتوں لی لوگو
 رہبر کہلایا اس میں لے تاریخ اس کے وفات کی یہ کہی ہی سے چون گشت لرسال ہجرت
 ہجرت و ماسی وشتن بہ در ریخ الارین ہم سیردہ نگہ ستہ لودہ در وراغ اسیر
 سلطان اعظم اوسید بہ دست تقدیر الہی اسرنا ہی میرد بہ

بیان سلطنت کرنی اربہ خان کا

واجب ہو کر اربہ خان سل لوتی لوکاس تو لیاں سہی ہے وہ مدد وفات سلطان اوسید کی
 سب سہی حواہیات الدین محمد ویر کے سہر سلطنت حایت یر مہیا اور سنہ مدد حاتوں
 کو حوڑی نظری اس کو دیکھتی تھے اور رنا حاتوں سب رہر دی سلطان اوسید کی قتل کیا
 مداراں سہر سہر کراور کوں کو شکست دی اور جو کہ امیر علی مادشاہ لی حو کہ مار سلطان
 اوسید کا تھا اور ادل ایام میں حکومت دیا کہ کے اوسہی تعلق تھی سلطنت اربہ خان
 سہی مطلع ہو کر علم خلاف کا علم کیا تھا اور سہی حاتوں علی حاتوں سہر مدد حاتوں کو
 مادشاہ سالیات تھا اس واسطی سب حس اہتمام کے حواہیات الدین محمد نے لکھتہ
 جمع کر کے حاتم وشموں کی کو رح کر کے در چار ستہ ستر دس رمضان ۳۶۶ھ مات مو
 چہشس عری کو وراچی لہویر و دوں لشکروں کا مقابلہ ہوا ملوار اور حوڑی لڑائی رہے
 آحہ کار اربہ خان کو شکست ہوئی حواہیات الدین محمد ایک نخطہ مات قدم رہا سہ
 ادسنی دیکھا کہ سہاں ماتہ سہی حاتوں مادہ ہی حوڑی کی حاسہ ہاگا اسر علی نے لوگو کو
 اس کی عاقبت میں سہر کراور کو گرا لکھویر رمضان کو عواہہ فاصل سیکو حلاق بہ کو کو تہر

بیان حکومت محمد خان کا

شری شہادت پلایا اور بنین ایام میں اڑیہ خان ہی امیر علی بادشاہ کے ہاتھ آ گیا سو ۱۱۹
اپنی لشکریوں کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسیٰ خان کا

موسیٰ خان فی ماہ شوال سنہ مذکور میں مقام اوجان میں تاج خوانی کا سرپر رہا اور مہات
ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا۔ امیر شیخ حسن بن امیر مہتو قار جلایر
جو سلطان ابوسعید کا چچ زاد بیٹا تھا اون ایام میں دیار روم پر حکومت کرتا تھا اوسنی جب
اس واقعہ کی خبر سنی فوراً محمد خان بن القسطن بن ایس تیمور بن انبار جی موسیٰ تیمور بن ہلاکو خان
کو تخت بادشاہی پر بٹھلایا اور اوسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریز کی آیا موسیٰ خان
اور علی بادشاہ دونوں برسم استقبال اوسکے پاس گئے چودہویں ذالحجہ سنہ مذکور میں مقام
بوشہر پر تلافی طرفین ہوئے۔ علی بادشاہ فی امیر شیخ حسن کے پاس ایک قاصد کی زبا
یہ کہلا بھیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہیں بیٹھ سکتی ان دونوں کو آپس میں لڑنی
دوہیں اور تمہیں کیا ضرورت پڑی ہی جو درمیان میں سر پہول کرین اب بصلحت یہ ہے
کہ اپنی اپنی متبیین کو لیکر تم قلم جلدین ان دونوں کو سر پہول کرنے دو۔ امیر شیخ حسن فی اس
بات کو مان لی دونہر آدمی لیکر چلا گیا اور دونوں بادشاہوں میں لڑائی ہوئی شروع ہو گئے
اسی اثنا میں امیر علی بادشاہ ایک جای چشمہ پر بفرار خاطر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا امیر
شیخ حسن فی اوسکو دیکھ کر مد سواران جرار کی وہاں آ پہنچا اور فوراً اوسکو قتل کیا موسیٰ خان
نے جب یہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اوسکے پیر ہی ادکھ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بہ شکست مینی موسیٰ خان کی محمد خان باق شیخ حسن نویان کے اوجان میں گیا وہاں پہنچ کر

ماں سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲ تحت سلب یرٹھا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی مدد سے اور ہتھالت سیاہ اور رعیت میں
مستول ہوا وہ لوگ جو واحد عیالت الدین محمود پر کی بھی ہوئی تھی او کو بیاہ شفقت اور رعیت
میں حامی دی — مسماۃ دلنشا و حاتون ست امیر دمشق واحد میں حواں کو جو سلطان الہسید
کی حور و تہی اسی نکاح میں لایا

حال سلطنت طغیا تیمور خان کا

صبح ہو کہ طغیا تیمور خان جگر خان کی بہائی کی سلسلی تہا درمیان شہ ۳۷ سیات سو سینس
میری کی سب سنی امیر شیخ علی قوتی عیالی ملا حراساں کا حاکم تہا اور سب ترک امیر علی
حصہ کی حریج حسن سی ہاک کر چلا گیا تہا تحت سلطنت برٹھا اندازاں قسیر عراق کا قصد کر کی
جب صد و آدر بجاں میں پہا موسیٰ خان ہوا ای تانیں کی اوسیر تاحت لایا — اور محمد خان
اور شیخ حسن لویاں ہی محالین کی استقلال کو ٹر ہی درمیان مید رہو میں ماہ و نقدہ سہہ کر کی
صحرای کرہ رودیں و دوزست کردن کا مقابلہ ہوا — طغیا تیمور کی قتل رٹے اور جنگ کر لے
ملک سنی ماتہ او ٹھالیا تہا اور حراساں کی حاکم چلا گیا تہا سنی موسیٰ خان ایک محطہ ٹرنا راج
کو وہ ہی مہرم ہوا اند حدود کی شیخ حسن لویاں کی آدموں کی ماتہ لگ گیا پکڑ آیا اور رعید
اسا کو رواہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاش کا

صبح ہو کہ شیخ حسن کو چک اسی کو کہتی ہیں یہ شخص ولایت روم میں رہا تہا شہ ۳۸ ہجری
محو ہتھ حکومت اور ماد ستاہ کی اسی ایک دربت یا یا کہ ایک علامہ کی براد کو حکام تمام قراہ
ہتھ ای مایہ کی شکل کا ڈھونڈ کر ایسی یاس لانا اور یہ ادارہ تمام ملکوں میں پہلا دیا کہ
مایہ تیمور تاش حورہ قتل کر لی امیر حواں کی معرکہ چلا گیا تہا اس آگیا ہی سب لوگوں کو قتل

بیان شاہ زادہ ساقی نسبت اولجا تیو کا

یقین ہو گیا کہ تیمورتاش زندہ ہی اور اپنی والدہ ہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہ آپ کی جوڑو ۱۲۱
 ہی اور بیان ملک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گھوڑی کی رکاب پٹک کی پیدل اوسکی ساتھ چلا کرتا
 جب یہ حال سب لشکریوں اور ساکنین بلاد فی سنا سب منقاد ہو گئی۔ اوسوقت شیخ حسن کو چک
 نے اسباب لڑائی اور آلات حرب چٹا کر دیا کی جانب آذربایجان کی کوچ کیا۔ اور محمد خان
 اور امیر شیخ حسن بزرگ مخالفین کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئے مبنیٰ تاریخ ماہ ذالحجہ کو حدود
 الاتاق میں لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کو چک فی فتح پائی شیخ حسن انجانے
 جانب تبریز کی چلا گیا اور محمد خان دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر مارا گیا۔ اب اوس غلام
 قزاقوں کی قسمت کھل گئی مفت میں شیخ حسن کو چک کی والدہ زوجیت میں ملی اور بادشاہت
 اور حکومت کرنی کی قدرت خدائی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت میں فرق آگیا شیخ حسن
 کو چک حسنی کہ یہ تدبیریں کر کی سلطنت کی بنیاد اپنی واسطی ڈالی تھی اور سکے ایک چہرہ پڑی
 گروہ کارگر ہوئے اسلئے وہ پنج کر جانب کر حبتان کی بہاگ اوسوقت اوسنی وہاں جا کر بیان
 کیا کہ وہ میرا باپ نہیں ہی نبی صرف ملک اور حکومت یشی کے واسطی ایک غلام ترکی اپنی باپ
 کے شکل کا ڈھونڈ کر یہ کہہ دیا تھا کہ میرا باپ ہی اور واسطی یقین لوگوں کی اپنی والدہ کو بھی اوسکی
 حوالہ کر دیا تھا میں نہ جانتا تھا کہ وہ غلام بذات میری ساتھ یہ سلوک کر لگا شیخ حسن کو چک
 شاہ زادہ ساقی بیگ بنت اولجا تیو سلطان کی خدمت میں رہی لگا اور تیمورتاش حبلی تصدیق
 جنگ شیخ حسن الیکانی کے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد ملاقی جانین کے شکست کہا کہ بہاگ تھا
 قوم روپرات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہ زادہ ساقی بیگ بنت اولجا تیو سلطان کا

در ضح ہو کہ در میان ۷۹۹ سات سواتا لیس بحری میں امیر شیخ حسن جو بانی مسند جہان بانی پر
 بیٹھا جب وہ سلطانیہ میں پہنچا امیر شیخ حسن الیکانی یہ خبر سنکر جانب تزدین کی چلا گیا قبل قمر

ماں حکومت جهان تمپور خان کا

۱۲۲ جلک کی ایک گوہ صلح ہو گئی تھی اور شاہ رادی مسماۃ ساقی بیگ اور امیر شیخ حس کو جلک اراں اور آدریجاں کو حلکی گئی۔ اور امیر شیخ حس بررگ دریاں سلطانیہ کی تقیم ہوا۔ ماہ حب سہ مدکور میں طاعیا پور حاں لی دوسری دفعہ قصد چوڑدالی عراق اور آدریجاں کا گیا حب و دساوہ میں پہچا امیر شیخ حس بررگ اور سکے دیپہ کی واسطی لکلا اور شاہ رادی مسماۃ ساقی بیگ منہ امیر سیور حاں اور شیخ حس کو جلک کی اراں سسی او حاں میں آئی اسی اتار میں قوم اوراں لے اور اس علام قرا حری تمور تاس محل کو قید کر کی اس شاہ رادی لشکر میں بھدیا مسماۃ ساقی بیگ ماد شاہ رادی لی حکم دیا کہ اس کا ستر سسی حد اگر ڈالو جا کہ وہ مارا گیا۔ سداراں امیر شیخ حس حوالی لے ہر ہر اور فریب کر ماسر و س کیا یہی طاعیا پور حاں کو یہ پہلا پہچا کہ اگر قصد ماد شاہ کا امیر شیخ حس ایلکا لی کے لیکر نے کا سو تو حا ہی کہ سسی لٹا ئے میں مسماۃ ساقی بیگ ماد شاہ رادی سسی اور سکا لکاح کر داودں گا اور قتل طاعیا پور کی اس کی حدت کرتا رہو لگا طاعیا پور لے اس فریب میں اگر انک حد متسل اویر موقت ماد شاہ ساقی بیگ اور شیخ حس حوالی کے اور فحالت اور قصد شیخ حس ایلکا لی کے لکھ کر یا س امیر شیخ حس کو جلک کی بھدیا۔ حب امیر شیخ حس بررگ لی بہ ماتر سسی بہت متیر اور یریاں حا طر ہو کر ایک شخص کو حوطا تیمور کا مقرب اور محصوص تھا ملا کہ وہ عہد نامہ کہ اس کی دریاں ہو گیا تھا دکھلایا وہ شہس بہ محل ہو کر ماد شاہ کے یا س گیا اور کیفیت تمام واقعہ کے یاں کی طاعیا پور نے شیخ حس حوالی کی جیل پر مطلع ہو کر گشت نفق کی درتوں سسی کا ٹی اور نہایت سرمدہ ہو کر ادسی شہ کو حا ط حواساں کی جلا لگا

بیان حکومت جهان تمپور خان بن افرنک بن کنجا تو خان کا

سدمر حب طاعیا پور کے امیر حس ایلکا لی لی جاں تیمور خان کو تحب یر پھلایا وہ حا ط بعد کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی ایسی تصرف میں لاکر حد اور سکے ادسنی ایسے نام کا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

نام کا جاری کروادیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

۱۲۳

واضح ہو کہ سلیمان خان شبوت ابن ہلاکون خان کی نواسون میں سی ایک شخص تھا آخر ۳۹۷
 سات سو اکتالیس ہجری میں بسبب سی شیخ حسن جو بانی کے شاہزادی ساتی بیک سی اوسکا نکاح
 ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹھا اور ماہ شوال ۸۳۷ھ سات سو چالیس ہجری میں باتفاق امیر شیخ
 حسن کے اوحان میں گیا اوسجائے بہت خلق اللہ اوسکی جینڈی کی نیچی جمع ہو گئی — اسی اشارہ
 میں امیر شیخ حسن بزرگ فی سمرہ جہان تیمور خان کے قصد آذربایجان کا کر گیا اور سلیمان خان
 اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بہاری ہوئی لشکر فدا کو شکست ہوئی امیر شیخ حسن
 ایکانی جب دارالسلام میں پہنچا تیمور خان کو جو نہایت ناقابل تھا موقوف کیا اور در سال ۸۳۷ھ
 سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کا دن ہو جب حکم اپنی بہائی طغا تیمور خان کے
 متوجہ سنجہ عراق اور آذربایجان کا ہوا اور اسجاںب سی ملک اشرف بن تیمور تاش بن جو بان ہو جب
 اشارہ اپنی بہائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کا دن کو شکست ہوئی بہاگ گیا بعد اپنی بہائی
 کی خدمت میں پہنچی کی سسر داروں سی لڑنے گیا دمان مارا گیا — اور ۸۳۷ھ ہجری میں طغا تیمور خان
 یہی خواجہ بکھی سسر دار کی ہاتھ مقول ہوا القصد امیر شیخ حسن جو بانی فدا شکست دینی شیخ علی کی جانب
 دیار بکر اور بلاد روم کی گیا دمان جا کر قتل اور غارت اور شہر دمن کو بہت خراب اور ویران کیا اور
 صیح و سالم دمان سی مرا حبت کی — اور در میان ۸۳۷ھ سات سو چالیس ہجری کی سلیمان
 اور امیر یعقوب شاہ کو مع ایک جماعت امراء کی جانب روم کی پہچادہ لوگ دمان شکست کہا کر
 آئے اسلئے امیر شیخ حسن یعقوب کو بسبب اوس تفصیر کے جو اوسنی لڑائی میں کی تھی مقید کیا
 — امیر شیخ حسن کی جو روم کو خاقان غزت ملک کہتے ہیں یعقوب شاہ سی محبت رکھتی تھی
 اوس عورت فی بیہ خیالی کر کے لائیری خاوند کو اس موزی ہائی بسبب اس بات کی کہ کسی محبت
 رکھتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتوں سی ملک منگل کی رات ستائیسویں رجب کو شیخ حسن کی پاس

بیان حکومت ملک شہرف کا بن تیمور تماش کا

۱۲۴ گئی اور اس کی خفیہ ٹیکر ایسی کیجی کہ وہ تڑپ ہی لگا آ کر کارِ حصیہ بیڑے رہی بہت اوسسی روز اور مکر چڑائی کا کیا ہر حصیہ بھوڑے یہاں تک کہ وہ مر گیا حواہ سیماں نے اس مقام پر تہ تیغ کہی سے سے رجرت سوی رفتہ بقصد و چیل و چار و در آخر حواہ امتدادہ اتفاق حسن ملی چکوہ رنی در دست مساں و در راروی عود حصین شیخ حسن بہ کرت حکم دیدہ تمام در دست میں رہی جست رنی خانہ دار مردا ملک میں دوسری درودہ فتحہ مالکار موہی احوال اور انصار کی چپ کر محل سسی لنگر بہاگی دروں تک یہ حال کسی پر بہلا تیری دور تمام امیر دن کو اس امر کی خبر بھی نہ دست و خواہ لنگا یو کی عرت ملک اور تمام قاتلین مارتا کو یکر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک شہرف بن تیمور تماش کا

صبح ہو کہ وقت فتول ہوئے ایسی بہائی کے ملک شہرف ایسی جیاعی الستی کی ساتھ حدود ستیرا میں بہا ح او سے یہ حشرشی تریر میں آیا۔ اسی اشار میں امیر سیور عاں لی عکہ دریاں در ا حصار و روم کے محوس تھا لنگر شہر کی کوتوال کو قتل کر کی ملک شہرف نامی ماستی سسی عا ملا۔ اور سیماں عاں لی ح محبت امر اور مرداں ساہ کی دیکھی حاسے یار مار کے چلا گیا حد در در دریاں اد کی طریق اتفاق کا عاری رہا آ حصر الامرا دین ہی اختلاف ہو گیا ایک رات کو ماستی اور سیور عاں تریر سسی لنگر حاس عوی کی گئے ملک شہرف نے ہی اد کی بھی تعاف مں حرکت کی صحرا ہی عا ملا دین حاکر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہو سیور عاں اور ماستی کو شکست مہنی اوس وقت ملک شہرف نے موضع تاویل بر رول کر کی ایک شخص سسی رستیر داں کو تخت پر بٹھلایا اور حکم دیا کہ اسکو دو سیر داں عا دل کہا کر دیہ مہادی ہر دادے ح گچ میں یہی قاصی محی الدین ردعی واسطی صلح کردالی کی ماستی کی طرف سسی اور نکلے یاں آیا ملک شہرف نے صلح ماں نے سیور عاں کو یقین نہ آیا امیر الکیان دلہ امیر شیخ حسن بر رگ کی تہہ سسی مار لگا۔ اور ماستی ایسی چوٹی بہائی کے یاس گیا دماں سسی درون ح تریر کے

بیان حکومت ملک شرف کا

۱۲۵

تبریز کی متوجہ ہوئی جب تبریز میں آئی ملک شرف فی اپنی چچا نبر گوار کو اسی طرح پر
 قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہ ہوئی کہ کس طرح مارا بعد اسکے قتل کرنی کی مستقل ہو کر حکو
 کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی اسی کی کہ جس کسی سی ہو سکا آران سی اور آذربایجان سی
 بیگ کر جہان امن پایا وہاں جا بسا۔ اول موسم بہار ۸۵۷ھ سات سو اٹھتالیس ہجری
 میں ملک شرف نے قصد جنگ شیخ ایلیکانی کا دین کر کے جانب نبدی ادکی کوچ کیا۔
 امیر شیخ حسن شہر میں محصور ہوا ملک فی محاصرہ چند روز کی ہراساں ہو کر جانب تبریز کی حرکت
 کی اور محرم ۸۵۷ھ سات سو اکیاون ہجری میں اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہان نے
 لوگ لڑتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑھا اور دو نہار دینار نقد زر سرخ
 منہ اجاس ایک لاکھ دینار کی ملک شرف کی خدمت میں اصفہانیوں نے بھیجی اوقت
 مراجعت کی اور ظلم اوسنے بشمار کئی میں چنانچہ اوسکی ظلم دیکھ کر شیخ صدر الدین صفدے
 جانب گیلان کی۔ اور خواجہ شیخ کچی شام میں گئی اور قاضی محی الدین بردسی دشت قیاق
 میں گیا اوس شہر کے سرای میں جا کر ٹہرا۔ اور جانی بیگ خان حافظ ادس بادشاہ کی خط
 کرنے کو حاضر ہوا ہتا اتنا روعظ میں شرح ظلم ملک شرف کی اس طرح پر تقریر کی کہ بادشاہ
 اور اہل مجلس کو طاقت کچھ پوچھنی کی نہ تھے ظلم سن سنکر سن ہو گئی تھی بعد ازان جانی بیگ
 خان نے دہینی کے عرصہ میں لشکر جمع کر کے ۸۵۷ھ ہجری میں وہ عادل مسلمان ملک
 اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قیاق سی متوجہ جانب آذربایجان کی ہوا بعد بیان پہنچی کے
 ملک شرف خبر بر ظربائی اوسکو قتل کیا چار سو قطار اونٹوں کی جولدی ہوئی جواہر اور زر
 اور اجاس کے تھی ملک شرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تھی جواہر کوٹے
 پہر دشل نہارا دی لیکر تبریز میں آیا لشکری اوسکے راہ میں جو فردکش ہوتے ہوئے
 اور رسد پاتی ہوئی آتی تھے کسی کی مجال اتنی نہ تھی کہ ایک مٹی گہاس کی بے دینی قیمت کے
 سی کسان سی لیوئے ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی بزرگی بیگ کو موپچا

سان وفات بانی شیخ حسن الیکانی کا

۱۲۶ ہزار سوا کی ترسریں چوڑ کر آب حشر عیسٰی مردم رحمت کر گیا بعد توڑے رماہ کی سرری کا
دختر نے آکر حردی کہ ماب مرض الموت میں گرفتار ہی اسلیٰ داخی حق کو ایسا مائیتا کر
خود مشوح دست قیاق کا ہوا داخی حق اوس ولایت پرستولی ہو کر ملک شہر و کے
طریقہ پر چلے لگا بی دہی ظلم جاری کیا

سان وفات بانی شیخ حسن الیکانی کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

۵۷۷ صبح ہو کہ سات سو سواں بھری میں امیر شیخ حسن سرگ درمیاں بعد ادکی فوت ہوا
اوسکا بیٹا سلطان اویس سد سلطنت اور جہا گیری پر درمیاں سہہ کور کی بیٹیا اور درمیاں
۵۷۹ سات سو سواں بھری کے اوسے قصد شہر آدر بجاں کا فرمایا اچی حق اوسکے
مقابلہ مر آما لیکن شکست کہا کر تریر کو چلا گیا سلطان اویس ہی اوسکے تفاق میں اوسے سپہر
پہا پیر و ہاں سی اچی حق بجاں کو چلا گیا اور سلطان تارہ رستہ دی میں داخل ہوا ماہ رمضان
۵۸۰ سات سو ستالیس بھری میں جید امر کو حور سر حلاف تہی یا سا میں مقید کیا اسلیٰ ایک
جماعت امر ادا اور آغیاں اوسحا نے کی اچی حق سی ملکی سلطان الی امیر علی کو ادکی دمع کے
واسطی روانہ کیا امر علی سب اوس کہہ در یہ کی حو سلطان سی رکھتا تھا اچی حق سی
آب حاں کو شکست کہا کر ہاگ کیا اور ماہ ستاہ لے حانہ بعد ادکی مرحمت فرمائی ۵۸۱
سات سو ساٹھ بھری موسم بہار میں میر محمد مظہر لے لشکر لیکر آدر بجاں پر چڑھائی کر کے
اچی حق کو شکست دی جیدہ سر سر میں مقیم ہوا اسحاں آدواہ سلطان اویس کا سک پیر
اچی حق لی مرحمت کی الکی دفعہ اچی حق کو ماہ ستاہ لی قتل کیا ۵۸۲ سات سو
بیسٹھ بھری میں خواجہ مرھاں لے جو کہ حانہ سلطان اویس سی حاکم بعد ادکا تہا راہ لعلت
اور عصیاں کی اختیار کی اسلے سلطان حاسب دار السلام کی گیا خواجہ مرھاں شکست کہا کر

بیان سلطنت حسین بن سلطان اولیس کا

کہا کہ محصور ہوا پہر بطور عجز و انکسار کی پیشینہ آکر دروازہ بغداد کی کھول دے سلطان اولیس نے ۱۲۷

اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینے کے دیار بکر کی راہ جا کر موصل کو فتح کیا پہر جانب مار دین کی گیا وہاں تیریز کو مراجعت کی اور ۸۷۷ھ سات سو بہتر بحری میں سلطان اولیس نے امیر ولی کی مہم پر توجہ کی یہ امیر ولی بعد قتل کرنے طغایتمورخان کی ولایت نازندان پر مستولی ہو گیا تھا غرضیکہ جانبین سی مقابلہ سخت ہوا آخر کار شکست امیر ولی کو ہوئی اور سلطان نے سھان ملک دشمنوں کا تعاقب کر کے مراجعت کی آخر ماہ ربیع الاول ۸۷۷ھ سات سو

چتر بحری میں سلطان اولیس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام امداد اور ارکان ولایت اور قاضی شیخ علی کجانی نے بادشاہ کی سرہانی سپہ گرد صیت طلب کی اور سنی کہا کہ سلطنت حسین کری اور حکومت بغداد کی شیخ حسن سی مطلق رہے اور ان لوگوں نے عرض کی کہ شیخ حسن شیخ حسین سی بڑا ہے ایسا نہ کہ انہیں جنگ و جدال آپ کی بعد قائم رہی بادشاہ نے شریع کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ بہتین اختیار ہے اس لفظ کو سنی اجازت تصور کر کی شیخ کو قید کیا پہر سلطان اولیس کو بولنی کے تاب طاقت نہ رہی تھی کیونکہ جاڑی بند ہو گئی تھی دوسری نارنج جاد الاول کو فوت ہوا اوسے ات کو شیخ حسن کو بھی عمارت دمشق میں لجا کر زمین میں کارڈائی اور سلطان اولیس کو سردان میں دفن کیا

بیان سلطنت حسین بن سلطان اولیس کا

د واضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اولیس دوسری روز بعد انتقال شاہ اولیس کی باتفاق جمیع امداد اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہوا حسین نے اوایل بیمار ۸۷۹ھ سات سو اسی بحری میں جانب قلعہ ارجیس کی جو تخت اشرف قراچہ ترکمان کے تھا لشکر کشی کی انجام مہم کا صلح پر نہتی ہوا قراچہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شمول نظر عافیت کا ہوا اور درمیان ۸۷۹ھ سات سو اسی بحری کے ایک جماعت امداد کی سلطان حسین سی بہرگی تھی

سان سلطنت حسن بن سلطان اویس کا

۱۲۸ وہ لوگ مثل سرائیل — اور عند القادریہ تباہ کی تہے عرصہ ان مایوں کی پہ تہی کہ عادل
 آغا کی حکومت اور استیلا حاکماری اسلئے وہ عداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر و تہاد
 کے سلطانیہ سی صاحب محالیں کے گیا اس کرکوں کی لوح میں سی اوں لوگوں کو بیکر کر ماسیہ
 قید کیا اور اسی سال میں دریاں عدائے کے ایک جماعت امراء سے امیر اسماعیل بن امیر درما کو
 حاکم صاحب سلطان حسن کی سی داں کا حاکم تہا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تحت حکومت
 ٹھایا حسب یہ حاکم سلطان حسن کو بھی لوح صلاح وقت کی ایک دریاں اس کے نام بھیج کر اس کو
 اور اس عہدہ پر بحال کیا — اور سر علی نے عداد میں اس کے نام امور ملکی اور حکی میں بطور
 ایسا دخل کر کے اکثر دلا میت عرب کو تحت تصرف ای میں لایا — حسب سلطان حسن اور
 عادل آغا کی سر علی کی استیلا اور معاودت کی جہائی سیباہ کثیر لیکر دارالسلام کے صاحب گئے
 — اور ستا ہر ادہ شیخ علی اور سر علی سب برہمتی طاقت حاک کی صاحب دست کے ہاگ لئی
 عادل آغا کی اوکا تاق کیا عد محاصرہ قلدست کے ستا ہر ادہ شیخ علی سی صلح استیلا
 کی کہ صلح دست میں حکومت وہ کرتا ہے دارالسلام عداد سی کچھ عرض کرے عداد میں عداد
 کو مرا حسب کی داں سی سکر بہت سالیگر سلطانیہ کو گیا اور عین ہوسم حارے میں شیخ علی
 اور سر علی کی سب استعدای بعضی مردماں عداد کی اس صاحب کو کوچ کیا سلطان حسن
 نے ہی محمود دداتی اور عمر قیاتی کو اد کی مقابلہ کے واسطی ردائے کیا وہ ددو امیر علی کے
 بنجہ میں عد ہو کے اور خلق کثیر ماد ستاہ کی لشکر سی ماری گئی سلطان حسن یہ حاکم
 صاحب تہزیر کی ہاگ گیا راہ میں بہت صدر اوٹھا کر ہزار خرا لے عدہ تہزیر میں داخل ہوا
 اور اہل شہر سات سو چور اسی جہری میں عادل آغا قلاع سے کی فتح کرنے پر
 تمام بہت مصروف تہا اور سلطان حسن نے بہت لشکر اس کے مدد کو بھیج دیا تہا اسلئے
 درصت عمت حاکم سلطان احد میں سلطان اویس نے حکی برابر کوئی شخص رڈی میں پر
 ستفاک مہاک رہا بخیاں محالفت ای ہی ہائی کے تہزیر سی صاحب اردیل کی گیا ہر حد

بیان سلطنت سلطان احمد کا

ہر چند کہ سلطان حسین فی اوسکی پاس کئی قاصد بھیج کر مرہیت کرنی کی خواہش کی اوسنی ہرگز منظور نہ کیا بلکہ اوسنے دہان جا کر لشکر فراہم کر کی شل پلائی ناگہان کی تبریز پر چڑھائی سلطان حسین متحیر اور سر اسیمہ ہو کر کسی گوشہ میں جان بچا کر چھپ گیا لیکن قضائی چینی مذہب یا اسی بات کو اوسکی لشکر کی کہیں سی ڈھونڈ کر پکڑ لایا اوسنے فوراً قتل کر ڈالا کہتی ہیں کہ سلطان حسین ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تھا گاہی گاہی وہ انحال جولایتی مردوں کی نہیں ہے کیا کرتا تھا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اولیس کا

بعد قتل کرنی اپنی بہائی سلطان حسین کی احمد کو تخت پر بیٹھا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان بایزید بہاگ کہ عادل آغا کی پاس چلا گیا اوسنی سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پھر دہان تبریز میں آیا۔ اور سلطان احمد بسبب اسکی کہ ابھی اوسنی کچھ مضبوطی اور تکیں اور قوت پیدا کنی تھی جنگل کی جانب بہاگ کہ ترندین چلا گیا پھر مادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا آثار راہ میں بعضی امداد کے بسبب ہوا خواہی سلطان احمد کی عادل آغا سے خلاف جب پیدا کیا اور وقت اوسنی صلاح وقت تعاقب کرنا چاہا مگر سلطان احمد کی طرف مرہیت کی اور سلطان احمد دوسری دفعہ پر تبریز میں آیا اسی اثنا میں سلطان احمد نے یہ خبر پائی کہ شانہزادہ شیخ علی اور میر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتے ہیں اسلئے سلطان احمد نے اوسکی رڑی کا قصد کر کے اوسکی طرف کوچ کیا نوح ہفت روزہ میں دوزن لشکر کا مقابلہ ہوا عزیز چاتی جو سلطان احمد سے کہتا تھا شانہزادہ علی سے مل گیا اسلئے سلطان احمد کو یہی بہاگ سر راہ خوشی تھی بھوان کو چلا گیا دہان جا کر قرا محمد ترکمان سے جا ملا۔ قرا محمد واسطی معاونت سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شانہزادہ شیخ علی اور میر علی بادوک کی آیا سلطان احمد کو ابھی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شانہزادہ شیخ علی اور میر علی بادوک مقتول ہوئے ترکمان لوگ بہت ہال اور دولت لیکر اپنی وطن کو مرہیت کر گئے اور سلطان احمد تبریز کو چلا گیا

بان اولاد جنگر خان کا

۱۳ اعداد ان درساں سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیاں اور وقایع ہوئے ہوں
 لڑائی ان دو دوسروں میں ہو رہی تھی کہ تمور صاحب قراں عراق اور آذربائیجان میں پہنچا پھر
 مہم کی اور ہی تھک چکے تھے اور حال سلطان احمد کا اور کشت اور کے مشعل ہوئے تھے
 اترا اللہ تعالیٰ آگئی سب کو روکا اب دل پہ چاہا سی ظاہر قلم کو ایراں سی حاسہ توں
 کے اوڑاں میں حال جینا می خاں کا احمد کے اولاد کی جو جیت گیا ہے بہت مختصر کر کے
 لکھوں تاکہ کتاب نہ بڑھ جائے اور مطلب ہی رہ جائے

دکتر سلطان جینا می خان معہ اوسکی اولاد اور

افرای اوسکی کی جو مملکت توران میں تھی

دراست ہو کہ جینا می خاں جنگیر خاں کا دوسرا بیٹا تھا وہ سب عقلمندی کے امام ایتی
 ہا سوں پر شرف و ہمت رکھا ہوا جنگیر خاں کی وفات تقسیم کر لی ایسی سلطنت کی حکومت
 دار ماردار الہر — اور ملا دور — اور کا سر — اور بد خشاں — اور بلخ کی اوسکی
 دی تھی اور اس لڑکی کو قراچا دیوایں میں سو جو جی کو حسی یا جو میں بیت میں حضرت مہقر
 پتور میں سرور کیا تھا جب جنگیر خاں فوت ہو گیا جینا می کو کرا کر اوقات ملاست میں ایسے
 پہائی اوکڑائی قآن کی متول رہتا اور حق الوح اوسکی تعلیم اور تکریم میں سالوہ کرتا رہتا
 اور بدوں متورت اور لے استقواب قراچا کی کسی کار میں دخل دیتا اور ات وقایع
 اوس زمانہ کے کسی ایک یہی کہ دریاں سٹہ پھر ہی کی موضع تاراس میں جو کہ ایک گھاٹ
 تیر درجہ کا اسی واقع ہے ایک شخص محمود تارالی نام شہادت و حام پیدا ہوا اور اسے
 حمد شہیدی لوگوں کو دیکھا کہ بہت خلق اللہ کو انیامید کر کے کارا اور مارا اور اس کے اور
 سہروں کو حلقہ لکھتے آیا کرنا جب اتنی پہر ہاڑ مریدوں کے اوسکی پاس ہو گئی اور
 واردہ جینا می خاں کو — اوسکی انصار اور انصار کے کارا سی لکا کر آب بخارا کا حاکم

بیان اولاد خچکیر خان کا

حاکم ہو بیٹا اوسنی تارابی کی نام کا خطبہ بھی بخارا میں پڑھا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو ۱۳۱
 اوسنی قتل کیا اوسکی مستولی ہوئی سی اور باشتون کی بن آئی چوریان اور لوٹ بہت ہوئی
 روز روشن میں ہتولی لوگ لٹ گئی اور باشتون اور بد معاشون کی یہ حالت تھی کہ جس دو قہند
 کے گھر میں جا گھسی جو چاہا سولیا بادشاہ کی طرف کسی کچھ مانعت سہات کی نہ تھی — وہ
 دازدوخ اور امرا چختائی کی جو بہاگ گئی تھے ادھون نے سپاہ جمع کر کے پہر بخارا پر چڑھائی
 کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت مغلون کے دھین اوسکی کرامات کی باتیں شکر جنگ
 کرنی کا ارادہ نہ تھا بلکہ سیکا ہیا و نہ پڑتا تھا کہ اوسی رے اتفاق سی اسی اثناء میں ایک
 تیرغینی اوس شیخ تارابی کی ہاتھی میں کسی مخالف کا اگر لگا اوسکا تو فوراً کام تمام ہوا بلکہ سب
 کثرت بخارا کی کسی نے نہ جانا کہ پیر جی کی جان پر کیا بتی اور مغلون کے دھین جو دہشت اوسکی
 کرامات کی چاہ گئی تھے وہ بی شکست کہا جی ہی بہاگے شیخ تارابی کے مرید دن نی اولکا
 تقاب کر کی قریب دس ہزار غل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مر اجبت کر کی پر سے محود
 تارابی کی لاش کہیں لاشون میں مل گئی تھی کستی اوسکو تالاش نہ کیا سب مرید دن نے یہ تجویز
 کی کہ شیخ غایب ہو گیا ہے اسلئے سب فی متفق ہو کر اوسکا محمد علی کو قائم مقام کیا القصد جب
 یہ خبر بادشاہ قراچار کو پہنچی اوسنے ایلدرنویان — اور حکمن قورجی کو اس قہنہ کی فرج کرنا
 کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر فرادان لیکر طرف بخارا کی گئے ہم حسب دخواہ ادھون فی انانکے
 کر کی قتل اور لوٹ کا ارادہ کیا اکابر اور شرافت بخارا فی یہ عرض کی کہ ابھی قتل اور غارت
 لکڑین ہم ایک عرضی قراچارنویان کے پاس پہنچی میں بعد اسلئے ضبط حکم صادر ہوگا
 وہ آپ کیجی گا ادھون فی منظور کیا قراچار نے عرضی پڑہ کر حکم عفو جرایم کا دیا چختائے خان
 ماہ ذیقعدہ ۸۳۸ ہجری میں فوت ہوا شیخ آدمی اوسکے اولاد سی تحت سلطنت توران
 راج کر گذرے میں خجکی تفصیل یہ ہے

اول بیو نسکا بن چختائی خان

سان اولاد چکیر خان کا

وہاں کوں سوکاں جیتی حال بدوت ہولی سوکاں کی لیس
سہی قراچا رویاں کی وہاں دشاہ ہوا ہاں رویاں متارالہ سے
اور کی ایام دولت میں دریاں ^{۶۵۲} چہ سوماں ہجرے کے
مالم حادوالی سی چلک کی عزاو سکی لوستی رسی ہوئے

۱۳۲

اور وہ حاقس مت تو راہی گورکان سکوہ و ہلاکو کی او سکی ایک
میاں قراہلاکو کی سل ہی سارکتا ہ تھا حو کہ وہ بیچہ تھا اسکی عورت
بدوت ایسی حادو کی حو سلطنت کا سد و لب کرتے تھی

۳

مالسوں ماماں اس جیتی حال مورج لوگ سکوما لکوتی ہیں

۴

سارک ستاہ میں قراہلاکو بدوفات مانو کی تحت کا وارث

۵

ہواق حال میں مستوار میں متوکان اسی ایام دولت

۶

میں حواساں برت کر کستی کی تھی حب افاقاں میں ہلاکو سی تسکست

سہا کر ہاں گانہاں میں حاکر سلماں ہو گیا تھا بد مسلمان ہولی کی سلطان

حیات الدین اوسکا نام رکھا گیا آخر ^{۶۵۸} چہ سوماں ہجرے میں

فوت ہوا

لگی اس ساراں میں جیتی خاں

۷

لوقا تیمور میں قلاعی میں لوسی میں سوکان

۸

دو آسماں میں راق خان یہ عادل اور بلند مرتہ بادشاہ تھا

۹

کو چاک حال میں دور آسماں

۱۰

مالسوں قلاعی لوری میں متوکان

۱۱

ایک سو قافاں میں دور آسماں

۱۲

کک خان میں دور آسماں کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تھا بلخ میں

۱۳

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۳

بلجین قتبہ الاسلام اوسنی نبوایا ہی

ایچنگدای خان بن دواسجان

دوایتور بن دواسجان

سرین دواسجان ہندوستان پر ہی اوسنی لشکر
کشی کے تھی

جنگنی بن ابوکان بن دواسجان

میسور بن تیمور بن ابوکان اوسنی اپنی بہائی پر خروج
کر کے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونوں چوچیاں
کٹوا ڈالیں تھیں بہہ پاگل اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تھے
کیونکہ والدہ کو یہ کہا کہ تونی مجکو باغی مہونی کی صلاح دے

تھی اسیواسطی تری چوچیاں کٹوا ڈالیں

علی سلطان جو کہ نسل اوکدای قاآن سی تہا

محمد خان بن بولاد بن کوہنگ خان

قرآن سلطان بن میسور بن اورگیمور بن بوقا بن تیمور بن

بوری بن مشکوکان جو درمیان ^{۳۳}سہ ہجری کی تخت نشین ہوا

دشمنہ خان اوسکا نسب ہی اوکدای قاآن تاکہ پہنچا ہی

عبد مقتول مہونی قرآن سلطان کی امیر قرغن نی اوسکو بادشاہ

نیا یا عبد گزرنے دو سال کی اوسکو بہی قتل کیا

بیان قلیخان بن سورعد بن دواسجان — امیر قرغن نے

دشمنہ کو قتل کر کے بیان قلی کو بادشاہ نیا یا اوسکی

اچھا بند و نسبت اور عدل کیا درمیان ^۶سہ ہجری کی قتل

سان اولاد جنگر خان کا

تیمور نامی ایک مسلحی جنگی کھاج میں امیر قمر کی ہوتے
سب کینہ دیر کی رحمت یا کر سکا نگاہ میں اس امیر
مملکت یا کو تشہید کیا اور اب حاکم صدر کی ہوا گیا
مسلوں نے ہی اس کا اتفاق کر کے صدر میں حاکم اور سکون کر
پوری پوری کیا اور اس امر میں کی مٹی امیر راوہ عبداللہ کو
اس کی قائم مقام کیا اور اسی عمر قند کو دارالسلطنت بنایا اور
سب طبع حاتون یاں ملی کی عہدہ حرکت کی تھی اور اسی
ما مراد ہی لگنا

۱۳۲

تیمور شاہ میں سید تیمور میں لوگوں میں دو آسمان امیر راوہ
عبداللہ نے مدد قتل کر کے میان تلیمان کی لوگوں کو شاہ
شایا — اور امریاں سلطنت کے طریق اطاعت کی مٹی
کر کے اتفاق امر حاکمی راس کی حرکت کو لا دینو سکاس
قراچار دیوانی سہی تھا حاکم امیر راوہ عبداللہ کی طرح کہا
حاکمیں سی لڑائی ہوئی امریاں سلطنت کے نسخہ مٹی تیمور شاہ
اور امیر راوہ عبداللہ کو قتل کیا — اور دیار ماوراء النہر میں
جہڈا مادسا ہی کا ملک کیا وہ شخص سلیم بنس کم آرا آدمی
تھا اور اکثر اوقات شراب حواری میں رہتا تھا اس کی چوٹی
تو ران بھر آگیا تھا

۲۳

تو علیہوں میں اس امیر راوہ میں دو آسمان — مٹی شہادت
امیر قمر کی روس جہ میں وہ حاکم ہو گیا تھا اس کی
حریریتانی ماوراء النہر کی مٹی درمیان سہی بھری کے

۲۵

بیان اولاد چلیز خان کا

ہجری کی واپس گیا اکثر امرا کو اپنا مطیع و منقاد کر کے مرہٹہ ۱۳۵
کر آیا اور اسکی آنے کی بعد جب امیر وین پیر نزاع اور جھگڑا
پڑا سنی درمیان ۱۳۳۷ء سات ستر لیسہ ہجری کے پہر
شکر کشی کی میر باغیر جلا پر اور امیر بیان سلاز کو قتل کیا
اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کر کے
مرہٹہ کر آیا

ایک اس خواجہ بن تو قلعہ تھو خان ہی کہ بعد مرہٹہ اپنی باپ
کے ماوراء النہر میں بادشاہ ہوا اور درمیان ۱۳۶۵ء سات سو
پنہٹہ ہجری کے مقتول ہوا

عادل سلطان بن محمد بولاد بن کو نخل خان اسکو پانی میں اور اسکی
وزیر تہی ڈوکر مار ڈالا تھا

قبول سلطان بن دورچی بن ایچکدا ی
سیور غمٹش خان بن دشمند جہ خان جسکو حضرت صاحبزاد
امیر تیمور گورکان نے تحت خانی پر بحال رکھا

سلطان محمود خان بن سیور غمٹش خان کہ امیر تیمور نے بعد فوت
ہونے اور اسکے باپ کی سبب موافقت اور عہود کی حکم دیا کہ
اوسکا نام فرمانوں کے سر پر لکھا جایا کری — واضح ہو
کہ اسجائی تک مرزا انجلیک گورکان کی رسالہ سی لکھا گیا یہ
رسالہ اوسنے خاٹان الوسی اربہ کی ذکر میں تصنیف کیا ہے
— اب ہم اسجائی ہی حالی امیر تیمور گورکان صاحب قرآن کا بیان
اور اسکی اولاد کا بھی حال مختصر اپنی وقت تک لکھیں گے فقط

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

بیان امیر تمور کا

۱۳۶

اس میں ذکر فرمان سرگ اور کشور کشائی امیر تمور صاحب فرمان
اور اسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی
بیان نسب امیر تمور گورکان کا

دس صبح ہو کہ مورخوں نے امیر تمور گورکان کا دستور لکھا ہی کہ امیر میورں امیر ترخان
— س امیر رکل — س امیر المکر — س اکل — س دراجار نویاں — س سوجھ —
س امیر دھمی رلاس — س فاحولی بہادر — س تومہ خاں — س مستقر خاں —
س قاندو خاں — س دودوس خاں — س موقا خاں — س نور مرقان —
س الاقوا ہی حو کہ سل فیان سی ہی اور قیاں کی سل حضرت آدم ۷۱ مکہ اور لکھنچا پو
اور اسکی بیان کرنی کی کچھ حاجت ہیں

بیان تبار حال امیر تمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچی تک

امیر میور صاحب ترخان امام صابں اور اداں حوالی میں ایسی طرح یرایام سر کرتے تہی دریاں
۷۱ سہ سات سو اکٹھ ہجری کی کہ تو قلیق تمور خاں نے حب قصد لسمہ اور ار الہر کا کیا اور
حب آس محمد سی لشکر عور کر کیا اور صلح ہو چکی اور سوقت امیر میوری سب مصلحت کی دل
احارب مر حب کی لیکر دوی امراء خاں مگور میں آکر تفریک کلمات دلدہر کی او کو مقام
مسر و کیں سی عور کر دیا امراء نہ کور لے تار رتہ اور بحاس کی او سکے ماصیہ میں ہا کر حکو
یوناںوں نصہ کش کے امیر تمور کو دے امیر میوری ادس ولایت میں جا کر تہوڑے عرصہ میں
ہب سات لشکر جمع کر لیا اسی اتار میں امراء تو قلیق تمور خاں کے او س سی ہر گئے اور ماد تار
ہی شکست کہا کر ہاگ گیا بعد ازاں امراء اور ار الہر سی امیر میور ٹرا کر اوقات شکست لھوں کہ

بیان امیر تیمور کا

مخالفوں کو ہوتی رہی ان لڑائیوں کا حال تاریخوں بسطہ میں لکھا ہوا ہے اختصار چوڑا جاکا ۱۳۷
غرضیکہ درمیان ۶۳۷ سال سوتلپہٹہ سحری کی دوسری دفعہ پرتوجہ جانب دوار انہر کی
ہوا۔ امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سی آیا تھا وہ بھی باتفاق امیر تیمور کی ماوراء النہر
گیا جب تو قلعہ تیمور نے امیر بایزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی نے خوف کر کے جانب
خراسان کی بھاگنا اختیار کیا گانہ خوراشا پر وہ بھی مقتول ہوا۔ اور امیر تیمور صاحب قران
بسبب سہی امیر حمید مقرب تو قلعہ تیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق باد
نے حکومت تو منات شہر سبر کی امیر تیمور کو مرحمت کی۔ اور عین طلب موسم زمستان میں
خان مذکور بارادہ غزم استیصال میر حسین کی چونکہ خوش ہو رہا تھا حکم دیا کہ اس پر چڑھائے
کیجا دی ناگاہ کچیسر و خلانی امیر حسین سی بانجی ہو کر فحافین سی آٹا اسی امیر حسین نی ارادہ
بھاگنی کا کیا اس واسطی تو قلعہ تیمور خان نے بھی قصد مرحمت کا کر کے اپنی بیٹی الیاس خاجہ
خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کیا اور ایک جاعت امار اور کچھ سپاہ اس کی لگا بانی
کی واسطی چوڑ کر چلا آیا اور یہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان ہیشہ الیاس خواجہ خان کی لشکر
میں رہی اور نیکنگ ساری لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا۔ بعد جانی تو قلعہ تیمور خان کی نیکنگ
نے ہاتھ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہ امر سب امار پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ ماثر پر
بہت شاق ہوا اسلئے عنان غریمت واسطی طلب شیخ امیر حسین کے منوط فرما کر بابان جوق پر
اور پر ایک کوئی سانج کی ملاقات ہوئی ۶۵۷ سال سوتلپہٹہ سحری میں الیاس خان سی اسلئے
کا ارادہ کیا موضع قبا میں دن دو لشکر دن کا مقابلہ ہوا اور لڑائے ہوئی لگی انجام کار
فتح و نصرت امیر حسین اور امیر تیمور نے فتح پائی اور فحافین کی آدمی بہت مارے گئی
اور الیاس خواجہ اور امیر نیکنگ نی بھاگ جانا اور بعضی امار جہ مقید ہوئے اور امیر حسین
اور صاحب قران کا میاب ہو کر اپنی مقام کو مرحمت فرمائے۔ آخر فضل بہار میں
الیاس خواجہ بغرم مقام ماوراء النہر پر چڑھ کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پر مقابلہ پرائی

سان امیر تیمور کا

۱۳۸ ہجری میں ٹرائی ہوئی ہڈائی سام جنگ لائی مشہور ہی اس ٹرائی میں خند حرکت
 امیر حسین سی مخالف طبع امیر تیمور کی سرور ہوئی اس واسطی امیر تیمور نے اس کی سیاہ کو قتل
 کر ماسرور کیا و یہ دس ہزار آدمی کی سیاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ ہباگ کر موضع
 سروریر جائزہ صاحب دران نے ہی اس کا قاتل کر کے قتلہ الاسلام تلخ ہر جا کر ڈرا
 نہ داران لشکر حصہ عام سمرقند کی گیا مگر بسبب ممانعت مولانا راوہ سمرقندی سے اور مولانا
 حردک بخاری کے اور بسبب موافقت مایا اداں دونوں کی کی اس مشہرین کو لشکر
 راہ ہدی نہ داران دریاں جاریا یوں لشکروں کے دماہیل گئی اسلے لشکر کی حاصہ
 کی مراجعت کی — اور امیر حسین اور امیر تیمور نے یہ صریحت اتر سکے حد و علان مہام ملکہ
 کر کی مراجعت کی امیر حسین مائی سوای کو چلا گیا اور امیر تیمور تہر سر کو رجعت کر آیا اور در
 شہ سات سو شہید بھری کی لسیب جل جوری بعض معسین کی دریاں امیر حسین اور
 صاحب قراں کی یہ مراجعت اور راج حایم ہوئی در و دریں تک ٹرائی ہوتی رہے
 مگر کو میں امیر تیمور گورکان کو فتح ہوتی رہی دریاں شہ سات سو شہید بھری کے اتفاق
 صلح کا ہوا صاحب قراں خطہ کش کو ملے آئی اور امیر حسین قند الاسلام تلخ کو چلا گیا
 شہر کو دارالملک مایا دریاں آخر شہ سات سو شہید بھری کی امیر حسین سے ایڑ
 کو لکھا کہ ای لشکر کا کوچ کر ادا کی بہب حلد مدت میں حاضر ہو دی کیونکہ معنی مہات کا رہا
 کر مہات ضرور رہے اور لکھا کہ تہا ہی مہترہ شہرں میگ آغا کا حادثہ مسی امیر مہیدار لا
 کسکو بار کر ہباگ کر تلخ میں چلا گیا سے اسکو ہی سرادیمی سی سوای اسکی اور احوال تا
 امیر حسین سی اس طرح کی سرور ہوئی کہ امیر تیمور کو پیر کر فحالت کرنی اور ٹرما اسی ممانعت
 امیر تیمور نے شہرت اور آوارہ چڑائی اور حکم کوچ کا حاص قند الاسلام تلخ سکے
 اگر امیر اور اسکی اوس جہائی کی حوسب حانت امیر حسین کی اس کے امان سی
 ہی صاحب قراں کی جہدی کی بھی آجج ہوئے امیر تیمور دریاں شہ سات سو شہید بھری

بیان امیر تیمور کا

ہجری کی سپاہ موغور یکدشہر ہنر سی نکلے جانب قتبہ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع ساگر ۱۳۹
 پر جو نو فرسخ ترندسی واقع ہے وہاں امیر سید برکت سی ملاقات ہوئی جو کہ واسطی موقوفات
 حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تھا اور اوسنی اوسکے حال پر کچھ اتفاقات نہ کی تھی
 وہ ہی امیر تیمور سی مل گیا اور اس باکمال نے یہ فرمایا (توجہ حثیت ماسقمت فائک
 امیر تیمورنی بسبب برکت لہی اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقاف حرمین کے
 وقف کردئے اور سب چوڑ دئے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے
 رڑای بڑی ہوئی امیر حسین کو شکست ہوئی اس اثنائین صاحب قرآن فی سیو غمیش اعلان کو
 تحت خانی پر بٹھلایا اور بلخ کی باہر چا ونی ڈال دی اور آپ مہات جنگ بدل اور حرب
 قتال میں مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین بی ایچون کے زبانی یہ پیغام دیا کہ آب میری
 یہ عرض ہی کہ میری جان بچ جاوی تاکہ میں بیت اللہ کی زیارت کو جاؤں امیر تیمور گورکان
 اس عرض کو قبول فرما کر حکم دیا کہ کوئی آفسریدہ متعرض امیر حسین کا ہنوجہ ہر اوسکے دہن
 آوے جانی دو لیکن امیر حسین کو صاحب قرآن کی عہد و پیمان کا یقین نہوا اسلے صبح کی وقت
 شہر بلخ سی باہر نکلے پرانی شہر میں ڈرگنڈرات کی چلا گیا اور قریب طلوع صبح کی ایک
 مینار میں چپ گیا اتفاقات سی جس ات کو امیر حسین نکلا اوسی دن کسی شخص کا ایک گھوڑا
 جاتا رہا تھا اوسنی یہ تصور کیا کہ اوس مینا پر حسین حرمین چپ رہا تھا چہرہ سر دیکھون شاید
 کہن جگل میں میرے نظر چڑھ جائی اوسنی امیر حسین کو دیکھ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان
 بچانے کی ایک مٹھی مردارید کی پھر کرا دسکو دی اور کہا کہ کسی سی میرے حال کی اطلاع مکرنا
 اوس شخص نے یہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سی ظاہر قسم کہا کہ اطمینان اوسکے اکی فوراً امیر
 تیمور کی خدمت میں حاضر ہو کر سب حال کہہ دیا حسب احکم ایک فوجی جانب مینار کے روالہ
 ہوئی امیر حسین نے گھوڑوں کی سمنوں کی آواز سُنکر وہاں سی نکلے ایک اور غار میں چپ
 گیا جب لشکر یون فی مینار میں اوسکو نہ پایا اوس غارتک گھوڑ لگا کر اوسکو پڑا مشین

بیان امیر تیمور کا

۱۴ ماہ ہر امیر تیمور کی خدمت میں حاضر کیا صاحب قراں فی سرایا کہ میں اور سکی جان بخشی کا حکم دیدیا ہی ایسی مات سسی میں ہرگز۔ یہ دونوں کا اتحاد کرنا ایسی مات سسی مردیت کی مات ہیں ای — صاحب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سسی ماہر لائے امیر کبیر و حلائی فی صاحب قراں سسی عرصہ کی کہ امیر حسین کی میری بہائی کیتھا د کو مجرم قتل کیا تھا اور سکو آب میرے سیرد کر دی تھا کہ ایسی بہائی کا مصاص لوں امیر تیمور نے امیر کبیر کو سحان نصیحت امیر فرما کر یہ کہا کہ امیر حسین کی مصاص کی تیرے اور یہب حق میں اور حق کو یاد کرنا چاہئے اور یہ کہ امیر تیمور اور سکی ملیسی یہ بہت دیا امیر الحیا تو ایردی فی امیر کبیر کی طرف آکھہ سسی اشار کیا کہ اس ماہر حاکم امیر حسین کو قتل کر ڈال اور سسی مد من احارت امیر تیمور کی اور سکو قتل کیا ملک اور سکے دو لو میٹون کو یہی اسکے ساتھ قتل کیا — اس مقام پر گریہ مصاص اور سکی قاتل میں امیر تیمور کو یہیں شمار کرتی مگر اندازہ بخون مترسی امیر تیمور کا ششربک جو ہا قتل امیر حسین بن قاسم ہی سچ ہی سے صدائی حطہ دریں کبد است مروجہ ہے۔ نام ستارہ دگر گزشتہ کل جو داری ہوش

بیان جلوس فرمانی صاحب قراں امیر تیمور گورکانی کا اور خیر کرنی بعض مالک اور مصاص کا

دو صبح ہو کہ بدعت ہوئے امیر حسین کی — امیر تیمور صاحب قراں اتفاق اکا را دار قتل امیر سچ محمد بیاں بلدر — اور امراء اور مجا تو ایردی اور امیر کبیر و حلائی اور امیر حاکم برکات دبیہ اور اتفاق اعظم سادات نسل سید برکت اور خاں راہ الوالہ عالی اور خاں راہ علی اگر کی مار دیں مار سچ ماہ رمضان ۱۰۰۰ سات سو اکترہ بحری کو تحت سلطنت یہ حطہ سر باہوا — امیر تیمور نے تمام امراء اور ارکان دولت کو بہت انعام دئی اور لایق مر اس ہر ایک کی رذریہ اور منصب مقرر کیا اور حکومت ملج کی مرادیں سر جو عام راہیں کو دیکر حالت سمرقند کی گیارمان حاکم عدل اور حسان تہمد گان سمرقند پر کیا اسطرح پر جب

بیان امیر غمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نصرت فرما کر اون دیار کو پہی بضر بشیر آباد کی تسخیر فرما کر اہل ۱۲۱
 ۵۹۷ سات سوادنا سی بحری میں چھا لیکر ابن امیر غمور گورکان نے وفات پائی سپتور
 ریح الآخر سنہ مذکور میں مرزا شاہ رخ پیدا ہوا آخر ۵۹۲ سات سو بیاسی بحری میں
 صاحب قران فی بارادہ خراسان کی جیون سی عبور کیا بعد قطع منازل کی ماہ ذالحجہ سنہ مذکور
 میں باہر قصبہ قوشیج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ میں سپاہیوں نے قلعہ کو تسخیر کیا
 اور حسب الحکم اہل قصبہ اور غوغا پکڑ کر یا سا کو بچھڑی گئے بعد ازاں صاحب قران فی نواحی
 ہرات پر چھا دلی فوج کے ڈالی اور ملک نجات الدین میر علی شہر میں محصور ہوا تین
 چار روز لڑائی رہی آخر کار ماہ محرم ۵۹۳ میں ازراہ عجز دنیا ز کی حاضر ہوا باغ زاغان میں
 خدمت امیر غمور میں آکر حاضر ہوا لشکر یون فی ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گھس کر
 تمام لوگوں کے گھر سمار کر ڈالی اور آدمیوں کو قتل کیا پھر وہاں سی کوچ فرما کر انگ
 کوہستان کی نیچی اوتر کر حکم دیا کہ جتنی خیمانی سدا طین غور و بلوک کرت کی میں سب نکال
 لاؤ بعد ازاں جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نواحی نیشاپور میں خواجہ علی بویدار
 اور علی بیگ جوئی خدمت عالم پناہ میں حاضر ہوئے شمول نظر غایت ہوئے پھر حضرت
 صاحب قران نے ایک ایچی امیر دلی حاکم مازندران کے پاس بھیج کر حکم فرما بردارے
 اور انقیاد کا دیا ادسنی وعدہ کیا کہ غفریب ملازمت میں حاضر ہوگا اسلئے صاحب قران
 نے جانب سمرقند کی مراجعت فرمائی اور ملک نجات الدین میر علی اور تمام حکام خراسان
 کو اپنی ولایت کی جانب بچھڑے اور درمیان ۵۹۳ سات سو چون بحری کی خدمت
 صاحب قران نے بسبب مخالفت علی بیگ جوئی کی دوسرے وقفہ پھر خراسان پر لشکر کشی
 کے اور قلعہ ترشیر اور حصار کلاہ کو بعد محاصرہ اور محاربہ کی تسخیر فرما کر چونکہ ملک غیاث الدین
 سی حرکات نالایق سرزد نہ ہئیں تہین اسلئے او سکوا مواد سکے اولاد کی اور علی بیگ
 دلی قرمانی کو قید کر کے سمراہ اپنی ماوراء النہر میں لے آیا اور درمیان ۵۹۳ سات پچاس

بہان اسیر قیور کا

۱۲۲ ہجری کی صدمہ ہرات کی وفات یامیٰ معنی عوریوں نے مشہد و سادہاں رہا
 کر کے بہت سلوں کو قتل کیا اسنے لاچار و سر راہ مراں شاہ گور کاں کی کادور ایام میں
 کمارہ آب مرعاب یرتہا ہرات میں آکر بہت خلق اللہ کو قتل کیا — اور صر —
 صا جیراں لی ہی سمر قند من حاکر حاسب ملک عیات الدین سر علی اور تمام ملوک
 کرتسی حواوں دیار میں محسوس تھی حاسر جمع درماکر آب امویسی عسور کر کی ماہ رمضان
 میں دریاں ہرات کی پیکچرداں حاسب واد — اندستیاں — اور قندار اور
 رعاستاں کی لشکر کشی کے اور تمام ادس ولایت کو صرب تیغ اور ساں کی سمر کے
 اور شاہ قلب الدین حاکم سیستان کو مقید کر کی سمر قند میں پھنچا اور شاہ تاناں کو
 داں کا حاکم مایا بہ موسم حارے کی قندار میں تمام کر کی فصل بہار میں ایسی سلطنت کو
 مرحمت ورائی — اور دریاں ششہ سات سو چپاسی ہجرے کی صاحب قرآن الامت
 مار دراں رشتہ کشی ورائی حاقرب اسرآنا کی ڈرا کیا امیر دلی مادشاہ مارندہاں
 کا مقابلہ یر آیا درمب ایک ہسی کی لڑائی ہوتی رہی آخر الامر سر دلی عا حور اسر اسیم ہو کر
 حاسب ری کی بہاگ گیا بہر داں سی حاسب اسمدار کی چلا گیا اور حضرت صاحب قرآن
 حکومت مار دراں کی لقمان مادشاہ سیر طحا یمور حاں کو مرحمت ورائی اور آب
 حاسب ری اور سلطاسہ کی آیا ادس مقام کو پہی ایسی تحت و نصرت میں لاکر عادل آقا اور
 محمد سلطان شاہ کی سیرد کی بہر راہ مار دراں سی سمر قند کو مرحمت کی اور دریاں ششہ
 سات سو اٹھاسی ہجری کے حاشہ فارس اور آذربایجان اور عراق کی کو یح فرمایا اس
 یورتن میں کہ قریب دو سال کی مدد ہو گئی تھی تمام وہ ولایت سحر اور معوج کے
 اور امیر شیخ اسر اسیم دالی سیر داں اور راہ عا حری درگاہ عالم یاہ میں حاضر ہوا انواع
 انظاف سی مخصوص ہو اور درساں ششہ سات سو اداسی ہجری کی کہ ستیرار میں امیر قور
 کی حوکہ جہادنی پڑے ہوئی تھی ایک بالی لے حاسب مادراں بہر سی آکر بہر حردی کہ تو قتل حال

بیان امیر تیمور کا

تو قمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیران کی آیا چاہتا ہی اسکی صاحب قرآن فی اوسکا مقابلہ ۱۴۳
 ایسا تسی شمار کر کی جانب دار السلطنت شیراز کی لشکر کشی کی — بات یہ ہی کہ تو قمش خان
 کا نسب جو جی خان بن چلیز خان تک پہنچتا ہی وہ ادایل سلطنت امیر تیمور کے مین اردوس سی
 بہاگ کر امیر تیمور کی ملازمت مین حاضر ہوا تھا اوسکی مدت اور عنایت سی دشت قچاق
 کی تحت پردہ بیٹھا جن ایام مین کہ امیر تیمور بلاد فارس و عراق مین جہاگیر سی اور کشور کشای
 مین مشغول تھا تو قمش خان نے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کر کی لشکر کشی اور ماوراء النہر
 پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داد اور امیر عباس برلاس کہ جانب حضرت صاحب
 کی سی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تھی یہ خبر سنکر امیر زادہ عمر شیخ بہادر سی ملکہ
 مخالفت کی لشکر پر گئی لیکن سبب سستی بعضی امرا کے مخالفون کو فتح ہوئے امیر زادہ عمر شیخ
 حصار اندکان مین محصور ہوا — اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بہاگ گئے
 وہاں جا کر اونہوں نی شہر کی محافظت کی تدبیر کی — اور لشکر قچاق نے ماوراء النہر مین
 آ کر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصد جب یہ خبر ملکہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قرآن
 کو پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرما کر آپ دار الملک کی طرف مراجعت
 فرمائی اور داروغہ کی تم اور کاشان اور قزوین کے پیر محمد سادہ کو دی — اور حکومت
 ری کی موسیٰ پیر حسن جوکار کو مرحمت کی — اور امیر حمزید قارن کو مملکت دمنان پر مقرر کیا
 — اور امارت استر آباد کی پیر بادشاہ نواسہ طغای تیمور کو سپرد کی — بعد ازاں قطع منازل
 اور مراجعت کرتا ہوا آپ جانب مخالفون کی کوچ فرمایا اشارہ مین سنا کہ مخالفین
 اپنی ولایت کو مراجعت کر گئی مین سمرقند مین پہنچ کر اوس جاعت امرا کی جو جناب جو کلک مین
 مقصر رہی تھی باز خواہست کی اور جن لوگوں کے اشارہ مردانگی ظہور مین آئے تھی بہت خوش ہوا
 — اسی سال مین نور قمش خان روضہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قرآن فی اوسکی
 اوسکے بیٹی سلطان محمود خان کو بیجائے اوسکی منصوب کیا اور ادایل ۹۱۰ھ سات سو کانوں

سانسہر تمور کا

۱۲۴۲ عری میں توقمٹس جاں لے پیر آب محمد سی عور کیا یہاں تک کہ مقدمہ محبتیں اور سکا اور بر راق
کے بیجا اور صاحب قراں میں موسم رستان میں متوجہ حاسب خالص کے ہوا ایک ہی جگہ میں
اور سکو شکست دی وہ لوگ ہاگ کرت کر توقمٹس جاں میں حاضر ہوئی سب حال عرض کیا فوراً
وہ ہاگ گیا اسی اتنا راس حاجی بیگ جانی قراں لے جو کہ موجب حکم حضرت صاحب قراں
کے حاکم ولایت طوس کا تھا علم می لعت کا عند کیا اور میرا وہ میراں شاہ صاحب قراں کا
ولایت حراساں کی اتفاق دار و عہد ہرات امیر اتقو قاقی حاکم بہت لوگوں کو قتل کیا اور جید اور
دراہطت سرت میں بعض دسترت تمام گدراں کر ماہ سوال سے مذکور میں متوجہ حاسب
سمرقند کی سوا اور ماہ دی قعدہ میں ایسی مایہ مادر کی ملازمہ میں حاضر ہوا

بان جانی صاحب قراں کا دست بچاق میں اور

محارہ فرمانا سات بوختن خان اور لشکر لقمان کی

حب و محبت حانی در فرجاسات امیر تمور کو طاق لسیاں پر رکھ کر محالعت ظاہر کی حدوت
مالک محمد مسد امیر رشتہ کشی کی صاحب قراں جسم عادی مد جمع ہوئی سیاہ طہریاہ کے
مارہوں ماہ صفر ۹۳۳ء سات سوتراویں بحری کو حاسب دست بچاق کی بہت و مانے
مد قطع مسافت یح ماہ کی درمیاں لشکر امیر بوز کے قطع بہت ڈرگایا ایک کہ ایک گویسہ کی
قیمت سودیار ہو گئی اور ایک میں الحاج سمرقند کی مں کے رازر سودیار کو کسی لگا اس مصیبت سی
قطع مسافت کر کی حآ یہ ایک سی عور کر گیا اد ایل ماہ رح سال مذکور میں قراں لاں امیر کے
تیں تحصن محالیں کی گرفتار کے صاحب قراں تی اوسی حال توقمٹس جاں کا دریافت کیا اور ہول
لے یاں کیا کہ جاں مذکور لے آئی کی حاکم سکر سیاہ جمع بہت کی ہے امیر تمور کی اس لشکر کو
اوسی موضع پر توقمٹس حاکم دیا کہ ایک حدق لشکر کی گردا اسی مقام پر کہود اور دوسرے
رور آب دہاں سی جانب دستق کی چلا گیا پھر قراںوں لے ایک اور حوں گرفتہ کو کیمر حاکم کا

بیان امیر تیمور کا

۱۲۵ حاضر کیا اور شخص فی بیان کیا کہ تو قمش خان نے پہ سنا ہی کہ آپ کی لشکر میں قحط ہو گیا ہی
 تاخت کر نیکا ارادہ رکھتا ہی صاحب قران فی اوسکو قتل کروا ڈالا مبشر بہادر نے منہ
 جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر چڑھائی کی ایک جماعت لشکر لقمان کی جنگل میں
 مل گئی چالیس آدمی اور نین کی پکڑ کر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت
 سی حال تو قمش خان کا پوچھا اوہوں نے یہ بیان کیا کہ خان مذکور نی بکو یہ حکم دیا
 تھا کہ سب لشکری لوگ کوئل پر جمع ہو دیں ہم اوس جائے گئی تھی وہاں کسی کو نہیں پایا
 معلوم نہیں سب خلافت وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران نے اودن اسیروں کو یا سامین
 روانہ کیا — اور مدلتہ ترخان — اور جلال سپہ امیر حمید — اور مولیٰ اور صاحب تیمور
 کو منہ ایک جماعت پہلوانوں کے واسطی فراوانی بھیجا اوہوں نے فراوان سپاہ تو قمش خان
 کو دیکھا مولیٰ نے بازگشت کر کے امیر تیمور سی خبر کی کہ دشمن قریب آگئی ہیں اوسوقت
 صاحب قران خطر نیاہ فی امیر اکیو تیمور برلاس کو منہ چند نفر بہادران کے واسطی فراوانی
 متعین کیا — امیر اکیو تیمور امیر جلال الدین سی ملکر دونوں آگے بڑھے ایک ٹیلہ پر چڑھادی
 مخالفین کی اوہوں نے دیکھی جب اوس ٹیلہ پر چڑھے وہاں جا کر دیکھا کہ چند قسوں لشکر
 کے راستہ ہوئی پڑے ہیں امیر اکیو تیمور نے مہاجرت کرنا مصلحت جانا مگر بسبب ازدحام
 قسراولان مخالفین کے اوسکو مہاجرت میر نہ آئی دشمنوں نے اودن تک پہنچ کر آتش
 قتال کے بڑھکا دی امیر اکیو تیمور نے شہرت شہادت پایا مگر بعد پہنچی چند امداد باقیہ کی
 لشکر امیر تیمور میں ہر ایک چوٹی اور بڑے کی دل پر دہشت غالب آگئی کیونکہ چہ بہیسی
 لشکر قیامت اثر باغی کی تعاقب میں تھا اور تو قمش خان کہیں ایک مقام خاص پر نہ پھرتا تھا
 جو ہم انجام کو پہنچتی غرضیکہ صاحب قران نے یہ چالاک کی کے کہ امیر زادہ شیخ عمر بہادر کو
 پیش نہرا سوار چہار دیکر حکم دیا کہ بہت جلد گھوڑی اٹھائی ہوئی تو قمش خان پر چلی جاؤ
 تاکہ تو قمش خان پھر چادری شاہزادہ حسب الحکم متوجہ جانب دشمنوں کی ہوا دوسری طرف

بیان امیر تیمور کا

۱۴۶۱ء اردو اعلیٰ میں پہلے صرب بھی کہ قزاقوں حاسین نے اور سیاہ دیکھی ہی صاحب قزاق نے
 رو در دستہ بیدریوں ماہ رحمت ۱۳۹۳ھ سات سو ترانویں ہجری کو موصیٰ قدر رحمت لشکر
 کی آستینہ کرنی کی واسطی قیام کیا کہ ماگاد از لشکر لقمان کا مودار ہوا اور تو قمش حاسین نے
 ہی بہت لشکر لیکر رار صاحب قزاق کے صعب بھی اسی اتار میں امیر صاحب تہ میر نے
 حکم دیا کہ سیاہ طعریاہ ٹیلہ سی بھی اور آدوی جی کپڑے کرنی اور کہا مالیکالی کہا ہے جس سے
 ہون اور وقت تو قمش خاں کو بھی امیر تیمور کی بہادری پر بہایت تحسین کیا کہ اسی مقابلہ پر
 کچھ حریف یا گہرا ہٹ اسکی مزاج پر نہیں ملے لشکر کو حکم کیا کہ کہا نا لیکو کہاؤ معداران
 حاسین کے بہادر مدد اں جنگ میں ظاہر ہوئے تیر مارانی اور تیغ رنی کے لڑائی ہوئی
 لگی اوس دور بہت بہادری لڑائی ہوئی سے رتیر وریکاں ہوا تیرہ گشت بہ ہاں
 چشم خورشید اران خیرہ گشت بہ رار نالہ کو سستہ گوستس مع بہ راز آت
 سنگرف شد عوی تیغ بہ گرد سہ ریشمانی ماد بہ رجور تیدت راحدائی ملاؤ
 آحرالام فستج اور طعریہ یم امیر تیمور رمودار ہوئے اور تو قمش حاسین نے سور کو لیت دیکھا
 تمام اوس حوچیاں کا مفروق ویریتاں سرسرا دیا ماں بچ کریرا گندہ ہو گیا اور صاحب قزاق
 طعریوں نے ماحد حشمت آئین اوس سر میں یردول احلال رکبہ کرستہ ہر اداں
 ہوتاں کو ملکہ تمام بہادر اں اوس سور کو کی اتار شجاعت کی دیکھ کر انعام و اکرام مرحمت فرما
 معداران لشکر کی لوگ مال عنیت کے لیبی کی واسطی اطراف اوس ولایت میں پہل گئی اور
 حضرت صاحب قزاق نے کما راب آملی پر پنج کرد ریاں مرعدار دو سو کے چھلکس روز
 چین اور مرے اور آئی کہتی ہیں کہ اس سفر میں امیر تیمور اوس مقام پر گیا تھا کہ اں ملکوں
 ایک سال میں چالیس روز قتل حایت ہوئی شوق کی از طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوا
 اور اتفاق تمام اہل اسلام کی ما اور عدم وقت کے اوس مقام میں عشا کی نماز کی
 دس ہیں ہی القصہ بعد صحیح ہونے تمام لشکر دن اور مال عنیت کی صاحب قزاق مظهر اور

بیان امیر تیمور گورکانی

اور منصور ہو کر اوس مقام سی اپنی دار السلطنت کو آ یا ۹۳۰ھ سات سو ترانوی ہجری میں دریا ۱۴۷
ماہ ذیقعدہ کی سمرقند میں داخل ہوا بعد مہر اسم حسن وغیرہ کی امیرزادہ میران شاہ بموجب
فرمان کی جانب خراسان کی متوجہ ہوا اور اویل ۹۴۰ھ سات سو چورانوی ہجری میں
صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو عنایت کی
شاہزادی نے مہار اور لشکر یون کی اوس جانب کوچ کیا

بیان اوس یورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تھی

جب امیر کشورستانی یورش قباچ سی فرغت پاکر دار السلطنت مصر کو مراجعت کی اوقت
سنی میں آیا کہ بعد غیبت امیر مذکور کے بعض حکام ولایت ایران کی دلدی خلافت اور طین
میں چینی لگی میں اسلی دوسری دفعہ پیران ملکوں پر چڑھائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ پیران
رجب ۹۴۰ھ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور راہ ہترامادی
جانب آمل کی جا کر ساتھ قوت بازو جلالت آئین کی قلعہ مانہ سرکوشی کیا دہان کی حاکم
سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری میں مقید کیا اور اوس قلعہ کی داروغگی
جمشید قارن کو عنایت کی — اور حکومت آمل کی سکندر بنی سپر از سیاب جلدی
کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذار کر اویل فصل بہار میں خاقان غومت جانب ولایت
فارس اور عراق کی منتطف کی جب شیراز میں پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیمور سی
واقف ہو کر اردوی ہایون میں آئے اور اوسنی اونکی مملکت لیکر اونکویا ساین بھجوا دیا
— اور پنجال تسخیر نباد کی سلطان احمد جلاہر سی لڑنے کی واسطی مستعد ہوا ۹۵۰ھ ہجری سکے
نویں تاریخ شوال کو نواح نباد پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور احوال اور احوال
اور خزانہ راہ و جلد سی روانہ کر کے آپ بھی نہریت کہا کر ہاگا لشکر تیمور نے ہی اوس
پانی ہی میں اوسکا تاقب کیا دشت کربلا میں جا کر لڑائی ہوئے سلطان احمد فی ملطاف

سان سیر تیمور کا

۱۳۸۸ ایسی سال نوکری بجای شکر کی منصور و مظہر موکر مراحت کی پھر صاحب قراں لی عورتوں
تاریخ ماہ دی الحجہ کو قلعہ تکریت کا کر کے مدد اسی کوچ فرمایا اداہل محرم ۹۶۴ شمس
چپاروی ہجری میں وہاں پہنچ کر مدد و جہد کے لوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر جس حاکم اوس
سرزمین کو اس میں بھجوا دیا۔ اور عرصہ صغیر حاکم دیار مکر کی کوچ کر کے تھوڑی ہی عرصہ
میں دیار مکر اور رادویں کو بھی فتح کیا۔ اسی اثناء میں امیر رادہ شیخ عمر بہادر کو ولایت
فارس سی حبس و محکم موحہ اردوی ہائیوں کی ہوا تھا ہر قلعہ حراہ کے ایک رحم میر کا کہا کہ
راہی ملک تھا کا ہوا یہ خبر سکر مراح عالی امیر تیمور کا گذر ہوا اوس کے ٹہنے میں مرزا میر محمد کو
حکومت فارس کی مقوص کی۔ اور مرزا میر کا انیسویں سال اداہل سہ ماہ کو کو قلعہ
سے امیر رادہ شاہ رخ مرزا کو درمیاں قلعہ سلطانہ کی ایک راک کا حور شد منظر عطا کیا صاحب
پہر جبر صاحب راں کو بھی اس کو لود کا نام محمد مرغانی۔ اور لقب الخ ملک معر کا
۔ بعد ازاں مادشاہ و مالکستان صاحب قلعہ حامد کی گیا اوس قلعہ استوار کو تیس چار روز کی
موجہ میں لیکر صاحب الافاق کی کوچ کیا ہر وہاں سی قلعہ ایک کو ہتھت ورائی چالیس روز تک
محاصرہ رہا اٹھارہ روز ماہ شمس کو وہ قلعہ بھی فتح کیا۔ اور دوسری تاریخ ماہ سوال کو
اوس قلعہ کا حاکم امیر مصر سیر قوا محمد زکماں ایک تلوار اور کھن لکدر گاہ مادشاہ حاضر ہوا
صاحب راں سے اوس کو حاکم سمرقند کی روانہ کیا پھر اوس کا حال معلوم ہوا کہ کنگا گدرا۔
بعد ازاں وہاں سی صاحب قراں سے ایک ہفتہ ہزارہ امداد لیکر کے صاحب گرجستان کی روانہ
کی اور آج ہی ادکی بھی روانہ ہوا صاحب صحرائی فارس میں رول اقبال فرمایا روز شمس
جہیویں ماہ سوال کو امیر رادہ شاہ رخ مرزا کے ایک مٹا اور پیدا ہوا امیر محمد فی اوس
کھن کا نام امیر اسلم سلطان رکھا وہ سیاہ و گرجستان پر لگی تھے منصور و مظہر موکر آئی صاحب
قراں سے عسکریں جو قلعہ میں حاکم بہت گرجوں کو تیغ لکین سی ہلاک کیا پھر جسے اس کی
مرحمت کی امیر رادہ شاہ رخ کو صاحب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور سے اس حاکم

بیان سیر تیمور کا

۱۳۹ جاڑی کی موسم کو علف زار محمود آباد میں بسر کیا وہاں پہنچ کر سنی میں آئی کہ سپاہ تو قمش خان کے راہ در بند سی ولایت شیردان میں آگئی ہے فتنہ و فساد ان لوگوں نے برپا کر رکھا ہی اسکی صاحب قران فی جمادی الاول ۹۷۷ھ سات سو ستانوئی ہجری میں راہ در بند سی جانب دشت قچاق کے نہضت فرمائی اس فوج پہ تو قمش خان کو بڑی طرح ہلکا کر اکثر ولایت جو چچان کو لوٹ کر برباد کر دیا ۹۷۸ھ سات سو اٹھانوئی ہجری میں اوسی راہ سی گذر کر کی موضع آق نام پر خیمہ ڈالا اور امیر زادہ میران شاہ کو واسطی نظام مملکت آذربایجان کی اور در بند سی معہ کوتہ کی معیاد تک اور بہان سی سرحد روم تک مقرر کیا اوسنی کوچ کیا۔ اور امیر تیمور نے آق نام سی کوچ کی جانب بہان کی کوچ کیا وہاں پہنچ کر لشکریوں کو نہضت مرحبت کی دیکر آپ جانب سمرقند کی مراجعت کی اور بہت جلد کوچ کرتا ہوا اس شہر میں آیا

بیان سیر دکنی خراسان کا امیر زادہ شاہ رخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے واضح ہو کہ درمیان ۹۷۹ھ سات سو ستانوئی ہجری کے صاحب قران درمیان سمرقند کی عیش و عشرت میں مشغول تھا۔ ولایت خراسان اور سیستان۔ اور ماہ نذران کی حدود رسی تک حسین الدین والدین شاہ رخ بہادر کو مفوض کی۔ اور امیر سلیمان شاہ۔ اور امیر مضر اب ولدا میر جا کو برلاس اور سید خواجہ بن شیخ علی بہادر۔ اور علی ترخان۔ اور حسن صوفی ترخان کو جو دونوں بیٹی غیاث الدین ترخان کے تھی ان سب امرا کو ملازمت شانہ زادہ شاہ رخ فرما میں متعین کر کے درمیان اسد ساعات اور شرف اوقات کے عازم دار سلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شعبان میں درمیان عین فرح اور سرور کی آبیابوہ سی عبور فرما کر ماہ مبارک رمضان میں الٹا کہہ ستان پر نزول جلال کیا اسی سال کے

بہان اسپر تیمور گورکانی

۱۵ اکیسویں تاریخ ماہ دی الحجہ کو ولادت مرزا اسپر کی ہوئی تباہ رح بہادر گورکانی سی
۸ اربع الابع تساط اور حور می ہوئے اور درمیاں شہہ اہلہ سو بھری کی صاحب دواں نے
ارادہ جہاد کھار کا مہر ماہ رح میں صاحب ہندوستان کے کوچ کما اتار راہ میں ہارا
کھار کو قتل کیا حب دیار مد میں بیجا ہرار کھار کو قتل کر کے حوں کی مالہ بہا دے سحر
ماہ صفر ۸۷۰ اہلہ سو ایک بھری میں ماہر شہر نظر کے نردل جلال فرمایا دالی اوس قلعہ کا
الدھیں حکو کہی ہی سب کثرت اعوان دالہار کی مزدور ہو کر ٹلے کی ارادہ مقابلہ پر
آیا لشکر اسلام لے تمام سہی محاصرہ اوس قلعہ لگ کر کے تھوڑی سی رہاہ میں قلعہ چھپا لیا اور
یہو یک اور ڈاکر ریں کی مرا کر دیا اور کئی ہزار آدمی رسم تیج آمدار کی جہم داصل کئی ہزار
غاریاں دیں صاحب مہلی کی روادہ ہوئے حب لشکر ماہر شہر دہلی کی حاکر ٹیرا حاکم اس
سر میں کا یہی سلطان محمود یوتا سلطان فیروز شاہ کا اتفاق طو حوں کے حویک بہادر
بہادران ہندوستان سی بہا ٹلے کی داسطی نکلا دور شہہ ستہ ساتویں ربیع الاخر ۸۷۰
میں ٹلے عظیم ہو ہی صاحب دواں لی مستح پائی سلطان محمود اور طو حوں ماہل کھر اور
طہیاں بہاگ گئی — مستح کرنی دار سلطنت دہلی کی صاحب قران لی اور یہی عروا
اور قو حات بہ کیں اور بہب حواہر اورا حاس گراں بہا اور سوما اور چاہہ ی لشکر لوں
کے اہلہ آیا نہ مستح ہندوستان کے مادشاہ عم ساہ لی ایسی دار سلطنت کو مرحمت
کی اور شہہ ستہ اکیسویں ماہ تہاں سہہ مدکور کو مظهر اور مصور ہو کر دار سلطنت تہر قد میں بیجا

بہان تھوڑا سا حال مرزا بہرانشاہ گورکانی کا

اور یو رکش سفہت سالہ صاحب قران کا

درمیاں شہہ سات سو اٹھارہوی بھری کی تباہر ادہ حمادہ مرزا میران شاہ کہ درینی نظام
مملکت ہاکہاں کی بہاہ میت صید و شکار سمہ مادر قاریر سوار ہو کر صحرا ی سرد میں شکار

بیان امیر تیمور گورکان کا

شکر کہلینی گیا تھا سسر کی بل گھوڑے پر سی گر پڑا اوس حالت کی جو بستی پہنچن گئی کیا بعد ۱۵۱
 کے کچھ فائدہ نہ ہوا اسی واسطی افعال اور اقوال جو لائق عاقلوں کے ہوتی ہیں اوسے ظہور میں نہ آتی
 تھے۔ ازاں جگہ ایک یہی کہ اوایل فصل تابستان میں بے تقریب توجہ جانب بغداد کی
 ہوا اور نہایت تعجیل سے دور در کی راہ کو ایک دن میں طی کیا اور سلطان احمد جلاہ نے
 جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورکان کے یورش پنجاب سے بدو بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ
 ادن دیار پر استیلا پایا تھا چونکہ وہ جانتا تھا کہ اس فضل میں محاصرہ کرنا بغداد کا بہت
 مشکل ہی اسلئے اوسنی کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جائے پڑا جب شاہزادہ مذکور باہر
 دار السلام کی پہنچا اچھون نے جانب تبریز سے آکر عرض کی کہ ایک جماعت خراف اور عیان
 آذربایجان کی باہم عہد باندہ کر غدر خواہی کیا چاہتی ہیں اسلئے بادشاہ زادہ نے دور در
 بعد نواح بغداد سے مراجعت کر کی تبریز میں جا کر اہل فتنہ اور سرکشوں کو پکڑ کر یا سا کو ہوا کر
 شراب پینی اور زڈی بازی کرنی شروع کی اسی اثنا میں جب گرجیوں کو یہ خبر پہنچی کہ بادشاہ
 زادہ مجبوط العقول ہو گیا ہی اور رات دن عیش و عشرت میں زندگانی کرتا ہے اوہوں نے
 ہی کہ بہادر کی باندہ کر بعض قزاق اور قصبات آذربایجان کی غارت کی جب یہ خبر دریا
 سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹھویں محرم ۸۹۷ھ ہجری میں غنا غریمت جانب ایران
 کے منطقت کی جب ملک رسی آگے راہات اور نیزے امیر تیمور کی پہنچی شاہزادہ میرا
 تبریز سے باہر آکر اردوی اعلیٰ میں ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نے بادشاہ زادے کو اپنے
 لشکر میں گھسنی کا حکم دیا دوسری روز گرجہ و زامیران شاہ مذکور نے باپ کی پائیوسی
 حاصل کی مگر پرتو غنایت و انتقامات صاحب قرآن بدستور سابق اور سپہر پڑا اور سبب سے
 صاحب قرآن کی خدمت میں لوگوں نے یہ عرض کی تھی کہ شاہزادہ عیش و طرب میں بسبب
 اغوارندیموں اور ہم جیسوں اپنے کی گذارتا ہے اس واسطی مولانا محمد کا جلی سے اور استاد

بیان مسزنیور گور کا لنگا

۱۵۲ قطب الی۔ اور حبیب عوری۔ اور عبدالموس گوئندہ حوٹک حواس مرزا میران ساہین
 مسلک تہی ان سلکو صاحب قراں کے سترت شہادت کا یلویا۔ اور اعلام طھر و حامی
 رستے سسی حاسب سلاطیہ کی رداں ہوئی راسی جانب قراں کی کوچ شہر یابا پیر بادشاہ
 دس پناہ لی مگر بہت کشتی گرجستاں یہ کی اور بہت قلعہ کھار کی فتح کے اسی اتار میں
 سلطان احمد جلایری درساں بعد ادکی معنی امراء معریں اینی سسی قلعہ اور متوہم ہو کر بہت لوگو کو
 قتل کیا اور عام و خاص سسی جلاط موقوف کر کی سات لہر مزہ لیکر آدھی رات کو دجلہ سسی
 یار حاکم قراں یوسف رکماں سسی دریاں دیار مکر کے حاملہ۔ اور دونوں ملکہ جاب روم
 کی سوچ ہوئے مگر راہ میں ان دونوں میں ہی اختلاف ہو گیا اسلئے قراں یوسف سلطان احمد کا
 خط لکھا اور سلطان احمد روم میں بھیجا ایلدرم مایرید کہ قیصر روم تہا شرط ضیافت کی کالایا
 آخر کار قراں یوسف ہی ملک روم کی خدمت میں حاکم استول نظر ہوارش کا ہوا۔
 درساں ششہ اٹھ سو میں بحری کی صاحب دران لی عزم تیسر سو اس کا دیا بعد پہنچی کے
 تہوڑی راہ میں اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی لشکریاں ایلدرم بایزید کے جو کہ
 اوس قلعہ میں تہی اور اکثر اہل اسلام نہ تہی بیکر کر یا سامیں مسجد لئے اور حتی نصاریٰ تہی لوگو
 لٹ کر اود کو ہی معذ کیا پیر حاسب طیلہ اور ایستاں کے گیا اوس موضع کو ہی فتح کر کے
 اور رستہ روم کی موقوف رکھ کر حاسب تمام کی راحت کی بعد پہنچی مملکت تمام کی قلعہ ہی
 ۔ اور عتاب ۔ اور حلب ۔ اور حمص ۔ اور حمی ۔ اور ملک کو فتح کیا ۔ اور در
 یکشتہ پیر سوئیں تاریخ جہاد الادل کو سال مکر میں بقصد رزم حاکم معز اور تمام کا حاسب
 دارالملک دمشق کی حرکت میں آئے اور ملک فرخ ہی کہ بعد وفات ایسی مایہ کی نصیبت
 کے دربی تہا بعد یا نے ضرور و صاحب قراں کے لشکر کثیر لیکر مملکت مصر سسی حاسب
 دمشق کی گیا اور برج اور مارہ کو محوط کر کی مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ بخارہ لکایا اور
 صاحب قراں درساں جہاد الادل کی مہمان پنچا قراں لایا جاسیں کے ملاقی ہوئے تو اور پیر

بیان امیر تمور کا

نیزہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحب قرآن فی دشمنوں کو شکست دی سب بہاگ گئی حیات ہوئے ۱۵۰
ایک مرغیب وقوع میں آیا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ امیر زادہ سلطان حسین سپر محمد بیگ بن امیر
موسی جو کہ نیرہ دختر صاحب قرآن کا تھا اور بہادر ی میں اپنی مثال دستران سہی ایستاز
تمام رکھتا تھا بسبب انوار کرنے فتنہ پردازوں کی اردوی ہمایوں سہی بہاگ کر دشمنین
آیا شامیون نے اوسکی آئی کو مقدمہ نصرت اور فتحندی کا تصور کر کی کوئی دقیقہ دقایق
تعظیم اور تکریم سہی خود گد اشت نیکیا۔ دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر صہا جقران کو
ہوئی اوسن منزل سہی کوچ کر کی اوسن جبل میں جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی خیمہ الا
اسی اثنار میں گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سوزن میں گہانس
نہی روز شنبہ انیسویں جاد الاخر کو صاحبقران نے وان سہی کوچ کر کجانب شرقی
شہر کی شہر غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنار میں سپاہ مصر اور شام فی پس پشت لشکر سہی
آکر لڑائی شروع کی حضرت صاحب قرآن فی اوپر خیال محال شامیون کی مطلع ہو کر فرمایا
کہ لڑو لڑائی ہوئی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنار میں امیر زادہ سلطان حسین کی گہوار بلی کو میرہ
لشکر دشقیون کا اوسکے اہتمام میں تہا باگ ایک کسی ملازم فی جو ملازمان مرزا شاہ رخ
سہی تہا پکڑ کر اردوی صاحب قرآن میں لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے
اوسکو ہید سہی مار کر نکال دیا القصد دوسری روز بادشاہ بجز برنی غلم نصرت پیکر بلند کر کے
فوج دمشق بن آکر لڑائی شروع کی ملک فرخ فی بعد مشورہ یعنی اور استخارہ دیکھتی کے
ایک ایچی حضرت صاحبقران کی پاس بھیج کر یہ اتناس کی کہ آج کی روز جنگ ہو وقت
رکھو کل سکے دن میں تا بیداری اور فرمانبرداری قبول کر دنگا یہ اتناس قبول ہوئی حیات
ہوئی اور اندہ ہیرا ہو گیا ملک فرخ فی مو اکثر امراء اور خواص کی آدھی رات کو دار السلطنت سہی
نکل کر جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحبقران کو اس حال کی اطلاع ہوئے
دمشق کے باہر آکر ڈیر کیا۔ سادات اور علماء شہر فی باہر آکر پیادہ اور اسن طلب کی

بہان امیر نیرو کا

۱۵۴ اور در وادوں کی کچیاں ملا دیں امیر نیرو کی سیر و ذکرین ادبیں ایام میں قلعہ دمشق بھی فتح ہوا
 یر دار کو تو ال کو یا سا میں ہیچیا اور ہر آنکھ می مقول ہوا ملکہ مصی محله طاکر خاک سیاہ
 کر دئے القصد بعد فتح کرے اکثر ملا کی مال عیت بہت ہاتھ آیا۔ اور اد ایل ماہ تہا میں
 ریایات طہر قریں لی حاسہ مار دیں کی بہت وائی اور صاحب قراں مظہر اور مصور ہو کر صاحب
 دار السلام بعد ا کی گیا روح نام تقادوت در عام جوادوں ایام میں حانہ سلطان احمد طہر سی
 حاکم اس خط کا تہا تہہر میں متحس ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ اساتویں
 تاریخ ماہ دیقہ کو بعد فتح ہوا امیر نیرو نے حکم قتل عام کا دیا سہ ہشتاد و ہاں کے
 مقول ہوئے ملکہ تکر یوں لی اگر عمارت اور باغ طاکر خاک سیاہ کر دئے۔ ماہ دا کچہ
 سال مذکور میں صاحب قراں مصور و مظہر ہو کر حاسہ آذربایجان کی آیا۔ اور ایل شہ
 سات سو چار ہجری میں صاحب وراں نے غناں عویت حاسہ کچاں اور قراول تہ کے
 سطف کی اور وراں سی ورا باغ کو حاکم موسم جاڑے کی دہاں گدار کر تیر ہو میں تاریخ ماہ
 رح سال مذکور کو قلعہ جنگ الیدرم ماہیرید کے حایام پور تس تمام میں سب اعوار و اقوام
 رکماں مترو صی مالک محمد و سہ کا ہوا تہا طرف بلا در دم کی کوچ کیا۔ لہٰذا فتح قلعہ قزوین
 اور قلعہ کماح اور ناردک کی راہ فیضیہ اور کوریہ نے حاسہ ماد تہا و دم کے متوجہ ہوا
 اور اس حانہ سی الیدرم ماہیرید کو کہ نہایت تحمل اور حشمت اور کثرت لشکر اور بسط ملک
 میں تمام سلاطین و دم سی امبار تمام رکنا تہا سیاہ کتر اور اسباب دالات حرب بہتیار ہوا
 لکر دار سلطنت اسی ماہر کیا صاحب قراں کے مقابلہ کا ارادہ کیا ورحمہ امیویں تاریخ
 ماہ دا کچہ کو نواح انکو یہ میں دونو سیاہ کا معاملہ ہوا اور حاسین سی مرداں دلیر اور بہادر ال
 صف تنک نے آتش جنگ اور عدال کی روش کے سے رہر سوکتہ حمرائی ویریر
 بچوں چوں عمرہ کا مردلاں سر بہ حد تک سیر مرداں سیہ حستہ بہ رقتل سرکستان
 درم لشتہ بہ اس دور صبح سی تمام ملک انوت کو سر کجانی کی فرصت نہ تھی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۵
 نہ تھی روحین قبض کرتی کرتی تھک گیا تھا قیصر ملک روم فی پادشہ اور وقار کا استوار
 رکھ کر جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفعہ میں مصروف تھا مگر جب شام ہوئی وقت
 امیدوارم بانیذ فی آثار ضعف اور کمزاری کے اپنی زبان کے رخساروں پر ہویا پائی اسکی
 بہانگی کا کیا۔ سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر کو رکا تھا قتب کیا اور اسکو پکڑ کر
 امیر تیمور کے سامنے لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات تحت زبان خستہ بیان سی فرمائے
 پھر لطف اور رحمت بیدریغ کا امیدوار اسکو کر کی حکم دیا کہ واسنی قیصر کے براخیز بہت چہا
 کھڑا کروادو۔ اور حسن برلاس۔ اور بانیذ جتنا ہی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت میں
 مشغول ہوئی اور مشیان بلاغت شہار اور دیران فصاحت آثار نے فتح نامہ ہر دیار و بلاد کو
 لکھ کر روانہ کئے۔ بعد ازاں حضرت صاحب قرآن فی کونامیہ پر ڈیرا کر کی شانہ اودوں اور
 امیرون کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ ومان ٹھہر کر شک زنج کے جانب
 ارادہ کوچ کر نیکا ٹھان کر اتار راہ میں نواحی النون تاشش پر ڈیرا کر کی قیصر روم کو جو قید
 بہت طلب کیا چند نصایح مشفقانہ فرما کر اس کے آئینہ دل سنی رنگ کو در کبا اسی شانہ میں
 سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قرآن کو بہت رنج اور الم اس کے وفات سنی
 پیدا ہوا اول فضل خلیفہ میں در میان تنویر لوق کے نزول اجلال شہر مار پھر دمانسی کوچ
 کر کے تہرہ میں جو مشاہیر بلاد روم سنی ایک شہر ہی ڈیرا کیا۔ دمان جا کر یہ سنی میں
 آیا کہ دریا کر کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت حصن ہے اس قلعہ میں فرنگی لوگ
 رہتی ہیں اہل اسلام سنی بعض اور عداوت بہت رکھتی ہیں اسلئے مسلمانوں کو اکثر ضرر پہنچاتی
 رہتی ہیں اسکو قلعہ میر و کہتی ہیں اسلئے صاحب قرآن نے پہنچر سنکر تاریخ چھی زور شنبہ کو
 ماہ جادی الاول ۸۵۷ سنہ سات سو پانچ ہجری میں ارادہ جہاد کا کر کے اس جانب کو
 کوچ کیا اور اس قلعہ کو دو ہفتہ میں فتح کیا قیصر روم کو سات برس میں بھی وہ فتح نہوا تھا
 جبکو امیر تیمور نے دو ہفتہ میں فتح کیا غازیون نے اندر قلعہ کی گھس کر کسی فرنگی کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

۱۵۶ پھوڑا اور اس قلعہ کو بھی ڈاکو کر میں کے برابر کر دیا۔ مدد ازاں واسطی مستح کر لی درستی کے متوجہ ہوا لیدرم ماہرہ کو سب اس میں کی حوالہ کو ہو گیا تھا حاشا آق ستہر کی پھدیا حب ما کر ی درسی میں مہا اون دونوں قتلوں کو بھی سحر کی حاشا عواقب کی کورج کیا۔ روز بحمد خود ہوس تھاں کو اعلیٰ نے آن ستہر سی اگر عوص کی کہ قیصر سید امیر ثم بیٹے سب مص حاشا اور صیق افس کے انتقال ماما صاحب قرآن اسکی وفات کی حرسکر طول ہوا اور یہ کلمہ زمان سہی کہا کہ (عرفت اللہ لفتح العوایم) یہی مہا مایسی حد کو سب مستح ہونی ارادوں کی کم۔ ح آق ستہر میں لشکر امیر تیمور کا اگر بڑا اور سفت اردوی محمد سلطان س مرزا جہانگیر سہی کہ مصی موضع دوم پر چڑائی کر کے گیا تھا یہ حراثی کہ شاہزادہ کو در مص صص میں گرفتار ہو کر اسکے بصرت صاحب قرآن اسکو اور اولاد سہی زیادہ چاہتی اور محنت کرتے تھی کیونکہ وہ حاشا تھے کہ میرے بعد مصوبی کا اسکو ہو یہ حرسکر بہایت متوش اور بریتاں حاشا کر حاشا ماو شاہزادہ کی حاکر دیکھا تمام قوی صیف ہو گئے تھے اسوقت محادہ میں ڈاکو اس مقام سہی کورج کیا حب داعی فرا حصار میں یہی مرزا محمد سلطان فوت ہوا مدتہا کو کمال رواج اور علم ایسا ہوا کہ غناں محل اور صیر کی اتہ سہی جوڑ کر ماتم دار حاشا کی اور محنت اسکی ہمراہ الباس حاشا س مستح علی بہادہ کے حاشا سلطانہ کی روانہ کر دے تاکہ دہاں خاک میں سیر کر دین یہ وقت رحمت کی سمر قد میں بجاوش۔ اسی اتنا میں ملک مرغ سلطان مصر نے صلہ اور سکر امیر تیمور کی نام کا جاری کر داکا قاصدان حیرت زماں عالم بیاہ کی حدت میں ہیکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قرآن گستی ستاں فی مد اسکی کہ اکثر ممالک دوم کو حواں گاہ سیاہ ظفر ناہ کا کر لیا تھا سئے حاشا آدربچاں کی مر حببت کی۔ حب حواں فارس کی لشکر بڑا امر راوہ مظفر الدین الماکوس میرا میرا شاہزادہ اسطی تعمیر بخدا اور ہر دار عواقب حب لادور اسطی مع وایوسف ترکماں کی کہ اون ایام میں دوم سہی اگر اداں دیار رقتی ہو گیا تھا ماوہ کیا۔ درماں شہد کی حضرت صاحب قرآن فی دوسری دفعہ بھی مگر حشاں

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۷
گر جستان پر لشکر کشی کر کی بہت قلعی اور جبل اور بلاد گرجون کو دیران و مہندم کے ہتی جو دہوین
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکورین جانب سمرقند کی کوچ فرما کر آب ارشس سی گذر کر نواح قزیر
نصرت آباد میں جو کہ ایک گانہ قریات نہر برلاس سی ہی نزول جلالی منسرا کر اوس مقام میں
بڑا جشن کیا۔ ممالک آذربایجان و سواد کی توابع و لواحق کے حدود و روم اور شام تک
امیرزادہ عمر بن میر شاہ کو سپرد کئے۔ اور حکم دیا کہ تمام بادشاہ زادے جو کہ درپے
حکومت فارس اور عراقین کے ہوں اوسکے حکم سی تجا و زکبھی مکرین اور امیر جہان شاہ
بن جاکوی برلاس کو شاہزادی کی ملازمت میں چھوڑا اور امور ملک داری میں بہت
نصیحتیں کیں۔ بعد ازاں صاحب قران سمرقند میں بہت جلد درمیان ششہ اٹھ سو
سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنی صاحب قران کا جانبک ختا کی

جب صاحب قران سعادتمند فی چند روز شقت سفر سی آرام لے لیا اور وقت خیال
آیا کہ باشندگان ختاسی جو کافرین رٹائی کچی مگر قبل اس کہ ہم کچی بادشاہزادی کی
شادی نکاح کی کرنی منظور تھی اسلئے حکم دیا کہ اشرف و اعیان اطراف اور ولایات
اور بلدون سی موضع سمرقند میں اکڑ جمع ہوں اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا
کہ تیاری جشن اور شادی کی کریں خلق بسیار سمرقند میں آکر حاضر ہوئی اور فرشتان چاب
رست فی مرغزار کان کل میں خیمہ بیشمار کھڑے کئے۔ روز یکشنبہ غرہ ربیع الاول
سال مذکور کو خسر و منصور نے اوس منزل ترہ کو تشریف لا کر بغیر گلستان ارم کیا
اعت سعید میں علما اور امیر اور سادات اور قضاۃ بلدون کے فی اپنی اپنی عہدہ پر
م کیا۔ امیرزادہ الخ بیگ۔ اور امیرزادہ ابراہیم سلطان۔ اور امیرزادہ
زادہ باقر اور پسران امیرزادہ عمر شیخ کا نکاح دختران حور شرشت سی کر کی نہرا روپہ

بان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۸ تاراول میر کیا اندازاں حسرت صاحبقران تحت جہاں مالی بر حلوہ اور ہو استراحت
 اور اعیان اولاد اور نوپاں اور امر اور دراء اور ایلچیاں مصر دستام اور درنگ
 اور سوار ادکی اور دہاں کی خلقت لی ایسی ایسی مقام میں آواں کیا مد عتیں و عشرت
 تیں دور کے حسب الحکم پورستیں صفا اور عہدیت جہاد کا حکم ہو استیری حادی الاول
 اٹھ سو سات ہجری کو کوچ کر کے اقتولات برت کر طفر بیکر پنچا ستہ ت بر دت کی ہوا پر
 ایسی ستولی ہوئی کہ ہاتھ پیر سپاہیوں کے فی جس و حرکت ہو گئی ماد و د سحالی کی ہے
 صاحب قران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہو حادی عین رستاں میں کہ آفا
 آخر صدی میں تباہاں عہدیت حاسا سرار کی معطفت کی رودر چہا رستہ مار دین اح کو
 اترار میں بیجا۔ مادرات سی بہ اتفاق ہو کہ جو سراوی داسلی رد دل امیر تمور کے پیش
 کی گئی تھیں دور و مد بھی کے ایک نیا ترست منقف حاسہ میں لگا ہوا سرجمہ کا حل گیا
 یہ لوگوں نے عالی تصور کی اور اداں امام میں لوگوں نے جواب ہی بہت یر گندہ کیجا
 تھے۔ اسلئے تمام وضع و تشریف سخت حیراں اور متفکر تھے کہ کیا داقتہ گدرا جاتا ہے
 اسی اتنا میں قرا خواہ الہی ہو کر تو قمتش حاں کی یا کسی حوسلے سرد ساماں قطع بابا
 کرتا پھرتا تھا آیا اور وسیلہ امرا اور مقر میں کی شرف اور ملازمت کا ہو کر تو قمتش
 کی طرف سی بہ عرص کی کہ اوسے یہ کہا ہے کہ میں بدلا اور جہاں نعمت کی دیکھ لے
 مستفت بہت ادٹھا کے اب امید دار ہوں کہ مادتاہ بہت اقلیم ایی لطف عیم سی میرے
 و قراںم پر علم عھو کنجی تاکہ مدت الحمر مقام کی اور یار مدی میں گداروں اور ہر کہی
 مد عہد اور یو جانوں ایرے مقرر کیا اور فرمایا مد فراغت اس پورست کے اگرین صلیح
 و سالم مد رحمت کردن کا تمام دست قیاق اور اوس جو ججاں کو خاشاک طبعانی
 نیا لفر سی پاک کر کی اوسکو ددں لگا اسر متور کے دہیں اوس رودر بہ ہا کہ قرا عواج
 کو رخصت مبادت کی مد کا یف لا عا۔ کی تو قمتش خاں کے یاس حاسکی ددں مگر یردہ

بیان وفات فرمانا امیر تمبور کا

۱۵۹

پردہ غیب سی تقدیرنی اور ہی کچھ صورت دکھلائی جسکا بیان یہی

بیان وفات فرمانا امیر تمبور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اسکی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون اہم اور حسب تواتر عالم کے ہر ابتدائی ایک انتہا ہی اور ہر کمال کی واسطی ایک زوال ہی — وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہی جس نے علم کرامانی کا اس عالم فانی میں بلند کیا ہی کہ بعد تھوڑے عرصہ کی قلم تقدیرنی اور اسکی نقش جو کو کوح ہستی سی محو نہیں کیا سچ ہی سے زرفست گر نہی بر آسمان پائے — بودریر زسینت عاقبت جائے غرض وارو کرنے ان کلمات سی یہی کہ روز چار شنبہ دسویں ماہ شعبان ۸۰۰ ہجری کو مزاج صاحب قرآن کا سرحد اعتدال سی نکل گیا اور لمحہ لمحہ صوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑھتی جاتی تھی اسلئے لاچار تن تقدیر سیر دکر کے اپنی گناہوں سی استغفار زبان دل سی کہی اور تمام خواتین محنت شکار اور امر اور رفع مقدار کو طلب فرما کر کلمات و سپند ادنی گوش ہوش میں پہنچائے اور بعد وصایائی موفور اور نصیاح غیر محصور کی امیر زادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولی عہد اور قائم مقام کیا جب وصیت تمام کر چکا حالت نزع کی ہو گئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قرأت کلام اللہ میں مشغول ہیں زمین سی مولانا بیتہ اللہ کو اندر بلا وجہ وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قرآن مجید کی اور کلمہ توحید کا ذکر کرے ستر دین ماہ نہ کو رو بادشاہ موبد و منصور زبان کلمہ توحید سی گو یا کر کی جنت اعلیٰ کو انتقال کر گیا — درینے ان شہنشاہ صاحب قرآن — جم تاج بخش مالک شان — درینے — انکہ دیگر نہ بعید سپہر — نظیرش در آئینہ ماہ و مہر — عمر صاحب قرآن کی اکثر برس کا اس کے چہنیں برس بادشاہت کی بعد وقوع پس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نور الدین — اتفاق جمیع خواتین کے انچون کو اطراف مالک — محمد نسہ میں واسطی اطلاع اس واقعہ شاہ — جہان کے پہنچا تا کہ سب بادشاہ نرادر دکن کو خبر ہو جاوے اور محافظت ولایات میں مشغول

بہان وفات فرمانا امیر تمبور کا

۱۶ سالہ کے محالہ دیں نہ دیں متور اور اگر سب رسومات عرب کی نفیس اور بادشاہ کی
 ہمراہ یوسف اور علی قرص کی حاکم سمرقند کی یہی وہ بہت جلد مت ورتہ مائیں ماہ
 تھان کو ان یہی طریق اہل سست و جماعت اس گد میں حواسی مدسلی مایا گیا تھا اور مینا
 حاکم کے سیر دیکھا۔ سدر دار کرے جس کی امیر زادہ امراہیم سلطان اور امرا اور توکیان
 لے مہیا ہٹھریا و کے میت جہاد و عراکار خاکی ارارسی کوچ کیا قریب ایک ورج کے
 چکر درکش ہوئی۔ مگر امیر زادہ سلطان حسین بی حوس میں بہادر تصور کیا گیا ہے حراس
 ورتہ کی سکر ایسی سیاہ کویرا گندہ کر کی ایک ہزار سوار لیکر حاکم سمرقند کی کوچ کیا اور سکا ارادہ
 یہ تھا کہ سمرقند میں حاکر کائی امیر بیور کی میں بادشاہ کر دں اور تحت یر حاسہوں سلاوار
 اور دوا علی لے حب یہ حراسی ورتہ حاکم سمرقند کی ادہوں لے ہی ماحت کی اور انک ایلی
 مر ا حلیل سلطان کے یاس ہچکر اس امر کی اطلاع کی کہ اس طرح سسی سلطان حسین سکرسی حد ہو کر
 نارادہ بادشاہ یہاں آیا ہی وہ تحت رہ مٹھی یا دے حب یہ حلیل سلطان کو ہوئے
 حداد حوسی اور اور امرا لے حواد سکی ملازمت میں تہی ادہوں لے حلیل سلطان ہی کو بادشاہ
 مایا۔ حاکم امیر شاہ ملک اور امیر سیج مورالدیں لے یہ حرای کی حلیل سلطان ہی بادشاہ لگا
 اور وہ ارادہ سمرقند میں حاکم رکنا ہے مکراد ہوئے خطوط شاہرا دی اور اس کے حقیق کو
 لکھ کر یہ اطلاع کے کہ حکومت سمرقند کی مو حب وصیت صاحب دران امیر زادہ یر محمد
 جہانگیر کو یہی ہے مناسب بہ ہے کہ وصیت یرا سرتوج کی عمل کر دلیکن اس یہی کچھ مایہ تر
 ہوا۔ ص مرالہ بیگ۔ اور میرزا امراہیم سلطان سے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ
 نورالدیں مہ خواتین حشمت آئیں کی موصح مرحق یر حاکر اور ترے ماسد اب تمام لوار اور بادشاہ
 کے امیر شاہ ملک سسی متیر روانہ ہو کر سمرقند کی قریب آباد کیا کہ سمرقند بہت مصروف
 اور مستحکم ہو چکا ہے کیونکہ ارعوں ستاہ سب دے دن یرا حلیل کے بہت وریقتہ تھا انداد ورتہ
 کی مخالفت یرستہ ہو رہا تھا اسلئے اسے حوس بد ورتہ کر کہا تھا تاکہ کوئی ارادہ نہ کرے

بیان تعداد اولاد اور نواسون کا

غرضیکہ امیر شاہ ملک فی دروازہ چہار راہ پر جا کر ہر چند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ ۱۶۱
 اوسکو شہرین آنے دی اوستی ہرگز نہ مانا شہرین بھی ہستی نہیالا چارنا امید ہو کر پیر گیا اردو
 علی بن پیر مراد حبت کر آیا سب صورت حال دہان کی بیگمات کی خدمت میں عرض کی اونیونے
 امیر شیخ نور الدین کو بھی اوسکے ساتھ کر کی پیر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید اوسکے جانے
 سی شہر کو لدین امیر شیخ نور الدین بھی مایوس ہو کر پیر آیا شہر کا دروازہ نہ کہولامقار
 اس حال کی رستم طغایو غانی اردوسی مرزا خلیل سلطان سی اگر عرض کی کہ تمام امرا
 اور شکیون مرزا خلیل سلطان کی بیعت کر لی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہو گیا ہی
 پیر خبر سکر اغایون اور خاتونون فی باستقواب امرا سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ
 بہت جلد کیا اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نور الدین ملازمت ابراہیم سلطان — اور
 مرزا انخ بیگ کی مدد اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحب قرآن سکے جانب بخارا کی
 چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور میں اپنی مقصد کو پہنچ کر برج اور بارہ اوس بلکہ مضبوط

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحب قرآن کا

بیٹی بینی مرد اولاد صاحب قرآن منصور سی بروز وفات چہتیس^{۳۴} بچے بیٹے اور پوتی اور پڑوتی
 تھے — امیر زادہ جہانگیر کے گیارہ بچے موجود تھے — محمد — جہانگیر — سعد —
 وقاص — یحییٰ انبار شاہ نیرادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور مرزا پیر محمد بن جہانگیر
 موسات بیٹون کے حیات تھا — قید — خالد — بوزنجہ — سعد وقاص —
 سنجر — قیصر — جہانگیر — اور اولاد شاہ نیرادہ شہید عمر شیخ بہادر کے سنی نو بیٹی
 اور پوتے تھے — پیر محمد بن عمر شیخ — بابک بن عمر شیخ — رستم بن عمر شیخ —
 مدد لیسر کی بینی عثمان اور سلطان علی — اسکندر بن عمر شیخ — امیر زادہ باقر
 بن عمر شیخ — مرزا امیر شاہ ساٹ بیٹی اور نو پوتی رک تھا تھا ابکر مدد لیسر ابکر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲۲ ع میں میرزا شاہ خلیل سلطان بن میرزا شاہ ابجل بن میرزا شاہ — مرزا شاہ بخاری کی سات بیٹی تھیں ان میں ایک اسراہیم سلطان باسقر سورعہ بن محمد جو کے حال اعلان ماردوری

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

صاحب لکھنؤ کی تاشکند میں مرزا خلیل سلطان کو ماد شاہ باکر اور ماد ساہر اور دن کو بادشاہ
نصیر کیا اور سوقت وہ کامیاب اور کامراں ہو کر صاحب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور شہزاد
شہر کے استقبال کیا اور انہوں نے شاہ آہ کو بہت تکیہ استقبال کر کے کھانہ شہزاد
در داروں کی حوالہ کیں تاشکند کی سو گویں رمضان شدہ اٹھ سو سات عری میں دریاں
شہر کے آگے اور بادشاہی کا سیر پر رکھا اور حوالے حضرت صاحب قراں کی کہول کر
حدود ستار کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قراں پر ہی کچھ عمل کیا وہ یہ میرزا محمد جہانگیر کو
جو کہ بسمر مرزا محمد سلطان کا اور برادر زادہ مرزا سیر محمد کا اور ولی عہد صاحب قراں کا تھا
تحت خالی پر بٹھایا اور حسب رسم درماوں کے سردوں پر اور احکام کی میتا یوں پر اور سکا
نام لکھا اور حد درود واسطی ثواب رسائی روح حضرت صاحب قراں کی فقرا اور مساکین کو
کہا ما بھی دیا — اور شہزاد اور فضلہ کو چٹوٹی اور سکی حقین تقاضہ کہی تھے انعامات بیانات
مرحمت کئی — یوستندہ رہے کہ اوس زمانہ میں خطہ سمرقند سب کثرت علماء و برادر
اور فضلہ رفیع المقدار اور یتیم دار اور عہد سوں کی مثل کی تمام عالم کی شہرہ و کسی شمار
تھا — اور زر نقد اور جو ہر در ہر در نقالیں قیمتی اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ و خراج
اور اسباب مادہ تاشکند بھی ہر اہل گویا سب سامان مادہ تاشکند بھی موجود تھا
اور فی مشقت اور فی رحمت میرزا خلیل سلطان کی ہاتھ وہ ملک بھی آیا اور مادہ وجود اسکی
کہ تمام اعدا اور باشندگان شہر اس کے مطیع و مطاع تھے کوئی باغی بھی نہ تھا مگر چار برس کی
ریا دہ حکومت مگر سکایہ اور ولایت کا فتح کرنا اور مسخر کرنے کا تو کیا ذکر ہی — اور سب

بیان جلوس سرمانا سلطان سعید مرزا شاہرخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہ ہوا — کہ یہ شاہزادہ ایک عورت فردایہ شاد ملک ۱۴۳۳
نام پر عاشق تھا جن ایام میں کہ امیر تیمور زندہ تھی اسکو قدرت کبھی پہنچی کے نہ تھی اب جب کہ وہ
مستقل بادشاہ ہوا ہر ایک طرح کا خوف جاتا رہا کبھی اپنی رات دن اوسکی بوس و کنار میں
ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کر کے اوسکے حوالہ کئے اور عورت شاد ملک
نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تھی اوسپر عمل کرتا تھا چنانچہ اوسکی عورت کی اغوار
اور بہکانی سبھی بیگمات کو جو امیر تیمور کے جوہرین تھیں مردم فردایہ اور ناجنس سی باکراہ
ذریہ دستی اون بیویوں کی نکاح کر دئے اور مال بہت بے فائدہ صرف کیا اسکی اکثر اکابر
اور امرار کی طبیعت اوسکی متفر ہو گئی چنانچہ یہی باعث اون فتنوں کا تھا جو ماوراء النہر میں
برپا ہوئے اوسوقت وہ پچارہ طوعا و کرہا سمرقند سی ہواگ کہ مرزا شاہرخ کی مدت
میں گیا اور ولایت رستے میں عالم بقا کو کوچ کر گیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہرخ کا

تحت بادشاہت پردر میان ولایت خراسان

جب خبر فوت ہوئی امیر تیمور کی دار السلطنت ہرات میں پہنچی مرزا شاہرخ بہادر بعد ادا می اسم
ماتم داری کی باستقواب ارا و وارکان دولت کی سیر خلافت پراہ رمضان میں بیٹھا —
اور حکام ممالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اوسکا حکم دل و جان سی قبول کر کے
نضیہ اور سکے اوسکے نام کا چاری کروا دیا — اوسوقت حضرت خاقان سعیدنی امیر
قصر اب جاگو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیک کو مکتا بخش کر دے اعلیٰ نظام
خراسان کے متعین فرمایا اور خود مو تمام امرار کی جانب ماوراء النہر کی تہمت فرما ہوا
جب موضع درہ زنگی پر پہنچا اوسوقت امیر سعید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے سمرقند سے آکر
خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورست کی امیر حلال الدین

بہان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

۱۶۴۷ یرر شاہ اس ارغون شاہ کو دوسلی تعمیر روح اور مارہ کی بہات کو اور امیر سید حوا حکو اسلی
 مہارت قلعہ طوس کی روانہ فرما کر تنہا مدت حدود طرقت سمرقند کی گیا جب حدود تیج رادہ
 مایہ میں پہچان ہوا مرسلطان حسین ملازمت میں حاضر ہوا اور تنہا اور لطف سیکر ان
 اور سیر ومانی — جب مرسلطان ہرح بہادر لے دریاہ جیوں سی عور کیا اور سوقت ارشاہ
 ملک لے کار اسی آکر اخبار سلامتی تہا ہر ادوں کا عرض کیا اسی اثنا میں ایک ایلی
 مرسلطان حلیل سلطان کے پاس سی آیا اور عرض کی کہ محکوظاعت اور انقیاد ایک بدل مسطور
 دوسرے اسلی حاکم سعید لے مہاجت کی امیر شاہ ملک کو دوسلی لالے اولاد امجاد کی دریا
 کار کی پہچان اسی حاکم امیر کارانی شاہ کہ مرسلطان حلیل سلطان ہی لشکر لیکر ماہر
 سمرقند کی آبرو ہے سب سے ہم کی بخارا چوڑ کر مزا لے گیا — اور مرزا ابراہیم
 سلطان سی حاکم وہ لوگ ہی آپ اسو یہ سی عور کر کے اردو اعلیٰ میں طحق ہو گئی —
 اران امیر تیج اور الدین موح ومانی حاکم گیتی ستان مرسلطان ہرح بہادر کی ماس مرزا
 حلیل سلطان کے گیا کچھ حوالی حضرت صاحب قراں کے آگے امیر زادہ میر محمد دلی بہادر
 کے بھی اور اسی کہا کہ سلطنت ماوراء النہر بقاعیت کرے اسطور مرزا تہا ہرح بہادر
 صلح کر کے عارم دار سلطنت بہات کی ہوئے اسی اثنا میں امیر سلیمان تہا ہرح بہادر
 صرماں صاحب قراں کے مملکت رستدار اور بر ذکوہ میں حکومت کرتا تہا سب مملکت
 سیاہ مرزا میراں شاہ کی بہاگ کر اردو اعلیٰ میں حاکم مرزا تہا ہرح بہادر دلی جیسویں
 مارچ دی عہدہ کو بہات میں ردل اطلاق سرمایا

بہان بال سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

اور بہان فحش لہنت امیر رکن الدین کا

مرسلطان حسین بہایت موقوفی اور حوں کی ماعت اردو دی مایوں سی بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

بہاگ کر آب اوہیسی عبور کر کی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان بن منتظم ہوا بوجہ فرما ۱۶۵
مرزا خلیل سلطان کی مدد بعض امراء کی کنارہ چھون پر پہنچا تاکہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سی جو کہ ادن ایام میں کابل سی درمیان بلخ کے آگیا تھا خبردار ہی دمان جاکر ادسکو
یہ خیال آیا کہ میں خود مستقل بادشاہ ہو کر سلطنت کروں یہ سوچ کر امیر تیمور خواجہ بن آتوقا
— اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کر کی باقی امراء سی عہد دیمان کر کے دارالملک سمرقند
کو مراجبت کی — ادہر سی امیر زادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر مقابلہ دشمن
کا کیا آٹھویں محرم ۹۸۷ھ آٹھ سو آٹھ ہجری میں نواح کش پر مقابلہ جابنیں کا ہوا —
بسبب غدر اور سفاکی کے بعض امراء اور لشکر سی مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اند خاور
شیرخان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سی جا ملے اور جابنیں میں محبت و اتحاد ہو گیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونوں پر تاخت کی دونو بہاگ کر ہرات میں آئی حضرت
خاقان سعید یعنی مرزا شاہ رخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسبب بعض مصالح ملک دیمان
طوس کی پہچا اور مرزا سلطان حسین کو یاسا کو روانہ کیا جب یہ خبر سلیمان شاہ فی سنہ آغاز
مخالفت کر کی حصار کتان میں تھیں ہوا اور حضرت خاقان نے مرزا شاہ رخ فی ادسی سبب
نبضت فرمائے ابھی لشکر پہنچی نہ پایا تھا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ طغرناہ نے صحیح و سالم مراجبت فرمائی ہرات میں آکر مرزا انج بیگ اور امیر شاہ
ملک کو داسطی ضبط اند خاور شیرخان کے روانہ کیا اور فصل بہار میں بنفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل

سلطان کا اور کچھ حال وقایع خراسان کا

واضح ہو کہ جن ایام میں مرزا انج بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اند خاور شیرخان میں تھے

بیان گرامی سیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۶ مرزا میر محمد نے ایک اعلیٰ ہیکل امیر شاہ ملک کو ملا یا اسی طرح میں حاکم محالعت مرزا خلیل سلطان کی اختیار کی اور مرزا علی بیگ ہی اسی سی مل گیا دونوں کی متفق ہو کر اس امویسی عورت کیا دوسری طرف سی مرزا خلیل سلطان ہی دسموں کے استقلال کو آیا سب کے پاس ملحق کی ملاقات ہوئی سکت مرزا میر محمد کو جوئی شاہراہ وقتہ الاسلام علی کو چلا گیا اور مرزا علی بیگ اور امیر شاہ ملک ہی اس امویسی عورت گئی جب یہ مرزا دتاہ مرزا تارخ بہادر کو بھی متوجہ مادر الدہر کا ہوا اتنا راہ میں مرزا علی بیگ اور امیر شاہ ملک اردو ی ہاویں سی ملحق ہو گئی وہوں نے کیفیت اس لڑائی کی سے سرح میاں کی اسی اتنا میں ایک اعلیٰ مرزا خلیل سلطان کی یا سسی کر یا اسی میاں کیا کہ ماد شاہراہ سے نی یہ عرض کی ہی کہ سب اسکی کہ مرزا میر محمد اس امویسی عورت کی مادر الدہر میں چلا آیا تھا اور میری ملک میں وہ عرض کرتا تھا اسلی میں اس کے دفع کر کے کی واسطی مقابل ہوا تھا وہ میں اسی عہد دیماں پر مات ہوں جو ایسی کیا تھا سہریار عالمقداری سحاں شہت امیر کہہ کر وضع اعدا اسی دار السلطنت ہراہ کو مراجعت کی اسی اشار میں معنی ارکاں دولت تہا روح بہادر کے علی کو حلے گئے اور امیر سید خواجہ شاہ علی بہادر کو منصب امیر الامرائی کا کہتا تھا جلال استقلال کا دیں لا کر ایک ماعت کو ایسی متفق کر کے وقت مار معرب عہ ذی الحجہ کو روح ہرات سی عارم حام کا ہوا اسی شب کو رایت عالیات تی ہی اور سکا تقاب تمام شب کیا علی الصلاح او کو حالیا محالوں نے گہوڑوں پر سی اور تر کر میں سحر برکندہ کما اور زباں لضرع اود عاجی کی کہوئی حضرت خاقان سیدنی او کے حرم معاف رہا اور مراجعت حان ہرات کی کی اور سید خواجہ سدا سی اتناخ کی ملازمت شاہ میں بلال ملک گیا جس شہریار عالمقدار شہر میں آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ یہ ہرقارہ محالعت کا کیا اور حاب طوس کی حاکم پیر ہا سسی قلعہ کلاں کی حان گیا حضرت خاقان سید نے ہی تیسویں مارچ ۱۳۳۰ء دی الحجہ کو تقاب خواجہ مذکور کا فرمایا جس شہر

بیان حالات مرزا میران شاہ کا

مشہد مقدس پر خیم بادشاہی پڑے سید خواجہ فی قلعہ کلان سی جانب ستر آباد کی کوچ کیا ۱۷۷۔
مرزا شاہ رخ بہادر فی ہی اوسی جانب حرکت فرمائی جب بلخ مناج پر پہنچا امیر شاہ۔
ملک بلخ سی حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان فی دہان سی آگے جا کر
سمعان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا میران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکے حال پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا میران شاہ اور اوسکی اولاد کا

جو بعد وفات امیر تمپور صاحب قران کی گذرا
د واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحب قران کی ولایت آذربایجان مین مرزا عمر
سنی سکے اور خطبہ اپنی نام کا جاری کر دیا اور اپنی بہائی اور بابا پسی جو در میان بغداد
کے تھی کچھ حساب نہ کیا۔ اسی اثنا مین امیر جہان شاہ جاکو نے بسبب انوار مقدسوں
کے خیال استقلال کا زمین لاکر باسیوین تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نوابوں اور مخصوص
مرزا عمر کو قتل کر کے سر پروردہ شاہزادہ بر جڑ ہائی کی مرزا عمر نے بھی پاؤں ثبات کا استوار
اور محکم سر ہاکی تھا بلکہ کیا آخر کو وہ ہاگا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادران سکے
ساتھ لیکر اوسکا تقاب کیا ظہر کے وقت دوسری روز اوسکو بیکڑکی حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا مین مرزا ابو بکر فی بغداد سی قصد جڑ ہائی کا کیا اور ایک ایچی در سطحی طلب جاز
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنی آکر یہ بیان کیا کہ اس طرح پر رادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اوسکی بہت غرت کی اور کہا کہ یہ کہنا کہ بہائی جان جلد تشریف یہاں لائے
ماکہ ہم تم دونو متفق ہو کر انتقام ملکیت کا کریں مرزا ابو بکر یہ بات سن کر دو سو سواری بسیجی
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا کسی ایک قلعہ مین قید کیا گیا
رجب مرزا میران شاہ نے اپنی ولد اخگر کی مقید سونی کی خبر بائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر در المرز استر اباد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا۔ بعد ازاں درمیاں مرزا عمر اور امیر شیخ اسد سیم شیردالی کی مخالفت ہو گئی وہ دونوں آپ پر مقابل ہوئے۔ اور مرزا ابو بکر سے چند روز قلعہ دگور میں قید رہ کر راس محاطوں اور کوتوال قلعہ سی گٹھہ کو حلاصی مائی مائی کی بھی وہ ہی ہوا۔ گیا دونوں کی کاؤس میں بھجرتحق ہو کے قلعہ سلطانہ میں ایسا قلعہ کر لیا اور تمام عیال اور اموال اور عمر پر مصروف ہو گئی جب پہلے مرزا عمر کی سکر میں بھی اکثر اہل ارادہ لشکر کی حاسب سلطانہ کی چلے آئے۔ اور مرزا عمر کی امیر شیخ اسد سیم کی کچھ صلح کر کی مہارت کی۔ اور یہاں مرزا ابو بکر کی مرزا اسراقتاہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا تھا آخر یہ ہوا کہ قلعہ ایسی نام کا پڑھا کہ حاسب تشریف کی گیا۔ اور مرزا عمر کی شہر کو چور کر دیا مرزا عمر شیخ بہادر کے خدمت میں اتنی لگیں بعد ازاں درمیاں بہائیوں کی بہت ڈانٹیاں ہوئیں آخر الامرجا حراساں کے آیا اور پھر درمیاں خدمت مرزا تاج بہرح بہادر کی بیچ کے سور و لطف اور عیانت کا ہوا

بیان تسخیر در المرز استر اباد اور بعضیہ حالات جو اس کی بھی گزری

حضرت حافان سیدی نے بھی مرزا عمر کی حاسب استر اباد کی کوچ فرمایا حاسب صیاد ملا پور ردل فرمایا مادتاہ استر اباد کا حاسب القعات حضرت صاحب قراں کے مدت سبھا حکومت ماردران کی کرتا تھا اور کوئی اس کا مدحسم کہی ہوا تھا مافاق امیر حواجہ کے لشکر وادان لیکر مقابلہ برآیا حاسب میں لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت حافان سیدی کو ہوئی۔ اور سوقت وہ مادتاہ طرف خوار دم کی ہوا گیا اور سید حواجہ حاسب مملکت فارس کی چلا گیا تمام ولایت ماردران تحت تصرف مدگان مرزا سابع بہادر کی آگئی اور سکے اور خطہ تاجری جاری ہو گیا اور سوقت حکومت ماردران کی امیر زادہ عمر کو مادتاہ حواجہ کے مرحمت کی اور اب مہرت دیا کہ جو تہی تاریخ حاد الاول سنہ ۱۰۹۹ ہجری میں ردل حلال درمیاں

بیان تسخیر دہلی و استر آباد کا

درمیان بلدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سال کی ماہ رمضان میں مرزا پیر محمد جہانگیر فتح ظلم بہرہ کی سی ۱۶۹
 مارا گیا مرزا سید احمد میرک فی جو کہ شرخان میں اقامت رکھتا تھا درگاہ عالم سپاہ میں حاضر
 ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید فی بعد اظہار اور تاسدیت کی
 امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر نوشیروان کو پیر احمد میرک کی جانب
 بلخ کی روان کیا اور چاہتا تھا کہ خود بھی پیچھی سی کوچ فوادے لیکن دفعۃً یہ خبر سنی میں آئے
 کہ مرزا عمر نے خیال استقلال آب کرکان سی عبور کر کے خراسان میں قلعہ و فساد برپا کر رکھا ہے
 اسلئے خاقان عالی مقام فی اٹھارویں ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کا ہوا مرزا دوشنبہ
 نوین ذیقعدہ کو نواحی بردویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ
 مرزا عمر کی متفق ہو کر پریشان ہو گئی اور شہزادہ ند کو رسیب بزدلہ ہونے کی بہاگ گیا
 اور حضرت خاقان سعید فی دارالسلطنت ہرات کو مرحبت کی لوہنیں ایام میں امیر مضراب کے
 نوکروں فی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر پیردن میں بیڑا میں اور سر پر ایک زخم
 آیا ہوا تھا اس شکل سی لاکر مرزا شہزادہ ہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید فی نظر
 عنایت کی اس کے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
 جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہو گیا بیسویں ماہ ند کو ر کو امام فخر الدین زازی کے
 تبرکی برابر اسکو دفون کیا اور خاقان سعید و منظور ہو کر اوایل ماہ ذالحجہ میں اپنی سلطنت
 میں آیا درمیان نصف ماہ ند کو ر کے بادغیس پر چڑھائی کے اور دہان سی انیسویں ماہ محرم
 ششہ اٹھ سو دس ہجری کو واسطی انتقام کے سر علی پر چڑھائی کے جانب قلعہ السلام
 بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا دہان سنی میں آیا کہ سر علی بہاگ گیا دہان سی
 مراجعت فرما کر قلعہ ہندوستان کی پیر تعمیر فرمایا اور وہ ملکیت مرزا قید و ولد مرزا پیر محمد
 کو دی امیر مضراب اور توکل برلاس کو واسطی استیصال سر علی کے روانہ کر کے بغض نفس
 جانب دار سلطنت ہرات کی آیا گیا اردین ربیع الاخر کو خط ہرات میں تشریف لاکر آیا۔

ماں محل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

۱۷ درمیت فراموشی وہ لہرا و عوہم سر علی میرا مرد ہوئے ہی او سکونگا اور ترکست دیکر صبح بچہ
آئی لہو سر علی نے تارہ پہر ترک جمع کر کی متوجہ طبع کا ہوا۔ اور ترک کے حدودوں سے
مرزا قید و کوہنگ دیا مگر او سکے نوکروں کی سرار سکاکاٹ کر جہاں بیاہ کی خدمت میں بھڑیا
— اسی سالیں حضرت حاقاں سعد نے اسکا کہ سیرا دستاؤں سے حواریم میں بہت سا
جمع کر کے ارادہ مار دہراں کا کیا ہی اسنے پیر حاقاں سیدی دارا سلطنت ہرات سے حرکت
کر کے اسرا مادیں بیچ کر پیرنے سرسی مار دہراں کو اپنی تخت میں لا کر مرالاع ملک کر کے
نو کہ حاکم ہسی ملایب حواساں کا تہا دریلے وہاں کا کیا اور آپ حاسب ہرپ کی حمت کر کے

محل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا

اور مارا حانا مرزا میرا نشاہ اور مرزا ابو بکر کا

اور ایام میں کہ صاحب قرا گستی ستاں لی قصد روم کا کیا تہا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان حوہی ساہ دولت قنر روم کے آسودہ تھے بہت خوف اور ہراس کر کے حاسب
ہر کی جیلے سے بعد حاسلے اراں دونوں کے ولایت میں ملک روح لی ایک قاصد
سرت صاحب قراں کے ماس بیچ کر اطلاع او کی آنے کی کر دی صاحب قراں نے اور سکے
حواس میں یہ لکھا کہ اگر مادشاہ کو ہماری محنت میں روح ہے تو چاہئے کہ سلطان احمد کو
دید کر کے ہماری پاس روانہ کر دی اور قرا یوسف کو قتل کر کے یہ نامہ ملک روح کی
پاس بھیجا دسے دونوں کو قید کر لیا اور اراں دونوں کے حالت قید میں یہ عہد آلیس
کر ما تہا کہ اگر ہسم بیچ و سلامت اس ہلکے سی کات یا دیں گی نو بہتہ مراقبت اور محنت
میں رہیں گے کہی آلیس محانت نکوس گئے اسی اتا رہیں صاحب قراں کی دولت
آہی سکے خرمہ میں بھیجا ملک روح لی سلطان احمد اور قرا یوسف کو مظهر لطر القوب اور
مت دیکر اور تہوڑی عرصہ میں قرا یوسف لی شوکت اور حمت پیدا کر کے لے رحمت مادشاہ

بیان محل سلطان احمد جلاپور اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیا ربکر پہستلا پایا بسبب اس حرکت کی ۱۷۱
ملک فرخ فی سلطان احمد سی ہی محبت کم کردی اور بد گمان اور کسی جانب سی ہی ہو گیا سلطان
احمد فی غیورن کا لباس بد لکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تین حلیہ میں پہنچا یا دبان اگر چند
ادبائون سی ملکر ایسی خبریں و اہیات در میان بغداد کی اور اہلین کہ دولت خواہان باقی
جو ان ایام میں جانب مرزا احمد کی سی حاکم دار السلطنت بغداد کا تھا تو ہم ہو کر شہر چور کر ہوا
گیا بعد ایک مہینہ کی سلطان احمد فی بغداد میں آکر چند اپنی سلطنت کا بند کیا۔ اور آخر
شہنشاہ آٹھ سو آٹھ ہجری میں کہ مرزا ابو بکر اصفہان کی محاصرہ میں مشغول تھا۔ اور امیر شیخ ابراہیم
شیردان سی جانب تبریز کی چلا گیا تھا سلطان احمد نے ارادہ تہیج آذربایجان کا کیا۔ اور
امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آنی کی سنکر شیردان سی جانب تبریز کی کوچ کیا
۔ اور آخر محرم ۸۷۹ آٹھ سو نو ہجری میں سلطان احمد فی دولت خانہ تبریز میں آکر شراب
خواری اور صحبت امر دان سیم تن میں مشغول ہوا جب مرزا ابو بکر فی ہم اصفہان سی فراغت پائی
جانب تبریز کی آیا سلطان احمد بسبب خوف اور وہم دہراس کے جانب بغداد کی چلا گیا اور
مرزا ابو بکر آٹھویں ربیع الاول سال مذکور کو در الملک تبریز میں داخل ہوا اور عیال تبریز
سی وعدہ کیا کہ میں ظلم اور عساف بالکل دور کردن کا اور انصاف اور عدل کردن کا
۔ بعد از ان قرا یوسف ترکمان نے قصد مملکت آذربایجان کا کیا در میان اوس کے اور مرزا
ابو بکر کی رائیان ہوئیں آخر حملہ ماہ ذیقعدہ ۸۷۹ آٹھ سو دس ہجری میں میرالدین میر شاہ
ہلاک ہوا اور مرزا ابو بکر ہلاک کر متوجہ جانب دارالامان کرمان کے ہوا سلطان ادیس ابن
رند کو برلاس کہ حاکم اوس مملکت کا تھا جب اوسنی شانہرادی کے آنی کی خبر سنی بطور استقبال
گیا اور مرزا ابو بکر نے کرمان میں آکر خیال استیصال سلطان ادیس کا دین ٹھہرایا اس کے وہ بھی
بادشاہنہرادیہ کے بگڑنی پر مستعد ہوا آخر یہ ہوا کہ تقارہ خاک کا بجا کر مرزا ابو بکر کے محل کا
احاطہ کیا پہر صلح اس طرح ہوئی کہ کرمانی لوگ ابو بکر کی بگڑنی کا قصد نہیں دیکھتے ہر کسی کا

سان ہوڑا سا میرزا میر محمد اور میرزا ارستم اور میرزا اسکندر کا

۲-۱ کسی اور ولایت میں حلا حاد دیکھا نہ داراں لوگوں کو کسی ملک سبستان میں آیا دریاں اور
اور حاکم سبستان ملک الدین کی محنت اور اتحاد ہو گیا یہی باعث تکرستی حاقان سعید کا جا
دات اور سبستان کی ہڑیا کے حاکم مہکوری اکثر وہ ولایت منخر کی اور مرد اور مکرے
دوسری وعدہ پر ہاگ کرکراں میں حاکم سلطان اوریں سی جید لڑائیں کین ایک سو کرمیں
ستہند ہوا۔ اور قراوقوسف ترکمان نہ ہاگے مرزا لوگوں کی اور دارے حالی مرزا میر شاہ
کو رکاں کے تمام ولایت آدریاں کا حاکم ہو گیا اور اسی میں سرداں کو حاکم سلطان احمد
حدیرے ایسا ٹیا کر لیا تھا تحت سلطنت برٹھا کر حلا اور سکندر کے نام کا جاری کر دیا

سان ہوڑا سا میرزا میر محمد اور میرزا ارستم اور میرزا اسکندر کا

اور خالفت واقع ہوئے درساں ہائیوں کی گردش فلک سی
د صبح ہو کہ میں ایام میں صاحب قران گیتی ستاں لے وفات پائی مرزا میر محمد دارا ملک شہزادہ
مستولی تھا۔ اور مرزا ارستم صفہاں میں۔ اور مرزا اسکندر بہاں میں جب یہ حرکت
اثرینی وفات صاحب قران کے مرزا میر محمد کو بھی مدینے مشورہ پس اسکندر کی
والدہ ملکہ آغا ملک خواتین حضرت حاقان سعید مرزا شاہ رخ بہادر کے من منسلک تھی
خطہ اور سکندر نام مرزا شاہ رخ بہادر کے موشع اور مرزا کی درستی اطلاع اس نیک
ام کی ایک ایلی خراساں میں پہچا اور وہم مترادس نبی عرضہ انت میں لکھی سے ہمہ گانم
شہرچہ برست۔ میں درستم سکندر وہر کہ بہت۔ حضرت حاقان سعید کی اور ایلی بر
بہت نوارتس اور رعایت درما کر خست کیا اور فرار مرزا عمری میر جہان شاہ کو قتل کیا اور دارا
لوگوں کو قید کیا مرزا اسکندر دوستی مترجم ہو کر بہاں سی خانہ شیراز کی گیا اور مرزا میر محمد سے
رعایت درما کر حکومت یرد کی اور سکندر کی مدت تک درساں ہائیوں کی طریق لکھی
اور اتحاد کا سلوک دیا بہاں تک کہ درساں شہزادہ سو فوجی کے لے خاد و فہدوں

بیان تہوڑا سامرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مقدمہ کی اتفاق مخالفت کا ہوا مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو مقید کر کے جانب خراسان کی ۷۳
 پہنچا دیا وہاں سی جہٹ کر اصفہان میں پہنچا میرزا رستم نے اسکندر کی آنی کو فوز عظیم تصور کر کے
 ایک دوسری کی موافقت کر کے قصد شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نے اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کھا کر
 مراجعت کی اور دونوں بہائیوں نے تعاقب اوسکا کر کے چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
 دیکھا کہ فتح مسر نہیں ہوتی چند بہات فارس کی لوٹ کر اصفہان میں آئے۔ اور دریا چلے
 اٹھ سو دس بجری کی مرزا پیر محمد نے لشکر کشی کر کے اصفہان پر چڑھائی کی اور دہسہ مرزا رستم
 نے کندان کو لشکر گاہ کے بعد بھی مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر اصفہان کو
 ہوئی مرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی ہباگ گئی اور مرزا پیر محمد نے اصفہان پیر شیخ
 مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور اور مظفر ہو کر جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی۔ اور
 مرزا رستم نے خراسان میں پہنچ کر بسبب غمازیت خاقان سعید کے پر تو عاطفت اور مہربانی کا پایا
 ۔ اور مرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شیرکان میں پہنچ کر مرزا قتید اور سپاہ کو اسکی استقبال
 کے واسطی روانہ کیا شاہزادہ ہباگ کو جانب ولایت اندخوی گیا وہاں کی حاکم سعید محمد خان نے
 اوسکو مقام مناسب میں تو مار کر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نے نہایت
 لطف اور احسان سے سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک نامہ سعید محمد خان کے
 نام بھی اس مضمون کا پہنچا کہ مرزا اسکندر کا فراسم نہوے جہاں چاہی جانی دو مرزا اسکندر
 مابینہ شفقت برادر کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چبیسویں رمضان ۱۱۸۶ھ کو گیارہ
 بجری کو پایادہ شیراز میں آیا مرزا پیر محمد نے بہائی کی آنی کی خبر پا کر فوراً اوسکو بلایا اور
 طرح طرح کی غمازیت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان ۱۱۸۶ھ میں دوبارہ ہجرت کا
 مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتھ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام دو جاہ پر
 پہنچی سعید حسین شہرت دارنی حبکو بادشاہزادی نے مرتبہ طبابت سسی درجہ امارت کو پہنچایا
 تھا نہایت شفا و ت اور بدتھی سسی پیش آکر طایفہ اہل شہر اور مہندین سسی ملکر آدھی رات کو

بیان منوجہ ہونی سلطان احمد جلالی کا جانب آذربایجان کی

۱۰۴۔ مرزا میر محمد کی دیری میں حاکم شہریت شہادت کا اور سکویلا یا سمرقند رہنے پرستی ہے
 اور آہاگ کر حام شیراز کی جلاگ اور اورا عیاں سلطنت نے اتفاق کر کی شہر کا رست
 کر دیا اور ج اور مارو کا احکام جو طرح بر کیا جس شہریت داری جب مرزا اسکندر سے
 ہاگ حانی کی حسی تعلی حتمت تمام شیراز کی ماہر اگر ڈیرا کیا اور دوسری روز صبح
 ظہر کی مار تک ٹرائی رہی اسی اتنا میں میر صدیق کو ملا دم مرزا میر محمد کا تھا جس شہریت دار
 سفر فار ہو اور حیدر نی اور سکویلا کر شہر میں لاکر تیج سعدی سراری کی روضہ میں شہر کر گیا
 اور ڈاری اور سکے تر سوا ڈالی اور ایک گدہ سی اور سکویلا کر کی تمام شہر میں پیرایا انداز
 اور سکویلا اسکندر کی خدمت میں لگتی تا ہرادی سے اور سی پو چکا کہ میر سے ہائی کو تو سے
 کیوں قتل کیا۔ اور سی کہا کہ اور سکے لست حوی عذر سوچا ہے اور کا جو تختی ہی ہو گا انداز
 اسکندر بہ قول سکرحا ہوا ایسی اتہ سی رہی آنکہ اور سکے کٹاری سی کٹالہ ڈالی اور فرما
 کہ اس عدوات کو قتل کرو چاکی مارا گیا۔ اسی اتنا میں سلطان معصوم میں زین العادیں
 ستاہ ستحاج لی درمیاں صہاں کی حرج کیا انداز اسکندر سے اور سکے حرج کی نہ سر کی نہ
 اتفاقی و نقض کے سلطان معصوم مہرم ہوا ہا دروں سے قاتل کر کی یا نی کی گمار ویر اور سکویلا
 مار ڈالا۔ اور مرزا اسکندر لی نظر اور مصور ہو کر جانب شیراز کی مہرحت کی انداز اور
 رستم سب رحمت حاقان سعدی حام صہاں کی گنا جہر مت ورساں ہائیوں کے
 رٹی ہوئی آخر الام دوسری دفعہ پیر مرزا رستم حام حواساں کی گیا دریاں شہر آہٹ منو
 جودہ ہجری کی مائے کوس صحت حاقان سعد کا ہوا۔ اور مرزا اسکندر سے عراق اور مارا
 میں استقلال تمام باکر صہاں کو تخت گاہ اور دار سلطنت مایا

بیان منوجہ ہونی سلطان احمد جلالی کا جانب آذربایجان کے

اور راجانا اسکندر امیر قرا بوسف سرکمان کی ہاتھی

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانبِ بلدہ سمرقند کی

دعویٰ ہو کہ درمیان ۸۱۳ھ اٹھ سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربایجان کا تختِ تصرف قرار دینا ۱۷۵
کے تہا سبب اسکی کہ قرا عثمان فی دیریاں ولایت آذربایجان کی کچھ قرض کیا تھا اور سبب اسکے
کہ طہرتن فی ہی اسکے آئی کی استہ سا کی تہی اسلی وہ اس جانب گیا سلطان احمد فی اسکی غیبت
کو غیبت جان کر لشکر جمع کر کے درمیان محرم ۸۱۳ھ اٹھ سو تیرہ ہجری کے آذربایجان پر چڑھائی کی
درمیان غرہ ربیع الاول کی نخلِ حشمت لسیار جانب تبریزی پہنچا۔ امیر قرا یوسف فی جب
یہ خبر نا خوش سنی فوراً مراجعت کی اور سلطان احمد فی ہی جہنہ افحالت کا بلند کیا روز جمعہ ۱۱ سنی
ربیع الاخر کو اوپر دوزخ کی تبریزی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست لشکرِ نباد کو
ہوئی اور سلطان احمد ایک باغ میں جا چھپا کسی رزائی فی قرا یوسف کو اسکے چنی کی خبر کر دے
ایک جماعت اس جانب گئی اسکو پکر کر ترکمان کی سامنی لا حاضر کیا قرا یوسف فی بعد کلمات
ناسر اکہتی کی نشانِ حکومت آذربایجان کا بٹام غراہنی کی مینی بام مریداق خان کی اور فرمان
سیرداری نباد کا بام دوسری بیٹھی مسمی سلطان محمد کی سلطان سسی طلب کئی اور وہ
چاہتا تھا کہ اسکو قتل کرے لیکن امداد عراق عرب فی درباب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلی قرا یوسف فی سلطان مذکور کو مدد اسکی اولاد کی قتل کیا اب دستِ خاں
امیر شیخ حسن ایٹانی کی تمام ہوئے

بیان متوجہ ہونی خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانبِ بلدہ سمرقند
کی اور سپرد کرنا۔ نصے ممالک کا شاہزادوں کو
دعویٰ ہو کہ حضرت خاقان سعید فی پانچویں تاریخ ماہِ ذیقعدہ ۸۱۳ھ اٹھ سو گیارہ ہجری کو باراد
قصد بادغیس کے لشکر جمع ہونی کا حکم دیا اور اس مقام پر جب یہ خبر متواتر پہنچی کہ درمیان مرزا
خلیل سلطان اور خداداد کی فحالت واقع ہو گئی اور خداداد نے دستِ حضرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا امور و محکوم کر لیا ہے اسلی خاقان سعید موید و منصور السون ماہ مذکور کی

سان متوجہ ہوئی مرزا نساہرخ بہادر کا نسب بلندہ سمرقند کی

۱۷۶ حاکم اور دارالہم کے بہت دبا ہوئے حب دربار حویں سی غور کیا اور سوت حرا کی کہ حداد اپنے مرزا حلیل کو مقید کیا اور آب بہاگ گنا القہہ حاقان سید میوں دی انجھ کو در سلطنت سمرقند یہ تشریف لائے اور وہ محرم ۱۲۰۸ھ آٹھ سو مارہ ہجری میں علم طعوبیکہ حاقان میں حداد کی جاسر مولتاں کی روانہ کئے۔ اور امیر شاہ ملک مدد مع امرار اور فوج کیتر کے متحرک ہوا اسی اتار میں ایسی صورت دکھی جس آئے کہ کسیکی آید خیال میں مقصور ہوئی تھی میان اسکا یہ ہے کہ ص ایام میں کہ حداد اسی لے اوتاہ مولتاں سی مدد طلب کی اسی ایسی ہائی شمع جہاں کہ اس ہم کے واسطی متین کیا ح حداد اوتسی ملا اوتسی ایسی خواص اور مقر میں سی کہا کہ حداد حبیبی مردنا سیاست در میردت اور کم دات ہی کیو کہ اوتسی اور حقوں تربیت صاحب قراں کو طاق لسیاں پر کہہ کے اوسکے اولاد و محاد کی لست راہ فحی لفت اور عیساں کی بیلا ایسی شخص کی موافقت کرنی اور مدد دی سی بر قوی ہے یہ سو جگر اور سکاں سی حد اگر کی امیر شاہ ملک کی یاس ہجریا امیر شاہ ملک نے مدد لڑائی اور محارہ کی لے جو کہوں شمس سر لکمر احت کی مدد اور حضرت حاقان مالک ستاں لی حکومت خطہ اور حد کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تعویض کے اسی اتار میں امیر شیخ نور الدین صحت طلب کر کی حاکم انرا کی گیا اور اردو علی میں بہت خرمی کہ مرزا حلیل سلطانی بعد مقول ہوئی امیر حداد کی محاطیں سی متفق ہو کر اوس قلعہ میں مقیم ہو گئی ہی حضرت حاقان سید لی امیر شاہ ملک کو اوس حاکم روانہ کیا اوس سی حاکر اوس قلعہ کا محارہ حاکم کئی روز گد ری کے اور سوت مرزا حلیل سلطان نے پیغام بھیجا کہ محکوم راہ دوتا کہ میں قلعہ ماہر آون اور ملا مت حضرت تاہر ج بہادر کی میں حاضر ہوں امیر شاہ ملک لی منظور کیا و مان سی نکلا امیر شیخ نور الدین کے یاس گیا اور سوت حضرت حاقان سید نے آید اوسطوں کوچ کیا اسار راہ میں حامین سی قاصد آئے گئی میرزا حلیل سلطان علی بعد لئے عہد دیماں کی ملازمت علم بر گوار میں حاضر ہوا طرح طرح کی مرجم خسرانہ سی معزز و متمار ہوا۔ اور حضرت حاقان سید لی حاکم مرسان کی مرحت کی ولایت ترکستاں اور دارالہم کے مرزا علی ملک کو دے

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کاسبت حضرت خاقان سنجیکی

کودہی اور مملکت حصار شادمان کی مرزا محمد جہانگیر بن میرزا محمد سلطان کودیدی - سبب سوار ۱۷۷
ہمایون آب جیون سی عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندھار اور کابل اور غزنی کی مرزا قید و بن
مرزا پیر محمد دلی عہد کو غایت ہوئی - اور ابوالفتح مرزا ابرہیم سلطان کودالی ایک بلخ اور
طخارستان کا کیا سولویں شہان کو دارالسلطنت ہرات میں بادشاہ داخل ہوئے - اور
ماہ ذیقعدہ ۱۰۱۸ مرزا خلیل سلطان نے بموجب حکم اور فرمان شہر ہارگردون وقار کی دین
سوار ہزار لیکر عراق پر چڑھائی کی جب مملکت رسی میں پہنچا چند روز فراغت سی قامت
بعد ازان امیر شیخ نور الدین نے ولایت انڈرین کہ وطن قدیم ابا و جد اداو سکے کا تھا
جہند مخالفت اور عصیان کا مرتفع کیا اسی واسطہ و دفع خاقان عالی مرتبت نے ماوراء
پراشکر کشی کی درمیان ۱۰۱۸ ہجری کے امیر شیخ نور الدین اوپر دروازہ قلعہ ورون کے
پشت زین سی گر پڑا اگر تی ہی جان بحق ہوا - اور سولویں رجب سال مذکور کو مرزا خلیل
سلطان ولایت رسی میں فوت ہوا حضرت خاقان نے یہ خبر شکر بیت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کاسبت حضرت خاقان

سیدی کی اور پانافتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک و مجیدی سی
جب قرا یوسف نے مملکت آذربایجان پر تیلایا اور حضرت خاقان سیدی سی اوسکی انتقال کی
خبر سنی بارادہ تسخیر عراق اور آذربایجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹھارویں رجب ۱۰۱۸
آٹھ سو سو تہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بلدہ نیشاپور پر خمی سپاہ خاقان منصور کے پڑے
اوسوقت ایک مکتوب برین مضمون مرزا اسکندر کو لکھا کہ رات عالیات واسطہ دفع قتلہ
دفعہ قرا یوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربایجان کی ہوئی ہیں اوس فرزند کو چاہئے
کہ طریق اتحاد اور موافقت کا سلوک رکھے کی فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح رجا پر
مہمی آملی - بعد ازان یہ خط روانہ فرما کر آپ با زندان میں پہنچا جاڑے کی سبب

بیان سیردکونی ولایات کا شانہرا دون کو

۱۷۸ دیاریں گزاری جب وہ حط مرزا اسکندر کی مطالبہ میں آیا اوسے یہ تصور کیا کہ حضرت خاقان
سعید قند ملک فارس کا کہتی ہیں اسلئے حواب ماصواب بھی کر علم خالصت اور عیساں کہ
کیا اور حاجی ایلی بھی کر صہاں میں لشکر جمع کیا مارتاہ مجاہدی ہے حال فاسد مرزا
واقف ہو کر پوچش اور بیان کی موقوف رکھ کر حاسب صہاں کی حڑائی کی اور ادا
ہزار میں مرزا مسافر کو مار ماراں کی طرف حراساں کی روانہ کیا اور آب نفس جو ہر
محم شاہ اٹھ سو سترہ بحری کو طوف ری کی گیا حٹ اوس ملکیت میں پہنچا ایک حمار
اسکندر کی شاہراہی سی روگرداں ہو کر اردوئے اعلیٰ میں آئے اور حب صہاں کی قز
ہیجا مرزا اسکندر لشکر قیامت اتر لیکر برابر مقابلہ پیرایا بہادران دور حاسب فی تیر
ڑائی میں داد مردانگی دی اور شجاعت ایبائی دکھلائی خاقان سعید لی شجائی مرزا
کی لطایف بحیل ایبائی تین شہر میر، دلا اور تکرے اصعبان کا محاصرہ کیا اسی اتنا
میں اکا ر اور اعیان شیراز کی مقلقات مرزا اسکندر کو مقید کر کے حبس اور سکے ماتم شاہ
کے میں کر کے اس حکی تشارت ایلی کے رمانی حضرت خاقان کے پاس بھیجا
لے یہ حرسکد خوتی بہت کی اور لطف اللہ ماں تور کو دوسلی صیط اموال فارس کی
سر پایا اور جو کہ محاصرہ اصفہان کو قریب دو مہینے کے ہو چکی تھے دوسری تابریج ماہ
کو جنگ سخت واقع ہوئی صبح سہی شام تک لڑائی ہی اوسے تب کو مرزا اسکندر عطا
اور اکسار کی ایبائی حال یرطا ہر دیکھ کر ارادہ ہانگی کا کیا ایک ورج لے اور سکا قاقند
کیر اہوا حضرت خاقان کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت خاقان لے اور سکا حوں ہوا
حرما کر اور سکو مرزا رستم کے سیردکونی اوسنی انہو میں اوسکے تیل کے سلائی پہرہ
سے بسکد کشت و کر بودن آرد و مدہست بہرمان و گوشت کسی کہن حدیث گفت و

بیان سیردکونی ولایات کا شانہرا دون کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

حضرت خاقان عالمکان نے بعد فتح صفہان کی سرداری دس علبہ کی مرزا ستم کو دی اور حکومت ۱۷۹
ولایت ہدان اور قلاع رود جرد اور زہادند کی شاہزادہ سعادت انتہا مرزا باقر کو دے
— اور امارت مملکت رسی کی مرزا ایچل کو سپرد کی — اور حکومت دیار قم کی مرزا سعد وقاص کو
نعمایت کی اوسوقت علامہ ظفر نیاہ جانب شیراز کی آئی بعد وہاں کے پہنچی کے حاکم شیراز کا
مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مراجعت کی بانیسویں رجب سنہ مذکور میں
بلدہ ہرات میں داخل ہوا — اور مرزا ابستقر نے دیدار والدہ بزرگوار سنی شرف ہو کر نذر گدائی
اسی اثنا میں درمیان مرزا انج بیگ اور مرزا میرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور ساز
ہو گئی بعد جنگ جہال کی مرزا میرک احمد طرف منولتان کے چلا گیا

بیان اوج قیام کا جو بعد مراجعت خاقان منصور کی ولایت

عراق اور فارس میں ظاہر ہوئی احوال متوجہ ہونیکا جانب شیراز کی

بعد معاودت خاقان سید کی ملک شیراز سنی جو حالات گذری ایک اذین سنی بیہمی کہ مرزا
اکھل پہلو بسترناتوانی پر پڑ کر عالم جادوانی کو انتقال کر گیا جب بیہمی خیر حضرت خاقان فی سنی
مرزا ایلیگر کو ایک فوج دیکر جانب مملکت رسی کی رودند کیا — دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ خراپو
ترکمان قصد قلعہ سلطانیہ کا کیا امیر سبطام جاگیر جو اس قلعہ میں تھا اور دم اخلاص اور سوا خواہی
کا ہڑتا تھا ہاگ کرتھ میں چلا گیا وہاں جا کر امیرزادہ سعد وقاص کے ملازمت میں حاضر ہوا اس
شاہزادہ نے امیر سبطام کو مقید کر کی صورت خال واقوہ کے عرض کر بھیجی خاقان رزین خیر کو
امیر سبطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اسکو بہرورد لیکن مرزا سعد وقاص نے
اس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوار اور بھکانی بعض مقصد دن کی امیر سبطام کو ہمراہ لیکر قراقرض
کے پاس گیا اور منظور نظر نعمایت اور اعزاز و احترام کا ہوا — اور سانچہ یہ ہوا کہ شاہزادہ
مرزا باقر نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جسکی ظل عایت میں بسر کرتا تھا خیال

بہان وقابل خان منصور کا

۱۸ استقلال کا ایسی دہلی میں بڑا کر حاکم شیراز کی بیٹھائی کی — اور نیز ارستم نے کیفیت اس واقعہ
 سی وقوف یا کر ایک جماعت سر راہ پہنچ کر مانع اوسکا ہوا قصداً اور اسکا مددگار بھی نہیں کیا تھا
 آگیا اوسکو صغہاں میں لیا کر قید کیا اوسو اسطی تو بڑا سا فتور عریض مرزا مالقرا میں بھی پیدا ہوا
 جہ دور کندماں میں تو قتل کیا مگر پیر عرض چاہی گیری اور کتور کشائی کی اوسکے دلیر عالم آئے
 حاکم شیراز کی گیارہ — حاکم اسیم سلطان نے مرزا مالقرا کی آئیکے حرمی دور اسیم
 ارستمہ کی مقابلہ برآیا — مرزا اسیم سلطان کو مارنے کی جانب اسرقوہ کی پہاگ گیا —
 اور مرزا مالقرا آحرماہ ریح الادل ششہ ہجری میں مظهر منصور علیہ شیراز میں داخل ہوا اور
 جہہ ایش و عشرت کا عند کیا اسی اتار میں مرزا ارستم نے درمیان صغہاں کی مرزا اسکا کو کو
 عقد اورانی اس قہ کا تھا عالم اعرت کو روک گیا — یہ حرصرت حاقان نے سہی بدلی
 ستورہ کے اور صبح کرے لشکر کی ستروں حاد والا حوسہ — یہ کو کو حاکم شیراز کی متحرک ہوا
 حایات عالیات اوس مملکت میں پہنچ گئے اور وقت مرزا مالقرا کے حاقان سعید کی متوجہ
 کی حرکات یقین کرتا تھا متوریریاں ہوا — لاجار حاکم کوئی صورت نہیں پڑے ایسی دوس
 مرزا اسقر کے پاس سب اتحاد اور اطلاق کی امیر حلال الدین الوسید کو پہنچ کر توقع شفاعت عالم
 اور صو حاتم کی درخواست کی — مرزا اسقر نے اوس یلچی نامزدہ کو ہمراہ لیکر مارگاہ حاقان
 میں حاضر ہو کر صورت حال کی عرض کی حاقان نے امیر حلال الدین الوسید پر نظر عنایت اور مہربانی
 کی و مارگاہ متا ہر ادہ کا محتا — امیر حاتم نے مطلب لو کر کی جانب شیراز کی آیا مرزا
 مالقرا لی شہتہ مایحویں رمضان کو ملدہ مدکورسی ماہر نکھر عم سرگوار کی دست لوسی کی یاد تہ
 لی سب عدہ کی کچھ ترص مادتا ہرادی سی — گیا — مگر پہلے جن لوگوں پر اعتماد تھا اوسکی مصاف
 میں پہنچ دیا یہی مراقبہ دے کے یاس — اور یاد تہ لے ماہ رمضان شیراز میں گوار کر دوسری
 سرداری دہان کی مرزا اسیم سلطان کو سیرد کی — اور مملکت قم اور کتاں اور ری اور
 ستدار کی — دکیلاں تک امیرایاں حاد ہا در کو دی اندازاں مقصد سپر کرمان کی روانہ ہوا

جلوس فرمانا میرزا اباسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان میں پہنچا سیادت پناہ ارشد و سگاہ امیر شمس الدین علی نئی والی کرمان سلطان ۱۸۱
ادیس کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس مملکت کی زبان کو بی بادہ
نے عرض اوسکی قبول فرمائی اور مرحمت فرما کر درمیان محرم ۱۲۱۹ھ آٹھ سو انیس ہجری کے
دار السلطنت ہرات میں داخل ہوا

بیان جلوس میرزا اباسنقر کا مسند دیوان پر

اور بیان حال بعض بادشاہزادوں کا

جب خاقان بلند مکان دار السلطنت ہرات میں شریف لائی منصب امامت دیوان اعلیٰ کا
قرۃ العین مرزا اباسنقر ہمارے کو سپرد ہوا اور شاہزادہ سی نی اوس عہدہ کو لیکر باطعدل
اور انصاف کا پہلا یا اسی اشار میں مرزا میرک احمد بسبب نزاع مرزا انج بیگ کی جو طرف
منوستان کی چلا گیا تھا اگر منظور غایت اور التفات کا ہوا اور انہیں ایام میں باتفاق
مرزا الینگر کی خیال مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر نقش کیا حضرت خاقان کو اس حال
کی اطلاع ہو گئی تھی — میرزا قید کی طرف سی ایک عرضی اسمضمون کے آئی کہ میرزا اباسنقر
موجہ جاعت مردمان متینہ اپنی کے قصد اس فیر کا رکھتا تھا اسلئے نبی اوسکو گرفتار کر لیا ہی
جس طرح ارشاد ہو تمیل اوسکی کیجا ہی حضرت خاقان سعید فی حکم دیا کہ مرزا قید دیرزا اباسنقر
کو اب سندھ سی اور تر جانی دی حیرفہ اوسکا دل چاہی وہ چدا جادی — میرزا میرک
احمد جانب کعبہ کی چلا گیا — اور میرزا الینگر گشتی میں سیٹھ کر سفر دریا کے کرنی پرستو ہوا
— اور مرزا قید دنی مرزا اباسنقر کو اب سندھ سی نہ اوتار اور میان ۱۲۲۰ھ آٹھ سو بیس
ہجری کی کہ شہر یار عالمیقدار متوجہ قند ہار کا تھا حسب احکم اوسکو اردو سی مایون میں بھیجا
حضرت خاقان فی شاہزادہ سی کو مد ملازمین متینہ اوسکی کی جانب سمر قند کی روانہ کیا پھر
اوسکی خبر نہ آئے کیا ہوا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا اور بعض

۱۸۲

حالات جو بعد اوسکے وقوع میں آئے

سیئس الدین بی جو کہ ہم کرمان کی سرانجام کر رہا تھا سیر حال سی حاشا اوس
 ملکہ کی مرحمت کی ہر جید سلطان اویس کو اور متوجہ کرے ماہ سیرا علی کی رعیف فرمایا لکن
 سی اوسکے راگیوں لگی اس واسطی حاجت فاقات ماب فی درمیاں ہرات کی اگر کیفیت حال کی
 سرور صرامی خاقان سادات اتما کی کی سننے ہی تہیں غصب مادشاہ کی استقلال ہوئی وراں علی ماہ
 ہوا کہ امیر اسیم جہاں شاہ رلا اس درامیر جس صوفی تر حال اور سرور ماں شیخ اور حکام ولایت
 درازہ اور سیستان کی مسیحاہ وراں واسطی سیر کرمان کی حادیں اندر نہ کور نے تمیل حکم کی
 دورا کی اوس ولایت میں بھی شتر در تکتہ شہر کا محاصرہ راسد از ان سلطان اویس سے
 قاصد بھیکر عرص کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گماہ کو محاصرہ وراں اور ہم لوگ مرحمت کرنا
 تو میں سہ کی بل ملازمت تہاں رقع تہاں میں حاضر ہوں امیر دن کے کیفیت حال کی حضرت خاقان
 کو لکھ کر عرص کی یہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول میں صادق ہے جائے کو ایک ایسا
 شہد اس حاشا روانہ کرے اوس وقت لکن محاصرہ موقوف کرے ولایہ جنگ شہر کو
 فتح مکر میں مرحمت کرے ماہ میں امیر دن کی سلطان اویس سے اس امر کی اطلاع دی اسی
 شیخ حس کو جو تمام اوسکے کر دہیں سی جاہت قرمت کرتا تھا درگاہ عالم نیاہ میں بھیجا
 حس شیخ حس نے قد موسیٰ مادشاہ کی حاصل کی جاہت میکی اور نیاہ سی گماہ سلطان اویس کا
 حاج کر دہی کے درخواست کی حضرت خاقان سعیدنی اوسکی اتماں قبول فرمائی اور قسم
 کہا ہی کہ میں کسی طبع کی اوسکی حق میں مکر نہ گا بلکہ وہ اپنی تیں ملحوظ نظر ترشت اور خواب کا
 تصور کرے بعد از ان شیخ حس نے حاشا کرمان کی مرحمت کی حوجہ دیکھا اور سہا تھا سلطان
 اویس سی پان کیا جیاجہ وہ ملازمت خاقان میں حاضر ہوا اصناف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

انواع اعطاف سے اختصاص پابا اور درمیان ۱۸۱۹ء آٹھ سو اسی ہجری کی خسران فرمائی ملاو ۱۸۳
 اور عبادنی مرزا سیو غمٹش کو حکومت ولایت بدخشان پر روانہ کیا اور شب چہشتہ غزوہ جہاد اللہ
 ۱۸۹۰ء ہجری کو ولایت مرزا علار الدولہ کی ہوئی اسی سال میں بادشاہ مذکور واسطی گوشمالی
 ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب کرمیر اور قندھار کی ہوا پندرہویں حبیب کو ریات عالیات
 نے دارالسلطنت ہرات سے کوچ فرمایا چودہویں شبان کو کنارہ آب میرمند پر لشکر خاقان
 سکا اور اس نمل پر مرزا سیو غمٹش نے مہ امرا بدخشان کے حاضر ہو کر قدیموسی کی باہینوں
 ماہ مذکور کو قندھار کی پاس ڈیرا کیا تیسری تاریخ ماہ مبارک میخان کو اشرف اور ایمان
 غزنین کی اردو واسطی میں حاضر ہوئی کسی فی اردوی میرزا قیدوسی اگر عرض کی کہ شاہ زادہ
 بہاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہو گا کسی کو اس کی تعاقب میں نہ بھیجا توین ماہ مذکور کو
 اور ایک شخص نے آکر عرض کی کہ کابل اور غزنین میں کوئی شخص ملازمین میرزا قیدوسی نہ رہا واسطی
 بادشاہ خطرناہ نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو واسطی روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قید و
 راہ غزنی پیش آوے صلح کر کی غزنین اسکو دیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اس ولایت کو
 ضبط کرنا مقارن اسی حال کی امداد اور سرداران ہزارہ نے اسباب با درقار اور شتران بار بار
 پہنچ کر باج اور خراج قبول کیا — چہر زنگار خاقان عالی مقام نے جو کنارہ آب میرمند
 پر واسطی قشلاق کے مقرر ہوا تہا مہجبت کی اوس سرزمین میں ایک روز خاقان سعید نے
 گھوڑے پر سوار ہو کر سیر فرمائی ناگاہ پشت زمین سی زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتھ میں اسے
 ایچھون نے دارالسلطنت سے ایک کمانڈر کو اردوی اعلیٰ میں پہنچایا تاکہ اوس ہاتھ کی ٹوٹنی کی
 علاج کرے — دوسرا در قندھار قشلاق کا یہ تہا کہ حضرت خاقان سعید فی زمام رتق
 اور متقی مہات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوانی کو سپرد کی تھی خواجہ بنیکو
 نہاد آفرایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا — سوار اسکے امیر ابراہیم نے
 جانب کابل اور غزنین سے آکر عرض کی کہ میرزا قید و کابل میں پہنچا اب ارادہ اردوی ہائیون کا

بہان فسخ ہونی دارالامان کرمان کا

۱۸۴۴ء کے کتابی — ملاوہ اریں ایرتج لقاں پر اس حب واسطی تحویل حراج ہزارہ کی مامور ہوا وہ وہاں گیا مدد حیدرور کے یہ صریحی کردہ لوگ دارالامان میں درنگ کرتی ہیں اسلیٰ امیر محمد صوبی اور امیر برسی نے موافق دیاں حاقان مقرر کے ہزارہ پر غنائی کر کے اوں لوگوں کے ہنسہ کی اور مقرر کی پیرائے — اور شہر یار ریح مقداری اور ایل فضل بہار میں میرا سیر اور میرا دیگا رتاہ ارتلا اور امیر علیکہ — اور امیر فرور شاہ کو واسطی ضبط اوں دیار کے حکم دیا اور فرمایا کہ اگر مرزا قید و آب جلا آوی تو سہراہ ایسی لوگوں کو سرت میں سے آؤ اور اگر آوے اوں کا تعاقب کر کی جہان سی ہاتھ آوی مگر لا اور درگاہ عالیہ میں پہچاؤ اور لشکر ہایوں نے دیکھ لیا ہر ات کو بہت فرمائے دوسری محرم ۱۲۲۱ھ میں اس کیس بھری کو اس مدہ صفت میں رد فرمایا — اور اوایل ریح الاول میں یہ خبر سنی میں آئے کہ مرزا سعد قاص خوشہ ہشتم کو چوڑ کر جلا گیا تھا اور قرا یوسف سی عالم تھا عالم حادثہ کو حلت کر گیا اسی شمار میں امراء نے قید ہارسی اگر میرزا قید و کو ہمراہ لائے صحر حاقان نے متا ہر ادہ مقرر بطر تفت اور مہر مالی کا فرمایا — اسی اتار میں حرم تو اتیر بھی کرتا تھا بدخشان نے حمید اعصیان اور طعیان کا مدد کیا سی حاقان سیدی ایک حاجت اور کی مرزا سیور عیش کی عمر کا ک کر کی واسطی دمع اوں قند اور صا کی مامور کی حب مادتاہ راوہ کو مرزا کی کسم بر بھی میر شاہ بہار الدین نے کہ دالی اوں سر میں کا تھا حاجت و حاقان تبار حواہ تاج الدین جس کو درگاہ شہر یار میں پہچکر انظار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور حراج دنیا مقرر کر لیا حاقان سیدی شفاعت خواہ جس کو قول درما کر اوں مادتاہوں کی جہان کو عفو کیا اور مرزاہ سے مرحمت کی تاہاں بدخشان بر حکومت ساقی دستور بحال ہی — ماہ رح سال مذکور میں مرزا قید ولی حقوق تربیت اور نعمت حاقان شمس مکان کے مامورہ تصور کر کی ایک حاجت اہل قند اور معصیدیں سی ملکر ادھی رات کو حاجت قند ہار کی ہا گیا مرزا مسقری حسب فرمان حاقان مدد مکان کی اور کا تعاقب کیا تھہ سیردار بر مرزا قید و کو قند

بیان جانی لشکر کا جانب آذربایجان کی اور انتقال قرا یوسف کا

تقدیر کی درگاہ عالم پناہ میں حاضر کیا حضرت خاقان سید نے اسکو قلعہ اختیارالدین میں محبس ۱۸۵
کیا اور تمام مملکت قندھار اور غرین اور کابل کی مرزا سیورشمش کو غنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربایجان

کے اور انتقال پانا قرا یوسف کا

دفع ہو کہ جن ایام میں کہ مرزا میران شاہ کورگان جنگ قرا یوسف ترکمان میں شہید ہوا تھا
اون دنوں سی ارادہ یورش آذربایجان اور دفع قندھار قرا یوسف کا خاقان سید کو منظور نظر
تھا مگر بسبب چند موانعت کی اہلک ظہور میں نہ آیا یہاں تک کہ درمیان ستائیس ہجری کے
جبکہ مملکت خراسان اور ماہذران — اور ماہذراہ النہر — اور بدخشان — اور کابل —
اور غرین — اور سیستان — اور فارس — اور عراق — خس و خاشاک مفیدین سے
پاک ہو گئیں اسوقت حضرت خاقان سید نے سپاہ بی انتہا اور ہتیار لڑائی کی جمع کر کی بندہ
شعبان کو جانب آذربایجان کی کوچ فرمایا — بعد قطع منازل کی بیستون شوالی کو دورہ ملک
سی گزر کر نواح راسین میں نزول احوال فرمایا اس منزل میں مرزا ابراہیم سلطان سپاہ
فارس کے اور میرزا استم سپاہ صفہان کے لشکر ہمایون میں آکر علی بیت اعزاز اور اکرام
اونکا ہوا مگر تقدیر الہی سی قرا یوسف ترکمان بیمار ہو گیا جبرات کی روز ساتوین ماہ ذیقعدہ سنہ
مذکور دارفانی سی ملک جادوئی کو کوچ کر کیا اس کے مرتی ہی لشکر کی لوگ ایسی تتر بتر ہوئے
کہ ایک کا بھی پتا نہ معلوم ہوا کہ کدہر ہاگ گئی اور ابھی لشکر خاقان سید کا حدود درے ہی
میں پڑا تھا بدعا شون نے قرا یوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دنوں کان اسکی بسبب
اسکے کہ دونوں کانوں میں سونی کی تبدیلی تھی کاٹ لی — جب پیر خضر حضرت خاقان
سید کی لشکر میں پہنچی مرزا ابستقر کو جانب تبریز کی روانہ فرما کر آپ جانب جہم فرما بانگ کی
تشریف لیگی کبھی سحر قلعہ سلطانیدہ کے اس مقام میں مقیم ہو کر موسم جہاز سے کی تمام کے

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد و فراہوت سی

۱۸۶۱ء اور رور اس تقریبی نصف ماہ دیتھہ میں دولت جاہ سریر میں نزدیکی طلال درماکر
 واسطی مہید ساط صفت اور قواعد عدالت کی قیام فرمایا۔ اوایل فصل بہار میں خاقان
 عالمگیر نے اوس سرل سی کوچ کیا جبکہ ریر ڈیرا ہوا سامع علیہ میں یہ صریحی کو اس
 مراح میں ایک قلعہ ہی اوسکا نام قلعہ بایرید ہے اوس قلعہ میں بہت مال اور دولت تھو
 کی بہر ہی ہوئی بڑی ہی اوسکی میوں بی بیان دولت گارڈر کی ہی اب وہ قلعہ امیر اسد کی
 گماستوں کی قفسہ میں ہے حکم کہ اوس قلعہ کی طرف کوچ کر دتیسویں جمادی الاول ۱۲۸۷ھ
 بھری کو دہان حاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوس میں سی لگا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد

تقریب سی اور مرآت فرمانی بعد فتح پانکی

حے شہر یار متوجہ تشریک کا ہوا اتنا ارادہ میں یہ جرسی کہ تقریب سی کی میوں یعنی اسکندریہ
 اور اسد کے لشکر بہت جمع کیا ہی اوسکا ارادہ تشریر لڑائی کا ہی مادتاہ کے یہ صریحی
 ہی حانف عادل حور۔ اور احاطہ کی جاں اوسکی لشکر پڑے ہوئے ہی کوچ دیا آخراہ
 رح میں تلافی طریق کی ہوئی اوس دولوں سرداروں نے ہی بڑی بہادری سی مقابلہ کیا
 اوس دور صبح سی شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہت
 لڑائی ہوئی اس لڑائی بہت لوگ عالم نقا کو جلدے تیسری روز کہ غرہ تنال کا اور
 رقت روال ترکمانوں کا تہا پرتیر و ححر کی لڑائی اوس دور ترکمانوں کی محلی متواتر
 کے ملکہ یہاں تک موت بھی کہ خاقان اسد کا لشکر قریب تک کہاں اور ہانگنی کی ہو گیا
 اسی اتار میں مادتیاہ کے حکم دیا کہ میرے جیمہ میں حضور کی واسطی بانی لادمار چاہت
 کی ادا کی اور ایسی خداسی فتح اور طفر کا سوال کیا بعد ازاں گہور سے یر سوار ہو کر قلعہ سیاہ
 میں بچا اسی اتار میں امیر عیات الدین کے واسطی یر اکبر کے محالیں کی یہ جلد کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

جیلہ کیا کہ تقارہ فتح کا یحیٰو دیا اور آواز بلند لوگوں سی یہ کہہ کہ امیر اسفندیار مخالف مقتید ۷۷
ہوا اسکندر فی جب یہ خبر سنی متحیر اور پریشان ہو کر سست ہو گیا ترکمانوں کی جب کا میں
یہ آواز لگی سرک کسی بہاگی اوس وقت حضرت خاقان سعید کی سپاہ فی بہاگتون کام تمام کیا
اور بہت لشکر فی مخالفین کی مار ڈالی اور سپاہ منصور فی بہت مال غنیمت اور اسباب دشمنوں کا
لوٹ لیا۔ اور تو ایوسف کی بیٹی جانب جل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریز کی جانب
کو چ کیا پندرہویں شعبان کو تبریز میں داخل ہوئے بعد ازاں تبریزی جانب ہرات کی
کو چ کیا حدود قزوین میں میرزا ابراہیم سلطان اور مرزا اسلم مرخص ہو کر جانب شیراز اور
اصفہان کی چلی گئے جب خاقان سعید ملک خراسان میں پہنچی امیر غیاث الدین شاہ
ملک کو ولایت خوارزم کی طرف روانہ کیا انیسویں شوال کو بلدہ ہرات میں خرت خاقان
سعید داخل ہوئی

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان ۸۲۵

ہجری کی ۸۳۲ ۸۳۱ ہجری تک گزری

اسی سال میں حضرت درہب الطایا نے مرزا باسنقر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان علیشاہ
نے لوس رگی کا نام ابو القاسم رکھا ۸۲۶ ۸۲۷ ہجری میں حضرت خاقان سعید فی ولایت خراسان
میں باسایش تمام بسر کیا۔ اور درمیان ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ہجری کی مرزا غیاث الدین
انع بیگ گورکان فی لشکر فزادان لیکر جانب تہ اور منوستان کی چڑائی کی اور دہلوی
حاکم شیر محمد اعدان کو بغرب تیغ و سنان بگاڑیا بعد ازاں جانب سمرقند کی مرصبت سکے
دہان جانب ہرات کی پندرہویں ذی الحجہ کو داخل ہرات ہو کر دیدار الدین زرگوار اور برادران
نامدار سی مشرف ہوا چند روز دہان ٹہر کر عمراہ اپنی مرزا محمد جو کی کوشے ہوئی جانب سمرقند
کی مرصبت کی اور درمیان ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ہجری کی امیر خضر عادل غیاث الدین شاہ
ملک ولایت خوارزم میں فوت ہوا جب یہ خبر خاقان سعید کو پہنچا اوسکے بیٹا امیر محمد سلطان

سان بعین واقعات متفرقہ کا

۱۸۰۱ء کو عہدہ اوسکے باب کا وارث و مارکر بچاے اوسکی گڈی لیتیں کیا۔ امیر شاہ ملک
 ولایت شہید میں رازدار علی بن موسیٰ برسی کی مددوں ہوا۔ اور سولہویں محرم ۱۲۰۰
 آٹھ سو تیس بجری من مرزا سیوہ متش خطہ عرب میں فوت ہوا۔ حضرت حاقان سعید نے
 بعد اسی اس خیمہ کی رسومات باقم داری کی اور فرما کر عوام اور مساکین کو کھانا کیر اور رحمت فرما کر
 اوسکے بیٹے مرزا سلطان مسعود کو حکومت دمار قندھار اور عرب کے عایت کی۔ اور
 اسی سال میں بادشاہ اوس در ملک راق افغان نے جو کہ ریت پامہ مرزا علی سلگ گلا
 کہ تھا آمار کھراں مت کر کی ولایت سناو میں گیا۔ مرزا علی سلگ راق لی بخارہ کیا اور حضرت
 حاقان سعید کو اسی عایت سی آگاہ کر دیا حاقان مذکور نے قحاطہ اور قحاطہ سنی مانت کی لیکن
 مرزا محمد جو کی کو جو سمرقند سی رحمت کر کی ہرات میں آگیا تھا ماسیہا بیکراں آرتہ کر کی دوسرے
 دنہ حاب ماوراء النہر کی روانہ کیا۔ مرزا محمد جو کی اس جیوں سی گد گیا اور وقت اوسی سا
 کہ مرزا علی سلگ لھند ملک راق متوجہ سناو کے ہوا ہے اسلی وہ بھی سی ہاگ کر اردو علی
 میں حاقان سعید اراں دونوں بہا ہی جمع ہو کر حاب راق کی روانہ ہوئے حالیوں نے ہی بائی تہات
 کا معصوط کیا بعد فی طری میں ٹرائی بہا ری ہوئے اور تکر ماوراء النہر کو تکت ہوئی تا ہرادی
 ہاگ گئے اور راقوں نے دست عارت اور تاراج کا درار کر کے حوب مال لوٹی اور ٹرسے
 وقایع ۸۳۳ آٹھ سو تیس بجری سی وہ دافع ہی جسمیں ایک بھری حاقان سعید کی کہای مفصل
 اس حال کا یہ ہے کہ در مجتہد تیسویں ریح الثانی کو حضرت حاقان ناز محمد سی فانی ہو کر
 مسجد جامع سی ماہر آئے ایک شخص مد پست احمد نام ایک کا مد ہاتھ میں لیکر لطیف داد جو
 کے حضرت حاقان سامہی دوڑ کر آیا اور بھری حاقان سعید کی بیٹ پر ماری خور علی سلطان
 قو حص لے لو کو قیل کیا اور امیر علیکہ اور امیر خیر در شاہ اوس وقت مسجد کی درواہ پر سوار
 کھڑے تھے بادشاہ عالم یاہ فی امیر در شاہ کو طلب کیا وہ حالت سوار ہی مسجد میں آیا
 اور وقوع حادثہ سی بہت حیراں ہوا جب اوسنی دیکھا کہ حضرت حاقان ارادہ میس میں گیا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربایجان کی

بہنہ کا کہتی ہیں اوسنی عرض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہوں اور اللہ فتنہ عظیم پر پاپو جادوی کا ۱۸۹
 کیونکہ لوگوں کو حیات اور موات میں تردد پیدا ہوگا اسلی تمام شہر میں عذر پڑ جادوی کا ہو سکتا
 حضرت خاقان باوجود صنف کی سوار گہوڑے پر ہوئے جب بانغ زراغان میں پہنچی طبیب اور
 جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی۔ اور مرزا ابستقر فی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع
 غرضیکہ ایک جماعت مردمان مولانا معروف خطاط اور خواجہ عھض الدین کو احمد لڑکی دوستی سی
 جہتم کیا مولانا مذکور کو بعد غدا اب اور تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین میں مجبوس کیا۔ اور خواجہ
 مذکور سے ایک جماعت ندما کی مارا گیا اسی انتشار میں یہ لوگوں نے بیان کیا کہ احمد لڑکی کا بی
 امیر قاسم انوار کی خدمت میں بھی جایا کرتا تھا اسی واسطی مرزا ابستقر نے کہ وہ امیر قاسم انوار
 قدس سرہ سے کہدورت بھی رکھتا تھا احمد لڑکے موافقت کی تہمت رکھ کر اوہ کے ملازمن کو
 شہر بدر کروایا اور سید بزرگوار مذکور جانب ماوراء النہر کی چلا گیا جناب مرزا ان بیک اور
 مریدوں میں منسلک ہو گیا لقصہ جب خاقان سعید کو زخم کار دسی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
 انتقام براق اعلان کی درمیان غرہ شبان کے طرف ماوراء النہر کی گیا اور مرزا ابستقر بھی باپ
 کے روانہ ہوا جب قلعہ الاسلام بلخ کی پاس پہنچا سبب اتنا س مرزا ان بیک اور بموجب
 حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مراجعت کر آیا اور جب لشکر مایون خاقان سعید کا دارالسلطنت
 سمرقند میں پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سخاں سی دل برداشتہ ہو کر بہاگ گیا اور حضرت
 خاقان نے جانب خراسان کی مراجعت کی پندرہویں محرم ۸۳۳ھ کو تیس ہجری میں کا پینا
 وکامران ہو کر بانغ زراغان میں پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربایجان کی ۸۳۲ھ ہجری

حضرت خاقان سعید فی جب یہ سننا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پتر آغاز فتنہ
 فساد کا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانہ پر بھی قبضہ کر لیا ہی اسلئے خاقان سعید فی روز کثیفہ پانچویں

بان جانی حضرت خاقان کا دریاں ولایت آذربائیجان کی

۱۹ تاریخ مارچ ۱۸۳۲ء آٹھ سو تیس بجری میں مسیہا کیتہ کی حاکم آذربائیجان کی کوچ دیا
 حاکمیت میں لشکر قیامت آتھ بیجا مرزا ابیم سلطان فارس کی اور مرزا ابرہیم
 سی اور سردار کی اور حکام ملا عراق اور آذربائیجان کی اردو سے ہا بوں میں اگر ملے نہ قطع
 سار کی حب دیار سلماں میں بھی اوس مقام پر اسکندر ہی سیاہ کثیر لیکر مقابلہ برپا لڑائی
 اور قتال تمام دن جاری رہی تمام کے وقت ہر ایک ایسی ہی مقام پر وردش ہوئے دوسرے
 دن پرمیدان جنگ میں آئے آج کی روز اور عود سکی کہ اسکندر کی ایسی لڑائی کی اور ایسی
 مردانگی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوس کے دست باز کی تعریف کرتی تھی مگر کچھ ہوا آخر کو ہانکا
 سیج ہے مصرعہ سے جو سادات سود کو کشتن ساریہ سود بہ نسبت اسکے کہ اس کو کہیں
 مرزا ابیم سلطان سی قادر ستاعت اور مردانگی کے طور میں آئے ولایت طرف الدن سے
 یر دی لی جو کہ شہزادہ کی ملا دست میں تھا ایک تاریخ اس واقعہ کی رمانی میں یہ لکھی ہے
 سے اسکندر ترکمان جو عصیاں دریدہ دارا سے جہاں سرائی اور حاکمید
 ارتیح الوالفتح جو کہ حکمت کھلک تاریخ شد او خیا نچہ الوالفتح مدید
 القصد خاقان عالمقدارنی بعد اس فتح مامار کی شکست پر وردگار کا کالاکر مرزا محمد علی کو
 لشکر حرا دیکر حکم دیا کہ محالوں کا قاتل کری مادشا نہزادہ صحرا ی مردم اور صحرا ی خوش
 تہک ڈھونڈ آیا کہیں دستمنوں کا تیار ملا — چہٹی مجرم کو ۸۳۳ آٹھ سو تیس بجری کو
 شہر سلماں سی حاکم قلعہ المئی کی کوچ ہوا حب دیاں پہنچے متعلقین اسکندر ترکمان کے
 حوالہ قلعہ میں تھیں تھی محرو بار بیتیں آئے اور در در تیشکیش بادشاہ کی ادنیوں لی بھی
 حضرت خاقان رومی ہو کر جانب وراغ کی بہت حرا ہوئے انہویں ماہ مذکور کو اوس
 سرلیر ول اطلال دیا یا اسی ایشا میں امیر ابوسعید قرابوسف درگاہ عالم سینا
 میں گیا اور سپر عیبت اور مہربانی ہوئی حضرت خاقان سیدے اصل حارثی کی وراغ
 یہ کہ اگر سردار سی ولایت آذربائیجان کی موصافات امیر ابوسعید کو مقرر کی اور گیارویں

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیا رہوین شنبان کو غان غریمت جانب ملک خراسان کی منطف کی ستر دین ماہ رمضان ۱۹۱
کو سلطان پر ڈیرا کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گزارا۔ ماہ شوال میں مرزا ابراہیم
سلطان اور میرزا ارشم اور تمام حکام عواق کو رخصت مرحبت کی دی اور آپ کوچ فرما کر
آٹھویں محرم ۸۳۷ ہجری کو باغ ترغان میں رونق لغوز ہوئے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین والدین مرزا باسنقر کا

مہم جرجان پر اور وفات پانا اوسکا بعد مرحبت کے ولایت خراسان میں
شاہزادہ عالیجناب مرزا باسنقر فی موجب حکم خاقان سعید مرزا شاہ رخ بہادر کے
سہ ایک جماعت اعظم اور امراء و مدار کے ماہ صفر ۸۳۵ ہجری سوتیس ہجری میں جانب
جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استراحت دین مکر موسم جارٹی کے اوسجائی
گزارے وہاں سنی میں آیا کہ اسکندر نے پیر شکر کشی آذربایجان پر کی ہی اور اپنی چوٹی
بہجائی امیر ابو سعید کو قتل کیا جب فصل جارٹے کی پورے ہو چکے مرزا باسنقر متوجہ جانب
خراسان کی ہوا باپ کی قدمبوسی حاصل کی درمیان ۸۳۶ ہجری سوتیس ہجری کے
امیر زادہ یار علی پسر اسکندر ابن قرا یوسف ترکمان جنگل کی جانب بسی پیاگ کر امیر خلیل اللہ
شیردانی کے پاس گیا شیردان شاہ فی امیر زادہ کو قید کر کے درگاہ عالم بیاہ میں
بہجید یا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یار علی کو منظور نظر فرما کر آخر الامر قید کر کے
جانب سمرقند کی بہجید یا ستائیسویں رحب کو مرزا ابراہیم سلطان کے ایک بیٹا پیدا
ہوا اوسکا نام سلطان عبد اللہ رکھا گیا اور درمیان ۸۳۷ ہجری سوتیس ہجری کی مرزا
باسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتویں جادی الاول
کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سے خیر پا کر بہت غم اور رنج کیا اور
نہایت اندوہ اور حیرت سے مایوس ہوئے و سکن شاہزادہ کی کا تھا جا کر بعد تقدیم

بیان پر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربایجان کی

۱۹۲۲ء ستر ایپریل تکبیس کے اوسے باغ میں عمارت حارہ کی ٹیڑھی خاقان سعید مکان کی اوسے
 حاکمے توقف کیا اور عظام تانوت اور ٹہا کر مدرسہ مہدی علی کو برشا دا حامیں لگئے
 واماں دس کیا اور سکی تاریخ وفات کی کسی حاصل نے یہ کہی ہے سے سلطان سعید مقرر
 سحریم ہو گیا کہ میرزا علی عالم خرم بہ من رقم تاریخ وفات امیت ہو مادا کہاں عمر
 دراز یہ رقم پستیش برس چار جہی کی عمر اوسے یا ئی اوسے میں میٹی بادگار ہے
 مرزا رکس الدین علاء الدولہ — مرزا سلطان محمد — مرزا ابوالقاسم باکری کہی ہیں کہ مرزا
 ماسقر صہب عادل اور مصنف تھا ایسی ایام دولت میں تربیت اہل نسل اور اہل کمال پر
 بہت مصروف رہتا تھا حضرت خاقان سعید کی تعداد کے وفات کی اوسکا مصعب
 علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابوالقاسم کی تجوہ مقرر کر دیے

بیان پر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب

آذربایجان کی وسطی دفع قنہ اسکندر کے

ادریل ۱۳۸۸ھ سویشٹیش مجتبیٰ بن حصور کے سہی ہیں یہ آبا کہ اسکندر کی مضطربان اور
 آذربایجان کی وراثت یا کر اب قصد دیار شیردان کا کیا ہے اسلی خاقان لٹاں
 نے بہت سیاہ جمع کر کی دوسری تاریخ ریح القانی کو قصد ملک آذربایجان کا کیا حب
 خطری میں بدول اجلال سرنایا سب محوم لشکر کے موسم حارے کی اوسکا ہی تمام گئی
 اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آسے کی خریا کر پہاگ گیا — اور بہائی اور سکا امیر چٹاہ
 س قرا یوسف درگاہ عالم یاہ بن حاضر ہو ایرتو عاست شاہی کا اوسکے شامل حال ہوا
 — اور جو تہی سوال سالی مد کو در میں میرزا ار اسیم سلطان ولایت شیراز میں ورت ہوا
 حضرت خاقان کی نواح رے میں یہ خبر خوش سکر بہت قلق اور رنج کیا اور ساگیں
 مدقرا کو حیرات دی اور ملک شیراز شاہزادہ مرحوم کی می میرزا عبداللہ کو جو صیر سال

بیان وفات اسکندر کا

صیغہ سال تہادی اور تمام وہ مملکت شیخ محب اللہ ابو الخیر کی قبضہ میں کر دی۔ اسی سال میں ۱۹۳
در میان بلدہ ہرات کی دبا کا بہت زور و شور رہا قصہ مرزا شاہ رخ بہادر اول بہار میں ہاں
سی حرکت فرما کر تیریز میں تشریف لائی بعد گذارنی تابستان اور تیر ماہ کی اور ایل زستان میں
قرا باغ میں آئے اسی اثنا میں مرزا محمد جو کی جو بموجب فرمان پیر بزرگوار کی تعاقب اسکندر میں
گیا تھا آذربایجان تک اسکندر کی تعاقب میں رہا جب کچھ پتا اور خبر اسکے نہ ملی مرحمت کی
اور بعد گذارنی موسم جاڑے کی خاقان سعیدنی مرحمت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہ سو ہین سوال
۸۳۰ھ سو تیس ہجری میں قرا باغ اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا یہاں مقام فرما کر
تمام مملکت ولایت آذربایجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرا یوسف کو مرحمت کی اور آپ
کوچ فرما کر دوسری تاریخ ربیع الاخر ۸۳۰ھ سو چالیس داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرا یوسف کا

تاریخ خلاصہ الاخبار میں لکھا ہے کہ یہ بات چند ثقہ لوگوں کی سنی میں آئی اس میں کچھ شک نہیں
کہ اسکندر بن قرا یوسف کی ایک بیٹا تھا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی مسماۃ لیل تھی یہ عورت
لیلی چونکہ بہت حسین تھی اسلی وہ قباد اور سپر عاشق اور فریفتہ تھا اور واقمین قباد کے وہ
سو تیلی مان تھے مگر یہ عشق کا فرکیش لیا ہے کہ آدمی کو اندھا کر دیا کرتا ہے غرضیکہ جن ایام میں
خاقان عالیشان مرزا شاہ رخ بہادر نے یورش آذربایجان سی جانب خراسان کی مرحمت
فرمائی اسکندر قلعہ النخ میں ہاگ کر گیا اور سبب اسکی کہ قباد اور مسماۃ لیلی اور اسکی متعلقین
نے اون ایام میں کہ حضرت خاقان نوحی اوس قلعہ میں خود کش تھی شکش اور نذر گذارانی سے
بد مزاجی سبب پیش آیا اور کہا کہ تمہنی کسو اسطی نذر اوس کو دی تھی من تم سبکو قتل کرواؤں گا
قباد۔ اور لیلی نے یہ خیال کیا کہ سبب بد مزاجی کا یہ ہے کہ اسکو ماری عشق اور محبت
کی خبر ہو گئی ہے اور یہ جان گیا ہے کہ یہ دونوں قلعہ میں چین اور ایا کرتے ہیں اسلی قباد

سان آنی ایلمچی جیجک بو قافام کا جانب الی مصری

۱۹۳۷ سی میل لی کہا کہ اس ای ماب کو اگر تو قتل کر ڈالی تو سبہم دم دوو میں سی کھل کھلیں گی اسلی ایک شب کو کہ اسکدر مست ہو کر قلعہ نام یر مو یا لیلی فی سیر ہی ۔ نگائی اور قادی اس نام پر جا کر ایک حجر ای ماب کی مارا اسکدر حواسی میدار ہوا اور اوسنی ششی میں ہم جانا کہ کسی نگائی ۔ لی حکو قتل کیا اسو اسلی اوسنی ای مابی قادی کو یکار اور قادی مداحتری ایک ہتہ اور مارا کہ کام لوسکا قافام ہو گیا

سان آنی ایلمچی جیجک بو قافام کا جانب الی مصری

اور حال بعض حوادث کا جو اون ایام میں ظاہر ہوئی

اہیں ایام میں حاکم مملکت مصر و تمام کا ملک استرف نامی موت ہو اعدا و سکی وفات کی لڑکائی دولت اور اعیان کی تاج سلطنت کا حقیقہ قلیگ کی سریر کی پہلی وہ امیر جو تہار کہا اور متفق ہو کر اوسکی خدمت میں سرگرم ہوئی اور ملک اظہر لوسکا لقب رکھا گیا ۔ جس ایام میں کہ ملک استرف ذمہ تہا اس حقیقہ قلیگ کی خواب میں یہ دیکھا تہا کہ حضرت حاقاں سیدہ ستارح بہادر لی میری کمر کر تخت یر ٹہلا دیا ہی اور یہ دیا کہ حب تو تخت سلطنت یر مینی اور بادشاہت کا رسہ تح تک یہی تو ہسی طریق محبت اور دوا و اور اتحاد کا جاری کہا اسو اسلی حب وہ مادتا ہوا جک لوقا نامی کو ایلمچی سا کر درگاہ حاقاں سعد میں اوسی ہیجا یہ ایلمچی درمیاں آٹھ سو متالیس ہجری کی دہر سلطنت ہرات میں ہیجا نو مسئلہ اور کے قد موسی حضرت اعلیٰ کی اوسکو نصیب ہوئی اور ہایا اور تھی حودر اسلی شیکش کی لایا تہا سب مدد اور سی گداری اور ایلمچی ایلمچی ماتیں مادتاہ کی خدمت میں عرض کیں حاقاں سیدہ نے ایلمچی یہ نوارتس بہت دوائی اود یارح حلدین کتا لوں کی حوسلطان حقیقہ قلی طلب کیں تین ایلمچی ماکیرہ خطسی لکھو اور اس ایلمچی کو دیں اور یجاسی ہزار رر رر دینار بطور انعام حلیت سزا یہ اور جید گھوڑوں مادد قار کے سسوزار فرمایا اور رحمت دی اور ساتھ اوسکی مولانا

بیان آنی ایلچی جیک بوقا فام کا جانب والی مصرسی

مولانا حسام الدین مبارک شاہ بردانجی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اور نچے کتابوں کی قیمت ۱۹۵
 جنکا نام کتب مبوطہ میں لکھا ہی جناب بولولوی صاحب کو جو سہراہ ایلچی کی گئے تھے بہت روپیہ
 بجایا ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور فی انشا راہ میں سفر آخرت کا اختیار کیا اور سکاٹیا
 وہ ہدایا اور روپیہ لیکر پھر مصر کو گیا رہا جس جانب ہرات کی مزر اور محترم مراجعت کرایا۔
 اور شیریں تاریخ کی شب کو ماہ شعبان میں مرزا علاء الدولہ کے ایک فرزند پیدا ہوا اور
 رکے کا نام سلطان ابراہیم رکھا گیا۔ اسی سال میں حضرت خاقان سعید فی مرزا سلطان
 سعود کو حکومت کابل سے موزول فرما کر اس کے بہائی مرزا قراچا کو رہان کی سرداری محنت
 کی۔ اسی سال میں امیر فرمان شیخ جو درمیان ملک امرار عظام کی منتظم تھا فوت ہوا۔
 اور درمیان ۸۴۳ھ سو چالیس ہجری کی امیر علاء الدین علیک کو کلتاشش کہ نوی برس سے
 اس کی عمر تباؤ کر گئی تھی فوت ہوا۔ اسی سال میں ملک آغا بہی فوت ہوئی قبتہ الاسلام
 بلخ میں درمیان کنید مدرسہ کی مدفون کی گئی۔ اور اوایل ۸۴۵ھ ہجری میں مرزا عبد اللطیف
 کو بچہ پن سے جذبر گوار کی ملازمت میں رہتا تھا بسبب اس کی کہ مہد علیا کو ہر شاد اغا دادی
 اس کی۔ میرزا علاء الدولہ سے بہت التفات رکھتی تھی رنجیدہ خاطر ہو کر جانب مہر قند کے
 چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب نہارت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی بوی کو حکم
 دیا کہ اس کو مالاؤ چنانچہ لے آئی۔ درمیان ۸۴۶ھ سو چالیس ہجری کی حضرت
 خاقان سعید فی سنا کہ ملک کیورث رستم داری طریقہ اطاعت اور فرمان برداری کی خوف
 ہو کر طریق مخالفت اور سہرہ باری سی پیش آیا ہے اسلئے اس جانب کو چ فرمایا جب خاقان
 سعید خطہ نیشاپور سی آگئی جالمی اور سوقت ملک کیورث فی پے در پے ایلچی بھیج کر اظہار
 اطاعت اور فرمان برداری کی اور سوقت ارکان دولت اور خاقان سعید کی رای میں یہ آیا کہ کسی
 ایک بادشاہ ہادی کو اس ملک میں ہیجہ یحییٰ تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو۔ اسی انشا
 میں امیر جلال الدین فیروز شاہ نے عرض کی کہ ان ایام میں جناب ولایت تاب شیخ الملک والید

سان ساری خاقان سعید کا

۱۹۶ عر قدس سرہ دلایت جاری تشریف لائی میں وہ ایسا بیاں کرتی میں کہ اب اسکتہ میں سہامی
ترتت قد وہ ارباب کشف و یقین شیخ احمد عوالی رص کی منگو اس طرح یہ کشف ہوا ہی کہ امام
ادیار لے مر اسلطان محمد مر اسفکر کو حکومت عوالی ہی خاقان سعید نے یہ تہا سہی
ہی فوراً مر اسلطان محمد کو ماطل و تقارہ ملکیت سلطانیہ اور قرویں اور سے کی مرحمت و مارا کرادھا
رداء فرمایا اس سہی تہڑ سے ہی عرصہ میں سہ گرد و کش لوگوں کو مطیع و مقاد کر یا اور کلاف حکم
اور دلاتوں کی مال یہ تصرف ایسا کر کی جہاں استقلال کا ملکہ کیا

سان ساری خاقان سعید کا اور خید حادثہ جو گداری

درمان ششہ بھری کی حصر خاقان سعید کو ماری سحت ہوئی ہر جہہ حکیموں نے علاج کیا صحت
نہوئی اسلی بہر شہاد و مصطرب ہی کہ اسی اتنا میں شیخ بہار الدین عمر مد سسرہ سردر حمہ بعد مار
کے واسطی عیادت کی تشریف لائی حصر خاقان سعید لے ماد و داسکے کہ تیں بدوسی کسی سی
گھگھونہ کی ہی حاب شیخ الاسلام مد کور کو سلام کیا اس حاب فی صداقتالی سہ دست مد عاہور
صحت کی دعا حاب ہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سی ہوئی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید
لے واسطی حاب کہہ کے علاف بہا ہت تکلف کسی سو اگر بہت سیح نور الدین محمد مرتد سے
اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے کہہ ہجاء وہ دون راہ مصر سی کہہ کو گئی حامد مد کور حار کہہ
یہا کر صیج و سلامت پہرائے۔ اور اسی سال میں امیر درساہ حہا ہت غفلہ اور عادال تھا
اور ربیت اہل علم و فصل میں اہتمام دسی بہت کرتا تھا تھا فوت ہوا۔ اور اسی سال میں
مرامد حوکی بہادر حو کہ سب کم انتفاقی سماءہ عہد علیا گوہر شاد آ عاکی بہا یہ حوں اور
عم اوقات لے کرتا تھا نواح سحر میں قوت ہوا حصر خاقان سعید کو یہ حہر سکر نہایت
اصطراب اور عزم ہوا آ حوالا مر صکر کیا اور اسکی معش بہات میں منگو اگر رارہ قمر زرا اسفکر
کے دس کے

بیان منہج ہوجانی مرزا سلطان محمد کا بیان منہج ہوجانی مرزا سلطان محمد کا اور کوچ کرنا ریات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تحت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اودھ مدار اور اکناف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی فی سخاوت پر ایسی کمر باندھی کہ آمد تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تھی خرچ بہت کرنی لگا اسلئے جابجا کی خلق اوسکی پاس آجھ ہوئی اسی اثنا میں جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق میں پہنچی بعض مفسد و نانی شاہزادی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضیف ہو گئی ہیں کہ مقدمہ و رہتی اور طاقت چلتی کی نہیں رہتی اور یقین ہی کہ اس بیماری میں فوت ہو جاوے گا اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی مکت و تصرف میں لای اوسو اسطی درمیان ۸۴۹ھ سوا پنجاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان میں گیا۔ امیر سادات خاوند شاہ کہ بعد وفات مرزا رستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تھا اوسکو پکڑ کر قید کیا اور بعد ضبط اوس ولایت کی اور اپنی اموال لانہایت کی جانب دارالملک شیراز کی کوچ کیا۔ مرزا عبد اللہ نے شہر مضبوط کر کے ارادہ متعین ہوئی کا کیا اور یہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی برات میں کہلا بھیجی جب یہ خبر خاقان عالی فی سنی درمیان ۸۵۰ھ سوا پچاس ہجری کی جانب عراق اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علار الدولہ کو برات میں اپنا قائم مقام چوڑا جب ریات نصرت ایات مملکت ری پر پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیک کو کلتاثر۔ اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتھ لیا۔ مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی کی تشریف لانی کی سنی بسبب نامردی کی شیراز سی مراجعت کر گیا۔ اور لشکر خاقان کا جب بلدہ اصفہان میں پہنچا وہاں حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور روسا اس ولایت کی مرزا سلطان محمد کی ہوا خواہ ہیں اوکو گرفتار کر دو چنانچہ شاہ علار الدین کہ ایک بزرگ سادات جنسی سی تھا

سان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸۔ اور حواضہ اصل ترکہ وغیرہ انکو یکڑ کر محنت و مشقت گرفتار کر کے یا سا گورداسہ کی اور حاضہ
حقائق نامک ملاعت امتاب مولانا شرف الدین علی سرری رحمہ کہ داخل ان گرفتارہ میں ہوتا
سبب جیلہ اور مد سیر مراد عبداللطیف کی جھپٹ گیا وہ مخلص پاکر حامیہ ہرات کی چلا گیا بعد گداز
ایام سرما کی خاقان سعید لی امراء عظام مثل سلطان شاہ رلا س۔ اور شیخ الواصل کو مرزا سلطان
محمد کے پاس اسٹی بھیجا کہ شاہراہ کو مسطح ہو سکے اور وہی پٹیلیوں میں لادیں لبریت شیخ اور
سایر دن سہی آگئے مرزا سلطان محمد کی خدمت میں گیا اور رعایا فتح محمد و عہد سعید نکلتا ہوا
کو طاعت حد مرگوار میں جلدی کرنے کی واسطی سمجھا یا اور گیا کہ سب تقصیر ہماری ہے صبر و
سی معاف ہو جاؤ گی مگر حد انکو اور سی کچھ کرنا مسطور تھا کہ وہ کسی کو معلوم نہ ہوتا عہد میں آیا
یہی حضرت خاقان لے انتقال آیا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حواضہ

یہی اس واقعہ کے ظہور میں آئے

کہ ام دو حواضہ اقبال سر بھرج کتید کہ حرم عیش عاقبت رح کسد
کراہیاد فلک باح سوردی سر کہ مذ حادثہ بدست دیباہ اولکد
واصح ہو کہ ص امام میں درمیان ولایت رسی کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا ہوا در دمد و آباد
ہر گور کے سدا ہوا اتوار کی صبح یکسو میں مارچ ماہ ذالحجہ ۱۰۵۸ھ اٹھ سو چالیس ہجری کو وہی
ہر رادل کے تراب حاصل لوستس حال کی اور حجر بر سوار ہو کر قصد حالی قلعہ ترک کا واسطی
دار کرسنے دہاں کی متایح کے گباتا راہ میں حجرے سے کشتی کی اسلئے حضرت خاقان
سید سے ہایت صوف اور مالوا کی ماعت سواری میں کی مگو اگر سوار ہوئے میں سے
ہی اور دمد بہت شدت سی ہوا اسلئے راہ سی مرا حب شاہ لی مو سیباہ کی ابھی ایسے
جیتے تک یہ بھی پائے ہی کہ ہاں حق ہوئی سیج ہے

بیان انتقال پناہ خاتون سعید کا

سے دلانیت دایم تقاد حیات میں کہ عالم نذر دقار و ثبات میں رسد تحت و محبت از ۱۹۹
 باوج کمال میں چرخورشید تانبہ یا بد زوال میں پاتا گویم آبادانے میں کہ حبشید
 کے بود کا دس کی میں حضرت خاتون سعید کی عمر پندرہ برس کی سوہنی اور سلطنت اس
 بادشاہ فیستقل ہو کر تتالیس برس سات مہینی کی ماسوار کے صاحب قران کی نیابت
 مدت تک کی ہے اگر صد سال مانی در یکی روز میں بیاید رفت ازین کاخ دل افروز
 المقصد دوسرے روز بعد وفات بادشاہ مہفت کشور کی اردوی مہا یون میں شور محشر برپا
 ہو گیا سے گردن بدو حادثہ عالم سیاہ کر دیا ایام خاک برسہ خورشید و ماہ کر د
 باد ابل چراغ امل رہ فرو نشاند میں و از دو دکان چراغ جہانرا سیاہ کر دیا مرزا عبداللطیف
 نے بموجب اشارہ مہدی علیا گوہر شاد آغا کی جانب براتخارسی پائی توق طغوشار میں پھچک
 لشکر گانہ دوست کیا سے اور مرزا ابوالقاسم بابر فی بھراہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
 محمد جہانگیر کے جو کہ نورسہ دختر خاتون سعید مغفور کا تھا جانب خراسان کی چلا گیا اور ادنی
 لشکر یون نے اردو بازار میں لوٹ اور غارت بہت کی جو حکے ہاتھ آیا لے ہاگا قین روز
 تک یہ مغفور رہا بعد از ان تین دن سپہی بخش مرزا شاہ رخ بہادر کی ایک ڈلی میں رکھ کر
 طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اشارہ راہ میں چند مقصد دن نے مرزا عبداللطیف سی یہ کہا
 کہ مہدی علیا گوہر شاد آغا با اتفاق چند امراء کے کسی اور فکر میں ہے اور شاہزادہ نہ کور کو
 معلوم تھا کہ دلدی مرزا علار الدولہ کے بہت محبت کرتی ہے یہ بات شاہزادہ کو بہت برے
 معلوم ہوئی اس واسطی سلخ ذی الحجہ سال مذکورہ کو ڈیرا ادس دلدی سماء مہدی علیا گوہر شاد
 آغا کا لٹ وا دیا اور جس امیر سی کچھ شک دین پیدا اس کو قید کیا عبداللطیف نہ کور نے
 اس عورت کا تمام اسباب لوٹ لیا پناہ تک کہ اس کے پاس سواری بھی نہ رہے تاکہ وہ
 قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کر میں باندھ کر لاٹھی ہاتھ میں لیکر پناہ وہ جاتی
 تھی اس اشارہ میں ایک شخص نے جو امراء برلاس کے نوکر دین سی ایک خادم تھا اپنا

سان جلوس فرمانی مرزا علاء الدولہ کا تخت پر

۴ کہوڑا اس عورت کو دیا اور مدت وہ اس گہوڑے پر سوار ہوئی اور اس کے ملک کو ملے
 ہنس کچھ رہا مختصر مرزا عبداللطیف دہان میں پہچانوں کے واردہ کی شہرہ کر لیا اور
 مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے مدد محاصرہ اور محارہ کے شہر کو فتح کیا لشکریوں نے
 جو کچھ سپاہ شہر میں پایا سب لوٹ لیا۔ پھر عبد اللطیف نظام کو گیا دہان جا کر اس کی
 سزا کو مرزا مار سب بستیہ عادی حواں کی تخت سلطنت پر بیٹھا۔ پھر دہان سے لشکر لے
 حاتم شیردان کی کوچ کیا اتنا براہ میں حریچی کہ امیر سلطان شاہ رلاس جو مدد جہان کے
 اردو مرزا سلطان محمد میں کیا تھا دہان سے محنت کی ملازمت صورت میں حاضر ہوا ہی —
 اور امیر شیخ ابو الفضل اس کے رہا۔ اور امیر نظام الدین احمد فرور شاہ راہ ہر شہر سے آہ
 ہرات کی جلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکر میں آگیا۔ اور مرزا عبد اللطیف مرزا کی
 حاتم بنیاد کی جلا گیا دہان جا کر سزا کو مرزا علاء الدولہ نے ایسی لشکریوں کو بہت دوسرے اور
 حوا۔ تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اس کے مدد جہان داروں کی مشہد مقدس میں اس کے ہے

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر

اور گرفتار ہونا مرزا عبداللطیف کا

د صبح ہو کہ اوایل ماہ محرم ۱۱۵۸ھ آٹھ سو گیارہ ہجری میں مرزا علاء الدولہ جس حرم عالی ای
 حذر گوار کی سہی دریاں دار سلطنت ہرات کی تخت سہی پر جلوس فرمایا اور انعام حواں
 سیاہ پر بہت کیا اور اس کا ارادہ تھا کہ تعقیب ماسد اور ہرایا لایق مرزا علی بیگ گورکان کے
 پاس روانہ کرے اور اپنی تین جہستیں اور موافق سستی تیار کرے مگر جب اس کی یہ جہتی
 کہ مرزا عبد اللطیف نے مسماۃ مہدی علیا کی ساتھ ہجرت کی ہے اس لئے مخالفت اختیار کی اور مرزا
 سیر محمد شیرازی سا اور اسرار میں تر حواں اور احمد تر حواں کی سپہ راہ ایک طاقت پیلو الہا کی
 در حواں دفع عبد اللطیف کی نامرد و مانی اور ان امیروں نے مشہد مقدس میں آکر یہ جہتی ماسد فرادہ

بیان عبور کرنی مرزا انج بیگ کا دریا ریحون سی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو میں بی سامانی اور حیرانی بہت ہی فوراً ایثار کر کی غفہ کی رات ۲۰۱
تیرہویں ماہ صفر کو تاخت لائے مرزا عبد اللطیف کی پنجہ سی سماء مہد علیا اور امراء ترخانین کو
خلاصی دی اور اردو سنی ٹکڑے صفت راستہ کی لڑائی ہوئی لگی مرزا عبد اللطیف کہ اوس وقت
تک خواب بیوشی میں سو رہا تھا بسبب سنی شور و غوغا کی بیدار ہوا تھا اور سامان لڑائی
کا کیا اٹھا کر کوثر میں گہوڑا دوڑا کر سہری پر پہنچا فوراً گرفتار ہوا فغانین فی سبب لشکر کو
کو لوٹ لیا بعد ازاں مرزا صالح اور ترخانوں کو گمراہ دہلے جناب صفت تاب مہد علیا کے
ہو کر جانب ہرات کی گئی مرزا علاء الدولہ نے بھی سعد آباد جا م تک استقبال کیا مہ عورت
دار السلطنت میں داخل ہوئی اور عبد اللطیف قلعہ اختیار الدین میں محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا انج بیگ کا دریا ریحون سی اور

مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قیدی فضل فادریحون

جب مرزا منیت الدین انج بیگ فی پر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سنی فوراً بعد اوسے
مرسہ تغزیت کی اور بعد قید کرنے مرزا ابوبکر بن مرزا محمد جو کی کے ارادہ تسخیر مالک حضرت
خاقان منظور کا کیا جب آب انویسی عبور کر کے قبتہ الاسلام پنج میں آرام کیا چاہتا تھا
کہ مرزا عبد اللطیف کو کب ہائیون سی اگر شامل ہوئے اس اٹار میں لو کے گرفتار ہو نیکی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا امراء و عیان دولت سی اسباب میں مصلحت لی اور مشورہ طلب کیا
سنی متفق اللفظ و المعنی یہ عرض کی کہ مرزا علاء الدولہ سی صلح کرنے جائی تاکہ شاہزادہ
مخلصی پاوے۔ اور مرزا علاء الدولہ نے جو مرزا انج بیگ کی آئین کی خبر سنی اوسنی
سپاہ کثیر جمع کر کے اب مرزا سی عبور کیا اس وقت مرزا انج بیگ فی مولانا میر کا محمود
صدر ابراہیم کو ہتھی مذکور کے پاس روانہ کر کے یہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہ چاہتی
ہے کہ اوس فرد کا ملک یا خیال جو بدشت اور آشوب کا ہو کر اب عبد اللطیف کو اگر

سان اوس محالفت کا خود میری دفعہ درمیان مہرزا علوار الدولہ اور عبد اللطیف کی سبکی

۲۲ ماری یاسن تم رداہ کو دوگی تو صورت صلح کے بوجھاد ہی کی حب مولانا بہ لوری اور دوی اور اعلاؤ
میں تاحصر ہم کو مزاجع سنگ کی طرف سسی یہ بات بیان کی مرزا اعلاؤ الدولہ سے لکھ سسی
اس حر کی کو مرزا باہر حد ود علائیت خراساں میں بھیج گیا ہے صلح ہاں سے اور حاسب ہرات
کی بارگشت کی اور مرزا عبد اللہ علیف کو مدد کو مستی تمام حدت علم پیر زرگوار میں روانہ کیا ناہزادہ
مذکورہ الاسلام تلخ میں دریاں حدت پیر زرگوار کے بھیجا حدت علائیت اع سنگ فی او کو
مرحمت کی اور اب حاجب بادشاہ کے کو بج کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانبِ خضران کی

اور صلح ہو جانی درمیان ہابیون کے

اور رخ پر جانی دریاں بیون
مرادو اتفاقاً قسم مارنے کی عہد دوست ملک حرم کی فراغت یابی عاں عہدیت ماس فلان
کی موڑے اور کیا یہ دکاراں موکوڈلاست خوستاں میں بیجا راں بارادہ جگہ قتال
قیام نہرایا مراد علاء الدولہ بعد از عاں خاطر حاسب عم بر گوارسی اسپاہ کبیر شہد مقدس
میں گیا اور سرداران لشکر کو ہائے کی تقاضہ پر بیجا مدد قاضی طر میں عوح استخوان یک در اول
مہم کے صلح اسطرح پر جوگی کو فاصلہ درمیان دو ملک کی موصح جوہان ہر بعد از اں مرزا
علاء الدولہ حاسب ہرات کے چلا گیا۔ اور مراد ماہر استرآباد کو روانہ ہوا اور آخر ۸۵۱
ہجری میں مراد اتفاقاً قسم مارنے کے لشکر کئی ارس ملک یر کی حاسب باری کی تائید سی و ملک
فتح ہوا حاکم مہاں کا سید شمس الدین محمد بہایت بعد از دراری سے پیش آیا بادشاہ ظفر
یہا نے یر و دوسری دفعہ وہ ملک ادریکو دیا اور ایک عورت سی عواد کی عائدہ اں کی تہا
ایا ملک کا کیا اور موت حاسب استرآباد کی مرحت کی اور سولویں تاریخ محرم ۸۵۲ ہجری

مرزا شاہ محمود ایں مرزا بابا پر سید اہوا

بیان این مباحث کا جو دوسرے کچھ دفعہ درمیان مرزا غلام الدوله

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری فتح درمیان مرزا علارالدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی
 اور مرزا عبد اللطیف کی ہوئی اور جانا مرزا ان بیگ کا نائب حرا کی اور فتح پانی ۲۰۳

جن ایام میں کہ مرزا علارالدولہ فی مرزا عبد اللطیف کو قید سی مخلصی دی تھی یہ وعدہ کر لیا تھا
 کہ جتنی ملازم تمہارے میری پاس مقید ہیں ان کو نیشاپور سی مخلصی دیکر تمہارے پاس بھیج دوں گا
 اور خاقان متغور کے خزانے سی جو لایق عسمر نیر گوار کی سون گے ددن کا گدراں وعدہ دن کو
 دفا کیا ہر چند کہ مرزا عبد اللطیف فی اوس کے پاس واسطی چوڑا نے اپنی ملازمین کی قاصد
 بھیجی اوسنی نہ مانا بلکہ مرزا علارالدولہ نے برخلاف اوس کے مرزا صالح کو فوج دیکر لب آب
 مرغاب پر روانہ کیا اوسکی مرزا عبد اللطیف فی یہ خبر سنکر لد سجا نب تاخت کی مرزا صالح
 نے بہاگ جانا غمت جا کر اپنی تین ہرات میں پہنچا یا۔ اور مرزا علارالدولہ فی جرات
 چچا زادہ سی آشفہ ہو کر جانب بلخ کا کوچ کیا جب اندخو اور شیرخان کے حد د میں پہنچا
 ایک پلچی مرزا ان بیگ کا آیا اوسنی بیان کیا کہ مرزا ان بیگ نے فرمایا ہی کہ اگر
 کوئی حرکت عبد اللطیف سی سرزد اسی ہوئی جو باعث تمہاری جرمائی کرنی کا ہوئی تو سب
 ملکر یہ تھا کہ پہلے محکو اوس اسی اطلاع کرتی تاکہ میں اوسکا تذکرہ کر دیتا اب صلاح
 یہ ہے کہ تم مراجعت کر جاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کرو کہ رعیت کو تکلیف نہ دین مرزا علارالدولہ
 نے یہ بات سبوح رضا و رغبت سنکر دارالسلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن اوس کے لشکریوں نے
 شہر اندخو اور شیرخان کو لوٹ لیا جو کچھ لشکریوں کی ہاتھ آیا لے بہاگ جب مرزا علارالدولہ
 اپنی دارالسلطنت میں پہنچا اور فضل جاڑی کے مقام ہو چکی تقریب سنت ختنہ مرزا سلطان
 ابراہیم کی جشن کیا ادھر سے دہوم کی شادی رچائی اسی اشار میں مرزا ان بیگ گورگ
 نے واسطی انتقام اور بلالینے اوس خرابی اور ویرانی کے جو اوس کے لشکر کی ہاتھ سی
 دلا پت اندخو اور شیرخان میں برپا ہوئی تھی سپاہ کثیر لیکر آب امویہ سی گذر کر کانوقاضی پر
 جرد و فرسخ اندھو سی واقع ہے نزول اجلال فرمایا مرزا علارالدولہ نے یہ خبر محنت اثر

سال مخالفت کا جو دوسرا دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی
 ۲۴ اسکو حوثی اور ستادی ٹیڑھا دی اور سیاہ کوٹاکر حوالوں کے درواری کھلو کر بہت زور دیا
 و گچ مکت اور دستک خواہ یہ اس درویش کو گرفتار نہ ہو مگر انتظام لشکر کی میر محمد
 - صوفی ترواں - اور امیر سلطان اوسید کو حکومت اور داروعلی ہرات کی دی اور قلعہ
 احصار الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا - اور مولانا احمد یاد دل کو قلعہ عمار پہنچا اور آب
 کمارہ آب مرعاب کی حاکم کو بچا کیا حبس سیاسی کدرا طبعیت میں اس کے یہ آیا کہ ہم کو
 سسی صلح کروں یہ سوچ کر ایک جماعت ایسی مخصوص کی حضرت ولایت مرآت ہایت
 مسقت شیخ ہار ائمہ والدین قدس سرہ کی خدمت میں بھی اور کہا کہ آب بھی اور راج ملک
 کے درمیان پڑ کر صلح کروا دیجی اوت لوگوں نے خدمت شیخ میں حاکم یہ پیغام دیا وہاں
 لے منظر کیا مگر قتل پہنچا شیخ الاسلام کی مرزا راج ملک آب مرعاب سی غور کر گیا اور واری
 رات بر تلالی طرین ہوئے دونوں سردار ٹوٹی برسند ہوئی اسی اتنا مرین مرزا عبد اللہ
 شیرازی کو کہ مرزا علاء الدولہ کے ساتھ گردون میں منتظم تھا اوستی روگرداں ہو کر مرزا راج ملک
 سی بلیگا اس سسی سیاہ خواہاں کا دل لگتے ہو گیا مرزا علاء الدولہ پہلے مقابلہ کیا
 مگر بیٹھ سو کر کو کھلا کر حاکم استراآد کی ہانگ گیا رہاں حاکم مرزا میر سسی ملحق ہوا امجد علیا کو
 ستاد آغا - اور ہائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان - اور حاجہ میر احمد خانی - اور امیر
 اوسید داروعدہ ہرات میں تہی مد سسی اس سر کے کہ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بہت جلد
 متوجہ عراق کے ہوئے امیر اوسید راہ میں گرفتار ہوا اور لوگ سب صحیح و سلامت ہانگ
 گئے الفقیہ حب مرزا راج ملک نے فتح بانی سکر تھی سحاحہ و تالی کا لیا اور فتح اہل طرب
 مالک میں لکھ کر روانہ کیا اور باوجود اسکے کہ مرزا عبد اللطیف کی اس سر کے میں بہت سخت
 اور عوامردی کے تہی حکم دیا کہ جلد ہی فتح کا - ام جوئی سیٹے مرزا عبد الغفر کی لکھو یہ اعانت
 برمیانی نزار عبد اللطیف کا ہوا اور کہ درت جانب ایسی مایب کی کسی اوسکی طبعیت پر بیٹھ
 گئی اور مرزا راج ملک کی جانب ہرات کی کو بچا گیا جب مرزا راج ملک تخت خاقان سید ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات میں بیہیز زبردستوں کا انصاف اور عدل کیا۔ امیر حلال الدین محمد ولد امیر سلطان ۲۰۵
شاہ برلاس نے تاریخ اس فتح کی یہ کہی ہے کہ خسرو ازبکی نصرت لشکر کشید
تباریخ گفت ان فتحاً قریب منہ اسی اشار میں کوتوال قلعہ نرتو اور قلعہ انخیاں الدین کے
داروغہ نے اطاعت و انقیاد ظاہر کیا اور پنجاب خزانوں کے سپرد کیں۔ مرزا
انغ بیگ نے امیر زادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابوسعید داروغہ کو قید کیا
اور قلعہ نرنو میں ان مقیدین کو بھیجا۔ اور واسطی دفع کرنے مرزا باہر اور علامہ الدود کے
عانب استر آباد کی کوچ کیا جب اسقرا میں پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز
کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس بل ابر شیم تک گیا بے سبب و سبب
سی مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بھی سرحد بسطام میں اس حال سے آگاہ ہو کر سبب
اتباع اپنی والدہ کے مراجعت کی اشار راہ میں مدینہ ہوا مشہد مقدس میں حاضر ہوا اور صحت پائے

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت

فرمانی مرزا انغ بیگ گورکان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابوسعید داروغہ جو قلعہ نرتو میں محبوس تھے ایک شخص نے
جو ہوا دارون سلطان ابوسعید سے تھا ایک سوہن چپا کر سلطان ابوسعید کی پاس بھیجا اور ان
دونوں نے بوسیہ اس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیاں کہو لکر باتفاق چند قیدیوں کی اہل قلعہ کو
قتل کیا اور چند محظنین قلعہ کو بھی قتل کیا اور بعض سپاہیوں کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابوسعید
قلعہ سے باہر نکل گیا اور مرزا یار علی نے جو نقد اور زر قلعہ میں موجود تھا اس پر اپنا قبضہ
رکے سخاوت ظاہر کی مینی لوگوں کو خزانہ تقیم کیا اس کے بہت آدمی اس کی خدمت
میں موجود ہو گئے جب اس کے پاس آدمی ہو گئی اس وقت یار علی نے کورنی ارادہ دار
ہرات کا کیا جب وہاں کی حاکم امیر بایزید پردانوی نے جو کہ ایک گماشتہ جناب مرزا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات میں اور مارا جانا بار علی ترکسان کا
 ۲۶ راج گیک کا تھا کیفیت واقعہ کے (اخلاص مائی دہلی استقبال اس حرکت کی ایک خاصہ پس
 ماستاہ عالی گہر کے پہچا اور آب ایک محبت مردان ماراری کی لیکر قاطعہ برستمن کی گیا
 — اور مرزا یار علی فی رویوں یہ وقت صبح تاحت کی اور کی محبت کو رشتاں کی ہرات
 کے استرگہ تفاق کیا اور حبشہ سی ماہر آجکا اور وقت لڑائی ہوئی حکم سترہ دن لڑائی کو
 پہچلی اور جسہ ورد ہوا اور راج گیک سترہ سی حدود ہرات میں آیا — اور یار علی ترکسان آمد
 و حیراں حانہ قلعہ مرٹو کی مراجعت کر گیا اور راج گیک سی ہرات میں اگر سبب ہکا سے
 امیر مایہ کے اوں لوگوں کو حواہر ہرات کی رتبی یار علی کی دوسری سی مقیم کر کے او کو
 غارت اور تاراج کیا اسی اتار میں خبر مرزا مار کی آنے کی متواتر ہوئی اور راج گیک سے
 حکومت دار سلطنت ہرات کی مرزا محمد لطیف کو سیرودی اور شش صرب حاقاں سیر کے
 سہراہ لیکر راہ مروسی ماوراء النہر میں آیا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم بائبر کا دار السلطنت ہرات میں اور
 مارا جانا یار علی نہر کمان کا اور حادث ہونا اور وفا بیات کا
 مرزا ابوالقاسم بائبر سے حب و درمیان حدود سلطام اور دہقان کی سنا کہ مرزا راج گیک
 بل ایریتم سی مراجعت کر گیا ہے تفاق او سکایا اور بہت جلد حرکت کر کی امیر ہندو کو
 لوح دیکر حاب مرو کی روانہ کیا اور حکم دیا بر سر راہ مرزا راج گیک کے پہچ کر دست مروسی
 سرنا اور امیر خلیل ہندو کو اور ماخواہ کو اور لوح دیکر دار السلطنت ہرات پر پہچا اور آب حاب
 سر جس کی گیا — امیر ہندو کو اس لوح میں جہاں مرزا راج گیک پہچکا مرزا اسیم
 او کو تمیز کو حسیہ سالار اسکے لشکر کا تھا ایسا دسگیر مار حاب ہرات کی مراجعت کی
 اور مرزا راج گیک سے اس امیر سی عہد کر کے کھارایہ زول جلال مر یا اور جس بدر
 مرگوار کی حانہ سمرقند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحب حراں کی جہ کے پاس کو

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات میں اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

ادسکو ذفن کرنا۔ اور امیر خلیل اور مانخوا جب قسبہ قوشج کے پاس پہنچی مرزا عبد اللطیف
 بعد حکومت پندرہ روزہ کے آدھی رات کو ہاگنا میں صورت جانکر جانب ماوراء النہر کے
 چلا گیا اور مارا مرزا بابر نے درمیان ہرات کی اگر ظلم اور بے انصافی شروع کی۔ اس
 انتہا میں مرزا یار علی کو پھر ہوش بادشاہت کی ہوئی اور سنی شہر ہرات پر اگر محاصرہ کیا
 چند سرداران شہر فی جربسب ظلم بابر یون کی نالان تھے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ عرق
 سی یار علی کو شہر میں لائے اور مرزا بابر کی امیر جو اس میں تھی قلعہ اختیار الدین میں جا چھٹی سری
 بعد نیلے عہد درمیان کے باہر قلعہ کے آئی پھر وقت شب قلعہ میں جا کر خزانہ لیکر ہاگ گئی اور وقت
 یار علی ترکمان فی سبب کم عقلی اور بیوقوفی کے خیال استعلال بادشاہت کا دین لاکر شراب خوار
 اور صحبت معشوقان سر و قد کے کرنی اختیار کی میں روز یک سی طرح چین اور اتار مارا آخر ماہ
 ذوالحجہ ۹۵۲ھ آٹھ سو باون ہجری میں ناگاہ ایک فوج ظفر موح مرزا بابر کے دروازہ ملک سی
 آگاہی شہر کی باغ میں آکر اس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت مستی میں کہ شراب پیکر
 متوالا ہو رہا تھا پیکر بابر کے سامنی حاضر کیا اور سننے حکم دیا کہ چار طرف ہرات کی اسکو پیرا کر
 گردن مارو چنانچہ مارا گیا۔ سہ مکن تکیہ بر ملک دنیا و نیست بند کہ بسیار کس جو تو پرورد گشت
 اسی اتار میں امیر مندوکہ جانب مدوسی حاضر ہوا اور امیر بابر اسیم او کو تمیز کو ملازمت بادشاہین
 حاضر کر کی اوس کے قتل کی درخواست کی بموجب حکم فوراً وہ بھی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
 خراسان پر متمکن ہوا سرکاروں کی مرزا علاء الدولہ کو جو معرکہ مرزا انج بیگ سی آجنگ ہاگ ہوا
 اوس کے ہمراہ تھا عطا فرمائی اور اپنے بیٹی مرزا ابراہیم کو بھی اوس کے ہمراہ بھیجا بعد چند روز کے
 مرزا بابر نے سبب انخوار چند مفسدوں کے مرزا علاء الدولہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
 کے قون میں بھجوا کر ابراہیم کو گرفتار کر دیا کے ہرات میں بلایا اور دونوں کو قید کر دیا بعد ازاں
 یہ بادشاہ شراب خواری اور صحبت معشوقان سیم تن میں تمام مہمت مصروف ہوا اور اہل
 اکابر درمیان دولت فی ظلم اور ستم رعیت کی حال پر بہت کیا خلاف امیر مندوکہ کی کیونکہ

ساں مخالفت مرزا النع بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا بیٹی کی

۱۸ اسی اس صلت در ترکیا اور ۱۸۵۳ آیتہ ستریں جہی میں حاکم ایدیں کی گیا دریاں اور
اسی سال مذکور کے مرزا نامی شاہ کو حاکم سیستان کا ستاد جس طریق متقیم طاقت سی
معرف ہو گیا سی مخالفت میں ایام سر کر کی لگا سی اس کے تکر وادوں لیکر اوس جانب کوچ کیا
جب قصد اسطوار پر پہنچا ستاد جس نے سب دیالی طاقت حرب لہد پیکار کی عاوضے
مارہ اور صرح مار لکھ کر عیوض ایم کی درخواست کی اور علاج دیا مسطور کیا مرزا دانی اور
حریم صاف کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اشار میں امیر عبد کہ سے ہند اخلافت
کا ملہ کر کے امیر اسیم کو حاکم سموند کی بھیجا اور آسپہنرا دیر جڑائی کی مرزا مار سے
اسرار کی ضرماکر سلطان اوسیدہ دارودہ شیخ علی بہادر کو مد ایک وجہ کے درمطی دفع
مخالفت مذکور کی مارہ دیکھا اور مذکورہ نے حدود جیوستان میں پیکر امیر سہد کہ کسی ایک ہمار
رہائی لڑی پہلے شکست تکر مار کو جو بی سلطان اوسیدہ ہی مار گیا آخوالا مرید کہ معلوم
ہو کر شیخ علی بہادر کی آیتہ سی مارا لگا سی اسی سال میں قلعہ عباد تحت تصرف مدگان مرزا مار
آئی تھا — اور مرزا علاء الدلہ نے دھمب یا کر قید سی راہی مانی جانب عور اور حیار کی
حاکم سیستان کی راہ علاق میں بھیجا

بیان مخالفت مرزا النع بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا

اور مارا جانا اوسکا اپنی بیٹی کی آیتہ سی

دراصح ہو کہ حاکم مرزا النع بیگ نے بعد امدان بطور کے ذریعہ طالع مرزا عبد اللطیف کی
جو کہ اوسکا بیٹا تھا پہہ جان لیا تھا کہ محکوس بیٹی کے آیتہ سی کچھ گزید اور مصیبت پہی گی
اور مولانا محمد لد دستمالی بی بھی حرکت اوس جانب کی خدمت میں ایام سر کر تار تھا تھا پہہ طالع
کر دیا تھا کہ اس کی سیہہ احرسی آ کیو مصیبت پہی گی اس لئے مرزا النع بیگ گورکان مرزا عبد اللطیف
کی کدورت دھیں رکھا کرتا اند چوٹی بیٹی عبد العزیز کو بیار کیا کرتا تھا اس واسطی مرزا عبد اللطیف

بیان مخالفت مرزا انجلیک اور مرزا عبد اللطیف کا اور راجا ہانی بیٹی کی ہاتھ سے
 مرزا عبد اللطیف کی بھی دسین کیفیت فی راہ پائی آخر الامر سبب اس باعث کی جو کتاب مہوطہ ۲۰۹
 تاریخ میں لکھا ہے اس باب اور بیٹے میں مخالفت پیدا ہوئے بیان اسکا یہ ہے کہ جب مرزا
 عبد اللطیف نے سبب آنی مرزا بابر کی ہرات سی ہاگ کر قہ الاسلام بلخ میں پہچا جو سورغال
 اوسکا تھا قیام کیا ارادہ باب سی ٹرنے کا دسین مصمم کر کے لشکر خراہم کیا مرزا انجلیک نے
 یہ خبر سنکر کہ سپرد آخر نے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بیجاقت ہو کر مرزا عبد الغزیز کو جو چوٹا بیٹا
 تھا سمرقند میں اپنا قیام مقام کیا اور آپ با سپاہ خزانہ جانب جیون کے گیا۔ مرزا
 عبد اللطیف نے اوس جانب جا کر باب کو دریا سی عبور کرنی دیا دو چار بالائے آب ٹرائی ہوئے
 اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باب پرستج پائی چند روز جب اس طرح پر گزر چکے سمرقند
 سی خبر آئی کہ مرزا عبد الغزیز نے حرکات ناپسند اختیار کیں ہیں چنانچہ وہ امیر دن کی جوردن
 اور رگیون کو تاکتا ہی بلکہ دست درازی امرا کی عورتوں پر کرنے لگا ہی مرزا انجلیک نے
 یہ خبر سنکر تہدید نامہ اوس اپنی بیٹی عبد الغزیز کی نام لکھا مگر اوسنی باب کے لکھی پر ہرگز
 کیا اوس حرکت بدسی باز نہ آیا امیر لوگ اوس کے باب کی عمرہ بیان ٹرائی میں ہی اوسکو کوئی
 مانع مان نہ کہلائی دیتا تھا سبکی عورتوں کو خراب کرنی لگا اس سبب سی اون امیر دن نے
 تنگ آکر ارادہ کیا کہ اوس کے باب مرزا انجلیک کو پکڑ کر مرزا عبد اللطیف کی سپرد کردین اسی
 اشار میں اور ہی صورت پردہ غیب سی ظہور میں آئے چو کیکی خیال میں نہ تھی تفصیل اس
 اجمال کی یہ ہے کہ مرزا سلطان ابوسعید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور
 گورکان جو مدت سی درمیان ملازمت مرزا انجلیک کی گذرانتا تھا اور ہوس بادشاہت
 کے رکھتا تھا یہ وقت نعمت سی اوسنی جانکر ان باب اور بیٹوں کو ٹرتے ہوئے چوڑا کر
 اہل ارغون خان کو اپنی متفق کر کے ارادہ کشور کشی کا دسین ٹھان کر جانب سمرقند
 کے گیا مرزا عبد الغزیز نے اپنی بن طاقت مقابلہ کے نہ لاکر چار دیواری شہر کی نذر کردا کے
 متعین ہوا جب یہ خبر مرزا انجلیک کو ہوئے بہت حیران اور پشیمان ہو کر جانب سمرقند کی

تہور اسپایان حال مرزا سلطان محمد کا

۱۱ آیا حب راجات عالیات مرزا علی بیگ کی سمرقند کی قریب پہنچی مرزا سلطان الوسید نے
مجاہدہ ترک کر کے اہل اربعوں حاکم کی حد میں چلا گیا۔ اسی اتنا میں مرزا عبد اللطیف نے
پہنچی آہ امویسی عمور کر کے حاکم سمرقند کی کوچ کیا مرزا علی بیگ نے حب ایسی سیرد ہتر کی
آنے کی سہرسی مقابلہ اسکا ایک لگا لود مسقیر کیا اسکا خیال پیر پڑائی ہوئی علی بیگ نے
تکس مائی اور ہاکر سمرقند کی طرف گیا میراں شاہ قویں حاکم یر دور وہ اس مانتا کا
اور کو وال طلعہ سیرد کا تھا اس محس ماورساہ کو شہر میں لگسی دیا اسلئے مرزا علی بیگ
حاب شاہر خہ کی گناہوں کے کو تو وال لے ہی لگسی دیا اور سوقت لاچار ہو کر خانہ سمرقند
کے آما اور اس مدواب ٹیسی علفات کی ماتیں ہوئیں آخر الامر مرزا عبد اللطیف نے
انکے محس عاسن نامی کو حاکم ماب مرزا علی بیگ کی حکم سی مار گیا تھا یہ سمجھا یا کہ تو حاکم کے
یاس جو اس وقت میں مسد حاکم یر تھا حاکم اور ایسی ماب کا محاصر طلب کر اسکی حاکم
کی کہ یر ماب مرزا علی بیگ کی ماتہ سی مار گیا ہے میں محاصر چاہتا ہوں حاکم کی یہ کہا
کہ محاصر لیا موجب سرع سریف کی در حب ہی اکثر علما سمرقند لے ہی فتویٰ علی بیگ
کے مل کا دما اور سوقت عاسن مذکور لے اس ماورساہ عادل اور حاصل کو سب رنج
کر لے اسلئے سیرد ہتر کے قتل کیا۔ اور مرزا عبد اللطیف نے قتل اس واقعہ کے
میں ردور پہلے اپنی بہائی عبد العزیز کو ہی مردا ڈالا تھا ایک فاضل لے یہہ قطعہ تاریخ مرزا
علی بیگ کا لکھا ہے علی بیگ ان شاہ جم اقتدار میں کہ دیں ہی را اردو دینیت
رعاس سہبت شہادت حسید یہ مدتس سال تاریخ عاسن گنت یہ حاصل کلام
یہہ ہے کہ مرزا عبد اللطیف نے ایسی ماب کو حسیلت اور عدال میں بی نظیر تھا اور بہتہ
سام بہتہ ریب اہل فضل و کمال میں معروف رہتا تھا عالم آخرت کو روانہ کیا اور ایسا
مستقل ماورساہ ہوا۔ اور مرزا سلطان الوسید کو اہل اربعوں حاکم سی لیکر قید کیا
تہور اسپایان حال مرزا سلطان محمد بن مرزا باسنقر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی

ہونا لڑائی کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر کے ۲۱۱

مرزا سلطان محمدنی بعد انتقال حضرت خاقان سعید کی تہوری ہی عرصہ میں ولایت عراق اور فارس پر قبضہ پا کر حاکم شیراز مرزا عبد اللہ شہر شفق اور مرحمت فرما کر اوسکو جانب خراسان کی بھیجا اور آپ سپاہ طغرناپاہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکھ بھیجا مرزا جہان شاہ نے اس جرات اور حرکت سے حیرت مند ہو کر لشکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے نکلا جبکہ دونوں کا مقابلہ ہو گیا اور سفیر ہر دو جانب کی آئے گئے انجام اس مہم کا صلح پہنچ گیا ان دونوں بادشاہوں نے سہمی بر ایک اپنی اپنی دارالسلطنت کو چلی گئی۔ مرزا سلطان محمد نے بعد بند رست اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی جب ستا مرزا انغلیک سر قند سہمی مراجعت کر گیا اوسنی خراسان پر لشکر کشی کی۔ مرزا ابوالقاسم نے یہ خبر پا کر بہائم سی ٹرنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جام میں دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا بڑی بہاری لڑائی ہوئی سپاہ عراقی لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر فی طلب اخیل اس جنگ سے خلاصی پا کر اپنی تین قلعہ عمادین پنجا یا اوسوقت مرزا سلطان محمدنی حضرت خاقان سعید مغفور یعنی مرزا شاہرخ بہادر کی تخت پر بیچکر جلوس فرمایا۔ اور مرزا ابراہیم کو قید سی رہائی دیکر پاس مرزا علاء الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سے آیا تھا روانہ کیا وہ موسم جابرے کی تھی اور قحط آمدن ایام میں بہت ہو گیا تھا چنانچہ ایک سیر گھوڑوں چار دنیار کی عوض ملتے تھے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی جانب ولایت تتراباد
کی اور مرحمت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سی

سان بہشت فرانی با بر کا قلعہ عماد سی

۲۱۲ مرزا ابوالقاسم اپنی مدد جید و در قیام سہ ماہی کی قلعہ میں حاضر ہو کر دیکھ کر کوچ کا اور
 دہان سی صاحب حوا کی گیا۔ اہل ایام میں حساسی لوگ سب غلام اور عورت امیر حاجی محمد
 غنایتی کی حوکہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سے متاثر ہو کر تباہ ہو کر گزردہ گزردہ اور روح و
 مرزا مار کے یس حاتے تھے جب مرزا سلطان محمد نے یہ حال دریافت کیا ارادہ ایسی دین
 مرزا مار کی استیصال کا ہوا کہ پہلے مرزا علاء الدولہ کو حکومت کے سر پر روا کیا اور وقت عارم
 دستر آد کا ہوا۔ اور امیر حاجی محمد غنایتی کو مدد اور سرداروں کے رسم مقلد سے
 یستہ روا کیا۔ اور مرزا مار سے قتل شیر بر کی محالین کی قلعہ کو آیا مستعد ہو کر لڑائی ہوئی
 مرزا مار کی فتح ہوئی اور عراق کی سیاہی شکست کھائی امیر حاجی محمد مدد سیاہ اور مار کی گرفت ہو کر
 مار گیا اسلئے مرزا سلطان محمد کی درمیاں ولایت طوس کی مدد دست عراق کا حوالہ عیال الدین
 احمد خوانی کو حوالہ کر کے بہت جلد حرکت کی اتنا راہ میں حرکت اور استیلا مرزا مار کے
 سکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تھا جیسا کہ سوائے تین سو سواری کی سپہ راہ لوگ شہر مار کے
 کوئی رہا اور دفعہ مرزا مار کی لشکر یہ آہنچا مرزا مار پر دو سو سہری مدد طلعہ عمار کو پہاگ گیا۔
 مرزا سلطان محمد نے سب اس کے کہ مرزا دہان محالین کی ہیں پہاگ حالی میں کوئی حرکت نہ
 مراحت کر کی ایسے اردو میں آیا حسی آدمی کہ دہان چوڑ گیا تھا اور میں سی ایک کو ہی رہا یا
 اسو اسلی کہ لوگوں نے اور کی مقول ہوئی کی خبر یا کر پہاگ خانہ اور بریشاں ہوا میں صواب جانکر
 سب جلد سنے اسی شاہ میں یہ حوائی کہ مرزا علاء الدولہ کو تیسری ہرات میں حاکمیت پر
 حلوہ آزار ہوا مرزا سلطان محمد یہ حرکت بہت بریشاں خاطر ہوا اور کسی لگا کہ باشندگان
 ہرات مرزا علاء الدولہ کو ماطح دہان کا اوشاہ بنایا جاتی ہیں اس دہان مادتاہ ہو گیا
 مناسب یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں صاحب عراق کی حاون ہوا نے ہی یہ راہی سید کی اور وقت
 وہ ایسی ملکیت کی طرف راہی ہوا۔ مرزا ابوالقاسم مار نے جب مرزا سلطان محمد کی مراحت
 کی حرکتی عماد سی لشکر جاب ہرات کی کوچ کیا۔ مرزا علاء الدولہ نے پہاگ کی آئی کے

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا

آنی کی خیر سکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد یادل کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۳
چلا گیا اسلئے مرزا با بر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ کی مدد سے دار السلطنت ہرات میں اوپر تخت
سلطنت کی سیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تخت میں لایا مولانا احمد یادل کو سپاہ دیگر
اپنی خدمت میں بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ کا تخت پر

اور بیان اس امر کا جو درمیان مرزا اسطفا الوسعید اور اس جنابی وقوع میں آیا
مرزا عبد اللطیف نے بعد قتل کرنی اپنی باپ انج بیگ اور بہائی عبد الغزیز کی تاج سلطنت کا
اپنی سر پر رکھا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضایی کی کرنے لگا مگر وہ نہایت
بر حضرت اور تیز خشم اور غضوب النفس آدمی تھا بڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تھا
اسلئے ایک جماعت نکر و ن مرزا انج بیگ اور مرزا عبد الغزیز کے فی اتفاق کر کی جہزات
کی شب چہسویں ربیع الاول ۱۰۵۴ھ ہو چون ہجری میں جو وقت کہ وہ بادشاہ
دیوانہ دار باغ جبار سی سمرقند کو آیا تھا تیر بارانی اور سپر کی ایک تیراد سے آکر لگا کا تمام
ہو گیا وہ نکر اور سکی جو ہمراہ تھے پہاگ گئے فحاشی نے اسکی پاس پہنچا سر اور سکا
تن سے جدا کیا اور مرزا انج بیگ کی قبر کے سامنے لا کر اسکو لٹکا سے شگشتی تو د کشتہ
ترا آ کر ترا کشت + ہم کشتہ شد از گردش ایام سر انجام + چہم ہائی عبد اللطیف نے
بادشاہت کی ۔ وہ ہمیشہ یہ شہر حبسی کو اپنی باپ کو اپنی قتل کر دیا تھا ہر کرتا تھا
سے پر گردش بادشاہی را شاید ۔ دگر شاید بجز شش ۔ بادشاہ مرزا عبد اللطیف
کو ایک شخص سسی بابا حسین نے قتل کیا تھا چنانچہ اسی واسطی بابا حسین کشت یہ اور
مقتول ہونی کی تاریخ ہی جیسا کہ یہ شہر سے بابا حسین کشت شب جمعہ ارش بہ شیخ +
ناریخ قتل دوست کہ بابا حسین کشت نہ القصہ بعد اس واقعہ کے تمام اکابر اور ایماں

بیان مقتول ہوئی مرزا عبد اللہ شیرازی کا

۲۱۴ سمرقند کی مرزا عبد اللہ شیرازی کو بادشاہ مجاری بنایا اور مرزا سلطان ابوسعید کو
 ۲۱۵ احسہ ایام حیات مرزا عبد اللہ الطیف میں قید سی چٹ کرکار میں جلا گیا تھا اب شہر ہو رہے
 اس خبر کے وہ شہر اپنی تخت و قعند میں لا کر جا بسمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبد اللہ شہر
 وہ جس کے مقابلہ کی پہلی ٹکڑا جا ہیں بن لڑائے ہوئے سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا
 سلطان ابوسعید جانب ترکستان کی ہلاک گیا اوایل ۱۵۵۸ء آٹھ سو بیس بحریے میں قلعہ کی
 مستولی ہوا۔ مرزا عبد اللہ نے ایک فروغ اوس طرف روانہ کی وہ فوج بد لڑائی کے
 شکست کھا کر سمرقند کو چلے آئی اوس وقت مرزا عبد اللہ نے خزانہ بہت خرچ کیا لشکروں کو
 مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات خوانی اور طیارہ لڑائی کی کی۔ مرزا سلطان ابوسعید نے
 یہ خبر سکر ہستقراب امداد کی بادشاہ اوزبک اور انچر خاں سی ملک جا ہی حاکم دلائشاں نے
 اوس کو ملک دی اور وہ دونو ملکر جانے سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہوئی مرزا عبد اللہ شیرازی کا اور حال طلوس

سلطان ابوسعید کا تخت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبد اللہ نے جب یہ خبر پائی کہ او انچر خاں اور سلطان سعد دونو جڑ کر آئے ہیں لشکر کبڑ
 لیکر اونکا مقابلہ کیا اور آہرماء حادی الاول سے مدد کو دین قریہ شیراز پر جو جازو خرچ سمرقند
 سی واقع ہے دونوں لشکر دن کا مقابلہ ہوا مرزا عبد اللہ کے لشکر کو شکست ہوئی حب و
 شانہ زادہ ہالکا ہاگتی دقت سلطان ابوسعید کی فکروں کے ماتھے آگیا اوہوں نے اوسکو
 قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابوسعید جانتا تھا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر مستولی ہو جاگا
 رعیت کو بہت تکلیف پہنچی گے اسلی اوستی امداد اوزبک کو غافل باکر خود دوا رہے سمرقند پر
 حاکم گاہانوں کو لکار کر کہا کہ میں سلطان ابوسعید ہوں دروازہ شہر کا کھول دے تاکہ لوڑگوں کے
 ماتھے سی پی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کھول دیا سلطان سعادت مند نے اپنی تین شہرین ہنکار

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

پہنچا کر بخون اور شہر نہ پاہ وغیرہ کا تہہ و تہمت کر دیا ابو الخیر خان بابر شہر کی متیر اور صہوت اور ۲۱۵
پریشان ہو کر متفر ہوا سلطان ابوسعید نے سنجان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہلا بھیجی اور
تجلیف اور تبرکات لایقہ بادشاہوں کے واسطی خان اور امرار اور ایک کی بھیجی اور وقت
وہ اپنی ولایت کو مراجعت کر گیا اور آدمی دان اس طرح پر ادس قوم سفاک کی ظلم ستمی ہو

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ میں جا کر بہت سپاہ جمع کی ہے اسطی مرزا بابر نے
لشکر کشی اس جانب کی مرزا علاء الدولہ فی تاب مقابلہ کی اپنی میں نہ لاکر جانب کوستان
اور بدخشان کی ہیاگ گیا اور مرزا بابر نے بلخ میں جا کر حکومت بلخ اور قندھار اور غلجان کے
امیر پیر درویش نہرا راسپی اور ادسکی ہائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت
کی موصوف تھا دی جب مقرر اور منصور ہو کر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسجای ادھی
صورت غریب دیکھتی ہیں آئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا بابر نے بروقت جانب کی
جانب بلخ کی قلعہ اختیار الدین کا ادیس بیگ کو سپرد کیا تھا ادیس بیگ نے بعد جانے
بابر کے خیال حکومت اور غرور کا مانع میں پکا کر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور
اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور باد جو دیکہ مرزا بابر نے پورش بلخ سے اگر مانع سفیدین
نزول حطالی ہی نہر مایا لیس نہ کو اگر حاضر ہوا مقام عصیان میں اوسطی طرح درمیان میں
قلعہ کے جو نہایت مناسبت اور استواری میں تھا مقیم رہا امرار دولت اس قلعہ کی تسخیر میں
حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تھا آخر الامر ایک تدبیر بادشاہ کی خیال میں آئی وہ یہ ہے
کہ ایک ایلی پاس لیس کے بھیج کر پہنچا دیا کہ قلعہ سے باہر نہ آکل کے روز میں میرے
پاس آدن گا پھر بادشاہ نے شہر میں داخل ہو کر ایک جماعت کو جو تیار بند تھی قلعہ کو در

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

۲۱۶ کی اد کے بعد ایک جماعت بہادروں کی بھی ادوں لوگوں نے قلعہ کی ماہر حاکمیت علی محاذ بکاڑا آئے ماد شاہ آئی لوہیں پہنچل سکے واسطی استقلال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ مصور مائے اد سکولٹ گیا ادیں میگ لے حراؤسکی مارا وہ ہلاک ہوا اور بہادر جو ان دس ہتھے اد بہوں لی حلی کی لوہیں کی یاس بیچکر اد کو قتل کیا اد ہیں دس میں مدزین ادسکی بہائیوسف شاہ فی قلعہ دی دیا مرزا مارے یوسف شاہ کو ہی قتل کیا اسی اثنا میں ایک شخص لے حصوصوں مرزا علاء الدولہ سی تھا مرزا مار کے یاس آکر یہ عرصہ کی کھاس مرزا علاء الدولہ اس لڑائی میں غائب ہو گئے ایک جماعت سیاہ کو حکم ہوا کہ اد کو ڈھونڈو عرصیکہ مرزا علاء الدولہ کو اسکند میگ کے گہر میں سی ڈھونڈ کر پکڑ لائی مرزا ماہر لی ایک ایما متہ اد کے محاطت کی واسطی ماہور گیا اور درمیان ۵۵ شہرہ بھری کے حاسب استرااد کی ہمت دوائی داسی منصوبہ مقرر ہو کر حاسب نظام کے گیا چند روز دمان قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ

جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع حیاران میں

آخر سال سنہ مذکور میں مرزا سلطان محمدی دوسری دفعہ سکرا آئے کیا اور قلعہ شیراز کی جانب خراسان کی حرکت کی مرزا مارے درمیان ولایت نظام کی پہنچرسلر رہا مولانا کو حوا میں سمرقند سی آیا تھا ایچی سا کرانی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ صلح کرنے مسطور ہی مولانا مذکور لی ماہ صلح میں بہت جدوجہد اور گفتش یلغ کی جب اسطور پر صلح ہوئی کہ دلاس خراسان کی آمد و حل دیوان عراق ہو اور تمام قلمرو مدرا مار کی میں خطبہ اور سکہ نام ولقت مرزا سلطان محمد کے جاری کما حادی سہرا مارے بعد جماعت خاب حواہ مولانا کے اعتماد صلح پیر کے نظام سی حاسب بار نڈال کی کو چ کیا — اسی اثنا میں حرمواتر پہنچے کہ مرزا سلطان محمدی دوسرے عہدہ میاں کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

۲۱۷ بیان کا طاق نسیان پر رکھکر مسپاہ خزان کی اسفراین میں آگیا ہے مرزا بابر پہنچ کر
 پہاڑان صفت شکن سپاہ یکسر سپاہ عراق سنی مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت میں آیا اور مرزا سلطان
 محمد بھی اسفراین سنی لشکر مقابلہ پر آیا موضع جاران پر دزدان لشکر دن کا مقابلہ ہوا کوسو تر
 مرزا سلطان محمد کی یہ حالت تھی کہ بنفس نفیس ہی سپاہ خراسان پر تاخت لانا تھا اور
 بموجب اس لشکر کے بہر جا کہ باز در افراختی بہ سر ختم در پائش انداختی بہ جد ہر
 جاتا دو چار کا سردار ڈالتا تھا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تھا ہے بہ تیر نشان
 بشمشیر تیز بہ بر آوردہ از دشمنان رستخیز بہ آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
 سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہاں رہ کر پکڑا گیا اور بموجب حکم ہائی قضائی کے مارا گیا
 عراد سکی چونٹیں بر سکی تھی اور مدت اسکی سلطنت کی نیابت اور استقلال کے تمام
 دس برس ہوئی تھے جب مرزا بابر نے ایک ہائی کو قتل کر ڈالا دوسری ہائی کی واسطے
 جو ملار الدولہ لشکر میں قید تھا حکم دیا کہ اسکی آنکھیں سلائی پیر دو چا پنچہ اندا کر دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور

مرحبت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقعہ کہ گذرا

علم آفتاب اشراق مرزا ابوالقاسم بابر کی بعد نشست نامدار کے راہ تون سنی جانب عراق
 کے آئے جب سوک ہائیون فی سات سادت اور اقبال کے دارالعبادۃ یزدین نزل
 اجلال فرمایا۔ مرزا سلطان کے امیر دین سنی امیر نظام الدین احمد۔ اور امیر سلطان حسین
 جو کہ دو بیٹے امیر فرزند شاہ کے تھے۔ اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوانی اردو کے
 اعلیٰ میں آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سادت حاصل کی پھر مرزا بابر جانب سلطنت
 شیراز کی آیا وہاں پہنچ کر عیش و نشاط اور چین لڑا اسے جب چار مہینے اس طرح پر
 عیش میں گذر چکے تھے کہ سپاہ مرزا جہان شاہ کی سنے قدم اپنی سنی باہر نکال کر

بیان جانی مہزرا بابر کا جنب عراق اور فارس کے

۲۱۸ سادہ لے لیا ہی اور لداوہ محاصرہ قلم کار کشتی ہی پہر خرسیتی ہے مادشاہ کے عہد کی آگ
 شہر کی آئی مہزرا مہزالدین سحر کو ایسا مائیک سا کرستیرا میں چھوڑا اور اب حاکم ممالک
 عراق کے کو یہ کیا اتنا راہ میں ایک ایلیٹی لے ہر ات سسی آکر یہ جردی کہ مہزرا عطار الدلہ نے
 سعادت امیر یادگار شاہ ازلات کے اور بی لمر مار اور قواع کے مدسی خود کے کا
 اور اب ولایت خراساں میں متہ اور فادر یا کر کہا ہے مادشاہ کی مہم خراساں کے
 انتظام عراق سسی اولی اور انب جانی مہزرات کی روز سولویں جب کو مہزرت کی مہزری
 تاریخ کو رد میں بھی حکومت اوسر ولایت کی مہزرا طلیل سلطانی بن مردا محمد جاگیر کو دے
 یہ وہاں سسی کو یہ کر کے میر کے دور مار دیں تاریخ ماہ تنہاں کو مہزرات میں داخل ہوا۔ فل
 چھٹی مادشاہ کے ہم مہزرا عطار الدلہ کے سسی امیر میر عدویس ہر اد سسی کی اور بسب سسی
 دور اور خراساں کے انجام کو پہنچ چکی تھی اور وہ حاکم سیتاں کی اور وہاں سسی حاکم رہے
 کی چلا گیا تھا اس واسطی مہزرا مارے چیں اور مارے اور عتیں کرنے اور صبح اور شام
 سہراب میں کاشی شروع کے سچ ہے ہر وقت غوث کو دست دہم مہزرت
 کس را ووف مہزرت کو انجام کار صیت و اور در میان ششہ آٹھ مہزرتوں مہزری کے
 مہزرا سحر اور اور حکام ملاو فارس اور عراق کے بسب صدات سیاہ ترکاں کی ہاں کر
 دار سلطنت ہرات میں بھی مہزرا ابو القاسم مہزرا نے لوکی حالی پر رحم فرمایا سادہ دیں
 تاریخ ماہ ریح الاول ششہ آٹھ مہزرتوں مہزری من حضرت ولایت مہزرت استاد
 سپاہ شیح ہار الحق و الحقہ والدین عمر نے انتقال یا یا مہزرا مارا و شاہ نے ان کے
 گہر پر جا کر اونکی اولاد کی پرستش کی اور سپہراہ خازنہ کے مادشاہ گیا بلکہ گہری پر سیا
 اور ترک شیح کے حارہ کو کندہ دیا اور جیدہ قدم بادشاہ۔ تا بوقت لوٹا کر گیا مہزرا
 موصوفیت و حضرت کی اور بموجب اتفاق مہزرا بابر اور مراد ارکان کی سیدہ خازنہ شاہ
 نے نماز اونکی خارہ کی پڑھوائی اور وہیں مظہر اولنگا موافق امین شریع تشریف کی خاک پر

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سپر دکیا — اسی سال مین خواجہ نجات الدین و پیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹
اور شہزادہ یحییٰ شہادت پائی اور درمیان فرار شیخ رفیع مقدار زین الملک و الدین خوانی قدس سرہ
کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطی سیخ عراق کی

پہر کوچ کرنا جانب ماوراء النہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا
مرزا ابوالقاسم بابر نی در میان ۸۵۵ھ آہہ مستاد ن بحری کے دوسری فوج پہر خیال سیخ
عراق اور آذربایجان کا دھم کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مرزا جہان شاہ ترکمان سی دھم ٹہان کر
بعد جمع کرنے سپاہ فرادان کی تیہوین ۲۳ رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوتان
پر پہنچا ایک شخص نے جو مرزا خلیل سلطان کے دستون مین سی تھا بادشاہ سی آکر عرض کی
کہ شاہزادہ ہمراہ مفسدین کے گئے گیا ہے اور ارادہ غدرد و دکار کرتا ہے فوراً فرمان
جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امرانی بعد تحقیق توفیقش کے جرم مرزا خلیل سلطان کا
ثابت کیا چنانچہ مرزا خلیل سلطان موافقی بتعین کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے
ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اور ایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا پندرہویں ذی قعدہ کو
استرآباد پر پہنچا یہ موسم جڑے کی خطرجان مین گذارے جب موسم جڑی کی تمام ہو چکی
جانب قتیہ الاسلام پنج سی ایچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے حج سی عبور کیا ہے
اور امیر پیر درویش اور اسکا بہائی امیر علی مقابلہ پر اوس کے گئی تھے دونو بہائی شہید ہوئے
اب سپاہ ماوراء النہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مرزا بابر نے یہ خبر سکر واسطی دفعہ اوس
قتلہ کے سیخ عراق سی اس مہم کو اہم اور اہم جانب جاکر جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا جب
آب مرغاب سی عبور کر چکا اوس وقت بلخ سی یہ خبر آئے کہ سلطان مسجد نے آگ ابوسعید
عبور کر کے اپنی دارالملک کو مہجرت کی مرزا بابر نے بہت جلد کوچ کر کے غزہ رمضان

بیان فتح ہونے سیستان کا

۲۲ ۵۵۸ آٹھ سو اٹھادون ہجری میں قسدر اور علائ سی جو، کیا صبح و سالم و دیت حصا میں
آیا وہاں سی جانب نوہر اک کی گیا اوس مقام میں حوا ح نظام الدین بود و — اور ملا
حال الدین فتح اللہ تریری ملو در سالت اردو ہایون میں بھی اور ماہ صلح میں کچھ عرص کیا
او کو رحمت مرحمت کی ہوئی اور بادشاہ نے نوہر قطع کوہ و صوا کی جو دسویں تاریخ ماہ توال کہ
ایک فرسخ پر سمرقند سی ردل جلال سرایا اور قل بھی مرا با پر کے سلطان سید نے
سب استخواب عالیجات ولایت یابہ حواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے
اور سب اتفاق اعیان اور استراحت سمرقند کی ارادہ بخش کا گیا اور چار دیواری اور ہون
ستہر کا حوت مد دست کر دیا القصد جالیس روز تک محاصرہ رہا ال ایام میں ٹرائیں
نہی ہباری ہوئیں اور مارا مار سی — میر حلیل مدد کہ — اور مولانا احمد یادل وغیرہ
سمرقند یون کی قید میں پیر گز قار ہو گئے — اور ارکان دولت سلطان سیدی ایمر
عبدالعلی ترخان اور امیر احمد اصل مد ایک حاکم کی خواہشوں سی ٹرائی میں مشغول ہوئے
وہ دہاں گرفتار ہوئے مد ازان یک مدت لوگوں نے یہ میں پیر کردوں ہوا ہوں
میں صلح اس طرح کر دادی کہ وہ دونوں مملکتوں میں حد حاصل مقرر ہوئی اور عاہن
سی قیدی ایکہ دوسری کی چوڑ دے گی مررا ماہ نے درمیاں ماہ داکھ کی جانب نوہر
کی کوچ کیا — امیر شیخ حامی کو بل میں — اور امیر علی داری کو ساں اور حار یک میں —
اور امیر شیخ دوانوں اور لو کے ہائی متناق احمد کو اد خون حاکم مقرر کیا جو تہی محرم
۵۵۹ ۵۵۸ آٹھ سو اٹھابہجری میں دجل ہرات ہوا اور عیش و عشرت میں مشغول ہوا

بیان فتح ہونی سیستان کا اور امیر ہونہا مرزا سنجر کا

شہر مرو میں اور سوائی اسکی اور واقعات

۵۵۹ ۵۵۸ آٹھ سو اٹھابہجری میں مررا ابو القاسم ہار نے امیر حلیل مدد کہ کو سیاہ و ہا

بیان انتقال پانا مرزا بابا برکا

لا انتہا دیکر جانب ستیان کی روانہ کیا سب اسکا بہرہ تھا کہ حاکم دہان کا شاہ حسین لکھنؤ ۲۲۱ خدمت بادشاہ عالمیقام کی بجائے لاتا تھا جب امیر خلیل ستیان پر جا کر پڑا شاہ حسین بے بد کی نہ لاکر بہاگ گیا تمام ملک غیر ذر کا قبضہ تہدار امیر خلیل مین آگیا اور انہیں ایام میں حسین اپنی ایک نوکر کے ہاتھ سے مارا بھی گیا اور اسکا سر کاٹ کر امیر خلیل کے پاس لائے گئے۔ اسی سال مین پھر مرزا بابا برنے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور اسکو ولایت مرد اور باخان کا حاکم کر دیا اسی اثنا مین ایک جماعت مازندرانوں نے جو کہ قلعہ عا دین نجوس تہی خروج کر کی دار و نحوہ قلعہ کو قتل کیا اور نجا لغت اور عصیان کا جھنڈا بلند کیا جلال الدین محمود نے جو کہ دار و نحوہ مشہد کا تھا قلعہ پر جا کر اچھا بند و بست کیا تاریخ مسو طرہ اسکا حال لکھا ہوا ہے۔ اور اوایل ۱۰۳۱ھ آٹھ سو ترسیٹھ ہجری مین مزاج مرزا بابا برکا صد اعتدالی سہی منحرف ہو گیا اور روز بروز صوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تھے اظہار بہت تہ بیرین مین تب گونہ صحت حاصل ہوئی اسی اثنا مین درمیان اوہین دنوں کے دو دم درستاری ظاہر ہوئے لوگوں نے اوںکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حمل کیا چنانچہ وہ حادثہ یہ ہوا جو ذکر کرتا ہوں۔

بیان جانی مرزا ابوالقاسم بابر کا مشہد مقدس مین

اور انتقال پانا اس دار فانی سے

مرزا ابوالقاسم بابر پچیسویں ماہ شعبان ۱۰۶۳ھ آٹھ سو ترسیٹھ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس کے باغ مختار مین گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اس مقام پر گزرنا اوایل ذی قعدہ مین جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چودہویں ماہ مذکور کو چار باغ مشہد مین فردش ہوا دوسرے روز زیارت امام شہتم علی موسی رضارض کے مقبرہ کی دہان کی مجاوروں کو روپیہ بہت دیا اس اثنا مین ارکان دولت کی چند دفعہ نزاع اور نجا لغت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال پانا مرزا بابا برکا

۲۲۲ ایک دوسری میں صفائی ہو گئی لوں ایام میں مادتاہ لے ستراب می جیور دی تہی اکثر اوقات
 گوتوں اور قوالوں کا گھانا سا کرتا تھا ایک روز مادتاہ ایک مکان دنگت اور مقام موج انرا
 میں اوتر اکٹھا ایک فقیر قدیدہ موئی مردیک مادتاہ کی آیا اور ایک ترجیح مدہ اوسنی
 ہایت مادہ جو نائی دیا کی مضمون کا بڑا قریب یحیاس مد کی اوسس تہی اور ہر مدیر یہ تہر ہا
 سے ایں ہر مطلق کل مبلوں + سترہ نسبت میتیں اہل حنون + بہ ترجیح ندہ فقیر
 رٹہ کر عایت ہو گیا ہر جید کہ طار میں مادتاہ کے ادہراد دہرڈ ہوٹا اہیں پتا۔ معلوم ہوا کہ
 کہاں چلا گیا تو ضیکہ مارے وہ موسم جاری کی مستعد ہیں گزارے تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
 ۱۰۶۱ھ آٹھ سو اٹھ سو اسی میں کہ آفتاب روح حوت میں تھا حانف مقام الکت اڈگاں
 کے گیا چدر وراوس مقام میں صید ہکی میں متول را ہر دماگ جلدت مدہ مقدس میں آیا
 اور بہ شرمان پر لایا سے توہ می کردم دآمد بہار + ساتی تور شکم آرزو دست +
 واروں کو حکم دیا کہ محل مسرود اور شمع رخوں کی طیار کروغیا جہ اوس محل میں جند حام ہوگا
 مسرفاں مغلدار کے اتہیسی می اوسی دور وقت صبح کہ مکیسین ریح انسانی کے تہی عین
 نسا ط اور حالت ستی میں میس میں سوار ہو کر ایک ساعت بطور سیر گیا مد ازاں محنت فرما کر
 تحت دولت پر مکن ہوا ماگہ مراج ہا یوں متعبر ہوا اور بعض امداد پر تہر کر کے حرم سرا کے
 میں آیا گہرین آکر اوسی دور فوت ہوا۔ دوسرے روز امداد عالی گہر نے تہیز و تکفیس
 اوس شہر یار عالی مقدار کی کر کے ایک گندم قریب روضہ امام موسی رصا کے دس کیا
 اظاریان کرتے تہی کہ اوس کے مد میں سی مدوز ہر کی آتی تہی اور بعض متقی اس امر کو ایک عاب
 حمل کرتے تہی کیونکہ وہ مادشاہ گایان بہت دیا کرتا تھا دس رس مارنے ولایت
 جرحاں یہ بہت سلطنت کی اور سات رس تک تمام خواسان اور مازندران اور طار تان
 حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا مار کی یہ ہے سے تیسری کہ تسمیر متد ملک جہاں
 ماگہ قادردولتس میل حان + ہر کس کہ تاریخ وفاتش پرسد + برگوی کہ سر نہاد شہر ہا

بیان متفق ہونی امراء کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

۲۶۳

بیان متفق ہونی امراء کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور محل حال اون وقایع کا جو اون ایام میں گزری

اوسے روز کہ جس دن مرزا بابر کا انتقال ہوا امراء دارکان دولت فی مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلا گیا اور بڑا بہائی اوس کا امیر شیخ ابوسعید واسطی کی مصلحت کی جانب ہر خس کی گیا۔ اور شیخ زادہ دیر قوام بسبب استقامت مرزا سنجر کی جانب مرو کی گیا بعد اٹھارہ دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف سلطنت ہرات کی نصبت فرمایا ہوا اتنا راہ میں شیخ زادہ فی مرو سی آکر عرض کی کہ مرزا سنجر داعیہ سرکشی اور خلافت کا رکھتا ہے۔ اور ہرات سی یہ خبر آئی کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات میں پہنچی وہاں کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسنی محافظت مرزا ابراہیم کی مین کمی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہاں محبوس تھا داروغہ کو غافل پاکر نکل پہاگا اب وہ جانب آب مرغاب کی چلا گیا مرزا شاہ محمود نے چھیون جادی الادل کو باغ مختار میں نرمل فرمایا بعد چند روز کی وہاں سی کوچ فرما کی باغ زراخان مین پہنچا اسی اشار مین امیر شیخ ابوسعید نے ولایت ہر خس سی ہرات مین آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور اس شماری رعیت کی کردا کے روپیہ خراج کا زیادہ مقرر کر کے محصل واسطی تحصیل روپیہ کے مقرر کردی اور محضیلاردن نے بہت لوگوں کو شکنجہ مین پہنچ دئے اسلی وہ پچارہ اپنی خدا تعالیٰ سی طالب اس امر کے ہوئے کہ کوئی غلطی ہمار سی واسطی پہنچ تاکہ اس عذاب سی بھوکو چھوڑادی غرضیکہ دعا اون پچارہ کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیون جادا الاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر مین پہنچایا اور درواری شہر کے مضبوط کر کی حکم دیا کہ سر شماری کار روپیہ کوئی کسی کو نہ دے اور جو کسیکو دیا ہو وہ پہر لپوئے اور شیخ ابوسعید کی نوکردن کو جہان کہیں کوئی یاد دے فوراً لوٹ لپوئے اسلئے ایک جماعت کثیر ملازمین شیخ ابوسعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگوں فی شہر کی بہت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

۲۲۴ عیادت کی۔ میر شیخ ابوسعید خواہر شہر کی تہا سہراہ ایسی ہمای میر حسن علی کی قریب طلوع صبح کے عاذم کمارہ آب مرعاب کا ہوا اور میر شیر عامی نے خلق کثیر امرار اور ساہون کی اور سکی قاف میں روانہ کی پہنچ روح سردیک تو فوراً باط کے اور سکی ماس چاہتی وہ شیخ ابوسعید یکڑ گیا اور قتل ہی کیا گیا اسی شمار میں کمارہ آب مرعاب سی بہر حرمائی کہتا ہرادرہ مرزا ابراہیم نے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر ٹھہرائی کر لیکا ارادہ کرتا ہے۔ میر شیر عامی نے پہنچا ل کیا کہ امرار حالی نسبت ہر خوار سماء مہد علیا کو ہر شاد آخالی کہ وہ مرد ابراہیم کو رستہ مرار تہا محمود کی بہت چاہتی ہے وقت ٹرائی کی اور سکی طرف مایل ہو چادیں گے پہلوان حسین دیوانہ سی متفق ہو کر بہ لڑا کہ کیا کہ حتی تر حائل میں ان سکویا پہلے ہی قتل کر ڈالنا چاہئے اسلئے ایک دور سہ امرار تر حایوں کو راجہ رافاں میں بہا بہ ایک مشورت یسے کی طلب کیا امیر احمد فیروز تہا اپنی شہر اور قتل سسی تہا کیا وہ ترکسی جانب ہاگ گیا اور امیر شیر عامی اور پہلوان حسین دیوانہ نے قصد امرار تر حایوں کا کیا امیر ادیس نے منہ اپنے بیٹے یوسف رفاں کے ایک چٹری امیر عامی کی میٹھ میں ماری وہ اور سکے اور گر پڑا امیر ادیس ہر ایسی بیٹے یوسف رفاں گئے۔ اور حسن و تر خاں۔ اور محمد تر خاں اور اس اور ماری گئے اور اسکی روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ حاسب حواف کی ہوا کہ وہ اور سکے جاگیر تہا راہ میں امیر احمد فیروز تہا سسی ملا اور سسی اور سکے وہاں قتل کیا۔ اور میر شیر عامی نے قتل کرنی امرار نڈ کوریں کی مرار تہا محمود اور مہد علیا کو قلعہ حصار الدین میں حبس کیا اور اسی بیٹے کے علاج میں مصروف ہوا۔

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

اور جلو س فرمانا او پر تخت سلطنت کی۔

کمارہ آب مرعاب یرت کفر حدہ اثر پائس تہا ہرادرہ ابراہیم کی جمع ہو گیا علم غمیت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

غزیت کا جانب دار سلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی بیہ خبر سنکر ہمراہ رکاب شاہ محمود کے ۲۲۵
 باغ مختار کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم سنگھ کی صبح ساتویں ماہ رجب کو اس شہر کے
 قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برنو کی طرف
 بہاگ گیا شاہزادہ مذکور فی باغ مختار میں آکر قدم تخت سلطنت پر رکھا اور خلق اللہ سی
 وعدہ عدل اور انصاف کا اور دور کرنی جو اور ظلم کا کیا بد چہرہ روز کی یہ خبر متواتر ہوئے
 کہ مرزا شاہ محمود نے بہت لشکر جمع کر لیا ہے اب وہ ارادہ دار سلطنت ہرات کا رکبتا ہے
 اس واسطی درمیان او اسطماہ شبنان کی بقصد جنگ مخالفین کی کوچ کیا۔ نوامی رابط
 میں امیر شاہ ملک ہی مرزا شاہ محمود سی مل گیا جنگ عظیم اور بہاری لڑائی وقوع میں آئے
 اول دفعہ بابر یون کا غلبہ ہوا آخر الامر بسبب سعی احمد ترخان کے او کی جانب شکست ہوئے
 اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ مشہد کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم سنگھ واسطی تعاقب
 دشمنوں کی قیام کیا۔ نادرات سی یہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسویں
 ماہ شبنان کو درمیان دار سلطنت ہرات کی یہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد
 تھوڑی عرصہ کی یہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم سنگھ فی نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک ایلی
 مرزا سلطان ابوسعید کا یہہہ اگر کہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذوقدار مرزا سلطان ابوسعید
 اس شہر میں تشریف لا دین گے

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا اور سوار اسکی جو جواوٹ گذری

واضح ہو کہ سلطان ابوسعید جب سی کہ تخت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تھا ارادہ پھر خراسان
 کا ملک تمام ممالک ایران کا رکھتا تھا جب اسنی خبر وفات مرزا بابر کی سنی اور بی زیادہ عدا
 کرنی لگا اور حاکم بلخ امیر شیخ حاجی کی ہی استدعا اس امر کی ہوئی اس واسطی رایات نصرت
 آیات بہت جلدی حرکت میں آئے پچیسویں شبنان کو سلمان پر پہنچی۔ مولانا احمد

بیان آنی مرزا سلطان البوسید کا

۲۲۶ یاد دل حاکم مرزا اسیم سی کو تو ال قلعہ اختیار الدین کا تھا پہلی شہر کی ادھی عظمت
 کی آخر کار محاطت قلعہ ہی پر قلعہ ہوا دوسری روز سلطان سیدی ناع میں آکر ڈیرا کیا اور ایک
 قاصد یا س مولانا احمد کی بھیجا اور سر بایا کہ تو میری اطاعت مول کر حاکم مولوی مد کو رے
 حوالہ دیا کہ میری دلی نعمت ہے یہ حاکم کو سیر دیا ہی جنگ کو وہ مدد ہی مقدمہ در پس جو
 کدواں نعمت اور امانت میں حیات کروں یہ بات سکر عہدہ اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ
 مگر ادھی کچھ مادہ ہو اکیو کہ وہ قلعہ سب مصبوط ہوا اسی اتار میں بعض معصیوں نے بادشاہ
 نہ کو ر کی خدمت میں عرض کی کہ مرزا اسیم کی قاصد بہت مسماہ مہد علیا کو بہتاد آحا کے
 یا سن آکر یہاں کی حریں یو چہ کر چلے جاتی ہیں اس واسطی اس سب کو یوں تاریخ ماہ
 رمضان میں شہید کیا بعد اس واقعہ شہید کی استیر حاجی قلعہ بروسی ہرات میں آکر سلطان
 سندھی ملاطوط نظر عایت کا ہوا اگر اس رو میں مدد ایرستہ حاجی کی اور ہی لکھلا
 وہ یہ س کے کہ ایرستہ حاجی لی روقت مود ہوئی کے حاکم ہرات کی وہ قلعہ ایک ہی کسی
 مقدمہ کو سیر دیا اور ایس حاکم کو چلا آیا ایک روز مرید تمام کے ساتھی برکت نامی ایک
 متحصص حید کران اس قلعہ کی دروازہ پر لکھا یا محاطیں لے اس کو مع کیا کہ ہم اندر ہیں جا
 دیتے اس سب کہا کہ ایک تنہا یاں پیام کروں گا یہ پر چلا حاکم کا عرضیکہ وہ قدر قلعہ سے
 آریا جب ہرات گئی اس سب سے گندہ حوا ہی ساتھ لانا تھا قلعہ کی دیوار پر سی لکھا کر ایجا ر کو
 حوالہ کی بھیجی ختم تھے اوپر چڑھا کر اتفاق اول لوگوں کے قنوار کتسی کے اور ماسد لانی مالک مال
 کے کو تو ال کی سیر پر بھیجا وہ بیچارہ دوچار رحم کہا کر حاکم بھاگا اور برکت نامی اس قلعہ کو
 ایسے مصدس کر لیا سلطان سید نے یہ حزننا خوش حسسی اور یہ نہی شسی میں آیا کہ مرزا
 عبداللطیف کی اولاد نے ملح سسی حرج کیا ہے یوں تاریخ ماہ شوال کو حاکم مرزا ابھر
 کے مر حب کی اور ایک جماعت امرار کی مروج و سبھی دمع اعدا کی روانہ کی اول لوگوں سے
 را جماع میں پیکر مرزا احمد لہ مرزا عبداللطیف سسی لڑائی کی اس کو قتل کیا۔ لیکن ہائی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جو کی جان بچا کر معرکہ سی بہاگ گیا اور سلطان سیدنی یہ موسم جاڑے کے ۲۲۷
قتیۃ الاسلام بلخ میں بسر کی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور

شکست کہا نام سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چند روز اوس
ولایت میں پہر کیا اور حاکم اوس مملکت فی جسکا نام امیر بابا حسین تھا خدمات لایقہ بجالایا
اور اسباب سلطنت شانہ زادہ کا مرتب کر دیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا
محمود پر اطلاع ہوئی سبعت تمام جانب راہ نسا اور بازرسی طرف استر آباد کی حرکت
کی اور اوس جانب سی مرزا شاہ محمود یہی بہادران صفت شکن سپہا لیکر راہ عقبہ سی
خند و مازندران میں پہنچا مرزا شاہ محمود پہنچ کر سخت متحیر ہوا اور باتفاق امیر بابا حسین کے
ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہان شاہ ترکمان کے آنی کی خبر کا مطلقاً
اعتبار نہ کیا اور بدستور مہود کوچ کرتا ہوا ایک فرسخ پر استر آباد سی نزول کیا پہر وہاں
سی ایک جماعت بہادران کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگے روانہ کی جب ان لوگوں نے
تھوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قزاولان سپاہ مرزا جہان شاہ سی ملاقی ہوئے
اوسنی لڑائی ہوئی اسی حال میں مرزا ابراہیم نے اپنی تین معرکہ میں پہنچا دیکھا کہ کام
ہاتھ سی جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانوں نے تعاقب اذکار کے بہت ارادہ کو
نشل سلطان حسین ولد امیر فرور شاہ اور امیر سعادت خاند شاہ کو معہ ہاتھوں فقر کی ہلاک
کیا اور تھوڑے گز دکشتوں کو قید کیا اور مرزا ابراہیم معہ چند لوگوں کی بزرگکشتہ نوین
ماہ صفر ۱۰۶۲ھ سو باسٹھ ہجری میں دریان دار السلطنت ہرات کی آیا حاکم اوس
دیار کا امیر ترخان ششرا یط نیاز اور رسین ایثار دردم و دیار کی بجالایا اور مولانا احمد سیال

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۱۲۸ قلعہ اختیار الدین سی آکر قلعہ موس ہوا مگر کلاف متوقع کم اتفاقی اور بی عیایتی بادشاہ سی
ظہور میں آئے پہلی مولانا حصار مدکور میں گیا اور آحرماہ میں مخالفت ظاہر کی اور احمد شاہ نے
ہر چند سی کی کہ مولوی مدکور دوسری دفعہ قلعہ سی ماہر لکھی لیکن ہرگز اسی نہ میر سیتیں دگنی
اس اشار میں مرزا ابراہیم بی اتفاق شیخ نور الدین محمد سیتج بہار الدین عمر نے حوالہ محمد کو
اور سعد حادہ شاہ کو واسطی رسالت کی یاں سلطان سعید کے ہیجا اور اطاعت اور القیاد
ظاہر کیا اور انہماک صلح کی کی مرزا سلطان الو سعید بی ادوں لوگوں کی سب تعظیم اور تکریم کے
اور متمس مرزا ابراہیم کی قول کی اس شرط پر کہ شاہزادہ سببہ ترکمان کی دفع کرے میں
موافقت کرے۔ اس سال کی اول میں حید حاکم و دعوی استقلال کا درمیان حدود دولت
حراساں کے رکھتی تھی اونکی تفصیل یہ ہے۔ — مرزا جہاں شاہ ترکمان درمیان اسوہ
کے۔ — اور مرزا ساد محمود درمیان طوس کی۔ — اور مرزا علاء الدولہ کہ مد حید سال
کے دست قیامی سی آیا تھا درمیان اسوہ کی۔ — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات
کے۔ — اور مرزا اسوہ درمیان مرو کی۔ — اور مرزا سلطان الو سعید درمیان بلخ کی۔ —
اور ملک فاسم دلہ اسکندہس قرا یوسف اتفاق امیر خلیل کی درمیان سیتاں کی۔ —
اور مولانا احمد بیادل درمیان قلعہ اختیار الدین کی۔ — اور امیر بیزاد درمیان قلعہ حسن
کی۔ — اور امیر ماما حسن درمیان قلعہ عماد کی۔ — اور امیر شیخ حسن بن سیتج نور درمیان
چوشاں کی۔ — اور امیر ادیس س حادہ شاہ درمیان قلعہ طیس کی۔ — اسی شخص
رہادہ ماد شاہ مستقل ہوئی کا اس سال میں رکھتی تھی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات

کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

در صبح ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت یک ماہک نوستان میں سرگردان پہر کیا جب مات

بیان آنی مرزا علار الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر ذات پانی اپنی بیانی کی سنی راہ خوارزم سی ابوردین آیا اور اپنی آنے کی خبر اپنی کے ۲۲۹
 ہاتھ نہ بانی اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو کہ بھی مرزا ابراہیم فی حسب ظاہر خوش ہو کر تبرکات لایا
 پیشکش کی اور مرزا علار الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم ہرسم استقبال لینی کو آیا
 آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتیں ہوئیں
 حاصل اوش مشورہ کا یہ ہوا کہ مرزا ابراہیم شکرین رہی اور مرزا علار الدولہ ہرات
 میں جا کر چند روز آرام کری چنانچہ وہ جمعہ کی روز ساتویں تاریخ جادالآخر کو اپنی آباد جادو
 کی تھمگاہ پر پہنچا اور عیش و عشرت میں مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابھی وہ
 چین سی بیٹھنی نہ پایا تھا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سی ایک قاصد آیا عرض کی کہ سپاہ ترکمان
 کی قریب آگئی ہے مناسب نہیں ہے کہ آپ شہر میں توقف کیجی اسلی مرزا علار الدولہ
 نہایت رنج و الم میں درمیان غرہ شعبان کی طرف کو ہستان غور کے بہاگ کا بعد اوس کے
 بہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سپاہ ترکمان سی ہوا اس طرح کا تھکے رعایا میں
 برپا ہوا کہ شرح اوسکی بیان میں ہو سکتی اوباشوں کی بن آئی شہر خوب لوٹا اسلٹار میں
 مرزا جہا نشاہ ترکمان قصبہ کو سویہ کی پاس آ پہنچا جب اوسنی علار الدولہ کے بہاگ جانی لاجور
 رعیت میں تھکے پڑنی کی خبر سنی ایک استمارت نامہ ہرات میں پہنچا اور امیر پیر زاد بخاری
 کو واسطی دار زنگی اوس شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہویں تاریخ ماہ شعبان کو تھمگاہ
 حضرت خاقان سعید پر جلوس فرمایا او خلعت کو درمیان سایہ غنایت اپنی کی جانی دے
 بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد دیا ول خیر روز سرکش رہا اخر الامر
 امن لیکر نابہر آیا ملحوظ نظر غنایت کا ہوا۔ اسی اشار میں درمیان مرزا علار الدولہ
 اور مرزا ابراہیم کی جو کو ہستان غور میں بہاگ گئی تھے سبب اوس سیوں کی جو تاریخ
 بسو ط میں لکھی ہیں غنایت اور نزاع واقع ہوئے اور سبب غدر کرنے بعض ترخانوں
 کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید میں مقید ہوا۔ اسلٹار میں امیر عبداللہ خواجہ ترخان

بیان ہو جانا صلح کا درمیان دن و دن بادشاہوں کی

۲۳ خود اسٹیج تبلیغ رسالت کی اردو سی سلطان سعید میں گیا تھا مرحمت کر کے آیا اور سکھ مقید ہونا تھا ہر ادہ کا سزا معلوم ہوا اسلئے اوسسی مہام امرا و تر جاییوں کو ایسی ساتھ متفق کر کے مرزا اسیم کو قیدی سی ملا سی دی جب پہلے خبر مرزا جہاں شاہ کو پہنچی اوسے ایک جلاک آدمی مرزا علاء الدولہ کے ملائے گی اور اسٹیج روانہ کیا اوسسی جو عظیم تصور کر کے سلطان ہرات میں جا کر مرور سعید اسی ملاقات کی اوسیر بادشاہ فی عنایت فرمائی۔ اسی اتار میں سلطان سعید۔ اور مرزا جہاں شاہ نے قاصد دن کو بیچ میں ڈاکٹر صلح کر کے اور احمد ترخان ہی ایک فوج ایسی سپہراہ لیکر مرزا اسیم سی روگرداں ہو کر ہرات میں چلا گیا بادشاہ ترکمان نے اوسپر ہی رحمت اور عنایت کی

بیان ہو جانا صلح کا درمیان دن و بادشاہوں کی اور

جلد چلا جانا مرزا جہاں شاہ کا جانب ملکیت آذربایجان کی

حب مرزا جہاں شاہ فی جہہ مہیسی کامل ملکہ ہرات میں جس سی گداری ناگاہ خبر پہنچے کہ سلطان سعید مرزا سلطان ابو سعید تکرکثیر لیکر کنارہ آب مرعاسی متوجہ اسی جانب ہوا اور تکرکیر عنایت سی گدہ کر قصد اوسے یروزل جلال فرمایا ترکمانوں کو اس خبر کی سی سے بہت حیرت اور یریشانی عاید حال ہوئے اور مرزا جہاں شاہ سپہراہ امرا اور سپاہ کے طرف ہرات رو دکے بہت جلد گیا مرزا یروداق کو جو پراشخام اد کے اولاد میں تھا ہمراہ ایک فوج کے بطور ترادنی کے پہچا وہ لوگ دست بردت کر قیامت اتر کر قندسی تہک گئی۔ اسی اتار میں جانب آذربایجان سی خبر مرحمت بادشاہ ترکمان کی سی میں پہنچے آئے کہ مرزا جس علی نے جو کہ اولکٹا تھا اور سب رادلی کے حوادسی سی بطور میں آئی تھی وہ قید کیا تھا اب اوسنی قیدی سی رہائی یا کر تمام آذربایجان کو اپنی تحت و تصرف میں لاکر استقلال پیدا کیا اسوا اسٹیج قصد مرحمت کا یقینی پڑا کہ سعید عا ستور کو جو اسکی

بیان ٹرنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجری
 اوسکی مخصوصون میں منسلک تھا واسطی صلح کو انکی اردوی سلطان ابوسعید میں روانہ ۳۱
 کیا جب اشارہ بوسیلہ امار کے پایوس حضرت اعلیٰ سی مشرف ہوا صلح اور صفائی
 کی گفتگو درمیان میں آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جابنیں اسطرح ہوگی کہ مرزا
 جہان شاہ حکومت آذربایجان پر قیامت کری اور مملکت عراق اور خراسان سی
 دست بردار ہو اس باب میں گفتگو بہت ہوتی رہی آخر کو اسطرح صلح ہوگئی کہ مرزا جہا
 نے ولایت خراسان بلکہ سمنان تک نواب سلطان سعید کی حوالہ کے اور عنان مہیش
 جانب آذربایجان کی منقطع کی ترکمانوں نے مرزے بھی آباد کسی کہ اون ایام میں یمنین
 اونکا وہ تھا اوایل ماہ صفر ۹۲۳ھ آہستہ آہستہ تیرہ سو تیرہ سو چارے میں جانب عراق کی کوچ کیا
 اور اشارہ میں جس جائے پہنچی آبادی کا اثر نہ چھوڑا اور سلطان ابوسعید جمعہ کے روز
 پندرہویں ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سال میں درمیان ہرات کے
 قحط عظیم واقع ہوا نہر نا آدمی ہوکا مرگیا

بیان ٹرنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم

اور مرزا سنجری اور پانچ کا اوپس

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سی درمیان بلکہ ہرات کی پہنچا
 قریب دہرار سوار کے اپنی پاس کہہ کر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کر دیا —
 اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجری نے یہ خبر پا کر اسپین خط و کتابت
 جاری کی تینوں بادشاہوں کی نواحی سرخس میں مجتمع ہوئے اور ارادہ کرنے کا
 تینوں نے دہمیں ٹھہرنا سلطان سعید نے یہ حال شکوہ تہواراں شکر جواد کے
 پاس تھا اونکی مقابلہ کو گیا — اشارہ میں ایبر سعید ارغون اور ایر سلطان احمد
 نیرتاش سمرقند سی آکر بادشاہ سی ملگئی درمیان ماہ جاد الاول کی نواح سرخس پر

سائنس بايون صاحب قران ثانی کا

۲۳۲ دونوں سیاہ کا مقابلہ ہوا اگرچہ مادتا ہر ادون مدکوریں لے حرکت سلطان سید کی مشہور کر دے تھی مگر اوسے تنواری کشتی کر کے اعداد ویر ماحت لاکر سکو متفرق کر دیا۔
مرزا علاء الدولہ معادسی لیسرا را اسپیم کی ہباگ گیا اور مرزا اسکو گرفتار ہو کر مقتول ہوا اور وقت سلطان طہر میاہ لے سرات کو مرحت کی اور ایک عید گاہ دیر سلطنت ہرات میں ماسے
— اسی اتار میں سلطان صاحب قران معر سلطنت و الحلاۃ الی العارے سلطان حسین
ہبادر خاں لے خطہ عر خاں یر استیلا یا یا سیاہ ترکماں کو اوس ولایت سی بصرہ
یتخ و سماں ماہر کیا اور آب صط ملک میں مصروف ہوا — یوستیدہ رہے کہ ایں
مقام میں تہور اس حال لب سلطان صاحب قران کا اور درکراستہ احوال اوس شاہ کا
تارماہ مستولی ہوئے کی ولایت عر خاں یر لایق اور مناسب ہے ہو اسطی وہ حال مختصر لکھتا
یان نسب بایون صاحب قران ثانی کا اور حال محل اوس شاہ کا

وا صبح ہو کر والد مشہر عدلت سار صاحب قران کا مکار معر الدولہ والد میا الدین ابو الدی
سلطان حسین ہبادر خاں سلطان عیات الدین مصور کے امیر راہہ مالترا اوس عمر تیج ہا
س قلم السلطنت و الحلاۃ امیر تیور گور کاں ہیں اور والدہ سلطان عیات الدین مصور
کی تعلق سلطان سلیم بہین اور ماب قلع سلطان سلیم کا امیر راہہ علی اس امیر راہہ اسکندر
قوم ملک ملک ایسی تہا جو کہ چہ بیت کی معد جگیر خاں ملک بیجا ہے اور والدہ شتارا الہا
لی فی فاطمہ ست امیر کجیروس حطل میں سوروں میں ماب کی عکائی میں قومہ خاں — اور لالی
فاطمہ کے والدہ قلع حام ست اسین میور خاں تہے — اور والدہ قلع حام کی عکائی
تہے یہہ و خرقہ اسالکین شیخ شمس الدین محمد مکیں کے تہی اور وہ خاب شیخ الواحد کے
مٹی ہیں — اور عبد الواحد ٹیا واحد عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجہ عبد
الصادق رضی — اور والدہ سلطان محروہ کی مرورہ سلیم ست حضرت صاحب قران امیر

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

امیر تیمور گورکان ہی — اور والدہ فیروز بیگم کی قتل سلطان بیگم بنت مرزا میران شاہ ۶۳۳
 — اور والدہ قتل سلطان بیگم کی اور وں سلطان بنت سیور غمٹش خان بن دامنہ بن خان
 بن قید و بن تور خان بن اوکدای قان تہی القصد صاحبقران صاحب عالی گہر جانب
 اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سی نجیب الطرفین سلطان الحانین ہے — پیدا لیش
 صاحبقران ثانی کی درمیان محرم ۸۳۲ ھ ہوا بیالیس ہجری کی باہر شہر ہرات کی
 محلہ سرپل تولکی میں ہوئی — اور ایام بچہ پن سی نشانیان بادشاہت کین اوسکے
 ناصیہ حال کسی پیدائش میں جب چودہ برس کی عمر ہوئے مصاحبت میں ابوالقاسم بابر
 کے رہنے لگا — اور اوں ایام میں کہ مرزا بابر نے باہر سمرقند کی سلطان سعید سی
 صلح کی سلطان صاحبقران ثانی بسبب قربت قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سی
 اختلاط پیدا کر کی شہر میں چلا گیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج
 مرزا سلطان اولیس بن مرزا محمد بن مرزا بالقار کے اور شانہ زادوں پر بھی بے اعتماد
 ہو کر سلطان صاحبقران کو مہ تیہ او سکی قراہیوں کی محسوس کیا مہد علیا فیروزہ
 بیگم نے جب ولایت خراسان میں یہ خبر سنی جانب باوراء المہر کی متوجہ ہوئی جب سمرقند
 میں پہنچی سلطان سمرقند سی اپنی بیٹی کی مخلصی کی استدعا کی سلطان سعید فی منظور فرما کر
 صاحبقران ثانی کو قید خانہ سی مخلصی دیکر سہراہ او سکی والدہ کے جانب خراسان
 کے روانہ کر دیا لیکن یہ شانہ زادہ یہ دوسری فتح مصاحب مرزا بابر کا ہوا بعد وفات
 مرزا بابر کی اوسنی مروین جا کر مرزا سنجر کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا — اور جب کہ مرزا
 شاہ محمود مگر مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب استرا باؤ کی گیا مرزا سنجر فی اس سال
 زادی کو اپنا نایب نیا کر مروین چھوڑا اور خان غرمت جانب مشہد کی ہوئے
 بعد غایب ہوئی مرزا سنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارلات کی جو بد خلق آدمی
 تھا کہ درت پیدا ہوئی اوس بادشاہ زادہ نے حسن ارلات کو قید کیا اور اسے سلطنت

سبب نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۳۴۱ و قتال کا ایسی سرپرکھا اور نہ مراحت مر اسحر کی بسبب غدر بھی اہل عسایاں کی مدد سے
کو یج کیا صحرا گردت تک رہا اول ایام میں کہ امیر با حسن در میان ولایت حرا کے
سیاہ ترکمان سی گزیراں پور مر میں آیا قریب ایک لاکھ لوگ سلطان صاحب قراں سی
حک صاحب ہوئی اور سلطان نے فیض پانی با حسن گرفتار ہو کر مارا گیا بعد ازاں سلطان
صاحب قراں نے عمان عرمت حاکم ولایت جو جان کی معصیت کی حب فیروز نون کی
پاس پنجا امیر محمد خدایہ اور در میان سلک امر اور مذاہر کے غنم تھا جانب اسرا میں اور
جوب سی اگر خدمت سلطان میں حاضر ہوا ہر دہان سی ناہنگی قطع مسافت کرنی شروع کی
دوسری طرف سی جس سید ہیست کر غیر مسابہ لیکر جنگل حرا سی باہر آیا مندر سلطان
دو میں میں ملاقی فریض ہوئی اور دونوں تکرار دیا کے خوش و خوش ہیں اگر ملے اور
سا درون لی اپنی بہادری و سخاوت کی داد چاہی نہ ہر آدمی مارا گیا زمین لوس محرک کی
اہل سخاوت کی خون سی با قوت رہائی ہو گئے اور فیضار صحرا میں کشتوں اور مردوں کے
لاشوں سی ٹیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسیں سید محمد اپنی بہائیوں اور
اعوان و انصار کی گرفتار ہوا جانب یاسا کی اوسکوردار کیا ۔ سلطان صاحب قراں ثانی
نے اوایل ذی الحجہ ۹۶۲ھ میں ہوا ہجرت ہوئی میں دریاں خطہ اشترامہ کی اگر قدم ہاویں
سی تحت سلطنت کو روین دی اور حلی اقدس سی عدل اور انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور
سکہ اس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا ۔ جب سلطان سید نے اس خبر کی اطلاع پائی
قطعی در دیش الہی کو واسطی نہایت فتح اشترامہ اور واسطی استحکام قواعد محبت کی پاس
سلطان صاحب قراں سعادتمند کی روانہ کیا مگر اسے مدد قطع نازل اور دمی اعلیٰ میں بچک
اراع نواز رش خسرو سی مخصوص ہوا سرحد کہ یہ جو اسے جانب سلطان سید ہیست
طرف سی تھی مگر اوس سی ای قول کا خلاف کیا اور مدد دیا گیا کیونکہ بعد فرحت یانی کے
انتظام خراسان سی سی محمد متناق کو جانب سار دکن کی جو تحت تصرف گماستہ حاکم

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

سابقہ بیان کے ہتی پہچا اس واسطی عیار کرد ورت اور مخالفت کا جانبین میں دو بالا ہوا ۳۵
چنانچہ آگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان فی خاطر ہم مخالفین سی فارع کی ارادہ شیر حصار برنو کا کیا
اور ایک جماعت فوج کو اوسکے محاصرہ کا حکم دیا اوسل اشار میں کہ ملازمین حضرت اعلیٰ کی
اس مہم میں مشغول تھے برکت فی اوپر اہالی حصار کی برگان ہو کر اوسکو قتل کیا جو لوگ
کو بچ گئے تھے اونہوں فی اوسی تو ہم ہو کر صبحی اوٹھ کر تیغ کشی کر کے اوسکی بی بکری
اور اوسے اور سردار کاٹ کر جانب ہرات کی بھیجا بسبب اس خدمت شناسیت
کی منظور نظر التفات سلطان سعید کے ہوئی۔ اور ایک واقعہ یہ گذر کہ مرزا ابوسعید
میر کہ سلطان سعید سی جب بہا کا تودہ ولایت دہلی میں پہنچا وہاں سپاہ جمع کر کے
قصہ خراسان کا اوستی کیا اشارہ راہ میں مریض ہو کر مر گیا درمیان ماہ شوال ۸۳۷
آٹھ سو تتر ہجری کے نقش اوسکی ہرایت میں آئی مدرسہ علیا گوہر شاہ بیگم میں فوج
ہوا۔ اسی سال میں خدائے فی سلطان پسندیدہ خصال کے ایک لڑکا پیدا ہوا
بسبب اسکے کہ وہ لڑکا سماء رقیہ سلطان بیگم بنت مرزا علاء الدولہ سی پیدا ہوا تھا
مرزا مشتاک ہر خ نام رکھا گیا۔ اسی سال میں ہو جب اشارہ شہر یاری کی امیر علی فارسی
متوجہ واسطی شیر عدا کی ہوا جب اوس نواح میں پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر بابا حسن
سی جسکا مقتول ہونا محو پر بیان ہوا کو تو اہل اوس شہر کا تہا قدم اطاعت اور انقیاد
سی پیش آیا امیر علی فارسی نے حب الحکم مابو شاہ کی برج اور چار دیواریں
اوس قلعہ کی ڈھا کر دیران کردی۔ اور اسی سال کی آخر میں مرزا شاہ محمود نے بعد ہانے
سپاہ ترکمان سی جو شیان میں پڑا ہوا تھا درمیان اوس لڑائے کی کہ درمیان خلیل مند کو

سان آنی مرزا خلیل منہد و کہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۶ اور حاکم کامل امیر ماما کی موت سے تھی شہر متہادت کا سیاہ اور دریاں اولیل
 ۸۶۴ آٹھ سو چوہتر ہجری کے سلطان سعید بنی پینہ خرسی کہ ایک روح ساہ طہریا
 صاحب قراں مجاہد لے حدود سب وارتک ماحت لاکر لوگوں کو لوٹ لیا ہی اسے اعلیٰ
 فارسی اور حسن شیخ تیمور کو روح دیکر سلطان سعید بنی حاسب مارندراں کی ہیجا اور آب
 ہی روز چہارستہ ماہ حادالاول میں اس کے بھی گیا سلطان صاحب قراں نے ص
 اوسید کی آنے کی خرسی جید سوار حار سہراہ لیکر سر سیل استیال محالفوں کا انتقال
 کیا حراسان کے ردیک ہیجا ومان شہا کہ سلطان سعد موشکہ حانڈانڈراں
 کے حاتا ہے اسے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کر کی ایہی طرح بر
 رستمون کے دعیہ میں متول ہو۔ اسی اشاریں مص ابرار اور لشکری سلطان محافل
 سی منحرف ہو گئی اسنے اوس شاہزادہ کی راہ سازی کر کے حاسب لوان کی کو یہ کیا
 سلطان سعید بنی یہ حرسکہ استرا ماد میں آکر جید دور عیش بیتا ط کیا یہر وہ ولایت ایہی
 مردنہ سعادتمند مرد اسلطان محمود کو سیر در کی حاسب ہرات کی مراجعت کر گیا

بیان آنی مرزا خلیل منہد و کہ کا واسطی محاصرہ طبدہ فاخرہ

ہرات کی اور بیان بعض حالات و حکایات کا
 امر خلیل منہد و کہ کرمانہ سلطنت مرزا مامرسی اتک والی استیاں کا تھا ح اوسنی شہا
 کہ سلطان سعید جانب نازد ران کی گما ہی خیال استقلال کا دماغ میں لاکر موشکت ابرار
 ستیان کے ولایت ہرات کا قصد کیا ماشد گاں اوس ملکہ نے اس کے آنی سے
 مطلع ہو کر راج اور شہر نیاہ مضبوط کئی امیر خلیل مارہوین رمضان کو باہر ہرات کے
 ہیجا سینا یون نے لڑائی فی مشروع کے بعد چند روز کے روز مجاہد ساگناں ہرات
 ننگ ہو کر ازراہ عہد ساز ماہر آئی اس فریب سی باہر نکلتا تو رستی کی ستیا یون کو ہیکا دیا

بیان آنی مرزا خلیل بند و کہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۷

بہکا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل بند و کہ کی دلپر بیٹھی کہ کسی منزل پر اوسنی بھگے ہو کر آرام نہ کیا
— اور سلطان سعید نے جب مرحمت خطہ مار نذران سی کی خبر جرات خلیل بند و کہ کے
سُنا کر سب سے تمام ہرات میں اگر ادن لوگوں پر جنہوں نے خلیل بند و کہ کو بہکا دیا
تہا بہت غایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل بند و کہ کے
جانب سیستان کی روانہ کی جب یہ سپاہ وہاں پہنچی خلیل بند و کہ شہر میں متحصن ہو گیا
اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا — امیر خلیل نے جب دیکھا کہ طاقت مقابلہ کی
مجھیں نہیں ہی حلقہ عبودیت کا کان میں ڈال کر سپہ لار شکر کی خدمت میں حاضر ہوا اوسنے
بادشاہ کی خدمت میں درمیان ماہ ذالحجہ کی اوسکو پہنچایا بادشاہ نے قلم عفو کا اوسکے
گناہوں پر کھینچا اور اپنی بڑے امیر دن میں منتظم کیا اور واسطی ضبط و انتظام ولایت سیستان
کے شاہ بھیجی کہ جو ایک بادشاہ نرادرہ اوس ملک میں تہا حکم دیا — اور درمیان ۶۵
آٹھ سو پندرہ ہجری کی مرزا علاء الدلہ جو مرکہ سلطان سید بھیجا گیا کہ وہ دیبا بان میں پہنچتا
تہا کنارہ قلعہ پر فوت ہو غش لے کے لاکر مد علیا گوہر شاد آغا کی مدد میں دفن کے
— اسی اشار میں جانب ماوراء النہر سی خبر آئی کہ مرزا محمد جو کی ولد مرزا عبد اللطیف بھاونت
امیر نوسید کی جہنڈا مخالفت کا بلند کر کے اطراف اوس ولایت میں غارت اور تاراج
کر رہا ہی — اسواسطی سلطان گیتیستان بیوین جاہ الادل کو جانب ماوراء النہر کی روانہ
ہوا — اور مرزا جو کی خبر متوجہ ہوئی سلطان سید کی شکر بہاگ کر قلعہ شاہر خہ میں
متحصن ہوا سلطان سعید نے جیون سی عبور کر کے باہر قلعہ کے جا کر محاصرہ اوسکا کیا
جب قریب فتح اور ظفر ہوا فوراً جانب خراسان سی ایک ایچ آیا اوسنی عرض کے
کہ سلطان صاحب قرآن ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب مار نذران
توجہ فرمائی ہے سلطان سید نے یہ خبر سن کر امیر سیہ میل ارغون — اور امیر سید
مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کریں اور کیفیت

سان آنی مرزا خلیل منہ دک کا واسطی محاصرہ ہرپ کی

۲۳۸ آنی صاحب دران کی بہت سی کہ درمیان ۱۷۵۵ء آٹھ سو سیڑھ بھری کی سلطان مد کوری مرم
جاکیری اور کتور کتای قدم مارک رکاب میں لاکر حاکم ولایت اسرانا دکی کوچ
سرپاچ اوس ملک میں بھی مرزا سلطان محمود تکرما معدوم سیاسی لیکر مقابلہ ہوا
لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا تقارہ صاحب قراں ثانی کے سر میں کھایا گیا
مرزا سلطان محمود بہرہی عبدالعلی صاحب حراساں کی بہاگ گیا اور سلطان صاحب قراں
اوسط نشان میں دارالفتح اسرانا میں آیا معدوم کے عیش و عشرت میں متحمل
ہو کر عبدالرحمن اربعوں کو واسطی صیط مار دران کی مقرر کر کی جانب ہرات کی متوجہ ہوا
— سید اخیل اربعوں — اور امیر احمد حاجی اور سید مراد لے ماسواہ انکی پور حوامر اور

سلطان سید کی نواح پتیا پور و سردار میں رہتی تھی اونہو نے ص متوجہ ہوئی مادشاہ
مدکور کی حاکم خانہ ملکہ ہرک سسی سپہ میں حاکر اسباب محقق اور قلعہ داری کا اچھی طرح
مرتب کیا سلطان صاحب حراساں نے کاماب دکامراں ہو کر پہلے قلعہ جس کو فتح کیا
اعداد ان دارالملک حراساں کی کوچ کیا یسر کے روز چوٹیوں میں ماہ ذیقعدہ کو متوجہ کیا
وراد ان نواح راساں میں آکر فروختس ہوا اور نحال اس امر کے کہ شاید مردان سپہ
مدوں لڑائے بعد خاک کی دردار سے سپہ کے کولہ میں سپہ سالار کو حکم لڑائی کا دیا
ص گمارہ رور اس طرح یہ گذر چکی اور ساکنان ہرات کی دہیں وہ حیاں ہی نہ آیا
ادسوقت نواح راساں سسی کوچ کر کے الگ کہہ ساں کے طرف گیا دہاں قیام کر کے
سیاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کر دسٹ روز تک سیاہی محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہ ہوئی
ادسوقت مادشاہ مذکور ستائیسویں ذی الحجہ کو بقصد جنگ جانب سلطان سید
کی گمارہ آہ مرعاب کو کوچ کیا — اور اوسحاب سلطان سید نے ص ہر
محاصرہ ہرات کی سسی مداحو کی سسی ایک کوہ صلح کر کے آب حموں سسی مکر کیا
سعدا صاحب حراساں کی سب پریشانی اپنی سیاہ اور اختلاف اپنی لہر کی لڑنا

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

نامناسب نہ جانکر استر آباد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نے بدفتح قلعہ خرس کی ارادہ جرجان ۲۳۹

کا کیا سلطان صاحب قرآن ثانی بھی خبر منوجہ ہونی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان تک گیا اور بسبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نے استر آباد میں آکر عیش و عشرت کی اور امیر خلیل بندہ کہ کسی جب کئی دفعہ اون ایام میں علامات عذراور نفاق کے ظاہر ہوئے معاویہ کی اولاد کی جانب یا ساکی روانہ کر دیا جب سلطان سعید نے انتظام خطہ جرجان سے فراغت پائی دوسرے دفعہ پھر دہانگی حکومت سلطان محمود کو محنت کی اور آپ کوچ فرما کر اپنی دارالسلطنت کو آیا باسیون ریح الاخر ۶۶۶ شہر آہ سو پہاڑ بھری بین درمیان باغ سفید کی نزول اجلال فرمایا۔ خواجہ مہر الدین دیوانی معاویہ اور نشیون کے بڑی طرح سعی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابو سعید کا جانب ترکستان کی بعض حوادث کی

سلطان سعید نے نقبہ استیصال مرزا محمد جوگی کی جو بلاد ماوراء النہرین درمیان میدان عصیان کے جولان کرتا تھا ستائیسویں جادالادل کو دارالسلطنت ہرات سے حرکت کی ہم قطع منازل قتبہ الاسلام بلخ میں پہنچا چند روزوں میں توقف کر کے نوین رجب کو جھون سےی جانب سمرقند کی پہنچا وہاں سے شاہرخیہ میں گیا اور بسبب اسکے کہ مرزا محمد جوگی نے اوس قلعہ کو نہایت مضبوط کر رکھا تھا لوگوں کو حکم دیا کہ مقابل اوسکے ایک کوٹ نیا ڈاکو آپ جانب سمرقند کی معاودت کر گیا مدت غیبت سلطان سعید میں درمیان خراسان کے دبار عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ بسبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اپنی سسٹہ ۶۷۷ شہر ہجری کے میں بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہرخیہ کی کوچ کیا قریب ایک سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخر الامرا بل قلعہ بسبب نہونی غارت کی ہلاک ہونے لگی سبھی ملکہ حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ کی خدمت میں یہ حال

بیان محل حال مرزا جہان شاہ ترکان کا

۲۴۱ مردسی جانب دلایت خوارزم کی اور درمیان موسم نرستان کی ۸۶۹ ۸۷۰ آٹھ سو آٹھ ہجری میں
چڑائی مردپر کی اور موسم بہار دارسلطنت میں گذاری اور درمیان ۸۷۰ ۸۷۱ آٹھ سو آٹھ ہجری کے
بادشاہزادہ کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور درمیان
۸۷۱ ۸۷۲ آٹھ سو آٹھ ہجری کی ایک ایچی نے جانب آذربایجان سی اگر عرض کی کہ مرزا جہان
والی دمان کا حسن بیگ کی ہاتھ سی مارا گیا

بیان محل حال مرزا جہان شاہ ترکان کا اور بیچیا

سلطنت کا حسین بیگ بن قسرا عثمان کو

جن ایام میں کہ مرزا جہان شاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کر کے خراسان سی جانب
آذربایجان کی آیا مرزا پیر بوداق جو کہ ہر اشجاع اوسکی اولاد میں تھا جانب یازفارس
کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہان شاہ نے کئی دفعہ خط اوسکو لکھی
مگر کچھ فائدہ نہ ہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی گذرا آخر الامر محرم مرزا جہان
کے فی جو کہ والدہ پیر بوداق کے ہتی شیراز کو گئی اوسنی جاکر اوسل نیچی بیٹی مخالفت کو
نصیحت کی اور سچا کر بغداد میں لائی مرزا پیر بوداق نے تھوڑی مدت دار اسلام بغداد میں
رہ کر پھر دو ہی عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنے شروع کی اسلے مرزا جہان شاہ
سیاہ کثیر لیکر جانب بغداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری
منضبط کر کی شہر بند کر لیا اور محض سو گیا قریب ڈھائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی
شہر میں قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی کٹا اور بٹے شہر میں زندہ نہ رہا لد سوقت اہالی
شہر فی مرزا جہان شاہ کی پاس ایچی بھیج کر امان طلب کی اوسنی جن دی بغداد یوں سٹے
دروازہ کھول دیا اور رعایا دمان کی ہو کی اور دی مرزا جہان شاہ میں بہاگ کر جاملی اور
مرزا پیر بوداق چین سی بیٹھا ہوا تھا اوسکو یہ خیال تھا کہ میرا باپ میری سی بہ بدی

بیان مجمل حال مرزا جہاں شاہ ترکمان کا

۱۲۲۲ عیسوی آدی گنگا سے اسی اتار میں مرزا جہاں شاہ نے اپنی بیٹی محمدی کو مو ایک جماعت کی
 اس کی قتل کی واسطی بامو کیا اوں لوگوں نے پیر بعد اقی کے محل میں حاکم توار کسی کی اور
 ایک ہی محل میں اس کا کام تمام کیا حب اوس پ قضای فی شے کو مار کر خط سہر جمع کی قصید
 استغالی امیر جس سنگ کی حو بہت ہوتی فغا لفت کرتا رہتا تھا کوچ کیا اور جس ایک نے
 دوسری کی متوہ ہوئی کی جر سکر ایک پہاڑ کے درہ میں نزل کیا۔ مرزا جہاں شاہ نے پہلے
 مارل اور مرا حل قطع کر کے صحرائے مویش اور اردو م میں ردیک لشکر دشمن کی منزل کی
 پرچہ کہ امیر جس سنگ نے رسل و رایل دراب رو صی کر لے اور حو ستودی مرزا جہاں شاہ
 کی کوشتش کی مگر اوس سی یہ بات صوف اور کم طاقتی جہاں شاہ پر حل کی۔ اور تانستان
 اور تیرماہ اوس موضع میں لکھنوی ح حار بہت شدت سی ٹوٹ کر پڑا سیاہ تنگائی
 اور وہ باب رجعت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ چلے جاؤ اور ماہ شاہ حو مو ایک فرما
 حو ص اور نفر میں کے چند روز اوسی مکاں پر ٹیرا رہا امیر جس نے فطنت میں اس کو ہا کر
 دو ہزار سوار لیکر دوسری جہاں شاہ میں آ پہنچا اور سوقت جہاں شاہ حو ص ہو گیا مرزا یوسف
 مقابلہ کر گیا مگر تاب ایک حو کی ہی نہ لاسکا آپ کو حاکم حو صی مرزا جہاں شاہ مایا ہوار
 ہو کر ہالکا اور جس سنگ نے اور سوقت داں پہنچ کر محمدی۔ اور یوسف مرزا کو جو کہ دوسری
 جہاں شاہ کے تہی گرفتار کئی اور ایک جماعت ترکمانوں کی قتل کی اور چند لوگوں نے حسن
 یک کی لشکر سی ہاگ کر لکھ طمع ہوڑے اور حاکم کی مرزا جہاں شاہ کا تواق کیا نو حیک
 اسکا ہی سکر کاٹ کر مں سی حد اکیا کٹرے اور سکی اوتار کر گہوڑے کو چین کر ادٹی چلی آئی
 بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کٹری ماہ شاہی کسی سیاہی کی یاں بیجان حال اولکا
 درماقت کیا حب معلوم ہوا کہ جہاں شاہ مار گیا جس سنگ نے یہ حو سکر جہاں شاہ
 کی مٹی محمدی کو ہی قتل کیا اور دوسرے اس کی مٹی مٹی مٹی جہاں شاہ کی کہو نہیں
 سلائی پیر وادی اندر اور اراکان دولت نے جب مرزا جہاں شاہ کی قتل ہوئی کے خبر سی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا نورت قلاق سی نجیال تسخیر مملکت کی
 خبر سنی اور سکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بیٹھایا اور سنی تخت پر بیٹھتی ہی ایک سو ۲۲۳
 انشی آدمی کا روزنہ یہ مقرر کیا اور ایک عرضی اسمضمون کی کہ حسن بیگ فی میری باب
 قتل کر کی استیلا پایا ہی آپ اس طرف تشریف فرما ہو جی درگاہ سلطان سعید میں روانہ
 کی اور ایک لشکر مرتب کر کی اور سکا نام جو لی رکھا اور اکثر امرار جہان شاہی کو یعنی جواد
 باب کے وقت کی امیر تھی نظر سی او کو ڈال دیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا نورت قلاق سی

نجیال تسخیر مملکت آذربایجان اور عراق کے

واضح ہو کہ یوسف رستان شہ آٹھ سو پتر ہجری میں سلطان سعید نہایت شوکت
 اور حشمت سی ملکہ مرد میں مقیم تھا جب خبر سلطہ ہونی امیر حسن بیگ کی سنی اور ایک
 عرضی امیر زادہ حسن علی کی یہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اور اس خباب نے
 خوش ہو کر ارادہ تسخیر عراق اور آذربایجان کا کیا — اور لا میرک عبدالرحیم صدر کو جانب
 سمرقند کی روانہ کیا تاکہ شرح مقبول ہونی میرزا جہان شاہ کی حضرت ولایت پناہ
 خواجہ ناصر الدین سعید اللہ سی عرض کری اور ادنیٰ یہ عرض کری کہ آپ خطہ مردین
 تشریف لائے تاکہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچھ گفتگو ہی دست کیا جاتی
 ہیں جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی میں حاضر ہو کر پیغام سلطان سعید کا پہنچایا
 حضرت خواجہ قسلاق مردین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد لینی مشورت کی
 ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب ماوراء النہر کی مزاحبت فرما گئی اور آیات
 خضر آیات اوایل ماہ شعبان ۸۵۳ سپاہ فراوان جانب آذربایجان کے روانہ ہوئی سلطان
 سعید فی منزل کا یوش پر پہنچ کر چند روز اس مقام میں آرام فرمایا اور اسی جلی سے
 بعض امرار اور سرداروں کو واسطی ضبط ممالک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

سان کوچ فرمانا سلطان سعید کا بحال تسخیر آذربایجان اور عراق کی
 ۱۲۴۴ء میں امراء سسی بہایت آسانی اور مددوں منتقت کی حاکم ہو گئی اور مالی و سیاسی اور
 کا ایسی صط میں لاکر لشکر دستاہ میں پہنچا جس ایام سسی کے سلطان سعدی صاحب آذربایجان کے
 کوچ کیا تھا وقت پہنچی کا یوتس کے اٹھی اور قاصد موافق اور لیا دینی حسن ملک کے
 اردو میں بھی تھے اور وسیلہ امراء کے کھات محنت لیکر دستاہ کی خدمت میں عرض
 کرتے تھے اس واسطی سلطان سعدی نے سرل کا یوتس میں اٹھوں کے ہاتھ حسن ملک کو
 ایک کلاہ اور ایک سمیتر خلائی بطور حلت دی بھی اور یہ پیام دیا کہ جب مادر دولت
 آذربایجان میں جس اور سکویا ہی کہ استاں سلطنت پر حاضر ہو جو صحت وقت ہو عمل میں
 آدے تھے ان کا یوتس سسی دستاہ لے کوچ کیا جب ملک دی یو بھی صاحب
 آذربایجان سسی یہ حرا لے کو امیر زادہ حسن علی وراں دستاہ ہو گیا بیان اسکا یہ ہے
 کہ امیر زادہ حسن علی ولد مرزا جہاں دستاہ موضع مدیر بقصد قتالی اور جنگ امر حسن ملک
 کے شہا ہوا تھا اس مقام پر امرتساہ علی اور امیر امیر اسیم شاہ کو ایک وچ بہاہ
 ایسی سسی دیکر واسطی مرادی کے بیجا بہ لوگ جو کہ مرزا حسن علی سسی سے شہر تہی طریق
 یومای کا ادبوں لے اختیار کیا نہی امیر حسن ملک سسی و مخالف تھا حامی جہاں لوگوں
 کی ٹھانی کی حرا امیر زادہ حسن علی کی اردو میں پہنچی مصی حسن ملک کی لشکر میں چلی گئے
 اور تہوڑے آدمی اردو علی میں چلے آئے حسن ملک نے یہ حرا دستاہ کی آلی کی سکر
 قراچہ اران میں حاکم قیام کیا ابھی دستاہ سلطانہ ہی یہ ہوا تھا کہ حاشا امر مرید اور
 امام امراء کے صاحب سسی حرا میں میہم تھے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت
 حلد آئے اسباب کوچ چرا مار چاری یا اس شریف لائے سلطان سعید فی حد سسی اس
 حرا کے کوسف شراری کو واسطی وارو علی سریر کی روانہ کیا اور بعض عیس در میان
 کی سرل یہ توقف فرمایا اس مقام پر امر زادہ حسن علی معہ ایسی بیٹے سلطان علی اور
 ایسی بہا ہی یوسف کھول کی معیت مصی امراء رکمان کی خدمت میں دستاہ کی اگر حاضر ہوا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا

حاضر ہوا غایت اور لطافت خسروانہ سی اختصاص پایا

۲۴۵

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور

شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد مر اجبت یوسف بیگ کی سلطان سیدنی درباب تین مقام فروش ہونے کی
امرار اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے میں یہ بات ٹھہری قرابین
رہنا چاہی اس واسطی ریاات عالیات اس جانب کو گئی جب قریب ایک فرسخ کی
شکر پہنچا سب قلت غلہ اور نایاب وغیرہ کی درباب رائی اور صاحبان تدبیر نے
صلاح اور مناسب وقت یہ تصور کیا کہ طرف محمود آباد کی کوچ کرنا چاہی تاکہ شیردان
اردو سے آعلیٰ میں آکر حاضر ہو یہ ارادہ کر کے لشکر کی لوگوں نے جھل کی طرف کوچ کیا
اوس صحرائین گہانس زہر دار بہت اوگی ہوئے تھے جس چارپایہ نے وہ گہانس
کہائی فوراً مگر کیا جب محمود آباد پر بدستواری تمام بادشاہ کا لشکر جا کر پڑا غلہ کا بہت قحط
ہو گیا چنانچہ ایک من غلہ وٹس دینار کی عوض بھی نہ ملتا تھا اور امیر حسن بیگ نے
ہر چار طرف سی راستوں کا ایسا بندوبست کر رکھا تھا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق
یا فارس سی اردو میں آکر نہ مل سکتا تھا چند روز تک جانب شیردان سی کشتی میں
غلہ لا کر لاتے رہی اس طرح گدرا ہوا اور گھوڑے قوی جتنی تھے سب ضعیف ہو گئی
چل نہ سکتی تھے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تھے ان کی گھوڑی
زربہ اور چالاک تھے وہ لوگ اردو میں ہایون پرتاخت لاتے تھے جسکو پاستے
عالم عدم کو روانہ کر جاتے بعد ازاں یہ ہوا کہ ناگاہ شیردان شاہ فی بوسطہ
دعیدہ اور تہدیدا میر حسن بیگ کی نقارہ مخالفت کا بجایا اسی سبب لشکر بادشاہ کا
جانب اردو کیلئے حرکت میں آیا اثنائے راہ میں دلدل اور کچھ ایسی آئے کہ مشکل تمام

بیان فحاش پانی سلطان سعید گورکان کا

۱۲۶۶ اوس مقام سے لکری لوگ جاں ربوئی اور موضع ساس میں روڈ کیا اور مار دیں جس
 شہ آٹھ سو تترہجری کو امیر سید مراد کو واسطی واولی کی روانہ کیا وہ پوری ہی دور کیا
 تھا کہ ماگاہ چار سو سوار آستہ اوسکو علی امیر بیگ رماں حواد کا سید سالار تھا آگے
 آ یا سید مراد سی کہا کہ مراد سلطان ابو سعید سورس کی دستوں کو دست رکھا ہی اور
 سورسکی دستوں کو دستیں سمجھا ہی اب مدوں اسکی لڑائی کرے یا صلح کہاں جانتا ہی
 چاہی کہ کل کے روز اور درگ اسحاب آدیں کیو کہ کل کو امیر جس بیگ واسطی ہم صلح کے
 سو ایسی حواس اور مقر میں کی ایسی میں اسحانے بیجا دیکھا یہ سکر سید مراد نے جب
 کی — دوسری روز امیر سید فرید معوج اور امراء عظام کے گیا ترکماں لوگ ہی
 آئے وہ لوگ جو کہ بہت تہور سے ہی امیر سید مرید کی سبب عذر کی اور سرتاحت کی
 سرجہ کہ امیر سلطان ارغون سے اوسکو اس حرکت سے منع کیا اوس سے سنا اسی تاہیں
 امیر جس بیگ سے معذرت ہوا سوار پیرہ گدار کی کہیں گاہ سسی ماہر نکلا سیاہ حراساں پر طہ
 کیا اور حریب یا سو آدمی کے قتل کر ڈالی اور امیر سید مرید گرفتار ہوا بھی ہوئی تو اسی لشکر
 میں ہلاک کر آئے ایک عریضے اس مقام پر یہ شتر کی ہیں وہ بہہ ہیں سے
 قصا جہ لشکر سلطان ابو سعید تنگست رکنس دماں کدیر سیرتارہ و ماہب
 لشرداں حوسہ رود ماہد بر لب آب لمری کہ آسحا مقام دہی راہست
 گدستہ بود زارہ رحب دہ دستن روز قدر نوتت کہ دستش رطلک کو راہست
 لطمہ است عثمان کہ لشکر اورا اراں حسن زود تاریخ شیر داں شہا
 مداراں سلطان سعد لی واسطی صلح اور صفائی کے سادت یاہ امیر غیاث الدین
 محمد کو پاس جس بیگ کی پہچا اور بھی لکھی اپنی والدہ کو ہمارا محار راہ لاد رسول سید امیر ایم
 تمی کے پہچا جس بیگ ان لوگوں کے بہت عورت کی اور چاہتا تھا کہ صلح ہو حاد سے
 کہ ماگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر جس بیگ کی حاسسی طور رسالت اور دہی سلطان سعد میں

بیان تہوار اساحال شکر سلطان سعید کا

مین گیا تھا آیا اور عرض کی کہ خراسانی نہایت بد حالی اور پریشان اور سراسیمہ ہو رہی ہیں ۲۴۷
مطلقاً تم صلح نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ عنقریب ویران اور تباہ ہوا چاہتی ہیں اسلئے امیر حسن بیگ
نے مہد علیا اور سعید ابراہیم کو بے نیل مقصود حضرت کیا اور دلخ نہ ٹھہری اور امیر غیاث الدین
محمد کو اپنی نظر غایت میں شامل کر کے علم سرداری ساری کا غایت کیا اور سوقت ترکمانوں
نے حرکت کی اور بعض امداد خراسان ہونے کی راہ طحی کر کی حسن بیگ سسی آملی سلطان سعید
نی یہ حال دیکھ کر بہت غم اور رنج کا شکر لیکر ہانگنا اختیار کیا پھر ان حسن بیگ نے
یعنی مقصود بیگ اور زبیل بیگ نی سلطان سعید کا تعاقب کر کی اور سکو گرفتار کیا آدھی
رات کی وقت اپنی باپ کی شکر میں بادشاہ کو حاضر کیا اور محافظوں ہوشیار کو سید
کیا اور نہونی خوب طرح سسی جگر کر بادشاہ کو رکھا بعد دور درستی کے امیر حسن بیگ نے سلطان
سعید کو طلب کیا جانبین میں گفت و شنود بہت رہی اور حسن نے چاہتا تھا کہ بادشاہ کو قتل
کرتے مگر آخر کو امداد ترکمان کے بہکانی اور قاضی سردان کی اعراسی باسیون رجسہ
ہسپال میں اوس بادشاہ کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی نے سلطان سعید
کی تاریخ مقتول ہونے کی یہ لکھی ہے سلطان ابو سعید کہ در فر خسرو سے
چشم سپر پیر جوان چو اندیدید الحق چگونہ گشتہ گشتی کہ گشتہ بود بہ تاریخ سال
مقتل سلطان ابو سعید

بیان تہوار اساحال شکر سلطان سعید کا جو بعد

شکست کی واقع ہوا اور حال اوسکی اولاد کا
واضح ہو کہ جس وقت مرزا سلطان ابو سعید نی ارادہ بہانگی کا کیا در میان لشکر خراسان کے
اثر قیامت کی نمودار ہوئے ایسی بہاگرچی بہائی کو بہائی کا پاس نہ تھا بیٹی کو باپ
کی کچھ پرواہ نہ تھی خاوند کو جو ردا اور بچوں سسی اور سوقت محبت نہ تھی ہر ایک شخص کو

بیان تہوار اساحال اسکر سلطان سعید کا

۲۴۸ ایسی جاں بجائی دستور سوئی اور ترکمانوں نے مادشاہ کی تسکریں پہنچ کر ہاتھ عارت
 اور تاراج کا ملکہ کیا ابھی حمید اور ڈیرا مادشاہ کا ایسی حائے ہی یہ کہڑا ہوا تھا
 کو امیر حسن بیگ آہنچا اوسنی سیاہ کو ان امور ماثالیستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور
 حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب تباہی کی محاطت کرو اور مادشاہ کی میوں اور حم کے
 محاطت کا حکم دیا موجب حکم امرار اور نکرے حراساں کی مرایا دگار محمد کے جہدی
 کی نیچی محتج ہو گئے اور بعضی اطراف جہان کو ہاگ گئی اور وہ حامت نوالوں اور مخصوص
 سلاطین سعد کے کہ سجدہ تقدیر میں سلاہو کر مقید ہو گئے تھے سب انکسفات امیر حسن بیگ
 کے طوق ذکر کرسی حلاص ہوئی ہر ایک ایسی ایسی حائے یہ بیجا مگر میرک عند الرحیم صدر
 سب ایسی حاستس مامہوار کی یا سا کو ہیچہ با گیا۔ مرزا سلطان ابو سعید کی بعد
 ایسی رطب کی گیارہ بیٹے ایسی بیچی چوڑی او کی تفصیل یہ ہے۔ مرزا سلطان احمد
 — مرزا سلطان محمد — مرزا سلطان محمد — مرزا شاہ رخ — مرزا انج بیگ
 — مرزا عمر شیخ — مرزا آبا بکر — مرزا سلطان مراد — مرزا سلطان حلیل
 — مرزا سلطان ولد — مرزا سلطان عثمان — اس لوگوں سے علاہ بالا کا یہ حال ہے
 کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہ رخ جنگ امیر حسن بیگ میں گرفتار ہو کر ایک قلعہ میں
 دریاں عراق کے محوس ہوئے بعد تہوار شیخت کی جس سبھی مخلصی یا نے لیکس ہامت
 مخلصی اوس ولایت میں گدرا کر نے تہی دماں ۸۹۹ شہ آٹھ سو نالیوں ہجری کے
 مرزا شاہ رخ نے عمال عریت حانہ فراسان کی معطوف کی حب ولایت ساری میں
 بیجا حاسب معصرت حدای ماری کی انتقال کیا او سکی نیتس درمیاں ہرات کی لاکر کند
 مہد علیا کو ہر شاہد عا میں دشمن کیا اور غالباً مرزا سلطان محمد درمیان ۹۵۰ شہ نو سو یا پانچ
 ہجری کے کی مود و ذرغہ تھا۔ اور مرزا سلطان محمود حو کہ ولایت سند سلطان سعید کا تھا
 سرور میراں ہونے اردو کی اعلیٰ کی حاسب حراساں کے چلا گیا تھا حب ولایت ہرات

بیان تنہو اساحال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات میں پہنچا اوسجا نب بسبب بلند ہونی جنڈی حکومت سلطان صاحبقران کے

۲۴۹

جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بیانی سلطان احمد مرزا کے پاس جو کہ حاکم سمرقند کا تھا چلا گیا۔ مرزا سلطان احمد فی اپنی برادر مذکور پر شفقت اور رعایت کی آخر الامر مرزا سلطان محمود بسبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہنہانہ شکار سمرقند سی سوار ہو کر جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قندز اور

بنلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمد فی درمیان غرہ ذقیدہ ۹۹۸ھ آہٹ سو ننانوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ قند

بھی اپنی ولایت میں ملا لیا اور درمیان ۹۹۸ھ نو سو ہجری کے ماہ محرم میں وہ بھی فوت ہوا اوسنی چار بیٹی بھی چوڑی حبکی یہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود۔ مرزا باسنقر۔ مرزا سلطان علی۔ مرزا سلطان ویس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان مسعود

ولایت حصار میں بادشاہ ہوا۔ اور مرزا باسنقر سمرقند میں حاکم ہوا اور مرزا سلطان علی کی آنکھوں میں بسبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تھا سلائی کینچ دی گیا اوسکی آنکھوں کو کچھ آسب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی پہاگ گیا اور لشکر فرہم کر کے جانب گنگاہ صاحبقران متفرقت پناہ کے متوجہ ہوا۔ اور مرزا

باسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اندر چپ گیا بوقت فرصت قندز میں جاکر امیر خسرو شاہ سی پناہ لی یہ شخص سلطان محمود کی برکشیدہ دن سی تھا۔ اور مرزا سلطان

علی سند سمرقند پر مستکن ہوا ۹۰۵ھ نو سو پانچ ہجری میں جس زمانہ میں کہ خیات الدین ابن ہمام الدین مورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصہ الاخبار

لکھی جسکا ترجمہ یہ مینی کیا ہے اوس زمانہ میں مرزا سلطان علی یعنی ۹۰۵ھ ہجری میں بادشاہ سمرقند کا تھا۔ اور جیب مرزا باسنقر درمیان قندز کے پہنچا امیر خسرو شاہ نے اس بادشاہ زادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی مقام مخالفت میں آکر

بیان تہوار ساحال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

۲۵ مقابلہ کی وہ جو مکہ شامہ اور مقامہ کی طاقت رکھتا تھا خراسان کی طرف متوجہ ہوا سلطان صاحب قراں لی اوسکا اہمیت حاکم ہایب تعقبت اور ہرمال اوسکے حال پر فرما کر ایک عورت سی حوس پر وہ حامد ان سائیسی تہو با دتا ہرادی کا نکاح کر دیا۔ بعد چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعود میں دولت و اقبال میں کہ دریاں دار السلطنت ہرات کے اوقات ایسی بسر کرتا تھا سلطان صاحب قراں نے لشکر دراواں اور سکودیکر جب صدر کی روانہ و مایا تا ہرادہ کوچ کر کی حب قریب معصود کی بیجا امیر حسرت شاہ نے اردوسی اعلیٰ میں رسل و رسائل سچ کرتا مہداری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود اوس میں ورمی اور مہداری قریب میں کہ کر خانہ قدر کی چلا گیا اوسحا سے وہ کفران محبت اور بدسلوکی سی پیش آیا اوسلی سحر قد میں آیا ہر ہرات میں آکر متوطن ہوا در سال ۹۰۵ھ نو سو پانچ ہجری کی ہرات میں موجود تھا۔ پھر حسرت شاہ نے جب صاحب مرزا سلطان مسعود سی عاظر جمع اپنی کر لے مرزا با سقر کو قریب دیسی کا ارادہ کیا چاکر ماہ محرم ۱۰۰۵ھ کو قریب اوس میں تا ہرادہ عادل و حاصل بکو ہا دیا کہ اعتقاد کو سترت ستہا عادت یلایا اور استقلال تمام ولایت مہدرا اور نخلق اور بدحشاں اور حصاراں آپ حکومت کرنے لگا اور سرخوت کا آسمان تک بلند کیا۔ اور مرزا سلطان اوس بن مرزا سلطان محمود اوس خور دوس میں حرمہ کور ہوئے رکتان میں چلا گیا درمیاں ۹۰۵ھ ہجری کی سہراہ ایسی والدہ کے برشتہ داروں کی ایام بسر کرتا تھا۔ اور مرزا الخ میگس مرزا سلطان اوس سعید ایسی والدہ کے حیات میں کامل اور عمر نے کی حکومت کرتا تھا ۹۰۵ھ نو سو پانچ ہجری میں اوسی حکومت میں متوفی تھا۔ سلطان اوس بعد سے مملکت بدخشاں کی اپنی بیٹی مرزا اوس کو حرمہ کشجایع تہا دیدی تہی تا ہرادہ اندکوری ایسی والدہ مذکور کے حیات میں درساں اوس خطہ کے حکومت کرتا تھا بعد وفات سلطان سعید کی ہی ظل عاظت سلطان صاحب قراں میں مدینہ مکہ حکومت کرتا رہا

بیان تہوار ساحل لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

کرتار با آخر کار حقوق رعایت سلطان صاحب قرآن مذکور کی طاق لسیان پر رکھ کر ۲۵۱
 برس مخالفت ہوا آخر کار جنگ آسارین گرفتار ہوا آخر ماہ رجب ۱۰۸۸ھ آٹھ سو چوراسا
 ہجری میں فوت ہوا۔ اور سلطان سعید فی ولایت اندخان کی مرزا عمر شیخ کو دیدی
 تھی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والد کے میں اور بعد وفات بھی انتظام ولایت
 اور حکومت اسی ہرزین میں مقیم رہا یہاں تک کہ درمیان ۱۰۹۹ھ آٹھ سو ننانوین
 ہجری کی کبوتر خانہ کی چھت پر سی نیچی گر کر راہی ملک بفاکا ہوا اور بٹیا اوسکا مرزا باہر
 باتفاق جمع لہار اور اعیان کے تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اور مرزا سلطان مراد
 بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میر وقتہ ہار میں مقیم رہا اور جن ایام میں ولایت
 عراق کے تخت تصرفت ہنگام سلطان سعید کی آگئی تھی شاہزادہ حسب فرمان متوجہ
 کرمان کا ہوا تھا اثناء راہ میں خبر واقعہ بادشاہ عالیجاہ کے سنکر جانب کرشین کی صحبت
 کرایا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اسکے کہ مقصد کو پہنچی سلطان صاحب
 کی پناہ میں آ گیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بیچد پناہ ہرادہ نے
 جب بہائی سی شفقت اور مہربانی ندیکھی پھر خراسان میں آیا اور چند روز مشمول نظر تربیت
 سلطان صاحب قرآن کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر ۱۰۸۸ھ آٹھ سو اسی ہجری کے
 ہمراہ ملازمین و محضرت کی قلعہ برنو کو گیا۔ اور مرزا سلطان حلیل بوقت وفات اپنی
 باپ کے بلکہ ہرات میں مقیم تھا جب سلطان صاحب قرآن نے درمیان خراسان کے
 جہند سلطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب باور انہر کی بھجوا دیا اوسنے اوس ولایت
 میں خروج کر کی ایک امیر کی اتہ سی جو لہار سلطان احمد سی ایک امیر تھا شریعت شہادت کا
 پیامینی مقول ہوا۔ اور مرزا سلطان ولد درمیان لہار ولایت کی ایام بسر کرتا تھا
 یہاں تک کہ فوت ہوا۔ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والد کے درمیان ولایت
 سمرقند کی تھا بعد توڑی مدت کی بسبب اوس مخالفت کی جو اوس سی ظاہر ہوئی تھے

۲۵۲ سلطان احمدی شہر بدر کرنی کا اوسکے حق میں حکم دیا وہاں دستا ہرا دے اوس مقام میں کہ مرزا
 ان کو کرنے بوج میں سیاہ طعربیاہ سلطان صاحب خاں سستی تسکت کہاں تھی ایسی ہاں
 اوسکے سی آکر ملا اوسی ولایت میں نص ملازمین صاحب خاں کے آتہہ آیا کرتا کر کے
 ہرات میں لائی درماں قندہ اختیار الدین کے مجبوس کیا دریاں ہاں صاحب شہہ آتہہ سو
 تراسی بھری کی جاسپہ رلو کی اوسکو پھیدا اور حرا دسکی پہرہ آئے کیا ہوا

ببان جلوس فرمانی سلطان صاحب خاں ثانی ابوالغازی سلطان حسین

بہا در خان کا تحت سلطنت ولایت خراسان پر
 واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آدرجاں میں معاطلہ اور معاطلہ
 لشکر قیامت اتر ترکمانوں کی عاجز ہو گیا اون ایام میں ریاات نصرت آماں سلطان
 صاحب خاں کی طرف خراسان کی نصرت دوائی اور صاحب گورکھ اور اسیر دے کے اردوئی لایا
 کا مقام ہوا ایرتاج الدین حسن علی اور امیر بی طبری اور دریاں ہرات کی عہدہ حکومت اور
 داروغہ علی اوس شہر کار کہتی کی انتظام اور وسط سرح اور مارہ میں متولی ہوئی اور خراسانی سلطان
 صاحب خاں کی جانب سمرقند کی بھی — جیاجہ مرزا سلطان احمد نے لشکر بہت فراہم
 کر کی مارادہ ٹنگ اور ٹرائی کے جیون سی عور کیا اسی اتنا زمین خرقہ تہادت سلطان
 سعد کی شہر ہو گئی اور سلطان صاحب خاں نے غناں نصا کی حامی دار السلطنت
 ہرات کی موڑی ہاتھ اقبال فی نماں حال یہ ہاں سنائی سے تحت حمید دتاج
 اویدوں میں آرو و مدد مارتارک تست و مرزا سلطان احمد نے بعد تحقیق کرنے
 حر دات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود نے جمعرات
 کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان ۸۷۳ھ آتہہ سو تہتر بھری کو ہرات میں آکر تین ماہ
 روز اوس ملہ میں قیام کیا جب دیکھا کہ حق کی حق اور گردہ کی گردہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قرآن مین چلی جاتی مین سلطنت خراسان سی دل برداشتہ ہو کر باقی ۳۳
امیر قزلباش کی مادر ارانہ کی طرف کوچ کیا۔ اس وقت امیر شیخ ابوسعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قرآن کی طرف سی عہدہ دار وعلی ہرات کا پاکر شہر مین آکر
عدل و انصاف کو شروع کیا۔ بہ کی روز آٹھویں تاریخ ماہ مذکور کو اکابر اور شرافت
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطی گئے پہاڑ بادلیگاہ کی شمال مین قدسوں
ہوئے اور اوس بادشاہ نے ہی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی روز جمعہ
دسویں تاریخ کو بلکہ ہرات مین خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑھا گیا اور سب کنبین
ہرات کی زبان حال نے یہ شعر گایا سہ سزدگر جبرائیل آید مین فیروزگون منظر
کمند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرورید۔ اور صاحب قرآن نے بعد ادائی نماز
کے اوس روز باغ زاغان مین جا کر تخت سلطنت روز فردن کو جلوس ہاویں سی
اراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد مبارکبادی کی چپ دراست سی بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
دارام سی مغرز و ممتاز کیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ فی تسخیر مملکت خراسان سی فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو حکمران
مازندران پر بھیجا مشا راہ نے دہان جا کر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا وہ غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی بہائی بادشاہ کے یعنی سلطان ابوسعید مرزا نے چہرے
کہ بعد واقعہ قزاقان کے نواحی دلائیست رستدار اوٹھار کیا تھا آج سہ تبار سی بچایا
اور اوس کو قتل کیا اور انہیں اوقات مین مرزا محمد سلطان مشہور بنام مرزا کجیک کہ خواہر زادہ
سلطان صاحب قرآن کا تھا سہ اپنی والدہ اور اپنی والدہ مرزا سلطان احمد بن مرزا اسید محمد

بیان بہشت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۱۲۵۴ھ میں مرزا میراں شاہ صاحب آذربایجان سی بیجا انواع مرحمت اور عاطفت مآد شاہ سی
 اختصاص یاب ہوا۔ اور ہیں ایام میں والدہ مادہ شاہ کی مہر علیا یرور یکم چودھویں
 محرم ۱۲۵۴ھ آٹھ سو چوبتر ہجری میں عالم عالی سی طرف عالم جاوہر الی کے انتقال کر گئی
 مادہ شاہ کو اس کے فوت ہوئی سی بہت رنج لاحق حال ہوا کہ چہ جیامں میں دس کی گئے

بیان بہشت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پتر شکست

کہانی حضرت سلطان صاحب قرآن سے
 جب کہ مرا جہاں شاہ ترکان دریاں ولایت حراسان کے ہمراہ سلطان سعید کی صلح کر
 توجہ صاحب آذربایجان کی ہوا مرا ما دگار محمد س مرا سلطان محمد بن مرا کا پھر لی لب
 اشارہ ایسی محی سماء یا سیدہ سلطان یکم کے کہ مرلی ادسکی تہی دریاں ساہ راہیت
 مرا جہاں شاہ کے بہشت کی تانہ زادہ مکور دریاں راہ جیات مرا جہاں شاہ کے
 ادس مملکت میں نہایت مرحمت سی ایام سیر کرتا تھا اور مد قتل ادس مادشاہ عالیجاہ کے
 ہی امیر حس یک لے لست تانہ زادہ مکور کے ستر الط تقطم اور احرام کی کما مینی مٹی
 رکھیں اور صاحب سلطان سعید سی ادسی اپی خاطر جمع کر لے نص امراء حراسان کو ماتہ
 لشکر داداں کے ہمراہ یادگار محمد کے کر کے ادس کو واسطی تسیر ولایت حراسان کی بھیجا
 شاہ زادہ یادگار مکور علم جاگیر اور کتور کتائی کا لبہ کر کے صاحب ایسی مقصد اور مظلوم کے
 رداں ہوا مارہ ران میں گیا دواں پیکر سیج راہ طارمی کو ادس ولایت سی بگدا دیا صاحب
 یہ صاحب قرآن لے سسی فوراً سید امیر مبارز الدین دلی یک اور امیر با صرا الدین
 عدالحاتی کو رسل البیار کی مدد ساہ صفت تنکس در سطلی دفعہ دشمن کے نام دیا ان
 امروں لے راہ ستیاور سی حاکر جید دور سلقاں پر ڈیر کیا اور سلطان صاحب قرآن
 مدد رواہ کرتی امر اندکودہ کے شاہ زادہ امیر مرزا لٹیک کو ہی عقب میں ادکی رواہ کیا

بیان ہنست کرنی مرزا یادگار محمد کا

روانہ کیا یہ شانہ برادہ یہی مقام سملقان پر ادون امیرون سی جا کر ملا سب متفق ہو کر ۲۵۵
 آگے بڑھے اون ایام میں مرزا یادگار محمد استر آباد سی اس طرف کو بڑھ چکا تھا جب یہ
 لوگ مقام شور آب پر پہنچی ہو جب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب
 سی آیا تھا کہ وہ خروس میں کہ جائے محکم تھے متخص ہوئے۔ اور مرزا یادگار محمد بھی
 اوس پیار کے بچی پہنچا اوس کوہ کو کمال تسانت اور مضبوطی میں پا کر وہاں ٹرنا مناسب
 نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران چوتھی تاریخ
 ربیع الاول ۱۰۸۷ ہجری کو احسن ساعات میں بلدہ ہر ت سسی واسطی مقابلہ اعدا کی نکلا
 جب بعد طی مراحل کے مشہد مقدس میں فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی خوب سی اچھی تاریخ
 اور نیک ساعت واسطی کو چ کے اور آگے بڑھنے کی واسطی دریافت کیجائی جانب
 مقرب الحضرت سلطانی نے عرض کی کہ بخوبی سی نیک ساعت پوچھنی اور دریافت کرنی میں
 فائدہ منظور نہیں ہے کیونکہ اگر خوس ہو ہی یا نیک ہو ہی ہر تقدیر توقف اور دیر کو چ میں ہو گے
 حضرت صاحب قران نے بھی مقرب الحضرت سلطانی کے رائے منظور کی اور دشمن کے
 جانب چڑھائی کی جب کہ مرزا یادگار محمد بھی سامنی سی آگیا اوس وقت مرزا کھچک اور
 اعدا مذکورہ بالا جو کہ متخص تھے حرکت میں آئے بطور ایلیا حضرت صاحب قران کے
 شکر میں آ موجود ہوئے بعد ازاں صفین لشکر کے بطور مینہ اور سیرہ اور قلب کی راستہ
 بن اور دوسری طرف سی مرزا یادگار محمد نے بھی اپنی لشکر کو راستہ کیا تنوار اور نیزہ
 کے لڑائی ہوئے سے از گرد سپاہ و شعلہ تیغ و خشنہ مثالی برق درینع و
 گردیلان و خون لشکر و کم گشت زمین و چرخ اخضر و اور سلطان شجاعت
 فار نے بھی اوس روز اپنی بہادر وری مثل اسفندیار کے دکھائی الفصہ سلطان
 احب قران نے بعد شکست دینی فی یغین کے موضع چاران میں اپنی خیمہ میں
 مقام کیا اور ایک جماعت اعدا مرزا یادگار کی مثل امیر سلطان حسن اور امیر نظام

بیان پیر مقابلہ میرآنی مرزا یا دگدار محمد کا

۲۵۶ احمد ناسی - غیردکی درگاہ عالمیہ میں چلے آئی مادتناہ مجاہد کی ادنیٰ حال پر محبت اور مہربانی سرکاری اور ایک اور جماعت اور ہیں امر کی قتل شیخ ہلول کاستانی اور شیخ سعید طہانی اور محمد کو کلتاش خان کی لڑائی میں اسیر اور مقید ہوئے جو وہ دروڑا دساہ لے وہاں پیام دراکر امیر حسن شیخ تور کو دلا یہ ہسترا ماد کے مرصہ دراکر حاکم ہرات کی مراجعت کی

بیان پیر مقابلہ میرآنی مرزا یا دگدار محمد کا

اور سید اسونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحب قرآن کا قیام دگدار میں ہو کر ایسی دارالسلطنت ہرات میں رونق افروز ہوئے اور حیدر درویش جادو اور اقبال گداری صاحب دماغ کی حرات نے کہ امیر حسن ملک نے ایسی رستہ داروں کی سربراہ ایک روح ترکمانوں کے واسطی مدد مرزا یا دگدار محمد کی بیٹی اور سانبرادہ سبب اوں لوگوں کے مدد دیسی کی مصوٰط اور پھر لڑی کو آمادہ ہو گیا ہے اور خال شیر حراساں کا رکھتا ہی اس واسطی سلطان صاحب قرآن لے لڑی میری امیر ای ملک کی یہی ناصر الدین محمد الحاق اور شیخ الوعدہاں اور میر علی ترکمان کو لشکر کتر دیکر واسطی دتیس کے روانہ کئی اور بعد اسکے جب بہہ حرس کی کہ لشکر محالین کا حدود متیا اور اور سیر دار تک آگیا ہی اوں امداد کے بھی منظور ایثار مودہ خود ہی جو بعد ملاقی ہوئی امداد مذکور کی ملکہ سردار کو روانہ ہوا کیونکہ اوں ایام میں لشکر مرزا یا دگدار محمد کا ادسحائے پڑا ہوا تھا اوں لوگوں لے صاحب قرآن کی قریب آ بھیجی کی خبر حسنی قاضی ملک نے قلعہ سنہ دار میں چھوڑ کر ارادہ ہانگی کا کیا امداد صاحب جاحرم کے سب ہانگ کر چلی گئے سیاہ مخالف فی سردار میں پہنچ کر ایک ہی حملہ میں قلعہ فتح کیا اور قاضی ملک کو گیر یار بھر کیا اور شتر آدمی قوم ترکمان لے ایماں سی قتل گئے اور سو ف قاضی دتیمون

بیان متوجہ ہونی صاحبقران یگانہ واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کے
 دشمنوں کا کیا جب مقام پنج و منہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج خافین قیادان ۲۵۷
 نصرت پناہ فی سرکار آئی کی اور بہت لوگ ارکان دولت مرزا یادگار محمد کی مثل نمت
 خوار زنی اور قاسم دولت وغیرہ عالم بقا کو راہی کئی کئی بعد ازان اردو علیٰ فی اوس
 منزل سی کوچ کیا جب خطہ جاجم پر خیمہ شاہی استیادہ ہوا سپاہ کے امیر دن سنے
 بیوفائی پر کمر باندہ کر دشمنوں سی ملجنا بہتر جان کر اکثر مل گئے۔ سلطان صاحبقران
 اس صورت میں قیام اسجابی پر مناسب نہ جانکر مرحبت کی صحت سلامتی سہی شہد مقہ
 میں پہنچا پیردوان سی ہی حرکت کر کی نواحی پل خاتون پر پہنچا مقارن اس حاکمی عبداللہ
 احطب لی جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہات سلطانی کے دارالسلطنت ہرات
 میں بھی چھوڑا گیا تھا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کے رعیت اوسکی ہاتھ سی
 تنگ کر حضرت خاقان مرزا شاہ رخ بہادر مغفور کے خانقاہ پر جو اسکے رہنی کا
 مکان تھا ہجوم کر کے چڑھائی کی اور دوان لوگوں نے پہنچ کر بہتر ہیگنی شروع کئی عبد
 اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہو کر گہرین جا چھپا غرضیکہ قتل نے ہی ایک گو نہ
 تسکین پائی جب یہ خبر صاحبقران ثانی نے منزل پل خاتون پر سنی حکم ہوا کہ استہانت
 نام ساکنین ہرات کی لکھو اور وہ سب نامی جناب بقرب حضرت سلطانی کے ہاتھ
 شہرین ہجواری غرضیکہ اس شخص نے ہرات میں جاکر لوگوں پر عدل اور انصاف کیا
 ماری اب رعیت کو کچھ تسکین اور آرام ہوا سہ کشادہ شمت اور دست عدل عالم راہ
 کشید ہیت اوپائی تیغ دوزخیر و بعد ازان بادشاہ ہی ہرات میں داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا
 واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کی اور شکست کہا ہے
 جب صاحبقران سعادت مند فی خیر و زہر ہرات میں عیش سی گزارے سنی میں آیا کہ مرزا یاد

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا

۲۵۸ حدود جوستان پر آگیا سی اور قلعہ شہید کا رکنا ہی اس واسطی ریا ست ظہر پناہ مانع سی
حاجہ شہید مقدس کے روانہ ہوئی مقام انگلستان تشریف تو پر حجام خدام عالم مقام مادشاہ کے
سوی اوس مقام پر بہت فوج اور اکثر سیاہ پہاگ کر اور دی مرزا یادگار محمد سی جالی
اس واسطی خاطر مایوں پر یہ گنہ گار کہ حیدر دوز رمانہ سازی اور ٹوٹی عین یا ضرر کرنی بہتر ہے
اور تشریف کو چ و مار دوس کلہ کوہ بر باد شاہ سے تمام کیا رانی بادشاہ کی یہ تھے
کہ حرم میری حیدی قلعہ میں قیام کریں تو بہتر چاہیے اس واسطی ایک قاصد اوس قلعہ کو توال
مسی احمد لومی کے یاس روانہ کیا کو توال نے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قرآن
مسیب ایک مادی نفر کے پہاں تشریف لادین تو دروازہ قلعہ کا کھول دیتا ہوں والا
ہرگز۔ کہو لوں گا مادشاہ نے علامت نفاق اور عص کی اوس کے جواب سی معلوم کر کے
وہ ارادہ صبح کیا اور متوجہ کمارہ آب مرغاب کا ہوا آمد یہی اوس عہدہ کی رائے مانے
متردد اور یریتان تھے کہ آب کس حاجہ کو کوچ کردن اسی اتار میں امیر مظفر رہاں
حاکم قیصر کی طرف سی ایک ماصدا یا اور اور ایسی امیر کا نیام یہ سنایا کہ ایک جہت
قوم ارلات کے کہ اس جانب فتح میں چاہے ہیں کہ آب دہاں تشریف لاکر اوس
مادشاہ ہوں وہ لوگ آئی خدمت کرے کو کہ رستہ حاضر ہیں مادشاہ نے قول
نسر مار غمان عزمیت قیصر کی طرف منطف کی حکم یہ مار عالم قلعہ ارادوس مقام پر
بہنچ گئے۔ امیر مظفر رلاس۔ اور احمد آقو قا۔ اور سلطان علی ایٹمکد اسے
مادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے نقد مرآت عایات مادشاہ سی مختص ہوئے

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا

تحت سلطنت خراسان پر

حکمران صاحب قرآن نے ایک تشریف سی حاجہ قلعہ سرہ رکی کہیں فرمایا مرزا یادگار

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الخضر سی

یادگار محمد ابھی الگ لکھا دکان میں تھا کہ پانیدہ سلطان بیگم نے سبب اغوار کرنی امیر فرید ۲۵۹

برلاس اور سلطان احمد چہار شنبہ وغیرہ کے یرات میں آکر اوس شہر کو واسطی اپنی ہتھی کے ضبط اور اپنی محنت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہ خبر سنی چند اعلیٰ اور تخت کا جانب دار اسطقت ہرات کے ملکہ کیا اور مہر پہننے کے ہرات کی شمال سی تعاقب میں ملازمین شہر یار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پھر وہاں سی جانب شہر ہرات کی مراجبت کی لکار اور اشرف اور امیر و عیان شہر کی واسطی استقبال کے دوڑی اور اغوار تمام پایا مرزا یادگار محمد روز شنبہ نوین محرم ۱۰۸۷ھ سو پچتر ہجری میں کہ وہ دن بہت نیک تھا باغ زاغان میں آیا اور امراء ترکمان پر جو کہ اقربا ر حسن بیگ سی تہی غایت فرما کر واسطی رہی اوس جاعت کی مقام دلکش اور موضع روح انسنا معین کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری میں مشغول رہی لگا امداد ظالم تہاد نے دروازے فتنہ اور فساد کے رعیت کی حال پر کھول دئے بہت لوگ ظلم اور تعدی کے سبب لون ظالمون کی نیچہ سی جان بچا کر بھاگ گئی اور حلا ر وطنی اونہوں نے اختیار کی سلطان خلیل ولد حسن بیگ نے ہمراہ ایک فوج ترکمانوں کے ولایت خراسان میں درمیان الگ زادگان کے آکر اقامت اختیار کی اور فتنہ اور فساد اوسنی دہان پہلایا اسلئے دعار مظلومین کی تیر بہد فتنہ ہوئی نبی سلطان صاحبقران نے دہنی جانب سی ایٹار کر کی پر تخت چین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی

جناب مقرب الخضر و السلطانی سی دربار متوجہ ہوئی ہرات جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانوں کی آمد کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چند دفعہ صاحبقران نے پسند یہ صفات نی سنی خیال مراجبت کا جانب دار اسطقت

بیان پنہی باہو شاہ کا باغ زراغان میں اور ماراجانا مرزا یادگار محمد کا
 ۲۶ رات کی دستخطی مجلس رعایا کی آفات اور بیات ظلم سی دیں پھر اگر امیر صاحب تدبیر
 میں مقرب انصرت و السلطانی کو ملا کر حد میں خیال آتا تھا کہ دستہ میں لپکا کر سایا اور
 موافق تحویر کی کسی سی یہ ہیدہ کہا اور کوچ کیا سے شدہ وہاں اریمہ سلطان فرج دروگر
 فتح و نصرت میں دکت و دولت رہا نہ جب لکھنؤ کوں یہ ڈیر ڈالا سلطان
 صاحب قراں نے امر اور ارکان دولت کو لطیف متورت صبح کر کے ہیدہ میں کا
 طاہر کیا اتک یہ ہیدہ کیونکہ کہا تھا سب حاضرین مجلس لے آدتاہ کی راہی کو آفریں
 کہی اور کیا رتوہ صاحب دارالسلطنت ہرات کی ہوئی اتنا راہ میں ستیرم و ادلی سے جو کہ
 قتل اسکی بوجہ حکم چاں سیاہ کی طور حاسوسی ہرات کو گیا تھا و سنی آکر عرصہ کے
 کہ میں جیاں تک گنا تھا مفسی آدمیوں سی میں یو چاہتا کہ حال شہر کا اب کس طرح ہے
 لوگوں لی یاں کیا کہ شہر میں غدریج رہا ہی اور مرزا یادگار محمد دستور مہود مانع را حال
 میں ای ایام مدون مستودہ اور مدح کے میں گد ارتا میں کرتا ہے اور ماعین کوئی ہی ہیں

بیان پنہی بادشاہ کا باغ زراغان میں

اور ماراجانا مرزا یادگار محمد کا

جب حضرت مرزا یادگار محمد اور سیاہ ترکاں کی دوسری نور سلطان صاحب قراں
 کی سنی پہاڑی آٹھ سو مرد شجاعت شہار حواد کے سواری کی ساتھ رہتے تھے
 لیکر بہت حلائی فرمائی اتنا راہ ان مقام میں پھر کہ مشورہ کیا اور یہ تحویر پڑائی کہ ایک امیر کو
 حکم دیا کہ تو ستر مانع راغاں میں حا کر دروارہ با عکا توڑ ڈالی والا موافق مقتضای
 اپنی رائے کرنا — اور امیر مظفر رلاس — اور امیر شیخ ابو سعید خان —
 اور امیر اسیم رلاس — اور درویش علی ارلات کو قریب ڈیر سو آدمی کی دیکر
 ادسکی عقب میں روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروارہ مانع کا کہول تو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

امیر کو ہماری پاس روانہ کر بھیجنا چنچیدار گارامیر خور نے امداد مذکورہ میں بھیجی اگر خبر دی ۲۶۱
 کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکور نے فتح اور نصرت کی خبر پا کر امیر مبارز الدین
 دلی بیگ اور امیر ناصر الدین عبدالخالق کو جانب گہر امیر جلال الدین فیروز شاہ کے
 کہ مسکن امیر علی جلایر کا تھا یہی تاکہ اگر مشارالہ بہادر ہی سی پیش آوی دست بردی
 اوسپر کرین اور دولنگ اوزبک کو ایک جماعت اوزبوں کے دیکر اوس دروازہ
 باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع گوہر شاہ بیگم کے واقع ہی اور مرزا کنجک
 حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جناب سلطنت انتساب مرزا سلطان
 احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب دار ابو الولید کی واقع ہے
 متین کیا اور وقت بادشاہ موید منصور سے بخشی نفر کے ہمراہ اپنی خادموں کے
 تلوار پین سنگین کر داکے باغ زاغان میں آیا بخلاف متوقع اوس باغ پر ہمارے اہل
 اور لشکر یوں کو جہاں جہاں متین کیا تھا کسی دہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ سب بخت
 اور وہم کے الگ الگ کہیں کہیں چپ گئے تھے بادشاہ کی حکم کے بموجب جہاں
 بھیجے گئے تھے وہاں نہ پائے گئے بلکہ یہاں تک نوبت تھی کہ وہ لوگ جو بادشاہ کے
 ہمراہ تھے ساتھ ہی ہیاگ ہیاگ کر ایک ایک شخص درختوں کی اوٹ میں چھپا جاتا تھا
 المختصر نواحی محل قدیم میں ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ نے اپنی ایک شخص کو
 اشارہ کیا تاکہ وہ خیمہ میں جاوی شاید مرزا یادگار محمد اوس خیمہ میں ہر جناب
 مقرب حضرت السلطانی نے قدم بہادر کی آگے رکھا اور امیر نظام الدین بابا علی کو
 اندر خیمہ کے بھیجا بشارتہ بعد جست و جو کی جب مرزا یادگار وہاں نہ پایا باہر آبا و دست
 جناب مقرب حضرت السلطانی با اتفاق بادشاہ کی دروازہ کو شک پر گئے
 صاحب قرآن ثانی نے نوکروں کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جا کر تالاش کرو مگر بسبب
 نترت وہم کی ادن لوگوں کے پاؤں پہل سکتے تھے اور نہ زبان چل سکتے تھے کسی نے

بیان جلوس فرمانی صاحبقران تخت ہراست بر

۲۶۲ حواب کی دیا میرا دستاہ کی مکرر نوکر دسی کہا کہ اوپر جاؤ یا دگوار محمد کوڈ موڈ کر لاؤ حواس

مقرر انحضرت السلطانی ہمایست سیامت اور مردانگی سی میتیں آیا اور رتوار مرید ہاتھ میں
یسکر اور گمانہ ازان سلطان صاحب قراں لے اہیر قلعہ کو ہی اوسکے بھی حکم چڑھی کا
دیا اسی اتنا میں تہہ اسماعیل مراستہ سی ماہر حاکر جید شمع روشن کر کے لایا اور وقت
بہت لوگ محل رچہ گئے حاجی علی بیادہ لے مرا یا دگار محمد کوڈ موڈ پر بیٹھا ہوا یا ما
ورڈا پکڑ لیا وقت اوتر لے کی اوس کو تنک سی اہیر قلعہ لے اسی شاہزادہ کو کور کر لیا
سریاں اوسکا یکور کچھا کچھا سلطان صاحب قراں کے سامنے لا حاضر کیا سے تراک گرفت
سور دراج عیتیں مسد مار بہہ میشتا۔ حور و حواب صککا ہی کس میں اور وقت بادشاہزادہ
مکر کے روح غالباً گویا قالی سی نکل گئے تہی اور ہایت سکر اسیمہ اور حراں تہا جب
بادشاہ کے دریدہ ہوا صاحب قراں لے دیا کہ اسی لے جہت کی حیا اور لے شترم
تھکر شترم نہ آئی کہ توی حکمتا بر ہی بر حلو کس کیا اور ادا جو دیکہ تمام زیر حکومت
ہا ہی امار و اجداد کی رہے ہیں اور توی سرکانوں کو رعیت بر مسلط کیا اند آیتیں مقرر
میں مشول ہوا سلطان صاحب قراں کا ارادہ لو کس کے قتل کا نہ تھا لیکن امارانے میر قتل
بادشاہزادے کے کوئی نامی نسوی کیو کہ وہ جانتی تھے کہ اس کے زندہ رہی میں ایسے
حال کاریاں اور ضرر ہے اسلئے وہ مارا گیا۔ مولانا کمال الدین عبد الواسع لے اوسکے
تاریخ دعوات یہ لکھی ہے سے تہ شہر صفر شہید بہم شہر صفر بہ از سال شہادت
دہ مار صفر بہ جب یہ جہان زکمانوں کو و باننا زبیدہ وغیرہ میں اقامت رکھتی تہی
یہی اسی تہ کو کو یہ کر کے طریق دروہ سلطان کی ہاگ لے ادا اسر علی حلایر
کہ درالہام مرا ما دگار کا تہا دوسری روز یا سا کور وادہ ہوا

بیان جلوس شہزاد صاحب قراں کا دوسرے دفعہ

بیان مخالفت احمد شقاق کا تحت سلطنت و جہان بانی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحب قرآن تحت ہرات پر
سکین ہوئے تمام اہل عالی تبار ریفیع مقدار کر خدمت کی بازہ کر حاضر ہوئی۔ بعد جلوس
سلطان صاحب قرآن مذکور اور حوادث جو گزری وہ یہ ہیں — کہ جبکہ مرزا سلطان
ہرات سسی جانب حصار سدوان کی پہنچا توڑی ہی زانہ بن اوسنی شوکت اور شہمت بہم
پہنچا کر ارادہ کشور کشائی اور ملک گیری کا دین ٹہان کر لشکر آراستہ کیا اور شہر بلخ پہلے
فتح کیا بادشاہ اوس ایام اوس خرابی کہ دفیہ میں مشغول تھے کہ ترکمانوں نے خراسان
میں برپا کے تھے جب خبر ستولی ہوئی شاہزادہ کی حضرت صاحب قرآن نے سسی تمام
ہمت واسطی مقابلہ اوس بادشاہزادی کے ٹہیا ہوئے اور صحر جان اور مازندران
سسی نواحی آب مرغاب تک واسطی اجماع لشکر کے حکم دیا اور ادلی ایک خط مشمل
ادب و نصائح کے شاہزادہ کو پہنچا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوس پر عمل کیا ٹھائے
کا خوان بواجب بادشاہ نے دیکھا کہ کسی طرح نہیں مانتا لاچار تلوار برہہ کر کی جانب
قبۃ الاسلام بلخ کی کوچ کیا بد علاقہ فی طرین اور محاربہ شدید کے بادشاہ نے فتح پائے
مرزا سلطان محمود بہاگ گیا اس ٹرائی کو اوس وقت کی پیلوان جنگ عظیم شمار کرتی
ہیں بد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت میں لا کر احمد شقاق کو
ہو کہ ایک سردار سرداران عراق سسی تہا رحمت کی امداد سے جانب دار سلطنت ہرات
کے مراجعت فرمائے

بیان مخالفت احمد شقاق کا اور متوجہ ہونا
سلطان صاحب قرآن کا بلخ پر اور فتح پانا

ماں مفقول مہنا مرزا سلطان ابو سعید کا

۲۱۴ سب بادشاہ نے حکومت اور حکومت والی طرح کے احمد شہزاد کی سیر در کی بہت اور
مرحمت خاص ہرات کی سرمایہ تہوار سے عرصہ کی دو نیک حرام ایوی ہمت کی
ہر گیا اور کھراں ہمت اختیار کر کی اولاد سلطان سعید سی لگیا بہ بات بادشاہ بہت
سراں کدرے بہت لکڑی پر ہیجا بہت لگ گیا اور شہر کا عمارہ بہت ناز
ک رہا اور لڑائی محقق اور گویں کے ہوئے اور وقت اور سچ شہزاد کی نے عرض کے
کہ میں ہتھیار پس گناہ سی کرتا ہوں اگر بادشاہ مرا گناہ عاف فرماوے تو میں دروازہ
کہو کہ وہں جا بچہ بادشاہ نے گناہ اور عاف کیا اور شہر بیچ پر در سہری دفعہ فتح کیا
یہ فتح دریاں ششہ بحر کے ہوئے

بیان تہوار اس احوال مرزا ابو بکر مرزا سلطان ابو سعید کا

اور مفقول مہنا او سکاحسب الحکم صاحبقران کے

وضع ہو کہ والدہ سیر راہہ ابو بکر کی اولاد بادشاہان مدحناں سی تھی اور سلطان
سعد نے ایوی امام حیات میں سلطنت مدحناں کے شاہزادہ مذکور کو دیدی تھی بعد
اوراد سکے اور سکے حتمت اور شوکت اور سکے بہت بڑھ گئی لکن اس بادشاہ ہری کے
مارک مدحناں یہ قاعہ کی علی الدوام شہر عمارت کا ارادہ رکھتا تھا اور یہ قطعہ
براد سکے بصیف سی ہے ہر وقت بڑھتا رہتا ہے جو سعد در گین میں مدحناں ہے
رحیم تہوار حناں در گین مادہ کوستان سمد مڑ چو حلاں میں مرا میداں ہر اد کے
رمس مادہ القصہ شاہزادہ مذکور کے دفعہ بہانوں سی لڑا اور سکے دفعہ صلح کے
آخر الام او ہر شاہزادہ سلطان محمود کے مسلط ہوا اور قلعہ منادیاں کو فتح اور سکے
مدحناں کے سر کیا بعد ملک مدت کی ساڈان خود سی تلکٹ کہا کہ بادشاہ صاحب
قران کے مدحناں میں آیا بادشاہ نے اور سکے آنا بہت مارک شہر کیا اور شہر واکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابوسعید کا

و اکرام اوستی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور غایت اوسکے حال پر ۲۶۵
 کی وہ مدت تک ہر کام ہایوں کے رہا مگر مفید و ن فی اوسکو بھکا کر وہاں سی بھگا دیا
 اور ثانی الحال کو امیر سید مرید ارغون کو جو بگینا ہ تھا اوستی قتل کیا اور نواح ترندسی
 بقصد ملک خراسان کی چڑائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امرا اور سرداروں
 کے ساتھ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سیڑی اوستی شکست کھائے
 اور قصد بدخشان کا کیا آخر کو اس طرف کا جانا بھی مناسب نہ جان کر طرف کابل اور
 ہندوستان کی ارادہ آئینکا کیا اور حدود آب سندھ سی جانب کرمان کی گیا اوستی وقت
 ببر علی ولد علی شکر ترکمان ہی اوستی آ ملا اوستی شاہزادہ کو ملک عراق کی حوص کو
 امیر کبیر معقوب بیگ جو حاکم عراقن اور آذربایجان اور دیار بکر اور فارس کا تھا اور سی
 لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا وہاں سی شکست کھاکر قصد خراسان کا کیا
 جب بادشاہ صاحبقران کو یہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابوبکر سیستان سی
 قصد خراسان کا کرتا ہے بادشاہ بطور ایلغار بھی مرزا ابوبکر کے گیا شاہزادہ نے
 دلاہیت فراہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سنبردار کا کیا اور بادشاہ نے اوسکا
 تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تھا اوس منزل پر شام کو ڈیرہ بادشاہ کے
 لشکر کا ہوتا تھا اس طرح پر چار فرسخ تک اسیر آباد کے آگئی گیا ایک روز مخیز
 سنارہ آب جرجان پر اترے ہوئے تھی کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
 لشکر بادشاہ نے اوسکا احاطہ کر لیا ہواگ نہ سکے بہت آدمی آب جرجان میں
 گر کر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اودنکا جو بیر علی ترکمان اور بیر اوسکا
 بہائی تھا دونوں کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلو کر فرمایا کہ اسی بد بخت تم کیا چاہتی
 تھے اس رٹ کے خود پسند سی کہ اوسکو بھی مثل اپنی بد بخت تمنی کر دیا مگر یہ خبر
 نہیں کہ اب بھیب اور بخت تمہارا تمہارے متفاد نہیں رہا ہے اب اقبال تمہارا

بیان قوت ہونی سلطان صاحبقران کا

۲۶۶ مئی روگرداں ہو گیا ہی اور فوراً موح حکم وہ قتل کے لگئی اور بادشاہ زادہ ابوکر سارے
دن صحرائیں گشت کر رہا ہوا ہانگا ہانگا پیرا حب سام ہوئی گھوڑی کو وداع کر کے آب حاس
حراساں کی چلا رات کو راہ ہول گیا جہد عورتوں سی علی بیک راہ حراساں کی اوسسی دریا
کی حب حدیر در عدم بھیجا جید آدمیوں نے اسکو بھیجاں لیا کہ یہ مرا ابوکر ہی دہاں
اوں لوگوں لی اسکو طمع دکر اور دم اور فرسی روک لیا حب مادشاہ مراجعت کر کے
موس حدیں آیا مادشاہ راوی کو دہاں لجا کر حاضر کیا اوسسی بہ عجرسی عرص کی کہ کھکو قحط
اسی اہل اور اقوامیں رہی دوس مادشاہت ہیں جا قبا میرے میں قتل کر دیا دشاہ کی لمیں
یہ ارادہ اسکی قتل کا۔ تہا کمر سردلوں نے یہ قحط مادشاہ کو شایا قحط سے

ترا اید و بر دستش طعنه دادند که ما دوستانش سرحد اکس می دیگر خواهی
تو اب یک مردان می طعنه ارحان سرادر اکس می چایچه ۵۵ ستمی مری قتل کما گیا

بہان فوت ہوئی سلطان ابوالغازی حسین بہادر خان صاحب قرآن کا

اور بیٹھنا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسن کا بالائے شراک
 واضح ہو کہ تباہی میگاں اس مذاق سلطانی والا بحرِ جاں لے حب سلطانی علی مادہ
 اور اد کے والدہ کو قتل کیا اور مادرِ المہر کو صرف اولاد سلطانی سعید سی مخلصی دکر آپ
 مصرف ہو گیا اور وقت طمع ملک حواس کی سلطانی صاحبِ وراں والا بھاری سلطانی
 حسین بہادر خاں ہی دریاں ۱۱۹۱ سو گیارہ ہجری کی واسطی دفعہ تباہی میگاں
 اور امرار اور مکیہ کی موت تکرگروں شکوہ کے متوجہ مادرِ المہر کا ہوا اور مقام مانا اہی یہ
 حوامد عسسی ایک مقام ہی بھیجا آخر درستیہ سولویں دالچہ ۱۱۹۱ سو گیارہ ہجری
 میں بعدِ عرس آفات کی دھات یا ئی بعد چار روڑ کی عس سلطانی صاحبِ وراں کے
 ہر اب میں لای اور گنگد میں کہ اوسسی واسطی ایسی آب چلیا کر دوار کہا تھا مدوں کیا

بیان قوت ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا

۶۷ م قون کیا اوسنی اٹھیس برس کچھ اوپر سلطنت کی اور ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام
 سلطنت میں بیس روز مفلوج یعنی فالج زدہ رہا قوت سواری کی نزکھتا تھا اوسکو شوق
 فوج کی لڑائی کا اور کبوتر دن کا اور مرغون کے لڑائی کا بہت تھا جہاں جاتا ہوا اس کے
 کابکین کبوتر دن کی چلتے تھیں اور تخت روان پر سواری کرتا اس کے اولاد سی چودہ
 شخص ہیں وہ یہ ہیں — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہ دونو بادشاہ ہوئے
 — کبک مرزا — ابو الحسن مرزا — فریدون حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہ
 لوگ جنگ اوزبک میں ماری گئی — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
 مرزا — محمد حسین مرزا — ابو تراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
 — فرخ حسین مرزا — یہ بچی ایام حیات اپنی والدہ کے گھٹن قوت ہو گئی تھی لیکن بدیع
 مرزا — اور مظفر حسین مرزا بعد اپنی باپ کی ہر ات میں آئی اور شہرت تحت سلطنت پر
 دونو برابر بیٹی بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک کی خراسان میں اگر انسی
 لڑائی کی اور فتح پائی ۹۱۳ھ نسو تیرہ ہجری میں بدیع الزمان مرزا جانب قندھار کے
 چلا گیا پھر وہاں سی شرار تبریز میں نواب اسمعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اوس
 نواب نے اوسکو تبریز میں رہنے کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزیہ مقرر کر دیا
 وہ سات برس تک تبریز میں رہا ۹۱۳ھ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ نے
 درمیان ۹۱۳ھ نسو تیرہ ہجری کی رحلت کی — اور محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
 بسبب استداد شاہ اسمعیل کے حکومت استراباد کی کرتا رہا — اور تین برس چھ ماہ
 شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان ۹۱۹ھ نسو
 ہجری کی ابو مظفر شاہ اسمعیل بہادر خان نے لشکر کشی خراسان پر کی ہزار جمعہ چھیرویں
 شبان کو خراسان پر مستولی ہوا — اب اس مقام سی سبب اسکی کہ اور تارکچون
 ترحمہ ہو کر بہت حال چپ چکا ہی اس خاندان کا حال تمام کرتا ہوں — اور وہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۶۸ بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد کسی دہلی کے ہوئی حکمی اولاد میں سے ایک ہماری زمانہ میں
ابوالفضل سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نصیب دہلی کی بنیاد کا حال اس وقت
میں ہیں لکھا کہ ایک تاریخ معینہ انگریزی زمانہ سے ترجمہ اردو میں ہو کر مدرسہ دہلی میں
چھپ چکی ہے وہ کامیابی اب محکوموں بادشاہوں کے حال کی نگینہ کیجیہ صورت پیش

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات پانی ابوالفدا کی گذری
اور سوائی اوسکی اور بادشاہ مصر کے ۱۸۴۷ء عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

دانش ہو کہ ناصر احمد نے کرکسی دیار مصر پر حرج کر کی ایسی وظایف اور آمدنی محمول
کی اوسیر مقرر کر کی نہ دست ایسا کیا لگا افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کر دیا تھا
ص اوسنی دیکھا کہ خلق محشی ہی ہو گئی ارادہ کیا کہ اسے اپنی دلا بہت کرک کو برصیت کرنا چاہا
رعایا مصر نے اوسکی ستیت کا طع کر دیا دریاں ۱۸۴۵ء ہجری کی مقتول ہوا وہ دربار میں
حاکم ناصر اللہ سے مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسماعیل ابوالفدا بن ناصر محمد

صالح اسماعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسی میں برس و دہائی بادشاہت
کی بعد ازاں وہ بھی بفضا الہی موت ہوا اصلاح صفی فی اوسکے مرنے کا مرتبہ لکھا ہے
جسین یہ دو شعر ہیں

مصی الصالح المرحو واللاس والسادا ومن لم یزل یلقی المی بالمساغ
واملاک مصو کیف حالک بعدہ ادا عن امننا علیک نصلح

بیان بادشاہان ترکستان کا

یہ بادشاہ درمیان چوتھی ربیع الاول ۸۴۶ھ سات سو چالیس ہجری کی خلافت حاکم
۲۴۹ ہمارے مین فوت ہوا

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سی تمام رعایا بہ نسبت اوراد کے بیانیوں کی زیادہ خوش تھے اس لیے اس کی
زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول میں وہ تخت نشین ہوا ابن بابہ
نے اس کی حقین شکر کی میں از انجملہ یہ دو شعر میں سے

جبین سلطاننا المرحی
یا ہماجیۃ الدھر اذ تبدی

مبادلت الطالع البدیع
ھل دل شعبان فی ربیع

اوسنی جب یہ خصلتی رعایا میں رشتی اور برائی کرنی شروع کی اس لیے ایک برس ایک مہینے
پندرہ روز بادشاہ کرکی غایب ہو گیا پھر اس کا تپانہ ملا ۸۴۷ھ سات سو ستائیس ہجری
میں وہ گم ہوا تھا درمیان خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بعد اپنی بیانی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ منکبر اور ظالم تھا رعایا میں اس کی
مثال ایک بہتری سی دی حاجی اس کے صحبت میں نکال دیا حاجی لوگ رستے او باشتون کو
اپنی پاس بٹھلانا اور علماء سی پر ہنیر کرنا اس لیے ایک برس آٹھ مہینے شش روز او مٹی ماہر شاہ
کی کیونکہ بعد اس مدت کی اس کو بادشاہت سی رعایا نے برطرف کر کی پکڑے کی طرح
زمین پر ڈال کر ذبح کیا وہ بارہویں رمضان ۸۴۸ھ سات سو اٹھتالیس ہجری میں قبول ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

باجن بادشاہ بن کرستان کا

۲۷ ماحر جس پہ مادشاہ وایم الحمر اور مدتہ سر آدمی ہاتھیں برس او کو سلطنت نصیب ہوئے
 ہی پر سرور دل کیا گیا لیکن بعد مدت کی یہ سلطنت ملی بعد ازاں قسول ہوا اسی لی ایک
 جامع مسجد درساں رسمہ کے ٹری مانی ہے اوسنی کس برس چار مہی جیدر و سلطنت
 کی حماد الادل ۱۲۸۵ سال سو ماسٹہ ہجری میں مقتول ہوا اول ایام میں خلافت معتقد
 مائہ ابن سنگی کے تھی

ملک صالح ولدنا صر محمد

صالح بعد ای ہائے ماحر جس کے مقتول ہوئی کی تخت تیں ہوا بعد قس رس اٹھ مہی کے
 او کو ہی رعایا بی سرور دل کیا اسکے زمانہ میں وزیر کو بہت دخل کار و بار سلطنت میں
 ہوا وہ دریاں ۵۵۲ سال سو یکس ہجری کے اد ایل ایام حدت معتقد میں محمول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولدنا صر محمد

منصور محمد بعد ای ہائے مسوق الدکر ارض طیبہ کا مادشاہ ہوا اوسنی دور میں
 مہی اپنی لیاقت اور نیک رویہ سی گدار سے بعد ازاں وہی معزول ہو کر قلعہ الجمل میں
 مقعد ہوا اوس فیہ میں دریاں ۱۲۸۵ سال سو ایک ہجری کے وقت ہوا اوسکی ولایت
 ایام خلافت معتقد میں توکل ہے

ملک شرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد

اشرف شعبان ٹراسچی اور نامور اور کریم مادشاہ گذرا ہی وہ پڑستی ع اور استوار تھا
 علما کی بہت قدر کرنا اور خلاف شرع کچھ کہی مگر تا سجدہ برس دہ مہی جیدر دور
 اوسی خلافت کی پانچویں ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۵ سال ہجری میں درساں ایام خلافت توکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

توکل بن منصور کی مقتول ہوا

۲۷۱

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوچین بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینی اوسنے سلطنت کی بعد ازان
دسویں صفر ستھ سیات سوتریسی بحری مین در میان ایام خلافت توکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کیدہ بر فوق نی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایا سی مندرج
کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پیر بادشاہت بہت لی ان دو نو مین بہت لر ا بیان ہو مین
اوسنی اس عہدہ سی دست برداری کی وہ دورہ خلافت توکل کا تھا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سی سلطنت کی مگر بعد اس عیش عشرت کی رنج بہت اٹھایا سولہ
برس چار مہینی پندرہ روز اوسنی سلطنت کی پیر ماہ شوال ستھ آٹھ سو ایک بحری مین
ایام خلافت توکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابوالسعادت بن برقوق

ناصر فرج جب تحت پر بیٹھا اسکی ایام حکومت مین رعیت نی بہت نقصان در تکلیف
اٹھای کیونکہ تیمور لنگ نی اسکے عہد مین اگر بہت مالی رعایا کا ٹوٹا اذر عورتون کو کپڑا لیا
اور مردون کو قتل کیا ناصر مذکور ہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکھا کہ مقابلہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۱۲۷۲ اسی کرنی کی طاقت نہیں لاجپارہہ کرایہ ملا کی طرف بہاگ آیا — مقررہ ساتوہ

سے ماحرہ کور کے حقیقی شکر کبی ہیں جس کے یہہ درہی ہیں سے

معی الطاهر السلطان اکرمالت الی وہ یرقی الی الحمد للہ فی الدوح

وقا لو استقامی مدد لعدوہ لما کد بہم دلی وما ساسوی العج

حب اس کے نام سلطنت میں بہت قس اور مسادریا ہوئی اور وقت اسی آیت

حکومت سی ایسی تیں معرول کیا لیکن پیر بادشاہ ہوا ویس سات برس کی اسی حکومت

کی دمشق میں درمیاں گیارہویں صفر ۸۷۱ھ آٹھ سویدہ ہجری کی امام ستیں ماٹھہ بن

مترکل میں مقتول ہوا

ملک منصور عبد الغریر بن برفوق

منصور عبد الغریر بن برفوق کے حاکم ہوا وہی اسکا اور کاندھل و سب اچھی طرح ہوئے نہیا یا ہوا

کراہ کے پہاڑی نے آکر سب حیت اسکی مترق کر دی اور اسکو اسکندریہ کی طرف لگا لیا

اسی سائے اسکو درمیاں ۸۷۱ھ آٹھ سویدہ ہجری کے قتل کیا یہ وہ سال ہی جس میں خلیفہ

مترکل والی مصرفت ہوا تھا

ملک موید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابو النصر شیخ محمودی بنی مستیں عباسی کی خلیفہ ہوا اسنے آٹھ برس یا سب ہی سلطنت کی

درمیاں ۸۷۲ھ آٹھ سویدہ ہجری کی قس ہوا اول امام میں معصد بن مترکل عباسی

مصر کا خلیفہ تھا

ملک مظفر احمد ابو السعادت ابن الموید

مظفر احمد کی دورس کی عمر ہی حب بادشاہ ہوا اسنے اسکا دریر سی مظفر انور ریاست کا

بیان بادشاہان ترکستان کا

امور ریاست کا نید و نسبت رکھتا تھا اوسنی سات مہینی چند روز سلطنت کی اسی سال میں ۲۷۳
اوسکا ذکر جاتا رہا

ملک ظاہر طہر ابو الفتح

ظاہر طہر کی لہرو نہی چونکہ جاری تھی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علماء و فضلاء کا رہتا
اسلئے وہ مستقل ہو کر بادشاہت کرنے لگا اوسنی تیرا نوین دن بادشاہت سے کہے
بعد ازان پانچویں ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن طہر

صالح محمد حالت بلوغ میں بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینی دور در بادشاہت کو گزارا
وہ بھی مغرور ہوا بیماری طاعون مینی و بامیں مبتلا ہو کر ۸۲۵ھ آٹھ سو پچیس ہجری میں
فوت ہوا اولن ایام میں معتقد کی خلافت تھی

ملک شہر ف ابو نصر ربیبی الدقماقی

شہر ف ابو نصر اچھی چلنوں پر چلا یہ بڑے بادشاہ بن گندراہنے قرآن شریف
سنی کا اوسکو بہت شوق تھا اور رمضان وغیرہ میں روزہ دار رہتا یہی تمام سال
روزہ سی رکھتا اوسکی ایام حکومت میں خبریرہ قبرس فتح ہوا سنہ ۸۱۶ھ چند روز
اوسنی حکومت کی ۸۱۷ھ آٹھ سو اکیس میں درمیان خلافت معتقد کی فوت ہوا

ملک عبد الغزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف

عبد الغزیز ابو المحاسن بسبب سعادت بخت کی تخت پر بیٹھا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان کرستان کا

۶۷۴ء سلطنت نصیب ہوئی سرحدوں پر کرا اسکندریہ میں جا کر دارالخلافہ کی دوسری تیار ہو گئی
۱۱۷۵ء سو جو اسیں بحری میں دریاں ایام معصود کی حلقہ اور سکے سیت سی ہوا تھا

ملک ظاہر ابو سعید علی حقیق علائی ان سال

ظاہر ابو سعید اور سکے عدت تحت لٹس ہوا یہ ٹرا سچی تھا میموں پر حصال اور اکرام کرتا اور قہر
مخاحوں کے حاجتیں پوری کرتا ساڑا جو وہ رس سلطنت کر کے وہ ہی راسی ملک لگا
کا ہوا (۳) صفر ۵۷۵ء اٹھ سو ستادوں بحری میں خوب ہوا اور علامت معصود کے
اور تمام علامت مستلکی میں سو کل کے اور اکثر علامتہ قائم مامراشد میں سو کل کی اسی دیکھی تھی

ملک المنصور عثمان ابو السوادت ولد ابو سعید

منصور عثمان بی چالیس روز ماد تاسمت کی ہمداراں اور اسکی حکومت سی ہی حلقہ ہوا
اسکندریہ میں آ رہا تھا اور سخائی خوب ہوا

ملک شرف ابو نصر انبان علائی ماصری

شرف ابو نصر نے ماد تہا ہو کر خوب حیاں اور آئی اور سکے یاس ایک نوڈی بہت
حوصلہ و تہا سیکہ تھے اور سکو چار کرتا تھا خلی کسی کے یہ ماد سادہ رہتا تھا
سچی بہت ٹرا تھا اور ماد و دانی محض ہوئی سکے عطا میں اسی کم ہوئی ہیں اور سکو لکھا
یہ ہوا کچھ نہ آتا تھا اٹھ ہنس وہ جہی چہ روز اسی حلافہ کی کیو کہ (۱۵) نیر و
حداد الاول ۶۷۵ء کو وہ موت ہو گیا وہ دریاں علامتہ مستلکی ہوا تھو کل کی ہوا

ملک معتمد احمد ابو الفتح والا شرف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

مؤید احمد کی باب تہی ایام حیات میں اوسکو ولی عہد کر دیا تھا اوسنی بی اپنی باب کی بعد ۲۷۵
 اوسکی اچھی طرح پر پروردی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان مصر نہ کورہ بالا سی
 نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بھی تھا اور رہ رئیس بھی تھا انتظام ملک اور تہ فیئرل
 اور تہ بیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آتے تھی مگر افسوس کہ زمانہ راغبار
 اوسکے ساتھ بدی کی زمانہ نے مساعت نہ کی پانچ مہینی چار روز کے بعد بہت رنج
 و الم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا بدل نہ بکست رنج ہو گیا آخر کار لوگوں نے اوسکا
 بھی خلع کیا دشوین رمضان ۸۶۵ھ آٹھ سو پینہ ہجری میں اوسکی سلطنت سی خلع ہوا تھا

ملک طاہر ابو سعید خوش قدم ناصر صری مؤید می

طاہر ابو سعید کو علم وزارت تران شریف کا بھی کچھ کچھ آتا تھا بسبب سادت بخت
 کے اوسکو تحت ملا لیکن طامع بہت تھا اوسین حضایل نیک اور محاسن محمودہ بہت
 تھے چہ برس پانچ مہینی سلطنت کر کی دشوین ربیع الاول ۸۶۲ھ سات بیاسی ہجری میں
 درمیان خلافت مستجد کے فوت ہوا

ملک طاہر ابو سعید بلبی علی

جس روز کہ طاہر ابو سعید نے وفات پائی اوسی روز یہ طاہر ابو سعید علی تخت نشین
 ہوا مگر اوسکو سلطنت میں کچھ دخل سوائی نام بادشاہت کی نہ تھا پچاس روز وہ رہے
 چین اورا کر جلد ہی مغرول ہو کر اسکندریہ میں مقیم ہوا اوسجاے وفات پائی

ملک طاہر ابو سعید قمر نیا

طاہر ابو سعید قمر نیانی بادشاہ ہو کر رعیت پروری اور عدل و داد گستری کی یہ نیک

بان بادشاہان ترکستان کا

۲۰۶ حاکم ہانگراؤسکو تعزیمیاط کے معاملہ کی واسطی ریشیاں سلطنت لی اما دکیا تھا
حب اسکندریہ پر پہنچا داسی رحل کو میک کہہ کر حد کے دربار میں حاضر ہوا اوسے
دو مہینے مادتا بہت کی کچھہ ہی دیا کے عیش و آرام مثل مادتا ہاں سابق کی دیکھی رہا

ملک ناصر ابونصر فاینبائے طہر سے

اتر ابونصر فاینبائی نے مادساہ ہو کر رعایا کو میک حاکمیت اور جس نظام سی خوش
کیا یہ بادشاہ اچھا مستقیم اور میک گذرا ہی رہا حلیل القہ مادتا تھا ایسی اساحسی
اوسے مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدیں اوسنی صوبہ سوائیں آتیں ۲۹ برس
اور عریب چہرہ چہی کے اوسے مادتا بہت کی مورخ لکھتی ہیں کہ اوسے کوئی ظلم یا بی امانی
ہیں ہوئے اسی مدت تک مصر کی مادسا بہت کرتا رہا یہاں ہی موت سی پروردہ شدہ
ماہ دیقہ ۹۱۰ سو ایک ہجری میں وت ہوا اوسے خلافت مستحکم کے بعد اکبر ایمان
مستقل عبد العزیز کے دیکھی

ملک ناصر محمد ابوالسعادات ولد فاینبائے

ناصر محمد اسی باب کے والی حکومت ہوا لیکن حادثات زمانہ سے مدت ادکی مدتی
دے دودودہ وہ مری ہوا لیکن پہلی دودودہ مادتاہ جو لے کی مودل ہو گیا تھا اسکو
کیوں کی صحت بہاتی نہ اشتراک اور میک آدمی کے صحت پر کیوں کو سرف دیتا تھا
اسی واسطی بہ اشتراک کے حق میں کسی شاعر نے بہت اچھا کہا ہے

آرامی رس سلطنت کر کی (۲۵) ریح ۹۱۰ میں مدیاں خلافت متمک ہیوت
کے خوب ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا ملک شرف قانصوہ غلام قاینبائے کا

اشرف قانصوہ ایک سردار سرداران لشکر سی تھا درمیان حکومت ماحرکی وہ مستولی ہوا اور
اخبار اور حال کی نوشتہ گم ہو گئی اسی نے اس کی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچھ دوسرے گزرا

ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ مامونا صر کا

ظاہر ابو سعید قانصوہ جب بادشاہ ہوا اور اسکے فراج میں عیش و آرام اور صفائی اور
چین سما گئی تھی یہاں تک کہ لشکر کی اوسپر حبس ہو گیا وہ کہیں چھپ گیا اس کے ایک
برس آٹھ مہینی اوسنی ہی سلطنت کر لی پھر فوت ہوا درمیان خلافت مستمک سابق
کے وہ موجود تھا

ملک شرف حبسلاط

اشرف حبسلاط بعد ازاں تخت نشین ہوا اوسنی سلطنت سی بہت نفع اٹھایا مگر اوس
کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمک میں موجود تھا

ملک عادل سیف الدین طومان بای

عادل سیف الدین طومان بای کا اب دورہ چمکا اوسنی بڑا رتبہ اقبال کا پایا تھا
مگر افسوس کہ چار ہی مہینی سلطنت کی تھی کہ قتل ہوا خلافت مستمک میں یہ حادثہ گزرا

ملک شرف ابو انصر قانصوہ غوری

اشرف ابو انصر قانصوہ مذکور بڑا صاحب مروت اور فتوت تھا وہ برا شجاع اور
مہیب اور قوی اور طاقتور تھا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تھا کہ اوسکی حقین بہ

بیان بادشاہان مصر کا

۱۷۸۸ء کہہ سکیں کہ تمام حاکمین و ظالمین سی راہ دہشت دل آدمی تھا اور سکو ظلم اور جور کے بہت حدی اور حرص تھا اس لئے ایک منہیں کے تمام بلاد میں صاوا در ظلم کر رہا تھا اور بہت خلق اللہ کو ایدایحیاتی تھا کیونکہ جب مادشاہ ظلم کا خواہش مدہو تو عالم غیرہ پہلے کریں گی جب اسکی سلطنت کو میدرہ برس اور نو مہیسی جید روز ہو چکی اور سوقت سلطان سلیم لی اوسیر جڑائی کی اور اس ظلم کا عوص ہی حوب یکہا یا نگر اور شکا حال معلوم ہوا کہ کہاں گیا وہ ۹۲۲ھ یوسو مائیں بحری میں گم ہوا تھا اولیام میں متلاش کر کے

ملک امیر طومان بائی بہتجا غوری کا

مدہ اسکی گم سہلی کی کائی اپنی ججائی کسرف طوماں مائی قائم مقام ہوا اور سکو ہی سلطان سلم لی قتل کر کے محس ملا دیر ایما قصہ کر لیا یہ شخص آخر حادثاں دولت کر گس کا تھا کہ ایک درع دولت ترکتاں کی گذرے ہیں اور سوقت سی مصر حادثاں عثمانیہ کی در حکم ہوا حکما حال آگے کہتا ہوں

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس عاذاں کا مادشاہ عثمانی ملک عاریں اس ارطغرل گذرا ہی اوسسی مروسہ کو فتح کیا اور صحت اسکی در میان ۶۹۹ھ مدہ سونا میں بحری کے ہوئی اور سکی راہیں مری آدہ مالی اور شیخ عاتق باستان شیخ مخلص ماما یہ عالم تھے اس مادشاہ نے دماں ترکی میں ایک کتاب ہی نظم میں نصیف کی ہے اس مادشاہ کی سائنس برس مادساہت کی درماں ۷۲۶ھ بحری کے فوب ہوا

سلطان اورخان

میان بادشاہان مصر کا

اوسکی بعد بیٹا اوسکا سلطان اور خان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت خلافت درمیان ۷۲۶ ۷۹
سات سو چھپیس ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ میں مولوی علار الدین اسود — اور داؤد
قیصری — اور محسن قیصری — اور شیخ قارہ احمد قدس سرہ یہ عالم مشہور تھے
اس بادشاہ نے پچیس برس بادشاہت کی ۷۶۱ ۷۸۱ سات سو اسیبہ ہجری میں فوت ہوا

مراد اول

عبدالزان اوسکا بیٹا مراد اول ابن سلطان اور خان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت سلطنت
درمیان ۷۶۱ ۷۸۱ سات سو اسیبہ ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ میں جمال الدین محمد
انسراہی — اور شیخ حاجی یکتا شن قدس سرہ ہماڑی خاندان شریف کی فاضل گذری
ہیں اوسنی تینیس برس سلطنت کی ۷۹۱ ۸۱۱ سات سو اکیانوین ہجری میں فوت ہوا

بایزید اول

اوسکو ملبرم بھی کہتی ہیں وہ بیٹا مراد اول کا تھا درمیان ۷۹۱ ۸۱۱ سات سو اکیانوین ہجری
کی اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ میں مولوی شمس الدین محمد عقاری اور دونو
بیٹی اوسکی بیٹی محمد شاہ اور یوسف ہالی — اور شیخ ابوالخیر محمد جزی — اور حافظ الدین
محمد رازی صاحب الفتاوی — اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس — اور
مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماوند اور مولی عبد اللطیف بن ملک — اور
مولی حسن بابٹا بن مولی علار الدین اسود شارح مراجع الارواح کا اور مصنف افتتاح
کا — اور مولی حاج بابٹا مصنف کتاب الشفا فی الطب کا — اور شیخ امیر
سلطان — اور شیخ حاج بیرام — اور شیخ قطب الدین ارنیقی — اور شیخ عبد الرحمن
بسطامی یہ فاضل و عابد و زاہد گذرے ہیں اوسنے پچیس برس سلطنت کی ۸۱۶ ۸۳۶ سات سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸ سوئہ ہجری میں فوت ہوا محمد

اوس کے بعد محمد اول کی سیت درمیاں ۱۶۰۰ھ آٹھ سو سولہ ہجری کی پہلی سید سلطان محمد اول
— امیرید اول کا بیٹا ہی وہ درمیاں راہ مرزا تاجہ رح کے مودود ہوا اور اوسکی راہ
میں مولانا مرزا الدس حیدر علامہ تھتارالی کا تاجہ رح — اور محمد الدین علی — اور مولی یعقوب
اصر — اور مولی مرزا یعقوب یہ عالم گزری ہیں اوسے نو برس سلطنت کی ۲۵۰۰ھ آٹھ سو
یچیس ہجری میں فوت ہوا

مراد نامی

مراد نامی اس سلطان محمد بعد مرے ایسی مایہ کی درمیاں ۲۵۰۰ھ آٹھ سو چیس ہجری کی تحت
خلافت یرٹھیا اوس کے وقت کی حاصل یہ گزری ہیں — مولی کورانی — قح الدردانی
— مولی نجی الدین کا مچی — مولی سراج الدین محمد بن عمر علی اوسے کئی حاشیہ مترج
توسط یر لکھی ہیں حو کہ ایک مترج کا یہ کے مشہور ہیں — مولی شرف الدین س کمال
قصری — مولی سید احمد قریمی — مولی سیدی علی العجمی اسی ایک حاشیہ میر ترلف
کی حاشیہ یر حو قطعی سرح شمسہ ربی درساں منطق کے لکھا ہے — اور علامہ الدین
قوج حصاری — اور شیخ محمد د آق بی — اور شیخ ان کا مت مصنف محمدیہ کا
اوسے سس برس ماد تاجہ بہت کی درمیاں ۵۵۰۰ھ آٹھ سو چیس ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

یہ اوسکا بیٹا ہی محمد ثانی اس مراد نامی درمیاں ۵۵۰۰ھ آٹھ سو چیس ہجری کے تحت یر
ٹھیا اوسے مشہر قسطیطہ فتح کیا اوسکی راہ میں امرا ال مرزا حاد ال میوری اسی
سلطنت کرتا تھا یہ علامہ اوس کے راہ میں گزری ہیں — مولی علی قوتی — مولی علی
طوسی — مولی محمد س مرزا مشہور سام ملا حصر — مولی حاجہ راہ — مولی

بیان بادشاہان مصر کا

نحیب زادہ — مولی شمس الدین خیالی — مولی مصلح الدین قسطلانی — مولی فضل ۲۸۱
 زادہ — مولی شمس الدین احمد مشہور بنام دیکفور — مولی ملا مصنفک — مولی حاج بابا
 — مولانا سنان باشا اور دونو بہائی او کے یعنی یعقوب باشا — اور احمد
 باشا اور مولانا علی جلی بن یوسف بن مولی انصاری اور مولی حسن جلی بن محمد شاہ
 بن مولی قاری اسواران علماء کے جو شاہیخ او سکی زمانہ میں تھے وہ یہ ہیں شیخ
 آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علاء الدین خلوتی خلفا رسید یحییٰ سی اور او کے
 خلفا میں سی شیخ عبداللہ مشہور ہی اسنی کہتیں برس بادشاہت کی ۸۶۱ھ آٹھ سو
 چھاسی ہجری میں فوت ہوا

بایزید ثانی

بایزید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بقرہ کا ہی وہ بود ذات
 اپنی بامعینت کے درمیان ۸۸۶ھ آٹھ سو چھاسی ہجری کی تخت پر بیٹھا او سکی زمانہ میں یہ
 لوگ فاضل گذرے — مولی لطفی توقانی — مولی ادریس بدلیسی — حکیم محمد شاہ
 قزوینی — مولی محمد بن حاج حسن — مولانا عبدالرحمن ابن علی بن مہید — مولی انجی
 یوسف — مولی یوسف مشہور قاضی بغداد کا جستی پہنچ البلاغہ تصنیف کے ہی اور
 مولی یعقوب بن سیدی علی شارح الشرحہ کا — اور او کے وقت میں شاہیخ بہ گذری
 ہیں — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد تجاری فزوق نقشبند بہ میں کا —
 اور شیخ بسبیل افندی — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اسنی قیس برس
 بادشاہت کی ۹۱۸ھ نو سو اٹھارہ ہجری میں فوت ہوا

سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی

او کے بعد سلیم اول بن بایزید بادشاہ ہوا یہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادت مند تھا اور منکو

بمان با دوشان مصرکا

۲۶۶ء بطور ورتہ اسکی امارہ واحد اوسی پہنچی۔ اوسی ملک مصر اور تمام مستح کیا اور باقی بلاد اسلام رستولی ہو گیا جو لوگ اسکی مخالف ہی اوکو اوسسی ستر اور افسی دی اور ملوک اور سلاطین اطراف کو معلوم کیا اور سر آٹھ مہینے سلطنت کر کے درمیان ۹۲۶ء کو جسٹیس بحری کے قوت ہوا وہ آخر خلافت مستح میں تھا اوسسی مصر پر چار برس حکومت کی دیا مصر یہ براد اسکی طرف سے امیر الامراء جبرک ماست کرتا تھا ۹۱۸ء کو سوار ٹہا وہ بحری میں اسکی سعیت خلافت ہوئی اس کے زمانہ میں یہ عالم گذرے ہیں۔ مولانا علی حلوی حمالی۔ مولی شہور اس کمال وریر۔ مولی محمد سادہ حلوی انصاری اور ہائی ادسکا محی الدین حلوی انصاری اور محمد بن حطیب قاسم مصف روضہ کا اور شیخ محمد شہور شیخ راوہ محسنی تفسیر صباوی کا حسی ایک شرح قصیدہ رودہ کے ہی لکھی ہے

سلمان ثنائی بن سلیم

پہرہ کے بعد ٹٹا اور اسکا سلطان سلیمان تانفی میں سلیم حلوہ آرائی تحت سلطنت ہوا پھر شخص
شرع اور احکام خدا کا تھا اور کسی چار دہت کے ہیں وہ واقع میں سلیمان اس زمانہ کا
گدرا ہے ایسی خاندان کے سلاطین یہاں سے ٹٹا احساں کیا تھا چنانچہ یہی باعث اسکی
فتوح کا تھا کہ جہاں جاتا تھا وہ ملک فتح کرتا تھا اگرچہ جو بریری بھی کرتا تھا لیکن دین
کی حمایت میں سامعی رہا اور اسکو یہ دستور تھا کہ دین محمدی کو ستیوج ہو اور کسی ایسی
رس حکومت کی اور کسی رعایت سی ملے اور ستیوج کو بہت رنج ہوا تھا چنانچہ شہزادے
اور کسی مرتبہ ہر طرح سے کہی ہیں لہذا حکم ایک مصلیٰ الوحدہ مفسر ورائے شریف نے اسکا
مرتبہ لکھا ہے جسکا اول شعر یہ ہے

اصوف صاعقة ام نوحه الصور
بہ دستر ہے ادسی مصید کے ہن

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نعی سلیمان الزمان ومن قضت او امره فی کل مامور ۲۸۳

ومن ومن ملاء الدنیا مہابتہ وسفہات کل جبار و تیمور

یہ بادشاہ درمیان ایک جہاد کی تیرہویں صفر ۹۴۴ ہجری کو فوت ہوا وہ تاریخ تیسویں

ماہ اگست ۱۵۶۶ عیسوی کی تھی اس کی زمانہ میں یہ لوگ فاضل گزری میں مولیٰ سعدی

جللی — مولیٰ محمد مشہور جو بی زادہ — مولیٰ محمود ابو السعود — مولیٰ بستان جللی

— مولیٰ چلی — مولانا محمد مشہور طاش کبری زادہ — شیخ ابراہیم خلیفہ مصنف

ملغی الابحر کا اور شاہ یہ تھی شیخ محمود چلی نقشبندی شیخ مرزا خلیفہ خلوتہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تھا وہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ ہوا

وہ حلم اور بردبار آدمی تھا اوسنی بھی مثل اپنی والد کی طریقہ جہاد کا جاری رکھا اور شہرین

کے فتح کرنی میں کوشش کرتا رہا اس کے شان و شوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے ہر ملک

میں اور عربین سب اس کے مطیع ہو گئے تھے آٹھ مئی ۱۵۲۰ شعبان ۹۸۲ نو سو بیاسی ہجری

میں مطابق تیرہویں دسمبر ۱۵۲۷ استرہ سو چون عیسوی میں فوت ہوا اسی سال میں

نوان کروس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تھا اوسنے آٹھ برس ایک مہینی سلطنت کی

جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تھا درمیان ۹۴۴ نو سو چوہتر ہجری کے اس کی بیعت ہوئی

تھی اس کی زمانہ کی علماء یہ تھے مولیٰ حامد چلی — مولیٰ عبد الکریم زادہ — مولیٰ

قاضی زادہ — مولانا علی چلی مشہور غیاثی زادہ — مولانا شاہ چلی — ان سب

علماء میں سب بڑا عالم محمد چلی بن حاجی حسن تھا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بان بادشاہان مصر کا

۲۸۷ سلطان مراد سدوقاٹ ایسی والدہ سلیم کی مادشاہ ہوا اسکے پاس سکرہت تھا اسلئے اوسے بہت شہرت فتح کئی خصوصاً تبریز اوسے فتح کی اور روالی اور تمام بلاد اور بھا کی اور سردان اوسکی زیر حکومت ہو گئی تھی ۹۸۲ھ کو سویا سی بھری میں اوسکی بہت خلافت ہوئی یہی مادشاہ محمد حدادہ س ساہ طہاسیب سی لڑا تھا بعد فتح یاسلے کے اوسے اوسکی ملک کو حراب ویراں کیا اور سب محبت اوسکے متفرق کر ڈالی اوسکی رہائی مولی محمد س حوی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد علی کو لے کر روم کا قاضی تھا۔ اور علامہ دکر یا اوسدی س سرزم شہور حاصل تھی کہیں برس اس بادشاہ نے حکومت کی چھٹی تاریخ حاد الاول ۱۰۰۰ھ ہجری میں مطابق ۱۵۹۵ء یدرہ سویجا نویں عیسوی میں فوت ہوا تیسری ہجری کی قیام ایام حکومت اور اوئل سری جو تھی بادشاہ کی مراد ایام حکومت اوسے دیکھی تھی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد مراد ایسی والد مراد کی سدوقاٹ کی ۱۵۹۵ء یدرہ سویجا نویں عیسوی میں تخت تیں ہوا اور اس اوسے حکومت کی مداراں ایسی ہوں کو اس شخص نے قتل کر کے یردہ احقائیں اسی ردیوستی اختیار کی کہ پر صورت کسیکو نہ دکھائی اٹھارویں رح ۱۰۰۰ھ ہجری میں مطابق مامیویں ۱۵۹۵ء عیسوی میں وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد س محمد بہت ملک تخت مادشاہ ہوا حارویں کو اوسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا اور حتی درر سرکش اور ضرور اور مصلحت تھی اوسکو قتل کیا بہتہ خشک وہ مادشاہ رہا میں ستر نفس کے نیا کی تعمیر اور مرمت کرتا رہا یہاں تک کہ سولہویں دی قندہ ۱۰۲۱ھ ہجری میں مطابق ۱۶۱۵ء سوہبہ سی سترہ عیسوی کو فوت ہوا یرہ برس اسی حکومت مصطفیٰ برابر اور احمد کور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفیٰ بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اور سنی بڑی چین دار ام ۲۸۵
سی سلطنت کی اور عیش میں لیا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اسکے اسکا
بہائی عثمان بن احمد اسکے مقابلہ کے واسطی اوٹھا اور سنی برا تہلکہ اسکی سلطنت میں ڈال دیا
اسکے رعایائی اسکی بہت سی خلع کیا اور سنی دور برس سلطنت کی درودہ تخت پر اس عرصہ میں
بیہا یہ خلع ثانی پندرہویں ذی قعدہ ۱۰۳۲ھ ہجری کو مطابق دسویں ستمبر ۱۶۲۳ء عیسوی ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہائی مصطفیٰ مذکور کا تھا یہ در بیان ایام حکومت اپنی چچا کی اسکو تخت پر
اونار کر آپ حکومت کرنی لگا تھا اون ایام میں یہ لڑکا بالغ تھا مگر اور سنی خلائق کی ساتھ
نیک سلوک اور انتظام کی باتیں برتیں کہ سب لوگ متعجب تھے وہ محبت عالی اور بلند رتبہ
رکھتا تھا مگر اسکے وقت میں فتنی اور فساد بہت ہوئی ہیں یہاں تک کہ اونہیں دین
وہ شہید ہوا اسکی مرنی سی رعیت کو بہت رنج لاق ہوا تھا اور سنی چار برس چار مہینی
سلطنت کی آٹھویں رجب ۱۰۳۱ھ ہجری میں مطابق انیسویں مئی ۱۶۲۲ء عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت و داد میر مغز دل کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹھا اور بغداد کا
اوسے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہاں تک کہ آخر کو اسپر غالب آیا اسکو شراب خواری کے
بہت پرس اور حرص تھی رات دن شراب کی نشہ میں چڑھتا تھا اس کثرت شراب
خواری کی سبب ایک بیماری میں مبتلا ہو کر پندرہویں شوال ۱۰۲۹ھ ہجری مطابق ساتویں
فردی ۱۶۲۲ء عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سی نکھر کر تخت پر

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۶ شہزادہ اسی طرح رعایت حال رعیت پرست کی اور مثل ایسی امداد کی جہاد میں مصروف رہا۔
 مگر آخر کو جب وہ بھی خلاف دستر ماقیم عمل میں لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہری گا
 اور وقت امرار کیا رد دولت تھا۔ لے اور کو سرور کیا یہ قتل کر ڈالا دس برس اسی
 حکومت کی اٹھارہویں رح ۱۵۹ ہجری مطابق اٹھائیسویں ولای ۱۶۲۹ عیسوی کی

مقول ہوا محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی مکت پر رونق اچھڑا ہوا صغر سنی تھا مگر اس کے
 میتانی سنی رشتہ سعادت کی ماسدہ تھی اس کے بہت شہر مسیح کے اور اکثر قلعہ دار اس کے
 کی ررحکم ایسی کر کے ونگیوں کی جہیں نے بعد اران ہو ویس میں مشغول ہو کر یہ دور بادور
 حکومت اسی حاکم ملا می سب جس مآرام اسکا مدلی رنج ہو گیا نصار اس کے
 مقویت پکارا سیر فتح مائی اس کے لشکریوں نے اسی آوردہ ہو کر اس کو بہت طاقت
 کی آحرکار اس کو مکت پر سی اوتار دیا اسی اٹیس برس حکومت کی سب برس
 حی کر راہ ملک تھا کی ملی کی ماہ عماد الاول ۱۱۰۴ ہجری مطابق حوری ۱۶۸۷ عیسوی
 میں وفات پائے

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیم بن ابراہیم جب تک نشین ہوا اس کو شوق تعمیر مکانات اور سامان کا بہت تھا
 اس کی ایام حکومت میں بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئے یہاں تک کہ نصاری نے یہی
 مسلمانوں کے شہروں کی غلبہ کی اس کی دریر کو بر علی مصطفیٰ بن ونگیوں کا ظاہر
 کر کے اس کو شکست دی اور ماد ستاہہ مگور اس امر کا کچھ ہی خیال نہ تھا کیونکہ وہ
 ایسی راہ ہی یرہ جلتا ہوا تیس برس وہ ہی ماد سب کر کے چھ سو بیس ماہ رمضان
 ۱۱۰۶ ہجری مطابق عیسوی ۱۶۹۱ عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا احمد ثانی بن ابراہیم

۲۸۷

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور داد گستری کر کے
تہلکہ لوگوں ہی دلوں سی رنج کیا اسیکی ایام سلطنت میں کو بر و علی وزیر مذکور جو فرنگیوں سے
لڑتا ہوا فوت ہوا اوس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد ازاں گیا روین حماد الاخر
۱۱۰۶ھ گیا رہ سو چہ ہجری مطابق ستائیسویں جنوری ۱۶۹۵ھ سو بہ سی پچانوین عیسوی
کو فوت ہوا

مصطفیٰ ثانی بن محمد

سلطان مصطفیٰ بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہر دن کی حاکمونی سی تحفہ دتی یف
لین دین کی رسم پیدا کی تھی لیکن اوسکی ایام حکومت میں ہی بہت فساد ہوئی اور لشکر کو
نے ہی اوسکا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اوسکو تخت پرسی اوتا رہا اور مفتی کبیر کو مقتول
کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد مغرول ہوئی کی وہ ہی ۱۱۶ھ گیا سو سو بہ
ہجری میں مطابق ۱۱۳ھ استرہ سو تین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث بن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنوں کو چن چن کر قتل کیا
اور فرنگیوں سی اوسنی سازش کر لی تھی چنانچہ حمایت میں آہی تھی اور عجم کی طرف
اسباب حرب اور جنگ سنی ہیج دیا تھا اسیسی امروا بیات اوسی ہوئی کر لشکر کو
نی حاکم کر ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی مغرول کر دین اسلی اوسنے آپ ہی اپنی
تین دنا ہی سی مغرول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد مغرول ہوئی کے
چہ برس اور زندہ رہا ۱۱۸ھ گیا رہ سو اٹھتالیس ہجری مطابق ۱۳۶ھ استرہ سو

بیان مالدشاهان مصر کا

۲۸۸ سو چھتیس عیسوی میں فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی جو محمود بھی کہتی ہیں

سلطان محمد خامس کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی تھی اسی عواریں اور سیریاں کو انگریزوں کا مقابلہ کیا اور انوں نے غالب آجائیں برس اسی مالدشاهت کی سنائیں صفر ۱۱۶۵ گیارہ سو اسیہ ہجری مطابق تیرہویں دسمبر ۱۷۵۲ء سرد سوں عیسوی میں فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹا اسی دیکھا کہ سلطنت بہت تر لرل اور مضطرب ہو رہی ہے اسی اسی کو تختس کر کی اصلاح سلطنت کی کی اور شراب حواری کی اور کو عافیت کی چار برس سلطنت کر کی بہت مال اور بھی چور کر نیر ہوں صفر ۱۱۸۵ء گیارہ سو اسیہ ہجری مطابق اکتوبر ۱۷۷۲ء سرد سوں عیسوی میں فوت ہوا

مصطفیٰ ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹا اسی اہل درکار کا بہت اور سالیس سی بیٹا کی اور کے ۱۱۸۵ء سلطنت میں مصر کی حکومت مانوہ مطلق ہوئی اس راست کی سولی غلام ہوئے حکم حکومت کو لایہ کہتی ہیں سرد برس دہ ہی حکومت کر کی ۱۱۸۵ء گیارہ سو اسیہ ہجری مطابق ۱۷۷۲ء عیسوی میں فوت ہوا

عبد الحمید بن احمد

سلطان عبد الحمید بن احمد کے تخت نشین ہوا اور کے سریر تاج شاہی میں کیا گیا ایم حکومت

بیان بادشاہان مصر کا

حکومت میں علامین کی ماہر سی لوگ بہت ظلم سہتی تھے کیونکہ ان کا جماعتی علی ایک مشہور تھا جس کا ۲۶۹
خوف رعیت بہت مانتی تھی جب یہ بادشاہ حکومت کرنی لگا بادجوہر کی کہ بہت نرم خواہر
کم آزار آدمی تھا اور ایک سی باہر بھی نہ نکلتا تھا مگر رعیت کو تاسیش اور آرام پہنچا دیا اور جو پور
ظلم جو تھی تھی یکے بیکے موقوف ہوئی اور اسکے ایام سلطنت میں ملک فرانس پر لشکر واک کو قوا
اور فن لڑائی کی سکھائی گئے پندرہ برس وہ سلطنت کر کے سنہ ۱۲۹۱ ہجری میں مطابق
سنہ ۱۸۷۹ استرہ سو نو اسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقیدہ اور استوار آدمی تھا اور اسکی وقت میں قریب تھا
کہ ہر سلطنت اس جگہ ان سنی جاتی رہتی جو وہ والی تخت نہ ہوتا اور اسکی بادشاہ ہولی سنی
لشکروں اور رعایا کی دلوں میں تائب و طاقت پیدا ہوئی اور اسکے ایام حکومت میں فرانس
کی ہشتمی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اور انہوں نے قاہرہ میں گیس کر خدایان فاجرہ کو مقتول
کیا اور ان فرنگی وہاں سنی نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگا کی محمد علی پاشا قاہرہ کا
تولی ہوا جب بادشاہ نے کورنیے ترتیب اور انتظام کیا کہ شروع کیا لشکروں کی دیکھا
کہ یہ راسے بی فائدہ ہی اسلحی پیدا نہیں ہو سکی اور سکو سزول کر دیا اور پھر فردہ طور شہ نے
اور سکو قتل کیا وہ درمیان سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفیٰ رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفیٰ رابع عبد اس کے تخت میں نشین ہوا لیکن وہ فتنہ و فساد جو اسکی وقت میں
رہا تھا ہنوز فرو نہوا تھا چونکہ یہ بھی اپنی چنانہ کور کی قتل ہونے میں سداون و شرک تھا
سے بعد چند روز کے وہ بھی اپنی سزا کو پہنچا یہ قتل کیا گیا سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو تیس ہجری

بیان بادشاہان مصر کا

۲۶ مطابق ۱۸۵۹ء ہمارے مورخہ عسوی میں منقول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اسی مدت تک ماسامت کی اسکواہ کی جی سلطان سلیم لی پرورش کیا تا وہ تربیت یافتہ ہو گیا یہاں ہی اجداد کی طور پر اسی ہی جہاد کے عیسائیوں کے خلاف حکومت کی ۱۲۵۵ھ مارہ سو یکھیں ہجرے میں مطابق ۱۸۳۹ء ہمارے مورخہ عسوی کی کتاب

عبد المجید بن محمود بیہ وہ بادشاہ ہی حو بال فعل موجود ہے

سلطان عبد المجید نے سلطان محمود ثانی کے ۱۲۵۵ھ مارہ سو یکھیں ہجرے میں مکت سلطنت پر صلہ آزار سوا وہ موافق شرع تریب کی حکومت کرتا ہی اور بال فعل ۱۸۴۷ء عسوی میں وہ ہی بادشاہ مصر کا ہی اسی وقت تک حاکم مصر کے تاریخ تمام کر چکا ہوں اس کے بعد اس کا حال محمد علی یا تانکا کا عورتی شہر ہمارے کا کہتا ہوں

محمد علی پاشا

دعایہ ہو کر کر یہ تہذیب مصر اور مصر میں حال مصر نے محمد علی پاشا کی تریب میں اسی اچھی لکھی مگر حاصل کلام او کی کا یہ ہے کہ تہذیب اور بہادری اور دیرے میں یہ کھنڈا سیکہ عوی اور مضبوط اور دل جلا آدمی ہے لیکن بعض خراہد ام کی ملک میں بہت اور ظلم کرنے کے قوانین میں جتنی خلاصہ اس کے ظلم کا نتیجہ بہت ہوا ایک شخص حسی اس ملک کی سر کی ہے سو سب حال کمال بدست وہ ایسی کتاب میں دامن کی حال یہ کہ کہتا ہے کہ ایک روز میں سوار ہو کر اس سطحی تختہ دیکھی شہر کے گیا آدمیوں کو سنی اور کثیف کثیری سی ہوئی یا اکثر دن کو کانا دیکھا نہ دریا میں معلوم ہوا کہ لوگ دامن کے

بیان بادشاہان مصر کا

دہان کی اپنی اولاد کی ایک آنکھ یا اگلی دانت بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علی ۲۹۱

پاشا کی پہلے توڑ داتی ہیں اس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سہی کہ بدتر غلامی سہی ہے
 بچاتے ہیں کوئی شخص نوکری فوج شاہی میں بخوشی نہیں قبول کرتا شاہ زبردستی نوکری
 رکھتا ہے کیونکہ مجرذ نوکری کے سپاہی کے ہاتھ پیر داغ غلامی موجب حکم بادشاہ
 کے دیا جاتا ہے چہاں فوج کی مانند خانہ ہائی نوکری مٹی اغیٹ سہی ہی ہے اور بچاؤ
 اور سکا ایسا کہ کوئی آدمی سید ہانہ کھڑا ہو سکے دوست اتنی کہ ایک سوا دوسرا بڑے کے
 شام کو گوشت چادل کا ہر لمبہ پک کر طباقوں میں لگا کر ایک طباق میں لیکر شکر یوں کہ
 شریک کرتے ہیں اس طرح کہانی کو مناسب غرضیکہ قوانین اس بادشاہ کے سفیر لوگ
 برقی بیان کرتے ہیں ان ایام میں محمد علی پاشا فی بردی فردشی بالکل معرسی موقوف
 کروادی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار میں چہا ہے دالانہ اس شہر میں بردی فردشی
 بہت کثرت سہی ہوئی تھی عمر محمد علی پاشا کی ۱۸۳۸ء اٹھارہ سو ستالیس عیسوی میں
 اکاشی برکی ایک بیٹا اور سکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کاروبار سلطنت ہی —
 محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہی ہمارے
 زمانہ میں جو ۱۸۴۷ء اٹھارہ سو ستالیس عیسوی میں اس سال تک بہت علوم زبان فرنج
 سہی عربی میں ترجمہ کردا کے چہاودائے میں اور بہت اہل علم و فضل اس کے پاس جمع ہیں
 اور چند لوگوں کو مدت سہی اور سنی بارس میں جو دار السلطنت ملک فرانس کی ہے واسطی
 سیکھتی علم داکتری وغیرہ کی پہچا کر علوم سکھلوائی اب وہ لوگ اس کے پاس تنخواہ اور ذیہ
 پاتے ہیں ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اور سین مدرس تدریس اور کئی بارسے میں
 سوارازین وہ خود بھی خلق اللہ کی خیر خواہی میں اپنی ذات سہی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

دسج ہو کہ ان نقشجات کی دیکھنی والی کوچا ہی کہ اگر کہیں بادشاہوں کی ناموں میں کچھ فرق پادوی یا انکہ ابو الفدا کی لکھنی کی مطابق نام نہویا انکہ او سکی ایام حکومت میں اختلاف ہو وہ کچھ اور بیان کرتا ہو اور ان نقشجات میں اور تہ او مندرج ہو یا انکہ تقدیم و تاخیر ہو تو او سکو غلطی نہ تصور کرے کیونکہ اکثر حاجی پرایا ہی ہوا ہی سب اسکا یہ ہی کہ ابو الفدا ایک مورخ ہے او سکی نزدیک جو تحقیق ہو او سنی اپنی تاریخ میں لکھا ہے اور حمزہ صفہانی او سی پہلی کا ایک مورخ مقبر ہے جسکی کتاب سی یہ نقشجات میں طیار کے من ار سکی نزدیک ہی جو مستبر اور محقق حال دریافت ہو اسی او سنے اپنی کتاب میں مندرج کیا ہی اگر نقشجات صرف کتاب ابو الفدا اسی طیار کے جاتے تو کچھ فائدہ مقصور نہ تھا بلکہ مکرر مطالب کی ہوتی اب اس صورت میں دو تاریخیں ہو گئیں حمزہ صفہانی کی کتاب سی یہ نقشجات طیار کنی گئے امنین اور ابو الفدا میں کچھ اختلاف ہی لیکن بہت نہیں ہے بروقت دریافت حال کی معلوم ہو جاوے گا جو صاحب ان نقشجات سی جس کیکا حال دریافت کرنا چاہے او سکو خانہ صفی ابو الفدا میں دیکھ کر او سکی مقام دیکھ لے اور جن بادشاہوں کا حال ابو الفدا نے نہیں لکھا اور وہ تتمہ میں موجود ہے او س خانہ میں لفظات لکھا گیا ہے تتمہ میں دیکھ لے

نشانہ اون انبیاء کا جنکا ذکر ابوالفدا میں آیا ہے اور حکام نبی اسرائیل کا

۲۹۳

صفحہ	نام	صفحہ	نام
۱۶	حضرت ہود ؑ اور صالح ؑ	۱۷	آدم ؑ
۳	صالح ؑ	۱۹	اولاد آدم ؑ
۳۱	ارامیم حلیل ؑ	۲	ستت ؑ
۳۵	اولاد ابراہیم موسیٰ ؑ	۲	صالی اس ستت
۳۷	یاں نوح علیہ السلام کا	۲۱	استال یا ماستیت ؑ کا
۳۹	اسماعیل اس ابراہیم ؑ	۲۱	ولادت نوح ؑ
۴	تعمیر کعبہ	۲۱	ادریس ؑ
۴۱	اسحاق ؑ	۲۲	یاں حضرت نوح ؑ اور اولاد کی
۴۱	عیص — یعقوب ؑ	۲۲	طوفان کا یاں
۴۲	دکرا نوح ؑ کا	۲۲	پیدائش سام حام یا مت میسرہ
۴۳	یوسف ؑ	۲۷	وفات نوح ؑ
۴۴	ثیب ؑ	۲۷	پیدائش حلیل ؑ
۴۷	موسیٰ ؑ	۲۸	مزایوں کا اختلاف
۵۰	ناروں کا حال		

حکام ہی اسرار میں ۵ مشتم

نام	ایام حکومت	صفحہ	نام	ایام حکومت	صفحہ
حکام بنی اسرائیل	۵۴	۵۴	الصُّبْن	۱۰ سال	۶۰
یوشع بنی ۴	۵۵	۵۵	آلون	۱۰ سال	۶۰
قنحاس	۵۶	۵۶	عبدون ابن ہلال	۱۰ سال	۶۰
کلاب ابن یوفا	۵۷	۵۷	غلبہ اہل فلسطین کا	۱۰ سال	۶۰
کرشان	۵۸	۵۸	شمسون بن مالو	۱۰ سال	۶۰
عشال	۵۹	۵۹	زمانہ فتور کا	۱۰ سال	۶۱
عفلون	۶۰	۶۰	مسی عالی حاکم ہوا	۱۰ سال	۶۱
ابوذ	۶۱	۶۱	شمویل بنی ۴	۱۱ سال	۶۱
مستکار بن عنوت	۶۲	۶۲	شاہل شاہ نہنی طاواریش	۱۲ سال	۶۲
یابین	۶۳	۶۳	لڑائی طاواریش اور جالوت	۱۲ سال	۶۳
باراق ابن ابی نعم	۶۴	۶۴	داؤد بنی ۴ کا حال	۱۲ سال	۶۴
مسماۃ دہورا	۶۵	۶۵	ایش پرشت بن طاواریش	۱۳ سال	۶۳
کدعون بن یورش	۶۶	۶۶	داؤد ۴	۱۴ سال	۶۴
ایہانج	۶۷	۶۷	سیلیان ابن داؤد ۴	۱۴ سال	۶۴
یوا آیر الجرش	۶۸	۶۸	تیمربیت مقدس کے جوہیت داؤد	۱۴ سال	۶۴
بنی عمون کی قبضہ میں	۶۹	۶۹	بقیہ شہزادہ کا کھانج سیلیان	۱۵ سال	۶۵
یہنح الجرش	۷۰	۷۰	رجعہ ابن سیلیان ۴	۱۵ سال	۶۵

حد بیغزیری گیره پس هر کس است و چون کسی بجای او را ملزمین باز نماند که در حق او چیزی بگوید یا از حق او چیزی بگیرد

باین باز نمانست از آن نصیب این یکی بطریق رسیده اگر در ایام حکومت کسی قیام ننماید و بدو محرم نباشد

۷۴	سال ۱۱	یہو ما قیم ابن ریشیا	۶۶		یرلم علام سیلماں ۳
	ایم	یکھیواں ہو ما قیم	۶۷	سال ۱۲	ابا اس رحم
۷۲		حقیقی ۳	۶۷	سال ۱۳	آسا اس ایسا
۷۲		داسال نی ۳	ایضا	سال ۱۵	ہوتا فاط اس آسا
۷۲		ارمائی ۳	۶۸	سال ۱۸	ہورام ی ہوتا فاط
۷۲	سال ۱۱	صدیقا	۶۸	سال ۱۲	اخر ما ہواں ہورام
		اسکا ہی سلطنت سی ہوتا قیم ہری	۶۸	سال ۱۷	سماہ متلیا ہوا دو گری کرکے سماہ
۷۴	سال ۱۱	ملوک سیلا کا حال ہوں	۶۸	سال ۱۸	لاسما ہوا ہوا
۷۲		مکت لہر کا حکم ہوا	۶۸	سال ۱۹	امیسا ہواں یورتن
۷۴		میت ہندس کی ویرالی	۶۸	سال ۲۰	عریا ہواں امیسا ہوا
۷۷		عیری ۳	ایضا	سال ۱۶	لوم اس عریا ہوا
۷۸		دکروں ۱۳ اس متی	۶۹	سال ۱۶	اخر اس لوم
۷۹		دکارمیا ۳ کا	۶۹	سال ۲۹	حقا اس احر
۸۲		دکریا اور یچی علا کا	۷۲	سال ۵۵	مشتا اس حرقا
۸۲		دکھرت عی ۳ کا	ایضا	سال ۲	آموں میں
۹۱		دکرتاہ وراں ہوا میت ہندس کا دوسری وند	ایضا	سال ۱۳	یوستا اس آموں
۱۰۳		سکندر اس جیلنس	ایضا	سال ۳	یوما ہواں یوستیا
۱۱۶		ملوک طرایف			

مصر کے فرعونوں کا نقشہ

بادشاہان مصر کا نقشہ یعنی ان بادشاہوں کا جو فرعون کہلاتے تھے کے قبطی اور عیسائی اور یونانی اور شاہی بادشاہوں کے

۱۹۹

بر	نام بادشاہ کا	صفحہ	بر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بصر ابن حام ابن نوح	۱۲۲	۱۸	ولید بن دوح	۱۲۵
۲	مصر ابن بصر	ایضاً	۱۵	ایان ابن ولید	ایضاً
۳	قبط ابن مصر	ایضاً	۱۶	دارم ابن الریان	ایضاً
۴	اتر پب ابن مصر	ایضاً	۱۷	کاسم ابن سدان	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً	۱۸	ولید ابن مصعب	ایضاً
۶	تذرا اس	ایضاً	۱۹	ملکہ دوک قبطیہ عوز	۱۲۸
۷	مالیق ابن تذرا اس	ایضاً	۲۰	دروک ابن کبطوس قبطی	ایضاً
۸	حرا با ابن مالیق	ایضاً	۲۱	نوفس	ایضاً
۹	کھکی ابن حرا با	ایضاً	۲۲	تقاش	ایضاً
۱۰	حریبا ابن مالیق	ایضاً	۲۳	مرنیا	ایضاً
۱۱	طولیس	ایضاً	۲۴	استنا ذس	ایضاً
۱۲	ملکہ جور یا بن ہمیشہ طولیس	ایضاً	۲۵	کبطوس ابن میکا کیل	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً	۲۶	مالوس	ایضاً
			۲۷	ماکیل	ایضاً
			۲۸	بولہ بینی شیشاق	ایضاً
			۲۹	فرعون اعرج	ایضاً
			۳۰	بخت نصر	۱۲۹
			۳۱	کسر خوش القان	۱۲۹
			۳۲	مخار سب طویل	ایضاً
				<p>اسکی ایام حکومت میں قبراہ حکم تھا بعد اوسکی فارس کی زیر حکم مصر گیا اور نرا فارس کی حکومت کرتی رہی جنگ کے بعد رومی ظاہر ہوا اور فارس کی لڑائی ہو گئی</p>	

بہر قبطی بادشاہ

اسی نام و
 لاسارہ کو
 زور و جس
 نہیں دی

حکما ربونا کہنت

بقصد اون حکما ربوناں کا جکا ذکر الوالفدا میں آبا سے

صفحہ	نام	صفحہ	نام
۲۶	حکیم فلو طیس	۲۴	تالیس اللطی
ایضاً	حکیم دوس احایطی	ایضاً	ایہ قلیس
ایضاً	سکون متقص	ایضاً	فینا غورس
۲۷	مقسطرا طیس	ایضاً	حکیم لمراد
ایضاً	منظر الاسکندری	ایضاً	حکیم سمراد
ایضاً	مورطس	۲۵	افلاطون
ایضاً	مفسس حصی	ایضاً	ارسطاطلس یا ارسطو
ایضاً	مترو دیلوس	ایضاً	حکیم طیمادس
ایضاً	بطلمیوس — اور حالیوس	ایضاً	حکیم رقلس
۲۰۸	حکیم اقلیدس مصف کیر اقلیدس	۲۶	سکندر ودوسی
		ایضاً	مرفوریوس

نقشہ جہان کی امتوں کا جوابو الفدائین مذکور ہیں

۲۹۸

صفحہ	نام امت	صفحہ	نام امت
۲۳۶	عماقہ کا حال	۱۹۷	امت سریان اور امت صائین
۲۳۷	ایام جاہلیت کی عربوں کا حال	۱۹۹	امت قبط
۲۳۹	تقیم قبائل عرب کی	ایضاً	امت فارس
۲۳۹	عرب بایدہ کا بیان	۲۰۲	یونان کی لوگوں کا بیان
۲۴۰	عرب عاریہ کا حال	۲۰۸	امت یہود
۲۴۲	بنی حمیر بن سبا کا حال	۲۱۶	امت نصاری
۲۴۳	بنی کہلان ابن سبا کا حال	۲۲۲	سرستانوں کا بیان
۲۴۸	بنی عمرو بن سبا کا ذکر	۲۲۶	ہندوستان کی لوگوں کا بیان
ایضاً	بنی اشعر بن سبا کا حال	۲۳۰	باشندگان سندھ کا بیان
۲۴۹	بنی عاملہ کا بیان	۲۳۱	امت سودان
۲۴۹	عرب مستویہ کا بیان	۲۳۳	چین کی لوگوں کا حال
۲۵۰	حال اصحاب خیل کا جو مکہ کو سارکنی آئی تھی	ایضاً	بربر کا حال
		۲۳۵	امت عاد کا بیان

حکام طبرستان کا نقشہ

۱۹۹

مر	ام	تعداد کتب	سہ ماہات	سہ ماہات	صفحہ
۱	حسین رید علوی	۱۹ سال ۹۶۵ ۹۶۶	۲۷	۲۵	
۲	محمد فرید	۱۸ سال		۲۷۰	
۳	محمد بن ہارون			۲۸۷	
۴	اسمعیل بن احمد	۱۳ سال		۲۸۸	
۵	ناصر	۲۲ سال ۹۶۳ چند روز	۳۲	۳۱	
۶	اشعار بن شیرویہ			۳۱۶	
۷	مرداد بن یحییٰ جلی	۱۸ سال ۹۶۵ ۹۶۶	۳۲۳	۳۱۹	
۸	علی بن یحییٰ			۳۲۱	
۹	حسین بن یحییٰ	۶ سال ۹۶۱		۳۲۳	

یہ جدول بادشاہان ہندوستان کی تاریخ خمرہ صفحہ فی سی طیارگی
ہی نبض بادشاہ جس وچین ہندی اخل میں خیکا حال کتاب نہ امین نہیں لکھا گیا

طبقہ اول فشیادویہ

نمبر	نام بادشاہ	تقدیم ایام حکومت	صفحات کتاب
۱	اوشینج فشیاد	۹۷ سال	فارسی لوگ اسکو اور اسکی بہابی مسمی دیکرت کو بنی تصور کرنے میں
۲	جھورث بن نوبجیان	۹۸ سال	بانی شہر بابل وغیرہ کا
۳	جمشید بن نوبجیان	۹۸ سال	اسنی ایک پل و جلع پر بنایا تھا جسکو سکندر نے توڑ کر خراب کیا پھر دیسانہ بن سکا
۴	بیور اسپ بن اردوند اسپ	۱۰۰ سال	اسکو خنیاک کہتی ہیں
۵	فریدون ابن تھیان	۱۰۰ سال	اسکی تین بیٹوں کی ایام حکومت کی بعد حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام ہر سوسے تھے
۶	منوچہر	۱۰۱ سال	اسکی ایام حکومت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے
۷	افراسیاب ترکی	۱۰۲ سال	یہ مدت مفسد تھا اسنی عمارت خراب کن کوئی آجی تھیں نہ کو دین رعایا کو بہت تکلیف دے
۸	ڈوا بن طہاسپ	۱۰۳ سال	خارج رعایا سی اسنی کھلم موقوف کر دیا تھا مگر اور کنہی کی انہار میں معزوف رہا افراسیاب سے سم عمارتیں خراب کئے ہوئے بنائیں
۹	گرشاسف	۱۰۲ سال	

حصہ اول تمام ہوا اس طبقہ میں نوادستانہ گزری ہیں جن سے دو ہزار چار سو ستر
 — یا موصوفہ بریاں ہر نام اس مردان شاہ کے دو ہزار سات سو چونتیس رسکی عرصہ
 میں بادشاہت کی ہے ورنہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت اتر
 اور حواس مل تاریخ ہندوستان کے ہندوؤں کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
 فارس کے ایک کتاب حادی نامہ سی نقل کے ہی چونکہ اوسمین الہی تعداد ایام
 حکومت کی لکھی ہے کہ جبکہ اصحابین آتا اور عقل میں ہی وہ ہیں اسکی اسلی
 تاریخ حوصلہ ظہور اسلام کے ہے غیر مقرر معلوم ہوئے ہے اور یہ بات ہی واضح
 کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا میں حسی نسل پہلی بیسی والد تیر کیو مرت
 گلشاہ گذرا ہے جبکہ ہندوؤں کے نزدیک رہنما جو اور مسلمانوں وغیرہ کے
 ردیک حضرت آدم کا گذر ہے ہیں اسطرح یہ اہل فارس حکومت کو کہتے ہیں
 کہ وہ اولی اول دیا یہاں اسے مس رس بادشاہت نہیں کی کے ہے بعد اسے
 اور سننے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چوڑے تہی نام ٹر کے کامتی تھا اور ٹر کے کوشتیا
 کہتے تھے شتر رس تک ان دونوں کے اولاد ہوئے بعد انقضائی سیاد مذکورہ بالا کے
 اٹھارہ کے اوسے پیدا ہوئے یہ بھی بحاس رسکی عرصہ میں پیدا ہوئی تہی انداوں متی
 اور تیانہ کی ملی کی چورائوں رس آٹھ مہینی مکٹ مابدوں بادشاہ کے پڑی رہے
 کوئے مالک نہا کیو مرت کے فوت ہوئی سے اسٹیمج کے بادشاہ ہونے تک دو سو
 چورائوں رس آٹھ مہینی دنیا بی حاکم رہی بعد ازاں اسٹیمج من فرداں رسیا مک
 من متی من حکومت بادشاہ ہوا اسے جالس رس بادشاہت کے
 اور بادشاہوں کی تعداد ایام حکومت اور اللہ انے بسب غیر مقرر ہونے
 کے چوڑ دی تہی حومی حد دل مالیں لکھ دے ہے

155

حضرت علیؑ کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ کسی اور کو اپنے حق کی سمجھنا نہ ہو۔ حضرت علیؑ کی اس اعلیٰ صفہ سے کہ ایک ہزار مرتبہ زیادہ کو تشبیہ کی جاتی ہے ان کے ایک ہزار ہا ملکوں کے

جلقہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا			
نمبر	نام بادشاہ کا	تقدیم حکومت	صفحتہ کتاب
۱	ایقباد بن زو	۱۰۳ سال	تغیرات کرتا رہا اور دسویں حصہ پیداوار زمین محصول ہر کار اور سنے مقرر کیا
۲	ایکادوس	۱۵۰ سال	تند فو تھا بہت سردار اور سنی قتل کے ایک مکان ہوا اور معلق اور سنی بنایا تھا اور سکھو صرح کہتے ہیں
۳	کیخسرو	۱۰۵ سال	اسکی ایام حکومت میں حضرت سلیمان علی نبی ہوئی فارسی گمان کرتے ہیں کہ کیخسرو بھی ایک نبی گذرا ہی ہے
۴	کیلہر آپ	۱۰۶ سال	اسکی ایام حکومت میں نخت نصر فی بیت المقدس کو ویران کر کے یہودیوں کو قید کیا
۵	کی شبتا	۱۱۰ سال	اسکی ایام حکومت میں نشت نبی کا ذب ظاہر ہوا تھا اسنی زردشت کا مذہب مان لیا تھا
۶	کی اردشیر	۱۱۱ سال	بڑا بادشاہ ہوا اور سکھو عراقی میں کورش کہتے ہیں اسنی بیت المقدس کے تغیر کے تھے
۷	خانی نبت	۱۱۲ سال	یہ عورت اپنی باپ اردشیر کی نکاح میں تھی اور سنی دارا پیدا ہوا۔ ہزار ستون ایک مکان اسنی تغیر کیا
۸	دارا ابن ہمن	۱۱۲ سال	یہ شخص بانی طور قاصدی کا ہی اسی فی قاصد کی ماتہ خبر کرنا کا طریقہ نکالے
۹	دارا ابن دارا	۱۱۳ سال	اسکے زمانہ میں سکندر در میان زمین مغرب کی ظاہر ہوا
۱۰	سکندر	۱۱۴ سال	اسنی بہت خوزیری کی سات ہزار ہزار قتل کے نہیں ہیں یا ہر گز فوت ہوا اور ان میں بارہ شہر کی آبادی ہوئی ہیں ہر ایک کام سکندر نے

اس دوسری طبقہ میں کل نوادشاہ فارس کی گدرے ہیں حکمی اولیٰ امام یر لفظ کے ہوتا تھا اور بہوں کے سات سو اٹھارہ ^{۱۸} برس تک حکومت معصیل مذکور کے ہی تھا وہی سکندر رومی فی مجددہ برس حکومت کی او کے بعد رومیوں اور دربار فارس کی حکومت کا جو ^{۵۴} برس تک دورہ رانا کل ^{۶۸} شہید برس دارا کے زمانہ سی تا اختتام دورہ رومیوں کے گدرے

طبقہ تیسرا اشغانیہ

سر	امام مادشاہ کا	تعداد امام حکومت	صحہ
۱	تک ہیں دارا	۱ سال	اسکا ذکر اول اللہ انی ہیں لکھا
۲	اسکے ساتگان	۲ سال	۱۱۷
۳	شایور من اشکان	۶ سال	ایسا اسکی راہ میں حضرت عیسیٰ ۳ ظاہر ہوئے اور عراق میں اسی ایک ہر لکائی ہے
۴	ہر امام اس شایور	۱۱ سال	۱۱۸
۵	پانچ ہر امام	۱۱ سال	ایسا

۶	هرمز بن بلاش	۱۹ سال	۱۱۸	سنه ۵۲۵ سغدی مین فوت هوا
۷	نرسی بن بلاش	۲۰ سال	ایضاً	سنه ۲۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن هرمز	۷۱ سال		
۹	بلاش ابن فیروز	۱۲۱ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۲۰ سال		
۱۱	بلاشان	۲۱ سال	۱۱۸	سنه ۵۲۵ سغدی مین فوت هوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۳۱ سال	۱۱۸	سنه ۲۳۷ سغدی مین فوت هوا پیش از پرستها
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۳۲ سال		سغدی مین فوت هوا
۱۴	خسرو بن اشکانان	۴۵ سال		سغدی مین فوت هوا
۱۵	بیا فرید بن اشکانان	۴۵ سال		سغدی مین فوت هوا
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۴۲ سال		سغدی مین فوت هوا
۱۷	گودرز بن اشکانان	۲۰ سال		سغدی مین فوت هوا
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۱ سال		سغدی مین فوت هوا
۱۹	اردوان ثنانی	۳۱ سال	۱۱۸	سنه ۵۲۵ سغدی مین فوت هوا

جلد چوتھا اکا سیرہ

سیر	نام بادشاہ	تقداد ایام مکرمات	صحہ	
۱	اردو شہنشاہ	۱۱۹ سال ۱۱۱۰	۱۱۹	عین رس کے سرکردہ سپاہی اور دارا شہزاد کی ماہ کریم خود رس شہزادہ کی بیوی اور بی بی گیارہ رس کی بیوی
۲	شایورس اردو شیر	۱۲۰ سال ۱۵ یوم	۱۲۰	اسکی بی بی مانی کی کاؤٹ شاہر ہوا تھا
۳	ہریرا بن شایور	۱۲ سال	۱۲	ہریرا بن اور شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۴	ہرامس ہرام	۱۲ سال ۱۳ ماہ	۱۲۰	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۵	ہرام اس ہرام	۱۲ سال	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۶	ہرام اس ہرام اس ہرام	۱۲ سال ۱۳ ماہ	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۷	رسی تالی ہرام اس ہرام	۱۲ سال	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۸	برہمناس نرسی	۱۲ سال	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۹	شایورس ہرام	۱۲ سال	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۱۰	اردو شیر ہرام شایور کا	۱۲ سال	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۱۱	شایور اس شایور	۱۲ سال	۱۲۱	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی
۱۲	ہرام شایور کرمان شاہ	۱۲ سال	۱۲۵	شہزادہ شہزادہ شہزادہ کی بیوی

الغاف ادنیٰ کیا تھا

۱۳	یزدگرد ایشتم بن بہرام	۶۱ سال ۵۶۵ ۱۵ روز	۱۶۵	اوسکو مجرم اور ایشتم اور خالم بھی کچھ ہیں
۱۴	بہرام گور بن یزدگرد	۱۹ سال ۵۶۱	۱۶۵	اوسکی بہت آثار دیکھ کر تھکان اور دم اور ہندوستان کے چھوٹی تھیں اوسکی دھت شہزادی
۱۵	یزدگرد ابن بہرام گور	۱۴ سال ۵۶۴ ۱۵ روز	۱۶۶	اور وہ بہت بہت اساتھار رکھتا تھا اور کئی کئی مہر کے
۱۶	خیزد بن یزدگرد	۱۷ سال	ایضا	اور انھوں نے ۱۷ برس لکھی ہیں مگر کئی شہر لکھی ہیں ایک جہاں
۱۷	باش ابن یزد	۴ سال	۱۲۸	
۱۸	قباد بن یزد	۱۱ سال	ایضا	اوسکی زمانہ میں مردک کا فرنی کا دھب ظاہر ہوا تھا جسے ترنا بیاح کر دیا تھا
۱۹	کسری بن قباد	۸ سال	۱۲۹	سات شہزادوں کی بادشاہی میں اور بہت شہر فتح کئے ہیں
۲۰	ہر بن کسری	۱۲ سال	۱۳۳	اوسکی گھر میں تین ہزار بوی اور بارہ ہزار ٹوٹا کانی بجائی والی تھیں اور چھ ہزار
۲۱	کسری بن ہر بن کسری پرویز	۳۸ سال	۱۳۴	آدمی کا پہرہ اوسکی گھر لگتا تھا اور آٹھ ہزار پانچ سو گھوڑی اوسکی سطل
۲۲	قباد ابن کسری بن شیرویہ	۵۶ سال	۱۳۹	میں خاص اوسکے سواری کی تھی اور نوسو ساٹھ ماہی اور بارہ ہزار چھ
۲۳	ارد شیر شروہ	۱ سال ۵۶۶	۱۳۹	بارہ سواری کی دھتلی اور بیس ہزار اوسکی تھان ابن مندر کو اوسکی ماہی کی سامنی
۲۴	لوران دخت بنت کسری	۱ سال ۵۶۷	۱۴۱	دلو کر قتل کیا اور اوسکے بال بچی سستی قیت کو دخت لکھا
۲۵	یزد خشنشندہ	چند روز	ایضا	
۲۶	ارزین دخت بنت پرویز	۵۶ سال	ایضا	
۲۷	خوزاد خسرو ابن پرویز	ایک سال	۱۴۲	
۲۸	یزدجرد بن شہریار	۲۰ سال	۱۴۳	

چار ہزار چار سو نو برس اور نو ہجری مائیں دور کے عرصہ میں اس چہا سٹہ ماہ ہوں
حکومت فارس کی کی در صبح ہو کہ اسد اور متاسل اور مدلتس و باسی آخر
ایام و ملک فارس یک یہا دتاہ حواں چار صد و نوں میں مذکور ہوئے
کدرے ہیں چکی تعداد چہا سٹہ ہے
اسحا ہی سی حد و لیں روم کے لکھتا ہوں

نقشہ ملوک متحدہ وینہ کا جو سعید سکندر کی ہوئی

سیر	نام مادہ کا	تعداد و ایام	صفہ	
۱	نظیریوس م ارب	۴ سال	۱۵	اسکو ششوں اس لائوس کتبی میں اسکا لقب سقطی ہے ہے
۲	نظیریوس یوس محب الال	۸ سال	۱۵۱	میلود و حلی ہی لی توریت کا ترجمہ یو یالی میں رماں عراقی سی کرد یا سے
۳	نظیریوس صالح	۲۶ سال	ایضا	اور احطس اسکو کتبی میں
۴	نظیریوس محب الال یلو منظور	۷ سال	۱۵۱	اسی ہی ہر اہل سی جا دکی اور اد کو قید میں رکھا اسکی راد میں انطا حوس سے تہر انطا کرے لیا یا ہا
۵	نظیریوس محوی فیوس	۴ سال	ایضا	در میان ۳۱۱ سکندری میں فوت ہوا
۶	نظیریوس محب ام	۵ سال	ایضا	اسکو جلیو مطور کتبی میں
۷	نظیریوس صالح تانی	۶ سال	ایضا	انطا حوس کی راد لی گیا تھا ست اسکو در لکھا تانہ شام مالک ہو گیا۔ اسکو اور احطس ہی ہکتے میں
۸	نظیریوس محاص	۷ سال	ایضا	در میان ۲۱۱ سکندری کی فوت ہوا
۹	نظیریوس سکندری	۲ سال	ایضا	اسکو مو طیر ابی کتبی میں
۱۰	نظیریوس سیدر لطس	۹ سال	۱۵۱	

۱۱	اسکندر دوس	۳ سال	۱۵۱	۲۲۳ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	بطلمیوس حدیدی	۸ سال	۱۵۲	۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا
۱۳	بطلمیوس خبیث	۳۰ سال	۱۵۲	۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۴	قلو بطرا بنت خنہ	۲۲ سال	ایضاً	ہدورت علم دوست ہتی کتب اطفالون اور ارسطو اور بقراط کے اور سے بچ کر دایین

ان تیرہ بادشاہوں نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابوالفدا دوسو پچتر برس تھیں

نقشہ ملوک و میہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تقدیر و ایام	صفحہ
۱	یوبوس	۷ سال	۱۵۳
۲	اغسطس قيصر	۵۶ سال ۳۳ م	ایضاً
۳	جباریس	۲۲ سال	ایضاً
۴	جباریس عالس	۱۴ سال	۱۵۴
۵	قلودنس	۱۴ سال	ایضاً
۶	نیرون	۲۴ سال	ایضاً
۷	طاس اور انوس	۳۱ سال	ایضاً
۸	دومطیانوس	۱۵ سال	۱۵۵
۹	طرایا بس	۱۹ سال	ایضاً

اصغر نامی کتاب کی کہ اسکی بیالیسویں سال حکومت کی ہے
پیدا ہوئی اور ابوالفدا کتاب کی کہ اسیوں سال میں پیدا ہوئی

اسکی تین مین مسیح سال پر چلی گئی بہت شہر طریہ کا

اسنی مقرب حواری کو قتل کر لی انھار کی مار کا حکم دیا
یہ شخص اول فاطمین تھا، جسکی شہادت کیا گیا

اسنی شہنشاہ اور پوس حواری کو اور ایک شہنشاہ حواری کو قتل کیا

ان دونوں نے مل کر تارک ت بادشاہ کا یہ دونوں کے
بیت المقدس میں جو جلا

اسکے زمانہ میں یوحنا حواری کاتب انجیل کا خیرہ قہجوس میں گیا

۱	ادریس	۱۱ سال	ایضا	اسی ہی ماقی ہاندہ مکاتبت ایقتس کی حراس کی
۱۱	اختر موس	۱۵ سال	۱۵۵	اسی ہی مکتبت ایقتس کی تکریر کی اور دنگا بیامام کہا
۱۲	مفتی	۱۹ سال	۱۵۵	
۱۳	قزودس	۱۵ سال	۱۵۴	
۱۴	سورس	۱۵ سال	۱۵۴	
۱۵	انطویوس	۱۵ سال	۱۵۴	
۱۶	انطویوس تانی	۱۵ سال	۱۵۴	اسکی آخر امام سلطنت میں جالینوس حکیم فوت ہوا
۱۷	اسکدراماس	۱۵ سال	۱۵۴	
۱۸	مکس	۱۵ سال	ایضا	
۱۹	عزیدیس	۱۵ سال	ایضا	
۲۰	ملق	۱۵ سال	ایضا	
۲۱	دقوس	۱۵ سال	ایضا	اسکی بیک کی مکتبت ہیکل کی تھی جس کو ہی نصاریٰ کی تقلید کرتے رہے و غ کیا تھا
۲۲	علس	۱۵ سال	ایضا	
۲۳	قلودیس	۱۵ سال	۱۵۸	
۲۴	لیس	۱۵ سال	۱۵۸	
۲۵	اردیس	۱۵ سال	۱۵۸	
۲۶	دقلیاس مقیمیا	۱۵ سال	۱۵۸	اس دونوں مادہ تسموں کی نصاریٰ کو دیکھ کر دیکھ کر آدم میں تقلید کیا اور قدر کیا تھا
۲۷	قزولقیس	۱۵ سال	۱۵۸	
۲۸	دقلیاس	۱۵ سال	۱۵۸	

۳۸۲
ان میں سوبیسی رس چرہی میں اہل شمس مادہ تسموں کے حکومت کی

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تقدیم سال حکومت	صفحہ
۱	قسطنطین اظہرین سیلانی	۱۳۸ سال	۱۵۸
۲	قسطنطین	۲۴ سال	۱۵۹
۳	یوئانس پانچویں قسطنطین	۲ سال	ایضاً
۴	ادریس بن نوح	۱۴ سال	۱۶۰
۵	تیب و سبیس صفر	۲۲ سال	۱۶۰
۶	رقیانس مسماۃ بنجاریا	۷ سال	۱۶۱
۷	ایون اکبر	۱۶ سال	۱۶۱
۸	ایون اصغر	یک سال	۱۶۱
۹	زین ارینیاتی	۷ سال	۱۶۱
۱۰	نسطاس	۲۷ سال	۱۶۱
۱۱	یوسطینس	۹ سال	۱۶۲
۱۲	یوسطینس	۳۹ سال	۱۶۲
۱۳	یوسطینس ثانی	۳۱ سال	ایضاً
۱۴	طباریس	۴ سال	ایضاً
۱۵	مورقیس	۱۲ سال	ایضاً
۱۶	نوقاس	۵ سال	ایضاً
۱۷	ہرقل اور اوسکو بیٹا	۱۳ سال	ایضاً

تبرکات الیہ

ترقیانس کے مسماۃ بنجاریا تہی ان دونوں کے ساتھ حکم دیتے

کلیتہ رما کا بانی یہی ہے

اس میں سویاج رس کے عرصہ میں سترہ بادشاہوں کا ذکر ہے مالا لے حکومت کی

تنبیہ

راجہ کو کہ حرہ و صہالی فی ای کتاب میں دیکھیں ایک فصل قبل کی ہی جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت
 حکومت معلوم ہوتی ہے بعد اتر حرہ اس فصل کا حصہ کرتا ہوں دیکھ کتاب ہی کہیں ایک بادشاہ روم کی کتاب
 سی نقل کرتا ہوں۔ کہ قسطنطین بن سیلیانی عرب کی تاریخ مقرر ہوئی کی قبل دروستا نویں
 برس اول تھا کہ اس برس اسی مادہ سہبت کی۔ پہر اسکی بعد مٹا اور کا قسطنطین۔ اس قسطنطین
 جو میں برس تک حکومت کرتا رہا پہر تاریخ عرب کی مقرر ہوئی دروستا چہا سہ برس اول تھا
 اور دروستا بیس برس پہلی عرب کی تاریخ کی فوت ہوا وہ درمیان ۲۵۰ سیکندر کی مراد تھا اور
 قسطنطین اس پہلی درمیان ۲۳۹ سیکندری کی فوت ہوا۔ بعد اس کے قسطنطین نے قسطنطین
 کیا در برس تک حکومت کرتا رہا اس کے سلطنت دروستا بیس برس قبل تاریخ عرب کی ہو چکی تھی
 اس کے بعد تیرہ برس سے دس برس چہرہ بھی حکومت کی اسکی بعد قسطنطین دس برس اور چہرہ تک
 حاکم رہا۔ اسکی بعد خردیوس اور انظلیوس اور بعد دس چہرہ کی عرصہ میں میوں بادشاہوں کے
 حکومت تمام ہوئی۔ ان کی بعد ارقادس اس بعد بادشاہ ہوا اسی میرہ برس اور تین چہرہ بھی سلطنت کی
 ۔ بعد ان اندوس اس ارقادس سے مالیں برس ایک چہرہ بھی حکومت کی۔ بعد ان قسطنطین اور
 قسطنطین سے اقسین برس مادہ سہبت کی بعد ان لادی اگر سے سولہ برس حکومت کی۔ یہ ہر لادی
 اصولی ایک برس۔ یہ ہر برس سے سترہ برس یہر سلطان سے ساس برس چار چہرہ بھی حکومت کی
 ۔ یہر انظلیس سے نو برس گیارہ چہرہ بھی مادہ سہبت کی۔ یہر قسطنطین دس مادہ سہبت ہوا اسی اقسین سال
 میں چہرہ بھی حکومت کی سیر حد احمد مصطفیٰ اسکی ایام حکومت میں پیدا ہوئی تھے اسکی بعد قسطنطین مادہ
 اسی مایج برس میں چہرہ بھی حکومت کی۔ اسکی بعد قسطنطین مادہ سہبت ہوا اسی سال چار چہرہ بھی حکومت
 کے ہی م سہبت اس کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ یہ ہر قسطنطین مادہ سہبت ہوا اس کے آخر امام حکومت

حکومت میں ہجرت نبوی ہوئی تھی جسے سال ہجری شروع ہوا اور سنہ ۱۱۱۱ء میں حکومت کی

بعد ازان ہر قتل اور اوسکا بیٹا جو شام پر لڑا تھا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ میں نبی ص نے اسکی زانیہ رخصت فرمائی کہیں برس اوسنے بادشاہت کی۔ پھر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت میں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ شہید ہوئی اور جنگ صفین بھی اوسکے ایام حکومت میں ہوئے پچیس برس بادشاہت کی۔ اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل کے جوڑو کا بادشاہ ہوا سترہ برس

اوسنے حکومت کی۔ پھر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبد الملک بن مروان کے وقت میں وہ بادشاہ ہوا تہا دس برس اوسنی حکومت کی۔ پھر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو ایون بھی کہتے ہیں اوسنے

تین برس حکومت کی۔ بعد ازان طبارس نے سات برس بادشاہت کی پھر اسطینوس زانیہ عمر بن عبدالعزیز کی میں بادشاہ ہوا اوسنے چھ برس بادشاہت کی۔ پھر اسطینوس کی دو برس بادشاہت کی۔ پھر تئیس فی دو برس۔ پھر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت میں خلفا ربی امیہ کے

خاندان میں بادشاہت نہ رہی تھی اوسنی پچیس برس تین مہینی بادشاہت کی۔ بعد ازان لاوی بن قسطنطین نے

پانچ برس حکومت کی۔ پھر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی کم و شل برس حکومت کی۔ پھر قسطنطین نے چھ برس سات مہینی بادشاہت کی۔ اوسکے بعد سات ملکہ ارشد بادشاہ ہوئے

یہ وہ ستور جی اپنے باپ سی ملک چین یا تھا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی۔ پھر نفقور امام مارو شہید میں

بادشاہ ہوا اوسنی آٹھ برس نو مہینی بادشاہت کی پھر استروین نفقور باوہ ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی۔ پھر نیسیل ابن توفیل

سات برس پانچ مہینی تک بادشاہت کرتا رہا۔ بعد ازان توفیل بن نیسیل امام دولت باوہ ہوا اسی برس تین مہینی بادشاہت کی

بعد ازان اوسکا بیٹا نیسیل بن توفیل اور والدہ اوسکی ایام توکل بائند تک تھاپس سرنگ حکومت کرتی رہی۔ اس بادشاہ

کی وقت سی خاندان میں سی بادشاہت جاتی رہی اور صقلیہ کی قضیہ میں گہنی مغربی عہد میں نیسیل صقلیہ دربار میں ہجری ۲۵۳ء کے بادشاہ

ہوا اوسنی تیس برس سلطنت کی بعد ازان ایون بن نیسیل ایام متحدین دربار میں ہجری کے بادشاہ ہوا۔ پھر کنزہ روس بن نیسیل امام

مقدونین دربار میں ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مہینی سلطنت کی ایک پورا اوسکی نکلا تھا جبکہ اس کے ملاک ہوا۔ پھر

قسطنطین ایون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اوسپر قسطنطین ابن اندریش غالب آیا بیٹا اوسکا بیٹہ اسلام میں تھا

بعد وفات اپنی باپ کی جگہ پر اوس کے جگہ پر غالب آگیا اور دربار ملاطین کے جگہ دارا سلطنت میں جاکر تھراوان قسطنطین

بن ایون صاحب اوسپر غالب آئے اوسوں نے اوسکو قتل کیا اور اپنے مقتول پر بیٹھ کر قسطنطین بن ایون دربار میں ہجری کی سلطنت ہوا

نقشہ ملک عرب عراق کا جنکو بحین کہتے ہیں

س	نام وادشاہ کا	عہد و ایام حکومت	صفحہ
۱	ملک سہم	۱۴۹	راڈ اور مکمل ہو کر غلام علی کا زمانہ تھا جس نے سکندر کی اور مکمل ہو کر غلام علی سلیمہ کی قتل کیا تھا
۲	خدمہ سہ مالک اسہم	۶ سال	۱۵
۳	عمر و سہ عدی	۱۸ سال	۱۵۲
۴	امراء لغتیس سہ عمر و سہ عدی	۱۸ سال	۱۵۳
۵	عمر سہ امراء لغتیس	۶ سال	۱۵۴
۶	امراء لغتیس سہ امراء سہ عمر و	۱۶ سال	۱۵۴
۷	سہاں اسہ امراء لغتیس	۳ سال	ایضاً
۸	مدر اسہ سہاں	۱۱ سال	ایضاً
۹	مدر اسہ مدر	۷ سال	۱۵۵

۱۰	نعمان ابن اسود	۱۱ سال	۱۷۵	فیادین فیروز کی زمانہ میں موجود تھا
۱۱	ابو یعفر بن علقمہ الذہلی	۱۱ سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امرار القیس ابن النعمان	۷ سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	مندران ابن امرار القیس کو مندران بن مارا السواد ہی تھی	۳۲ سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت میں ہی ۳۲ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان کے زمانہ میں ہے
۱۵	مندران ابن امرار القیس ثانی			اسکی وقت میں امرار القیس شاعر تھا اور نوشیروان کے زمانہ میں تھا
۱۶	عمر ابن منذر	۷ سال ۶ ماہ	۱۷۶	نوشیروان کے زمانہ میں تھا
۱۷	خابوس بن منذر	۱۱ سال	ایضاً	نوشیروان کے زمانہ میں تھا
۱۸	قیس بہرت	۱ سال		ایضاً
۱۹	مندران ابن نعمان	۱۱ سال	۱۷۶	ایضاً ہندران نوشیروان کی زمانہ میں ہی اوسنی تین برس حارثینی تخت سلطنت کے
۲۰	نعمان ابن منذر	۱۱ سال	ایضاً	اوسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبصہ	۷ سال	ایضاً	اسکی ایک بیٹی چھی چھی جلوسی کی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تھے
۲۲	زادوسی	۷ سال	ایضاً	بوران بنت پرویز کی ایک سال جلوسی تک بچاؤ کا
۲۳	مندران بن نعمان ابن منذر	۸ ماہ	ایضاً	
۲۴	بوران بنت پرویز	۷ ماہ		ایام ابو بکر رضہ اور عمر رضہ کے میں بوران مذکور کی ہی حیرت کی حکومت سات مہینے کے
۲۵	یزدگرد بن شہریار بن پرویز	۱۹ سال		حضرت عمر و اور حضرت عثمان رضہ کے وقت میں وہ بادشاہ حیرت کا ہوا

نقشہ ملوک غسان کا جو اسلام کی ظاہر ہو چکی چار سو برس قبل شہادت کرتی تھی

سلسلہ	نام بادشاہ	تقدیم حکومت	صحیح	
۱	حصہ ۱۱ مرد	۵۵ سال ۱۷۳۰	۱۷۷۷	چار سو برس قبل ظہور اسلام کی وہ سلطنت کرتا تھا
۲	عمر ۱۱ حصہ	۵ سال	ایضاً	جید کلیسا اور سکی خانی ہوئی یہ ایک کلیسا خانی شہر ہے
۳	عمر ۱۱ حصہ	۱۷ سال	۱۷۸۸	اوسے ایک کوشک اور حصہ سایا
۴	حارث ۱۱ حصہ	۲ سال	ایضاً	
۵	حارث ۱۱ حصہ	۱ سال	ایضاً	اسی مل اور راہ و غیرہ کی سیاد ڈالی
۶	حارث ۱۱ حصہ	۱ سال	۱۷۸۸	
۷	صدر ۱۱ حصہ	۳ سال	ایضاً	
۸	نہاں اس حارث	۱۵ سال ۱۷۶۰	ایضاً	
۹	صدر اس الحارث	۱۳ سال	ایضاً	
۱۰	حارث اس حارث	۱۷ سال	ایضاً	
۱۱	۱۷ حصہ اس حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۲	عمر ۱۱ حصہ	۲۶ سال ۱۷۶۰	ایضاً	
۱۳	حصہ اصغر	۳ سال	ایضاً	
۱۴	نہاں اس صدر	۱ سال	ایضاً	
۱۵	نہاں اس عمر	۲۷ سال	ایضاً	

۱۶	جلید ابن نغان	۱۶ سال	ایضاً
۱۷	نغان ابن الایم	۲۱ سال	ایضاً
۱۸	حارث ابن الایم	۲۲ سال ۱۷۵	۱۷۹
۱۹	نغان ابن حارث	۱۸ سال	۱۷۹
۲۰	منذر ابن نغان	۱۹ سال	ایضاً
۲۱	عمرو بن نغان	۲۳ سال ۱۸۵	ایضاً
۲۲	بحر بن نغان	۱۶ سال	ایضاً
۲۳	حارث ابن حجر	۲۶ سال	ایضاً
۲۴	جلید ابن حارث	۱۷ سال ۱۸۵	ایضاً
۲۵	حارث ابن جلیہ	۲۱ سال ۱۸۵	ایضاً
۲۶	نغان ابن حارث ابوبکر	۲۷ سال ۱۸۵	ایضاً
۲۷	ایم ابن جلیہ	۲۷ سال ۱۸۵	ایضاً
۲۸	منذر ابن جلیہ	۳۳ سال	ایضاً
۲۹	شراجل بن جلیہ	۲۵ سال ۱۸۵	ایضاً
۳۰	عمرو بن جلیہ	۱۰ سال ۱۸۵	ایضاً
۳۱	جلید ابن حارث	۱۸ سال	۱۷۹
۳۲	جلید ابن الایم	۳۰ سال	۱۷۹

تمام اہل غسان میں ۳۲ بادشاہ گذرے ہیں جنکا نام اوپر مذکور ہوا اور انہوں نے چھ سو سو ۴۱۶ برس کی عرصہ میں تفصیل مذکور سلطنت کی ہے

نقشہ ملوک حمیری یعنی بادشاہان عرب یمن کا

سیر	نام بادشاہ کا	تقدیم حکومت	صحیح
۱	قحطان بن عارض شامخ بن لوح		۱۴۳
۲	عرب اس قحطان		۱۴۳
۳	شعب بن یرب	ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یثعب	ایضاً	
۵	حمیر ابن کسا		۱۶۴
۶	داقل بن عمر	ایضاً	
۷	اسک بن داقل	ایضاً	
۸	یہرا بن اسک	ایضاً	
۹	عارض بن ماری	ایضاً	
۱۰	نہاں بن عید ابن سنگ	ایضاً	
۱۱	اشع بن نہاں العار	ایضاً	
۱۲	ستداد بن عاد	ایضاً	
۱۳	نہاں ابن عارض بن عارض	ایضاً	
۱۴	دوسد	سال ۱۵	۱۶۵
۱۵	جارت اس دوسد	سال ۱۶۵	ایضاً
۱۶	دولہ بن یثعب ابن الرش	ایضاً	

خمرہ اصغریٰ فی الاسکا ذکر نہیں کیا

یہ تیغ نمانی کہلاتا ہی ابو الفدا کہتا ہی کہ عمران — اور
مریقا یہ دو بادشاہ ابو مالک کی عید اور گز سے ہیں

اسکو تیغ اصغر بھی کہتی ہیں

۱۷	ذوالنار ابرہہ ابن العین	۱۸۳ سال	۱۶۵
۱۸	افریقس ابن ابرہہ	۱۶۴ سال	ایضاً
۱۹	ذوالاذعار عمر بن الدار	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۰	شمر جیل بن عمرو		ایضاً
۲۱	الہداد بن شمر جیل	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۱۶۶ سال	۱۶۶
۲۳	ناشر بن شمر جیل	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۴	شمر مرعش	۱۶۷ سال	ایضاً
۲۵	ابو مالک بن شمر	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۱۶۳ سال	۱۶۶
۲۷	ذو حشبان بن اقرن	۱۶۷ سال	ایضاً
۲۸	تیغ بن الاقرن بن شمر	۱۶۳ سال	۱۶۷
۲۹	الکلیکب بن تیغ	۱۶۵ سال	ایضاً
۳۰	ابو کرب اسد	۱۶۰ سال	ایضاً
۳۱	حسان بن تیغ	۱۶۰ سال	ایضاً
۳۲	عمر بن تیغ	۱۶۳ سال	ایضاً
۳۳	عبد کلال	۱۶۴ سال	ایضاً
۳۴	تیغ بن حسان ابن الکلیکب	۱۶۸ سال	ایضاً
۳۵	حارث ابن عمر		ایضاً
۳۶	مرتد بن عبد کلال	۱۶۸ سال	۱۶۷

ستایور کی وقت میں تھا

۱۰ صبح ہو کر وہ سہاراں میر کر ۲۶ شخص و ذہرا میں سے ایک
عوض میں گدی میں شخص چشم کی مادتاہی اور
انہ تقر ۵ برس کے پیر اہل اسلام کی علی میں آیا
حشہ کے یہ ہیں

انکی بعد پر قلیہ حیر کو سلطنت نصیب ہوئی

۳۷	ولید میں مرتہ	۷ سال	ایضاً
۳۸	ارعد میں اہل		ایضاً
۳۹	صباں ابن حمر	۵ سال	ایضاً
۴۰	عمر میں تح	۷ سال	ایضاً
۴۱	دوشتر	۷ سال	ایضاً
۴۲	دو لوسی	۷ سال	ایضاً
۴۳	دو حد	۷ سال	ایضاً
۴۴	اراط		۱۶۸
۴۵	ارعد الا شیم	۷ سال	ایضاً
۴۶	کیوم	۷ سال	ایضاً
۴۷	مسروق	۷ سال	ایضاً
۴۸	سیف میں دی یون		

نقشہ اون بادشاہوں کا جو جریم کی اولاد سی مالک بجاڑ کی ہوئی

سر	نام بادشاہ	صفحہ	نام ماد شاہ	صفحہ
۱	جریم	۱۸۰	مصاص میں عدایح	۱۸۰
۲	عدیایل میں جریم	ایضاً	عمر میں مفاص	ایضاً
۳	حزیم میں عدیایل	ایضاً	حارث میں مفاص	ایضاً
۴	عبدالداں میں جریم	ایضاً	عمر میں الحارث	ایضاً
۵	عبدلہ میں عبدالداں	ایضاً	بشر میں الحارث	ایضاً
۶	عبدایح میں عبدلہ	ایضاً	مصاص میں عمر میں مفاص	ایضاً

ملوک کنده کا نقشہ

نام بادشاہ	صفحہ
حجر آکل لمار بن عمر	۱۸۰
عمرو بن حجر	۱۸۱
حارث ابن عمر	ایضاً
حجر ابن الحارث	۱۸۲
شراحیل بن الحارث	ایضاً
مندی کرب ابن الحارث	
امرار القیس شاعر	۱۸۲
حارث بن ابی سمر اور سمری کا حال	۱۸۳
بادشاہان متفرقہ حجاز کی یہ گزری ہیں	
عمرو بن علی ابن حارث	۱۸۳
زہیر ابن حبیب بن بیل	۱۸۴
کلیب بن ربیعہ ابن الحارث	۱۸۶
زہیر ابن خدیجہ بن نواد	۱۸۸
قیس ابن زہیر البسی	۱۹۰

نقشہ لرہویں عرب کا جو دو کی تہہ شہر ہیں

نام	صفحہ
یوم خزار	۱۹۲
ایام نبی وایل	۱۹۳
یوم واردات	۱۹۳
یوم قضیہ یوم الخاق	ایضاً
یوم عین ایاغ	ایضاً
یوم مرج حلیمہ	ایضاً
یوم الکلاب الاول	۱۹۴
یوم اوارہ	ایضاً
یوم احرطان	۱۹۵
یوم شعب جبلہ	ایضاً
یوم ذی قار	۱۹۶

نقشہ تواریخ ملوک قریش کا معہ خاندان امویہ اور عباسیہ و رملوک
مصر و افریقیہ کی جو بعد انتقال ولت فرمانی رسول اللہ کی بادشاہی

عمر	نام بادشاہ	مدت و ایام حکومت	سال جلوس	سال وفات	توضیحات	حال ضروری
۱	ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ	۲ سال ۳۶ ماہ ۸ روز	۱۲ ربیع الاول ۱۱۱ھ	۲۲ جمادی الاول ۱۳ھ	عمر اوسطی ۶۰ سال اہم سرکاری امور کی دیکھ ریت مادیہ و قلمی امور کی حکومت	۳۰-۴
۲	عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	۱ سال ۵ ماہ ۱۸ روز	۱۳ شعبان ۳۲ھ	۲۶ رجب ۶۴ھ	عمر اوسطی ۵۸ سال اہم سرکاری امور کی دیکھ ریت مادیہ و قلمی امور کی حکومت	۳۵-۲
۳	عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۱ سال ۱۱ ماہ ۲۲ روز	۱۴ شعبان ۳۲ھ	۱۵ رجب ۶۵ھ	عمر اوسطی ۵۸ سال اہم سرکاری امور کی دیکھ ریت مادیہ و قلمی امور کی حکومت	۴۰-۱
۴	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۵ سال ۳ ماہ ۳ روز	۱۵ شعبان ۳۵ھ	۱۶ رجب ۶۵ھ	عمر اوسطی ۵۸ سال اہم سرکاری امور کی دیکھ ریت مادیہ و قلمی امور کی حکومت	۴۱-۱
۵	حسن بن علی رضی اللہ عنہ	۶ ماہ	۱۶ شعبان ۳۵ھ	۱۷ رجب ۶۵ھ	عمر اوسطی ۵۸ سال اہم سرکاری امور کی دیکھ ریت مادیہ و قلمی امور کی حکومت	۴۱-۱

اب حامد ان امویہ میں خلافت آئی پندرہ بادشاہ اس حامد ان کے گھر سے ابھی

عالم مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب

اور افسانہ اور تمام اطراف و اقطار میں پہیل گئی تھے اولکا لکھتہ یہ ہے

نمبر	نام بادشاہ	تقداریام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ اور اضافہ	حال ضرورے
۱	سعادیدین ابی سفیان	۱۹ سال ۵۶ سنہ ۵۸۳ روز ۲۵	۵۶ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۴۶	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۲	یزید ابن معاویہ	۳۱ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۵۸	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۳	سعادیدین بن زید	۳۳ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۶۷	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۴	عبداللہ ابن ابی بکر	۹ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۶۸	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۵	مروان ابن الحکم	۸ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۶۹	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۶	عبدالملک ابن مروان	۳۳ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۷۱	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۷	ولید ابن عبدالملک	۹ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۸۰	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۸	سلیمان ابن عبدالملک	۲۶ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۸۴	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۹	عمر بن عبدالعزیز	۳۱ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۸۶	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے
۱۰	یزید ابن عبدالملک	۳۱ سال ۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۵۸ سنہ ۵۸۳	۴۸۸	۱۸۴۲ برسی کی عمر پورا دسویں اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاضی مقرر کئے

۱۱	ہیثم اسعد الملک	۱۹ سال ۵۰۸ ۲۰ یوم	۱۴ ہجری	۲۹۱	ریس رکی عمرانی
۱۲	ولید سایدی الملک	۱ سال ۵ ۱۲ یوم	۳۰ ۱۲۵ ۲۶	۲۹۴	
۱۳	رشد اس ولید الملک	۶ سال ۴ یوم	۲۸ ۱۲۶ ۲۶	۲۹۹	عمراد کی چلیس رکی مہی
۱۴	اسم اس ولید	۲ سال ۱۲ یوم	۱۲۶ ۱۲۶ ۲۶	۵	ہکونشاہ اکبر درخ ہیں بختی مقصود شاہ شمار کر سکتے ہیں ہو اس علی الوالد علی علیہ السلام
۱۵	روان محمدی مردان	۵ سال ۱۵	۱۲۷ ۱۲۷ ۲۶	۵۱	ارشد رکی عمر بختی بیہ امر خلیفہ علی رسی امیہ کا بابا

بعد اخلیفہ دورہ عجائب کا آیا اولین شیش خلیفہ ہوئی ہیں کی بنام

مر	نام مادشاہ	تقدیر و نام مکرمات	سن دعوات	صفی ارالغہ	حال مردے
۱	ساج	۱۹ سال ۵۸ ۱۰ یوم	۱۳۲ ۱۳۲ ۱۳	۵۷	اسی امیہ کی حادہ ان کوٹ دلاو کیا اور کیا ایک کو دہوہ کی دل کیا
۲	مصور احمد	۱۹ سال ۱۱ سال ۱۰ یوم	۱۳۶ ۱۳۶ ۱۳	۵۱۵	انے بعد
۳	مہدی اس منصور	۱ سال ۱۵ ۱۲ یوم	۱۵۰ ۱۵۰ ۱۳	۵۲۹	

۴	ادی بکسی بن مہدی	۱۵ سال ۵۶۵ ۱۵ یوم	۱۴۸ شعبہ ہجری	۱۲ اربح ۵۳۷	
۵	ارون رشید ابن محمد	۳۳ سال ۵۶۲ ۴ یوم	۱۵۰ شعبہ ہجری	۵۳۶	طوس کے تعمیر کی پتلیس کے عمر پائے
۶	ابن محمد بن رشید	۴۳ سال ۵۶۵ ۲ یوم	۹۳ شعبہ ہجری	۵۵۰	
۷	مامون عبد اللہ بن رشید	۶۰ سال ۵۶۵ ۲۲ یوم	۱۹۸ شعبہ ہجری	۵۵۲	علم نجوم جانتا تھا
۸	مستقیم باللہ ابن رشید	۸ سال ۵۶۸ ۲ یوم	۲۱۸ شعبہ ہجری	۵۷۷	دہائی شہر سا مراکا
۹	دقائق باللہ بن مستقیم		۲۲۷ شعبہ ہجری	۵۸۲	۳۶ برس کی عمر ہوئی
۱۰	متوکل علی اللہ	۴۴ سال ۵۶۹ ۹ یوم	۲۳۲ شعبہ ہجری	۵۸۵	۴۱ برس کی عمر ہوئی
۱۱	مستقیم باللہ بن متوکل	۶۶ سال ۵۶۶ ۲ یوم	۲۴۷ شعبہ ہجری	۵۹۲	
۱۲	مستقیم باللہ بن محمد بن مستقیم	۳۳ سال ۵۶۹ ۱ یوم	۲۴۸ شعبہ ہجری	۵۹۵	
۱۳	مستقیم باللہ بن متوکل	۳۳ سال ۵۶۶ ۲۵ یوم	۲۵۱ شعبہ ہجری	۵۹۸	

۱۳	مهدی بالله من راتق	۶۱۱ هـ ۲ یوم	۲۵۵ بحری	۲۵۲ ۱۲۲ ۲۱۵	۴۰۳
۱۵	مقد بالله من متوکل	۶۱۴ هـ ۱۴ سال	۲۵۶ بحری	۲۵۹ ۱۱۵ ۲۶۲	۶۷
۱۶	مصدق بالله من موفق من متوکل	۶۱۸ هـ ۲۳ یوم	۲۵۹ بحری	۲۵۹ ۱۱۵ ۲۶۲	۴۲۱
۱۷	مکتفی بالله من مقصد	۶۲۱ هـ ۴ سال	۲۸۹ بحری	۲۹۵ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۲۸
۱۸	مقد بالله من مقصد	۶۲۴ هـ ۱۰ یوم	۲۹۵ بحری	۲۹۵ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۳۳
۱۹	قاهر بالله من مقصد	۶۲۵ هـ ۲۱ یوم	۳۲۲ بحری	۳۳۹ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۴
۲۰	راضی بالله من تقدر	۶۲۸ هـ ۴ سال	۳۲۷ بحری	۳۲۹ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۴۶
۲۱	مصلی بالله من مقدر	۶۳۱ هـ ۵ سال	۳۲۹ بحری	۳۳۹ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۷۹
۲۲	مستغنی بالله من مکتفی	۶۳۴ هـ ۱۴ سال	۳۳۳ بحری	۳۳۸ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۸۷
۲۳	مطیع بالله من مقصد	۶۳۹ هـ ۵ یوم	۳۳۴ بحری	۳۳۸ ۱۱۲ ۲۸۲	۴۹۱

۲۴	طایح الشَّیدین مطیع	سال ۳۶۳ هجری	۱۹ شوال ۳۸۱ کرمودل	۷۲۶	
۲۵	قادر بالله بن اسحاق بن مقدر	سال ۳۸۱ هجری ۵۶۱	۱۲ ذی الحجه ۳۸۱ ۳۱ ثومبر ۶۱۳	۷۵۱	
۲۶	قایم بالله بن القادر	سال ۴۲۲ هجری ۶۰۵	۱۰ شوال ۴۲۲ ۱۹ می ۱۷۵	جلد ۴۰	
۲۷	مقتدی بالله بن محمد بن قایم	سال ۴۱۹ هجری ۵۹۸	۴۸۷ ۴۹۷ ۱۰۹۷	۱۱۰	
۲۸	مستظهر بالله بن مقتدی	سال ۴۲۸ هجری ۶۰۷	۳۸۵ ۴۱۷ ۱۲ جمادی ۱۱۳۵	۱۳۵	
۲۹	مسترشد بالله بن مستظهر	سال ۵۶۶ هجری ۱۲۰۵	۱۶ ذی الحجه ۵۲۹ ۲۸ ۱۱۳۵	۱۹۵	
۳۰	ارشیدین المسترشد	سال ۵۲۷	۲ ذی الحجه ۵۲۷ ۳۱ ۱۱۳۶	۲۳۲	
۳۱	مقتفی امیر الدین مستظهر	سال ۵۲۸ هجری ۱۲۰۷	۲ ربیع الاول ۵۵۵ ۳۱ رجب ۱۱۴۰	۲۳۴	۶۶ بر سبکی عمر موهبی
۳۲	المستقید بالله بن المقتفی	سال ۵۵۳	۹ ربیع الاول ۵۴۰ ۲ ثومبر ۱۱۳۵	۲۹۱	
۳۳	المستقنی نور الله بن المستقید	سال ۵۶۴ هجری ۱۲۰۷	۲ ذی الحجه ۵۴۵ ۱۲ رجب ۱۱۳۵	۳۱۳	

۳۲	امام علی بن ابی طالب	۴۰ سال	۵۰۰	۲۳۰	در سبتر ریکی عمر
۳۵	ظہیر اللہ بن ناصر	۹۰	۶۲۳	۲۷۹	
۳۶	مستقر اللہ بن ظاہر	۲۲ سال	۶۱۸	۲۸۱	
۳۷	مستقیم اللہ بن مستقر			۲۸۱	

ساں اون خلعار سنا سکہ کا خودالی مصر گذرے ہن ہی حسی بعت
 خلاف کی مصر میں ہی ہوئے وہ شہرہ ہی جلی یہ نام ہن

سر	امام وادشاہ	تقدادایم	عزس	صحیح کتاب	
۱	مستقر اللہ بن ظاہر	۴۰ سال	۶۲۳	۲۸۱	
۲	حاکم ناصر اللہ	۱۱ سال	۶۶	۶۷	یہ ہاروں رتیبہ کی اولادیں ہی اسلم ہجری میں فوت ہوا
۳	مستقیم اللہ بن حاکم	۱۱ سال	۶۷	۶۹۵	سات سو چتر ہجری میں دریاں مصر کی لاؤں میں دریائے نیل اتنے طبعی ۱۳۳ کی فوت ہوا
۴	داتق اللہ بن محمد المرکب اور کالت بن علی		۶۷		ایکویں مورخ طبعہ ہیں کسی مصر طبعہ شہر کر لیں امام مسور میں اور کسی بیت کا طبع ہوا وہ سال حد ۱۳۳۱ سے اور ۱۳۳۲ ہجری
۵	حاکم ناصر اللہ بن مستقیم	۱۱ سال	۶۷		۵۳ ہجری مطابق ۱۳۵۳ میں فوت ہوا

۴	مستفید بسکفی بن	۱۰ سال	۴۵۴ سنة	۴۲۳ سنة هجری مطابق سنة ۱۳۶۱ قوت هوا
۵	متوکل علی الله بن متضد	۵۵ سال	۴۶۴ سنة	۴۰۹ سنة هجری مطابق سنة ۱۴۰۵ قوت هوا
۸	مستفید بالله زکریا بن ابراهیم بن حکم	۱۴ سال	۴۸۸ سنة	۴۲۵ سنة هجری بن قوت هوا
۹	دانشی بالله بن متضد ابراهیم			۴۸۸ سنة مین قوت هوا
۱۰	ستین بالله بن متوکل			۳۳۳ سنة هجری مطابق سنة ۱۴۲۹ قوت هوا
۱۱	متضد بالله بن متوکل	۱۱ سال		۴۲۰ سنة هجری مطابق سنة ۱۴۴۱ قوت هوا
۱۲	مستفید بالله بن متوکل	۱۲ سال		۴۰۰ سنة مطابق سنة ۱۴۵۱ قوت هوا
۱۳	قایم بالله بن متوکل	۱۴ سال		۴۵۹ سنة هجری مین ادسکا طلع هوا
۱۴	مستفید بالله بن متوکل	۲۵ سال		۴۰۴ سنة هجری مطابق سنة ۱۴۷۹ قوت هوا
۱۵	متوکل علی الله ابی انور عبد الخزیز	۱۹ سال		۴۰۳ سنة هجری مطابق سنة ۱۴۹۴ قوت هوا
۱۶	المستفید بالله بیت مستقر			۴۲۴ سنة هجری بن مطابق سنة ۱۵۲۱ قوت هوا
۱۷	متوکل علی الله بن مستفید بیت			۴۵۰ سنة هجری مطابق سنة ۱۵۴۳ قوت هوا

بیان دولت خلدان فاطمہ کا یعنی ان سلاہوں کے تصریحاً بادشاہت
کی وہ گیارہ مہینہ لوگ سب سب کی ماؤں ساہ ہو گئی ہیں

سر	نام بادشاہ کا	تقدیم کا نام	حکومت	دہات	صوبہ	جہاں سروری
۱	مہر الدین اللہ الی قیام	۲۵ سال	۳۴۱	۴۱۵	۲۶	شہر فارہ پور اور کیکانیا پراہی
۲	المرزا اللہ علی بصر راد س مر	۲۱ سال	۳۶۵	۳۶۵	۳۱	۱۲ سال ۲۵ سال کے عرصہ میں
۳	حاکم ناصر اللہ ابو علی منصور س غور	۲۵ سال	۳۸۶	۴۱۱	۵۷	۶ سال ۹ سال کے عرصہ میں
۴	ظاہر لاغزادین اللہ ابو محسن علی س الحاکم	۱ سال	۴۱۱	۴۲۶	۲۷	
۵	سنور اللہ ابو قیام ظاہر	۶ سال	۴۲۶	۴۸۵	۱۶	
۶	ستلی اللہ ابو قیام احمد ولد المستنصر	۲ سال	۴۸۵	۴۹۳	۱۲۲	۲۶۷ ہجری میں پیدا ہوا ۲۹۳ ہجری میں فوت ہوا
۷	امیر احکام اللہ ابو علی منصور ولد المستنصر	۲۹ سال	۴۹۳	۵۲۴	۱۶۰	
۸	حافظ الدین ابو عبد اللہ محمد محمد بن مستنصر ولد عم آفر	۲ سال	۵۲۴	۵۲۴	۲۲۴	
۹	الظاہر ابو عبد اللہ اسماعیل بہا حافظ	۵ سال	۵۲۴	۵۲۶	۲۵۷	

۱۰	فایز شہزادہ سیسی دولہ خانہ	۶ سال ۵۶۱ ۱۵	۵۴۶	۲۴۱ ۲۹۰
۱۱	عاضد الدین الدین یوسف بن حافظ	۶ سال ۵۶۵	۵۵۳	۵۶۷ ۲۹۰

بیان دو خاندان ابویہ جو باؤشاہ گزیدی بن دین دین بن خلیفہ بن مہین

نمبر	نام بادشاہ	تقداریات حکومت	جلوس سنہ	وفات سنہ	صفہ
۱	ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب	۶ سال ۵۶۱	۵۴۲	۵۶۸ ۵۸۱ سوری	۳۰۵ ۳۲۶ ۳۳۰ ۳۳۷ ۳۵۱ ۳۵۵
۲	ملک غریز عثمان بن صلاح الدین	۶ سال	۵۸۹	۵۹۳ محمرم	۳۸۹ ۴۰۳
۳	ملک منصور محمد بن غفر بن عثمان	۶ سال چند ماہ	۵۹۳	۵۹۴	۴۰۴
۴	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	۱۹ سال	۵۹۴	۶۱۵ ۶۱۵	۹۰۹ ۴۱۱ ۴۵۰
۵	ملک کاملی محمد ولد عادل	۶ سال	۶۱۵	۶۳۵ رجب	۴۵۱ ۵۲۱
۶	ملک عادل ابوبکر ولد کامل	۶ سال	۶۳۵	۶۳۷	۵۳۰

۷	ملک صالح ایوب محکم الدین ابہ کمال	۶ سال ۵۱۹	۶۳۷	۵۲۵ ۵۲۴ ۵۲۳ ۵۲۲ ۵۲۱	درمیکو کے ٹرائی قنول
۸	ملک معلم توراں ساہ دلد صالح	۶ سال ۵۶۲	۶۳۷	۵۵۷	
۹	ملکہ ستحرۃ الدار کیرک ملک صالح	۳ سال ۵۶۵	۶۳۸	۶۵۵ ۵۵۸	۶۵۵ بحری میں بار کئے پہر ایک کیرک ارسی یا تری
۱	ملک آبرو سی سہ	۵ سال	۶۳۸	۵۶	۶۵۶ میں اوسکی سیت سی طبع ہوا

بابا و نساہان تریکہ کا جو دو کر دیہ کی غلام تھی وہ تہا لیس گزری میں خیمہ نام میں

سر	نام ماد ساہ کا	ایک وقت	سہ حلو	سہ دقا	صحی
۱	ملک معمر الدین ایک ترکمانی صاحبی	۶ سال	۶۳۸	۶۵۵	۵۶ ۵۶۹ ۵۷۲
۲	ملک منصور علی شتر	۶ سال	۶۵۵		۵۷۳
۳	ملک مظفر قطر سوری	۱۱ سال ۵۶۱۱	۶۵۷	۱۷ دقعدہ ۶۵۸	۵۵۲ ۵۹۵
۴	ملک طاہر رک الدین سیر میں علامی مبدقاری	۱۲ سال ۵۶۱۰	۶۵۸	۲۸ محرم ۶۷۶	۵۵۸ ۵۹۵

۱۵	ملک صاحب احمد ولد ناصر محمد	سال ۱۰۶۲	۴۳۵	۲۶۸	ت
۱۶	ملک صاحب اسماعیل ابوالقدس ناصر محمد	سال ۱۰۶۲	۴۳۵	۴۳۴	ت
۱۷	ملک علی شجاعی ولد ناصر محمد	سال ۱۰۶۵ ۱۵	۴۳۷	۴۳۷	ت
۱۸	ملک مطهر حاجی ولد ناصر محمد	سال ۱۰۶۸ ۱۸	۴۳۷	۴۳۸	ت
۱۹	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	سال ۱۰۶۵ ۱۵	۴۳۸	۴۴۲	ت
۲۰	ملک صاحب ولد ناصر محمد	سال ۱۰۶۸	۴۴۲	۴۵۵	ت
۲۱	ملک منصور محمد حسن حاجی ولد ناصر محمد	سال ۱۰۶۸	۴۵۸	۸۱	ت
۲۲	ملک میر شمس الدین حسین ناصر محمد	سال ۱۰۶۲	۴۵۸	۴۵۸	ت
۲۳	ملک منصور علی بن آ شجاعی	سال ۱۰۶۵	۴۵۸	۴۵۸	ت
۲۴	ملک صاحب حاجی حسن آ شجاعی	سال ۱۰۶۵	۴۵۸	۴۵۸	ت

۲۵	ملک ظاہر برقوق	سال ۱۶ م ۵ ۱۵ یوم	شوال ۸۰۱ سنه	ایضا ت	
۲۶	ملک صفوح بن ابوالسجاد بن برقوق	سال ۶ ۵۶۱	۱۱ صفر ۸۱۵ سنه	۲۶۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبد القیز بن برقوق		۸۰۰ سنه	۲۶۲ ت	
۲۸	ملک یونس ابوالنضر شیخ محمود ظاہر سے	سال ۸ ۵۶۵	۸۲۲ سنه	۲۶۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابوالسجادات ابن المویہ	۵۶۷ چند روز	۸۲۳ سنه	۲۶۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر طربانی النضر	۹۳ یوم	۱۵ ذی الحجہ ۸۲۴ سنه	۲۶۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن ططر	م ۵ ۵۶۲	۸۲۵ سنه	۲۶۳ ت	
۳۲	ملک اشرف ابوالنضر دقاقی	سال ۱۶ چند روز	۸۲۶ سنه	ایضا ت	
۳۳	ملک عبد النزیر ابوالحسن یوسف ابن الاشراف	سال چند ماہ	۸۲۲ سنه	ایضا ت	
۳۴	ملک ظاہر ابوسید علی جغتو ابن ایان	سال ۱۶ ۵۶۶	۳ صفر ۸۵۷ سنه	۲۶۴ ت	

۳۵	ملک مسورت خان الواسطی ولد الوسیع	۸۵۷	۲۷۴	ت	
۳۶	ملک شرف الواسطی عائمی ماحرے	۸۶۵	۲۷۵	ت	
۳۷	ملک مہاجر الواسطی اور الواسطی	۸۶۵	۲۷۵	ت	
۳۸	ملک الظاہر الوسیع ماہری مودی	۸۶۵	۲۷۵	ت	
۳۹	ملک ظاہر الوسیع ملاطور	۸۶۵	۲۷۵	ت	
۴۰	ملک ظاہر الوسیع تربیا	۸۶۶	۲۷۵	ت	
۴۱	ملک شرف الواسطی ظاہرے	۸۶۶	۲۷۶	ت	
۴۲	ملک ناصر محمد الواسطی ولد قاسمی	۸۶۶	۲۷۶	ت	
۴۳	ملک شرف قاصد قاسمی		۲۷۷	ت	
۴۴	ملک ظاہر الوسیع قاصد	۸۶۸	۲۷۸	ت	

۴۵	ملک شرف جہاد	۲۵ سال	۲۵۷	ت
۴۶	ملک عاویہ سیف الدین طومان باے	۴۷ سال	۲۵۸	ایضاً
۴۷	ملک شرف ابو نصر قاصد غوری	۲۸ سال	۲۵۹	ت
۴۸	ملک شرف طومان باے ہتھی غوری کا	۲۹ سال	۲۶۰	ت

نقشہ خاندان عثمانیہ کا جس خاندان بادشاہ کتیس گزاری میں جنکی بیہ نام میں

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	جلوس	وفات	صفحہ
۱	عثمان	۲۷ سال	۶۹۹	۷۲۶	۲۷۸
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	۷۲۶	۷۶۱	۲۷۸
۳	مراد اول ابن اورخان	۲۱ سال	۷۶۱	۷۹۱	۲۷۹
۴	سلطان بایزید اول	۲۵ سال	۷۹۱	۸۱۶	ایضاً
۵	سلطان محمد اول	۱۶ سال	۸۱۶	۸۲۵	۲۸۰

۶	سلطان مراد تہائی	۳۱ سال	۸۶۵	۸۵۵	۲۸
۷	سلطان محمد تہائی	۱۱ سال	۸۵۵	۸۸۲	۲۸
۸	سلطان بایزید تہائی	۳۲ سال	۸۸۲	۹۱۸	۲۸
۹	سلیم اول سے بایزید تہائی تارکے	۹ سال ۵۷۸	۹۱۸	۹۲۲	۲۸
۱۰	سلیمان تہائی سے سلیم	۹ سال	۹۲۲	۹۷۳	۲۸
۱۱	سلیم تہائی ولہ سلطان	۸ سال ۵۷۱	۹۷۳	۹۸۲	۲۸
۱۲	مراد تہائی	۲۱ سال	۹۸۲	۱۰۱۳	۲۸
۱۳	محمد تہائی ولہ مراد	۹ سال	۱۰۱۳	۱۰۲۲	۲۸
۱۴	احمد سے محمد	۱۳ سال	۱۰۲۲	۱۰۳۵	۲۸
۱۵	مصطفیٰ مراد احمد کور	۳ سال	۱۰۳۵	۱۰۳۸	۲۸

۱۷	عثمان ابن احمد	۵۶ سال	۱۰۳۱ ۱۹-۲۵ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۸	مراد رابع بن احمد	۱۳ سال	۱۰۳۳ ۱۴۲۳ ۱۶۲۳	۲۸۵ ایضا	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۱۰ سال	۱۰۳۴ ۱۵۰۹ ۱۶۲۸	۲۸۵ ایضا	
۱۹	محمد رابع بن ابراهیم	۷ سال	۱۰۳۵ ۱۵۱۰ ۱۶۸۵	۲۸۶ ت	
۲۰	سیلمان ثالث بن ابراهیم	۳۳ سال	۱۰۳۸ ۱۵۰۴ ۱۶۹۱	۲۸۶ ایضا	
۲۱	احمد ثانی بن ابراهیم	۳۵ سال	۱۰۳۹ ۱۵۰۶ ۱۶۹۵	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفی ثانی بن محمد	۹ سال	۱۰۴۱ ۱۵۰۸ ۱۶۹۵	۲۸۷ ایضا	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۲۷ سال	۱۰۴۸ ۱۵۳۶ ۱۶۳۶	۲۸۷ ایضا	
۲۴	محمد خامس بن مصطفی ثانی اسکو محمود بھی کہتی ہیں	۲۵ سال	۱۰۴۳ ۱۵۰۳ ۱۶۵۳	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث بن مصطفی	۳۵ سال	۱۰۴۱ ۱۵۰۹ ۱۶۵۹	۲۸۸ ت	

۲۷	مصطفیٰ تالیس ابن احمد	سال ۱۴	۱۴۵۴ ۱۶۴۲	۱۱۸۸ ۱۶۴۲	الصا
۲۸	عبدالمجید ابن احمد	سال ۱۵	۱۴۶۲ ۱۶۸۹	۱۲۰۲ ۱۶۸۹	الصا
۲۸	مصطفیٰ سلیم تالیس ابن سلطان	سال ۱۹	۱۴۸۹ ۱۸۰۰	۱۲۲۳ ۱۸۰۰	۲۸۹ ت
۳۹	مصطفیٰ رابع ابن عبدالمجید	جیدادر	۱۸۰۰ ۱۸۰۰	۱۲۲۳ ۱۸۰۰	۳۹ —
۳	محمود تالیس ابن عبدالمجید	سال ۳۲	۱۸۳۹ ۱۲۵۵	۱۲۵۵ ۱۸۳۹	الصا یست
۳۱	عبدالمجید ابن محمود	۱۸۴۴ ۱۸۴۴	—	—	۲۹۱ — پیشکار ۵۵۰ اصل علی حکومت کرتای ۱۸۴۴ عین محمد دی

حکام خراسان کا نقشہ

دہلی ۳۰

نمبر	نام بادشاہ کا	ولادت	وفات	صفیہ کتاب	کیفیت
۱	ابو مسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان ۱۲۹	۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۴	۱۳۱ ہجری میں درساہو کی اگر اوترا ابو حنیفہ منصور نے اوسکو رز چار تہنہ چوتھی شبان ۱۳۲ ہجری میں قتل کیا
۲	ابوداؤد خالد بن برمک اللہ ہسلی	۱۳۷	۱۳۷		اپنی موت سے مرا خلیفہ منصور نے اوسکو والی خراسان کا بعد قتل ابو مسلم کی کیا تھا
۳	ابو عصام بن سلیم	۱۴۰			ایک برس ایک چینی اوسنی پہر حکومت کی
۴	عبد الجبار بن عبد الرحمن اللہ بن محمد	۱۴۰			۱۴۳ میں موقوف ہوا
۵	حاتم ابن خرمیہ	۱۴۰			۱۴۹ میں موقوف پہر ۱۵۰ میں والی ہوا
۶	ابوالکاسم سید بن عبد اللہ انخراعی	۱۴۹	ذی الحجہ ۱۵۰		منصور کی طرح سی حاکم ہوا اور مرو میں وفات میں رہا
۷	حمید ابن قحطیہ	۱۵۱	۱۵۱	۵۲۵	حالت حکومت میں فوت ہوا
۸	عبد اللہ حمید	۱۵۹			چہرہ منہ اوسنی ہی خراسان کی حکومت کی
۹	ابو عون عبد الملک بن یزید				دو دفعہ پہرہ دا ہوا ایک دفعہ ۱۴۴ میں چہرہ برس حکومت کی دو دفعہ ۱۵۹ میں

۳	عقدہ سال لیت بھارا	۲۶۵	۶۱۳	۶۲	سند کی دقت میں حاکم ہوا
۳۱	عمر وین لیت	۲۶۵	۶۱۳	۶۱۳	۲۹۸ میں موقوف ہوا برسر میں کال ہوا ۸۸ میں درمیان سند کے عقد ہوا
۳۲	راج سے ہر تہ	۲۶۸			۲۷۹ میں موقوف ہوا
۳۳	اسمیل ابن احمد بن سلم	۲۸	۶۲۱	۶۳۶	سومصافات احوال خراسان کا دانی ہوا
۳۴	امیر ابن اسمیل بن احمد	۲۹۵	۶۳۲	۶۴۲	اس سند میں رسول ہوا کتبی کی دقت میں تھا
۳۵	ابو الحسن ابن احمد بن اسمیل	۳۱	۶۴۲	۶۴۲	میں میں حکومت کی آئینہ رسی کی طری میں حاکم ہوا
۳۶	فتح بن نصر قلع اسک	۳۳	۶۸۵	۷۰۲	بارہ برس حکومت کی
۳۷	عبد الملک بن لوح	۳۴۳	۷۰۲	۷۰۴	۳۲۲ میں پیدا ہوا
<p>یوں کہ اولاد وراثت کا حال ۷۵ (سی ۸۵) ص ۱۰۸ تک درمیان تہ کی تا یہ ابولی جگیر حال کی کہہ چکا ہوں اسے اس کی نقت کی کچھ ضرورت ہیں اب جگیر حال کے اولاد کا نقتہ لکھتا ہوں</p>					

تقشہ خلیفہ خانی

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ وفات	سنہ جلوس	تعداد
۱	خلیفہ خان ابن بیوکا بہا	۸۶	سنہ ۴۲۷	سنہ ۵۹۹	سال ۲۵
۲	اوکد آقا ابن خلیفہ خان	۹۸	سنہ ۴۳۹	سنہ ۴۲۴	سال ۱۷
۳	کیوک خان ابن ارکد آقا	۹۹	سنہ ۴۴۵	سنہ ۶۲۴	سال ۱
۴	سگوقاآن ابن تونیخان ابن خلیفہ خان	۱۰۰	سنہ ۶۵۵	سنہ ۴۳۸	سال ۲
۵	قویا خان ابن تونیخان ابن خلیفہ خان	۱۰۰	سنہ ۶۹۳	سنہ ۴۵۵	سال ۳۵
۶	تبیورقاآن بنی ادجاقو بن خلیفہ خان	۱۰۱	سنہ ۷۰۵	سال ۱۲	سال ۱۲
۷	ہلاکو خان ابن تونیخان ابن خلیفہ خان	۱۰۵	سنہ ۷۴۳	سنہ ۶۵۳	سال ۹
۸	اباقا خان ابن ہلاکو خان	۱۰۷	سنہ ۷۸۱	سنہ ۷۴۳	سال ۱۸
۹	گودارا ابن ہلاکو خان لقب اوسکا سلطان احمد	۱۰۹	سنہ ۷۸۳	سنہ ۷۸۱	سال ۲
۱۰	ارغون خان ابن اباخان ابن ہلاکو خان	۱۱۱	سنہ ۷۹۰	سنہ ۷۸۳	سال ۷

سنہ ۵۲۹ ہجری میں بہا بادشاہ بدایوں
پچھڑی کی عمر پائی (۲۵) برس اوکد

چودہ برس اوسنی بعد خلیفہ خان کے
بادشاہت کے

صد و ستر تین بعد اکیسال کی فوت ہوا

اسجاہی سی ایک قدرت اولاد خلیفہ خان کے
ضخہ (۱۰) سی (۱۰) سال تک چلی ہو
تین بن ہوا و سکی لکھنا کے خور و شکر ہوا

۱۱	نہی تر جان اس انا حال	۱۱۲	۶۹۴	۶۹	۶۹ سال
۱۲	ماید رجان اس ہلا کو حال	۱۱۳	۷۱۷	۶۹۴	۶۹ سال
۱۳	اوسعد میں ادھی تیر	۱۱۴	۷۳۶	۷۱۷	۷۱ سال
۱۴	ارہ حال اولاد ارتق کو س تو لیاں سہی	۱۱۸	۷۳۶	۷۳۶	حیدر دور
۱۵	موسیٰ میں علی حال ماید رجان اس ہلا کو حال	۱۱۹	۷۳۶	۷۳۶	حیدر دور
۱۶	محمد میں تقی میں اس تیمور میں سارچی موریکا تیمور ہلا کو حال	۱۱۹	۷۳۶	۷۳۶	حیدر دور
۱۷	طہار تیمور حال گلگیر حال بہائی کی مسل سہی	۱۲۰	۷۵۳	۷۳۶	حیدر دور
۱۸	شیخ حسن تیمور تاش	ایضاً	۷۳۸		
۱۹	جان تیمور حال اس فرنگ ن کھا تو خاں	۱۲۶			
۲۰	سیلان میں شیخ حسن تیمور اس ہلا کو حال کے واسوں میں	۱۲۳	۷۳۹		
۲۱	ملک اسرف میں مہور تاش	۱۲۴	۷۴۴		

جہانی حاکمی اولاد کا حال سہ ہرت ماسوں میں مادتا ہر مکی جہوں نے اس کی اولاد
اکیسویں تک تہمت میں مذکور ہوا حاجت اور مکی لکھتی کی ہیں اب حاد ان پیر کا نقشہ لکھتا ہوں

نقشہ بادشاہان خراسان و سمرقند کا جو اولاد امیر تمور میں گزری ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفہ	جلوس	وفات	
۱	امیر تمور صاحبقران	۱۳۴ ت	۷۷۱ ت	۸۰۷ ت	۳۲ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	۱۴۲ ت	۸۱۲ ت	۸۵۷ ت	دلایت میں فوت ہوا چند روز بادشاہت کی
۳	خاقان سعید شاہ بن مرزا	۱۴۳ ت	۸۰۷ ت	۸۵۰ ت	برسختی و دبدبہ بادشاہ تھا ۳۳ سال ۷ ماہ بادشاہت کی
۴	مرزا علاء الدولہ	۲۰۰ ت	۸۵۱ ت	۸۹۵ ت	۸۵۲ میں مرزا نے بیگ شہسخت کہا کہ بہار گیا
۵	مرزا انج بیگ	۲۰۴ ت	۸۵۲ ت	۸۵۳ ت	ابھی وہ قیام کرنے لے پایا تھا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ	۲۰۶ ت	۸۵۲ ت	۸۶۳ ت	اسی گیارہ برس بادشاہت کی مگر ٹوٹا پھرا گیا
۷	مرزا عبد اللطیف	۲۱۳ ت	۸۵۳ ت	۸۵۷ ت	بعد قتل کرنی اپنی باپ مرزا انج بیگ کی دہ بادشاہ ہوا چند مہینے بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳ ت	۸۶۳ ت		
۹	مرزا ابراہیم	۲۴۲ ت	۸۶۲ ت	۸۷۳ ت	
۱۰	سلطان ابوسعید	۲۳۵ ت	۸۶۳ ت	۸۷۳ ت	
۱۱	سلطان ابوسعید صاحبقران ابوالقاسم سلطان حسین درخان	۲۳۶ ت	۸۷۳ ت	۹۱۱ ت	دو دفعہ جلوس ایک دفعہ بعد مرزا یادگار محمد کے
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸ ت	۸۷۵ ت	۹۷۵ ت	صاحبقران ثانی نے اس کو قتل کیا

نصفہ حامداں سموری کا جنہوں نے ہندوستان کی بادشاہ کی سی اور دو
بادشاہ حراساں میں سموری کی اولاد کی کدھری اور کو چھوڑا ہوا

۳۱

سر	نام بادشاہ کا	طوس	دعوات	ایام
۱	ایسر سمور	۸۷۱	۸۷۱	۷۱۱ سال
۲	ہلیمر الدین محمد شاہ انگریز اس سلطان اوسید مرزا اس سلطان مرزا اس میران شاہ مرزا اس اوسمر صاحب دران	۸۹۹ ۱۵۲۵ ۱۵۲۵ ۱۵۲۵	۹۳۰ ۱۵۲۵ ۱۵۲۵ ۱۵۲۵	۷۱۸ سال
۳	نصیر الدین محمد بایں بادشاہ	۹۳۷ ۱۵۴۳	۹۶۲ ۱۵۴۳	۷۵۵ سال تفصیل کی اسال کو ۱۵ سال جراں رہا
۴	اور الفتح حلال الدین محمد اکرم بادشاہ اس باغوں	۹۶۳ ۱۵۵۶ ۱۵۵۶	۱۰۱۳ ۱۵۵۶ ۱۵۵۶	۱۰۱۳ سال ۱۵۵۶ ۱۵۵۶
۵	انور مظفر نور الدین محمد بایں یہی شاہزادہ سلیم اس حلال الدین محمد اکرم بادشاہ	۱۰۱۳ ۱۵۵۶ ۱۵۵۶	۱۰۱۳ ۱۵۵۶ ۱۵۵۶	۱۰۱۳ سال

نظام الملک شاہی بادشاہ کی

۶	ابو الطغر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن اکبر	۱۰۷۳ سنة ۱۶۸۸ ہجری	۱۰۶۶ سنة ۱۶۸۱ ہجری	۱۳ سال
۷	محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان	۱۰۶۸ سنة ۱۶۵۵ ہجری	۱۱۱۸ سنة ۱۶۵۵ ہجری	۱۵ سال
۸	سلطان محمد مظہر بادشاہ شاہ عالم ابن اورنگ زیب	۱۱۱۹ سنة ۱۶۵۵ ہجری	۱۱۲۷ سنة ۱۶۱۲ ہجری	۵ سال
۹	محمد نور الدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	۱۱۲۷ سنة ۱۶۱۲ ہجری	۱۱۲۷ سنة ۱۶۱۲ ہجری	۶۶ سال ۲۶ نوم
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم شان ابن بہادر شاہ	۱۱۲۷ سنة ۱۶۱۲ ہجری	۱۱۲۷ سنة ۱۶۱۲ ہجری	
۱۱	ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ فیروز جغتہ رئیس خزانہ شاہ ابن بہادر	۱۱۳۱ سنة ۱۶۱۶ ہجری	۱۱۴۱ سنة ۱۶۲۶ ہجری	۱۳ سال
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	۱۱۴۱ سنة ۱۶۲۶ ہجری	۱۱۴۱ سنة ۱۶۲۶ ہجری	۶۶ سال ۱۴۵۳ ۱۱۶۶ ۱۱۷۹ ۱۱۹۲ ۱۲۰۵ ۱۲۱۸ ۱۲۳۱ ۱۲۴۴ ۱۲۵۷ ۱۲۷۰ ۱۲۸۳ ۱۲۹۶ ۱۳۰۹ ۱۳۲۲ ۱۳۳۵ ۱۳۴۸ ۱۳۶۱ ۱۳۷۴ ۱۳۸۷ ۱۴۰۰ ۱۴۱۳ ۱۴۲۶ ۱۴۳۹ ۱۴۵۲ ۱۴۶۵ ۱۴۷۸ ۱۴۹۱ ۱۵۰۴ ۱۵۱۷ ۱۵۳۰ ۱۵۴۳ ۱۵۵۶ ۱۵۶۹ ۱۵۸۲ ۱۵۹۵ ۱۶۰۸ ۱۶۲۱ ۱۶۳۴ ۱۶۴۷ ۱۶۶۰ ۱۶۷۳ ۱۶۸۶ ۱۶۹۹ ۱۷۱۲ ۱۷۲۵ ۱۷۳۸ ۱۷۵۱ ۱۷۶۴ ۱۷۷۷ ۱۷۹۰ ۱۸۰۳ ۱۸۱۶ ۱۸۲۹ ۱۸۴۲ ۱۸۵۵ ۱۸۶۸ ۱۸۸۱ ۱۸۹۴ ۱۹۰۷ ۱۹۲۰ ۱۹۳۳ ۱۹۴۶ ۱۹۵۹ ۱۹۷۲ ۱۹۸۵ ۱۹۹۸ ۲۰۱۱ ۲۰۲۴ ۲۰۳۷ ۲۰۵۰ ۲۰۶۳ ۲۰۷۶ ۲۰۸۹ ۲۱۰۲ ۲۱۱۵ ۲۱۲۸ ۲۱۴۱ ۲۱۵۴ ۲۱۶۷ ۲۱۸۰ ۲۱۹۳ ۲۲۰۶ ۲۲۱۹ ۲۲۳۲ ۲۲۴۵ ۲۲۵۸ ۲۲۷۱ ۲۲۸۴ ۲۲۹۷ ۲۳۱۰ ۲۳۲۳ ۲۳۳۶ ۲۳۴۹ ۲۳۶۲ ۲۳۷۵ ۲۳۸۸ ۲۴۰۱ ۲۴۱۴ ۲۴۲۷ ۲۴۴۰ ۲۴۵۳ ۲۴۶۶ ۲۴۷۹ ۲۴۹۲ ۲۵۰۵ ۲۵۱۸ ۲۵۳۱ ۲۵۴۴ ۲۵۵۷ ۲۵۷۰ ۲۵۸۳ ۲۵۹۶ ۲۶۰۹ ۲۶۲۲ ۲۶۳۵ ۲۶۴۸ ۲۶۶۱ ۲۶۷۴ ۲۶۸۷ ۲۷۰۰ ۲۷۱۳ ۲۷۲۶ ۲۷۳۹ ۲۷۵۲ ۲۷۶۵ ۲۷۷۸ ۲۷۹۱ ۲۸۰۴ ۲۸۱۷ ۲۸۳۰ ۲۸۴۳ ۲۸۵۶ ۲۸۶۹ ۲۸۸۲ ۲۸۹۵ ۲۹۰۸ ۲۹۲۱ ۲۹۳۴ ۲۹۴۷ ۲۹۶۰ ۲۹۷۳ ۲۹۸۶ ۲۹۹۹ ۳۰۱۲ ۳۰۲۵ ۳۰۳۸ ۳۰۵۱ ۳۰۶۴ ۳۰۷۷ ۳۰۹۰ ۳۱۰۳ ۳۱۱۶ ۳۱۲۹ ۳۱۴۲ ۳۱۵۵ ۳۱۶۸ ۳۱۸۱ ۳۱۹۴ ۳۲۰۷ ۳۲۲۰ ۳۲۳۳ ۳۲۴۶ ۳۲۵۹ ۳۲۷۲ ۳۲۸۵ ۳۲۹۸ ۳۳۱۱ ۳۳۲۴ ۳۳۳۷ ۳۳۵۰ ۳۳۶۳ ۳۳۷۶ ۳۳۸۹ ۳۴۰۲ ۳۴۱۵ ۳۴۲۸ ۳۴۴۱ ۳۴۵۴ ۳۴۶۷ ۳۴۸۰ ۳۴۹۳ ۳۵۰۶ ۳۵۱۹ ۳۵۳۲ ۳۵۴۵ ۳۵۵۸ ۳۵۷۱ ۳۵۸۴ ۳۵۹۷ ۳۶۱۰ ۳۶۲۳ ۳۶۳۶ ۳۶۴۹ ۳۶۶۲ ۳۶۷۵ ۳۶۸۸ ۳۷۰۱ ۳۷۱۴ ۳۷۲۷ ۳۷۴۰ ۳۷۵۳ ۳۷۶۶ ۳۷۷۹ ۳۷۹۲ ۳۸۰۵ ۳۸۱۸ ۳۸۳۱ ۳۸۴۴ ۳۸۵۷ ۳۸۷۰ ۳۸۸۳ ۳۸۹۶ ۳۹۰۹ ۳۹۲۲ ۳۹۳۵ ۳۹۴۸ ۳۹۶۱ ۳۹۷۴ ۳۹۸۷ ۴۰۰۰ ۴۰۱۳ ۴۰۲۶ ۴۰۳۹ ۴۰۵۲ ۴۰۶۵ ۴۰۷۸ ۴۰۹۱ ۴۱۰۴ ۴۱۱۷ ۴۱۳۰ ۴۱۴۳ ۴۱۵۶ ۴۱۶۹ ۴۱۸۲ ۴۱۹۵ ۴۲۰۸ ۴۲۲۱ ۴۲۳۴ ۴۲۴۷ ۴۲۶۰ ۴۲۷۳ ۴۲۸۶ ۴۲۹۹ ۴۳۱۲ ۴۳۲۵ ۴۳۳۸ ۴۳۵۱ ۴۳۶۴ ۴۳۷۷ ۴۳۹۰ ۴۴۰۳ ۴۴۱۶ ۴۴۲۹ ۴۴۴۲ ۴۴۵۵ ۴۴۶۸ ۴۴۸۱ ۴۴۹۴ ۴۵۰۷ ۴۵۲۰ ۴۵۳۳ ۴۵۴۶ ۴۵۵۹ ۴۵۷۲ ۴۵۸۵ ۴۵۹۸ ۴۶۱۱ ۴۶۲۴ ۴۶۳۷ ۴۶۵۰ ۴۶۶۳ ۴۶۷۶ ۴۶۸۹ ۴۷۰۲ ۴۷۱۵ ۴۷۲۸ ۴۷۴۱ ۴۷۵۴ ۴۷۶۷ ۴۷۸۰ ۴۷۹۳ ۴۸۰۶ ۴۸۱۹ ۴۸۳۲ ۴۸۴۵ ۴۸۵۸ ۴۸۷۱ ۴۸۸۴ ۴۸۹۷ ۴۹۱۰ ۴۹۲۳ ۴۹۳۶ ۴۹۴۹ ۴۹۶۲ ۴۹۷۵ ۴۹۸۸ ۵۰۰۱ ۵۰۱۴ ۵۰۲۷ ۵۰۴۰ ۵۰۵۳ ۵۰۶۶ ۵۰۷۹ ۵۰۹۲ ۵۱۰۵ ۵۱۱۸ ۵۱۳۱ ۵۱۴۴ ۵۱۵۷ ۵۱۷۰ ۵۱۸۳ ۵۱۹۶ ۵۲۰۹ ۵۲۲۲ ۵۲۳۵ ۵۲۴۸ ۵۲۶۱ ۵۲۷۴ ۵۲۸۷ ۵۳۰۰ ۵۳۱۳ ۵۳۲۶ ۵۳۳۹ ۵۳۵۲ ۵۳۶۵ ۵۳۷۸ ۵۳۹۱ ۵۴۰۴ ۵۴۱۷ ۵۴۳۰ ۵۴۴۳ ۵۴۵۶ ۵۴۶۹ ۵۴۸۲ ۵۴۹۵ ۵۵۰۸ ۵۵۲۱ ۵۵۳۴ ۵۵۴۷ ۵۵۶۰ ۵۵۷۳ ۵۵۸۶ ۵۵۹۹ ۵۶۱۲ ۵۶۲۵ ۵۶۳۸ ۵۶۵۱ ۵۶۶۴ ۵۶۷۷ ۵۶۹۰ ۵۷۰۳ ۵۷۱۶ ۵۷۲۹ ۵۷۴۲ ۵۷۵۵ ۵۷۶۸ ۵۷۸۱ ۵۷۹۴ ۵۸۰۷ ۵۸۲۰ ۵۸۳۳ ۵۸۴۶ ۵۸۵۹ ۵۸۷۲ ۵۸۸۵ ۵۸۹۸ ۵۹۱۱ ۵۹۲۴ ۵۹۳۷ ۵۹۵۰ ۵۹۶۳ ۵۹۷۶ ۵۹۸۹ ۶۰۰۲ ۶۰۱۵ ۶۰۲۸ ۶۰۴۱ ۶۰۵۴ ۶۰۶۷ ۶۰۸۰ ۶۰۹۳ ۶۱۰۶ ۶۱۱۹ ۶۱۳۲ ۶۱۴۵ ۶۱۵۸ ۶۱۷۱ ۶۱۸۴ ۶۱۹۷ ۶۲۱۰ ۶۲۲۳ ۶۲۳۶ ۶۲۴۹ ۶۲۶۲ ۶۲۷۵ ۶۲۸۸ ۶۳۰۱ ۶۳۱۴ ۶۳۲۷ ۶۳۴۰ ۶۳۵۳ ۶۳۶۶ ۶۳۷۹ ۶۳۹۲ ۶۴۰۵ ۶۴۱۸ ۶۴۳۱ ۶۴۴۴ ۶۴۵۷ ۶۴۷۰ ۶۴۸۳ ۶۴۹۶ ۶۵۰۹ ۶۵۲۲ ۶۵۳۵ ۶۵۴۸ ۶۵۶۱ ۶۵۷۴ ۶۵۸۷ ۶۶۰۰ ۶۶۱۳ ۶۶۲۶ ۶۶۳۹ ۶۶۵۲ ۶۶۶۵ ۶۶۷۸ ۶۶۹۱ ۶۷۰۴ ۶۷۱۷ ۶۷۳۰ ۶۷۴۳ ۶۷۵۶ ۶۷۶۹ ۶۷۸۲ ۶۷۹۵ ۶۸۰۸ ۶۸۲۱ ۶۸۳۴ ۶۸۴۷ ۶۸۶۰ ۶۸۷۳ ۶۸۸۶ ۶۸۹۹ ۶۹۱۲ ۶۹۲۵ ۶۹۳۸ ۶۹۵۱ ۶۹۶۴ ۶۹۷۷ ۶۹۹۰ ۷۰۰۳ ۷۰۱۶ ۷۰۲۹ ۷۰۴۲ ۷۰۵۵ ۷۰۶۸ ۷۰۸۱ ۷۰۹۴ ۷۱۰۷ ۷۱۲۰ ۷۱۳۳ ۷۱۴۶ ۷۱۵۹ ۷۱۷۲ ۷۱۸۵ ۷۱۹۸ ۷۲۱۱ ۷۲۲۴ ۷۲۳۷ ۷۲۵۰ ۷۲۶۳ ۷۲۷۶ ۷۲۸۹ ۷۳۰۲ ۷۳۱۵ ۷۳۲۸ ۷۳۴۱ ۷۳۵۴ ۷۳۶۷ ۷۳۸۰ ۷۳۹۳ ۷۴۰۶ ۷۴۱۹ ۷۴۳۲ ۷۴۴۵ ۷۴۵۸ ۷۴۷۱ ۷۴۸۴ ۷۴۹۷ ۷۵۱۰ ۷۵۲۳ ۷۵۳۶ ۷۵۴۹ ۷۵۶۲ ۷۵۷۵ ۷۵۸۸ ۷۶۰۱ ۷۶۱۴ ۷۶۲۷ ۷۶۴۰ ۷۶۵۳ ۷۶۶۶ ۷۶۷۹ ۷۶۹۲ ۷۷۰۵ ۷۷۱۸ ۷۷۳۱ ۷۷۴۴ ۷۷۵۷ ۷۷۷۰ ۷۷۸۳ ۷۷۹۶ ۷۸۰۹ ۷۸۲۲ ۷۸۳۵ ۷۸۴۸ ۷۸۶۱ ۷۸۷۴ ۷۸۸۷ ۷۹۰۰ ۷۹۱۳ ۷۹۲۶ ۷۹۳۹ ۷۹۵۲ ۷۹۶۵ ۷۹۷۸ ۷۹۹۱ ۸۰۰۴ ۸۰۱۷ ۸۰۳۰ ۸۰۴۳ ۸۰۵۶ ۸۰۶۹ ۸۰۸۲ ۸۰۹۵ ۸۱۰۸ ۸۱۲۱ ۸۱۳۴ ۸۱۴۷ ۸۱۶۰ ۸۱۷۳ ۸۱۸۶ ۸۱۹۹ ۸۲۱۲ ۸۲۲۵ ۸۲۳۸ ۸۲۵۱ ۸۲۶۴ ۸۲۷۷ ۸۲۹۰ ۸۳۰۳ ۸۳۱۶ ۸۳۲۹ ۸۳۴۲ ۸۳۵۵ ۸۳۶۸ ۸۳۸۱ ۸۳۹۴ ۸۴۰۷ ۸۴۲۰ ۸۴۳۳ ۸۴۴۶ ۸۴۵۹ ۸۴۷۲ ۸۴۸۵ ۸۴۹۸ ۸۵۱۱ ۸۵۲۴ ۸۵۳۷ ۸۵۵۰ ۸۵۶۳ ۸۵۷۶ ۸۵۸۹ ۸۶۰۲ ۸۶۱۵ ۸۶۲۸ ۸۶۴۱ ۸۶۵۴ ۸۶۶۷ ۸۶۸۰ ۸۶۹۳ ۸۷۰۶ ۸۷۱۹ ۸۷۳۲ ۸۷۴۵ ۸۷۵۸ ۸۷۷۱ ۸۷۸۴ ۸۷۹۷ ۸۸۱۰ ۸۸۲۳ ۸۸۳۶ ۸۸۴۹ ۸۸۶۲ ۸۸۷۵ ۸۸۸۸ ۸۹۰۱ ۸۹۱۴ ۸۹۲۷ ۸۹۴۰ ۸۹۵۳ ۸۹۶۶ ۸۹۷۹ ۸۹۹۲ ۹۰۰۵ ۹۰۱۸ ۹۰۳۱ ۹۰۴۴ ۹۰۵۷ ۹۰۷۰ ۹۰۸۳ ۹۰۹۶ ۹۱۰۹ ۹۱۲۲ ۹۱۳۵ ۹۱۴۸ ۹۱۶۱ ۹۱۷۴ ۹۱۸۷ ۹۱۹۰ ۹۲۰۳ ۹۲۱۶ ۹۲۲۹ ۹۲۴۲ ۹۲۵۵ ۹۲۶۸ ۹۲۸۱ ۹۲۹۴ ۹۳۰۷ ۹۳۲۰ ۹۳۳۳ ۹۳۴۶ ۹۳۵۹ ۹۳۷۲ ۹۳۸۵ ۹۳۹۸ ۹۴۱۱ ۹۴۲۴ ۹۴۳۷ ۹۴۵۰ ۹۴۶۳ ۹۴۷۶ ۹۴۸۹ ۹۵۰۲ ۹۵۱۵ ۹۵۲۸ ۹۵۴۱ ۹۵۵۴ ۹۵۶۷ ۹۵۸۰ ۹۵۹۳ ۹۶۰۶ ۹۶۱۹ ۹۶۳۲ ۹۶۴۵ ۹۶۵۸ ۹۶۷۱ ۹۶۸۴ ۹۶۹۷ ۹۷۱۰ ۹۷۲۳ ۹۷۳۶ ۹۷۴۹ ۹۷۶۲ ۹۷۷۵ ۹۷۸۸ ۹۸۰۱ ۹۸۱۴ ۹۸۲۷ ۹۸۴۰ ۹۸۵۳ ۹۸۶۶ ۹۸۷۹ ۹۸۹۲ ۹۹۰۵ ۹۹۱۸ ۹۹۳۱ ۹۹۴۴ ۹۹۵۷ ۹۹۷۰ ۹۹۸۳ ۹۹۹۶ ۱۰۰۰۹ ۱۰۰۱۲ ۱۰۰۱۵ ۱۰۰۱۸ ۱۰۰۲۱ ۱۰۰۲۴ ۱۰۰۲۷ ۱۰۰۳۰ ۱۰۰۳۳ ۱۰۰۳۶ ۱۰۰۳۹ ۱۰۰۴۲ ۱۰۰۴۵ ۱۰۰۴۸ ۱۰۰۵۱ ۱۰۰۵۴ ۱۰۰۵۷ ۱۰۰۶۰ ۱۰۰۶۳ ۱۰۰۶۶ ۱۰۰۶۹ ۱۰۰۷۲ ۱۰۰۷۵ ۱۰۰۷۸ ۱۰۰۸۱ ۱۰۰۸۴ ۱۰۰۸۷ ۱۰۰۹۰ ۱۰۰۹۳ ۱۰۰۹۶ ۱۰۰۹۹ ۱۰۱۰۲ ۱۰۱۰۵ ۱۰۱۰۸ ۱۰۱۱۱ ۱۰۱۱۴ ۱۰۱۱۷ ۱۰۱۲۰ ۱۰۱۲۳ ۱۰۱۲۶ ۱۰۱۲۹ ۱۰۱۳۲ ۱۰۱۳۵ ۱۰۱۳۸ ۱۰۱۴۱ ۱۰۱۴۴ ۱۰۱۴۷ ۱۰۱۵۰ ۱۰۱۵۳ ۱۰۱۵۶ ۱۰۱۵۹ ۱۰۱۶۲ ۱۰۱۶۵ ۱۰۱۶۸ ۱۰۱۷۱ ۱۰۱۷۴ ۱۰۱۷۷ ۱۰۱۸۰ ۱۰۱۸۳ ۱۰۱۸۶ ۱۰۱۸۹ ۱۰۱۹۲ ۱۰۱۹۵ ۱۰۱۹۸ ۱۰۲۰۱ ۱۰۲۰۴ ۱۰۲۰۷ ۱۰۲۱۰ ۱۰۲۱۳ ۱۰۲۱۶ ۱۰۲۱۹ ۱۰۲۲۲ ۱۰۲۲۵ ۱۰۲۲۸ ۱۰۲۳۱ ۱۰۲۳۴ ۱۰۲۳۷ ۱۰۲۴۰ ۱۰۲۴۳ ۱۰۲۴۶ ۱۰۲۴۹ ۱۰۲۵۲ ۱۰۲۵۵ ۱۰۲۵۸ ۱۰۲۶۱ ۱۰۲۶۴ ۱۰۲۶۷ ۱۰۲۷۰ ۱۰۲۷۳ ۱۰۲۷۶ ۱۰۲۷۹ ۱۰۲۸۲ ۱۰۲۸۵ ۱۰۲۸۸ ۱۰۲۹۱ ۱۰۲۹۴ ۱۰۲۹۷ ۱۰۳۰۰ ۱۰۳۰۳ ۱۰۳۰۶ ۱۰۳۰۹ ۱۰۳۱۲ ۱۰۳۱۵ ۱۰۳۱۸ ۱۰۳۲۱ ۱۰۳۲۴ ۱۰۳۲۷ ۱۰۳۳۰ ۱۰۳۳۳ ۱۰۳۳۶ ۱۰۳۳۹ ۱۰۳۴۲ ۱۰۳۴۵ ۱۰۳۴۸ ۱۰۳۵۱ ۱۰۳۵۴ ۱۰۳۵۷ ۱۰۳۶۰ ۱۰۳۶۳ ۱۰۳۶۶ ۱۰۳۶۹ ۱۰۳۷۲ ۱۰۳۷۵ ۱۰۳۷۸ ۱۰۳۸۱ ۱۰۳۸۴ ۱۰۳۸۷ ۱۰۳۹۰ ۱۰۳۹۳ ۱۰۳۹۶ ۱۰۳۹۹ ۱۰۴۰۲ ۱۰۴۰۵ ۱۰۴۰۸ ۱۰۴۱۱ ۱۰۴۱۴ ۱۰۴۱۷ ۱۰۴۲۰ ۱۰۴۲۳ ۱۰۴۲۶ ۱۰۴۲۹ ۱۰۴۳۲ ۱۰۴۳۵ ۱۰۴۳۸ ۱۰۴۴۱ ۱۰۴۴۴ ۱۰۴۴۷ ۱۰۴۵۰ ۱۰۴۵۳ ۱۰۴۵۶ ۱۰۴۵۹ ۱۰۴۶۲ ۱۰۴۶۵ ۱۰۴۶۸ ۱۰۴۷۱ ۱۰۴۷۴ ۱۰۴۷۷ ۱۰۴۸۰ ۱۰۴۸۳ ۱۰۴۸۶ ۱۰۴۸۹ ۱۰۴۹۲ ۱۰۴۹۵ ۱۰۴۹۸ ۱۰۵۰۱ ۱۰۵۰۴ ۱۰۵۰۷ ۱۰۵۱۰ ۱۰۵۱۳ ۱۰۵۱۶ ۱۰۵۱۹ ۱۰۵۲۲ ۱۰۵۲۵ ۱۰۵۲۸ ۱۰۵۳۱ ۱۰۵۳۴ ۱۰۵۳۷ ۱۰۵۴۰ ۱۰۵۴۳ ۱۰۵۴۶ ۱۰۵۴۹ ۱۰۵۵۲ ۱۰۵۵۵ ۱۰۵۵۸ ۱۰۵۶۱ ۱۰۵۶۴ ۱۰۵۶۷ ۱۰۵۷۰ ۱۰۵۷۳ ۱۰۵۷۶ ۱۰۵۷۹ ۱۰۵۸۲ ۱۰۵۸۵ ۱۰۵۸۸ ۱۰۵۹۱ ۱۰۵۹۴ ۱۰۵۹۷ ۱۰۶۰۰ ۱۰۶۰۳ ۱۰۶۰۶ ۱۰۶۰۹ ۱۰۶۱۲ ۱۰۶۱۵ ۱۰۶۱۸ ۱۰۶۲۱ ۱۰۶۲۴ ۱۰۶۲۷ ۱۰۶۳۰ ۱۰۶۳۳ ۱۰۶۳۶ ۱۰۶۳۹ ۱۰۶۴۲ ۱۰۶۴۵ ۱۰۶۴۸ ۱۰۶۵۱ ۱۰۶۵۴ ۱۰۶۵۷ ۱۰۶۶۰ ۱۰۶۶۳ ۱۰۶۶۶ ۱۰۶۶۹ ۱۰۶۷۲ ۱۰۶۷۵ ۱۰۶۷۸ ۱۰۶۸۱ ۱۰۶۸۴ ۱۰۶۸۷ ۱۰۶۹۰ ۱۰۶۹۳ ۱۰۶۹۶ ۱۰۶۹۹ ۱۰۷۰۲ ۱۰۷۰۵ ۱۰۷۰۸ ۱۰۷۱۱ ۱۰۷۱۴ ۱۰۷۱۷ ۱۰۷۲۰ ۱۰۷۲۳ ۱۰۷۲۶ ۱۰۷۲۹ ۱۰۷۳۲ ۱۰۷۳۵ ۱۰۷۳۸ ۱۰۷۴۱ ۱۰۷۴۴ ۱۰۷۴۷ ۱۰۷۵۰ ۱۰۷۵۳ ۱۰۷۵۶ ۱۰۷۵۹ ۱۰۷۶۲ ۱۰۷۶۵ ۱۰۷۶۸ ۱۰۷۷۱ ۱۰۷۷۴ ۱۰۷۷۷ ۱۰۷۸۰ ۱۰۷۸۳ ۱۰۷۸۶ ۱۰۷۸۹ ۱۰۷۹۲ ۱۰۷۹۵ ۱۰۷۹۸ ۱۰۸۰۱ ۱۰۸۰۴ ۱۰۸۰۷ ۱۰۸۱۰ ۱۰۸۱۳ ۱۰۸۱۶ ۱۰۸۱۹ ۱۰۸۲۲ ۱۰۸۲۵ ۱۰۸۲۸ ۱۰۸۳۱ ۱۰۸۳۴ ۱۰۸۳۷ ۱۰۸۴۰ ۱۰۸۴۳ ۱۰۸۴۶ ۱۰۸۴۹ ۱۰۸۵۲ ۱۰۸۵۵ ۱۰۸۵۸ ۱۰۸۶۱ ۱۰۸۶۴ ۱۰۸۶۷ ۱۰۸۷۰ ۱۰۸۷۳ ۱۰۸۷۶ ۱۰۸۷۹ ۱۰۸۸۲ ۱۰۸۸۵ ۱۰۸۸۸ ۱۰۸۹۱ ۱۰۸۹۴ ۱۰۸۹۷ ۱۰۹۰۰ ۱۰۹۰۳ ۱۰۹۰۶ ۱۰۹۰۹ ۱۰۹۱۲ ۱۰۹۱۵ ۱۰۹۱۸ ۱۰۹۲۱ ۱۰۹۲۴ ۱۰۹۲۷ ۱۰۹۳۰ ۱۰۹۳۳ ۱۰۹۳۶ ۱۰۹۳۹ ۱۰۹۴۲ ۱۰۹۴۵ ۱۰۹۴۸ ۱۰۹۵۱ ۱۰۹۵۴ ۱۰۹۵۷ ۱۰۹۶۰ ۱۰۹۶۳ ۱۰۹۶۶ ۱۰۹۶۹ ۱۰۹۷۲ ۱۰۹۷۵ ۱۰۹۷۸ ۱۰۹۸۱ ۱۰۹۸۴ ۱۰۹۸۷ ۱۰۹۹۰ ۱۰۹۹۳ ۱۰۹۹۶ ۱۱۰۰۰

چونکہ اس مذکورہ درخیزم اسمی اباباد و اس کے
تحت سے من قلعہ منقہ منقہ در میان
شاہجہان کی تشریف رکھتی ہیں لفظ ابو الطغر

خاتمہ

الحمد لله والستہ ہر ہر اسکر ہی اوس خدا کا حسی لکھتا ہوتا ہے اس روئی دین میں ہر شے
 قدرت والی سا کرنیت و ماود کئی اور ہر ایک رہا کی ساس و لائق حصار و قہار و موجود
 اباعد اور رائی مطالعہ و مانی والوں اس تاریخ کی یوستیہ رہی کہ یہ تاریخ رماں
 عربی سے تصیف انوالہد اکی ہی جو کہ ملک عات کا حاکم تھا حیا کہ دیا حہ میں مدہ میاں
 کر چکا ہی لوڈا اسکا ترجمہ رماں شین می یو مانی رماں میں ہو کر درماں ولایت کی جہاں
 گیا بد ار اس حاب ڈاکٹر اسیر گر صاحب ہا در یسئل در رسم و سکرتری سو سیا شتی
 اردو تا جہاں آباد کی حکم سی اس شدہ کترین کریم الدین لی یا یح حلد کا ترجمہ اردو
 ماس تفصیل کیا کہ حلد اول — اور دوم — اور حلد چہارم — اور حلد چہم اور
 حلد ستم کا ترجمہ مدہ کا کیا ہوا ہی — اور حلد سویم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحبی کیا
 — اور تہ نہ نقسحات یہ مدہ کی مالیف سی ہی اس تہ میں مادتاں و دہلی کال
 حو حاد ان مجور کی سکی گد ری ہیں مایں محاط ہیں لکھا کہ تاریخ سہراتا حریں اور تاریخ
 سلیم میں درمیاں اردو رماں کی جہب چکا ہی اسپیں بکھی کی کچھ صر رہ ہیں اور
 علاوہ اریں ایک تاریخ دہلی کی مدہ چیا کر رہا ہے مد تمام ہو حالی کی او سکا
 علیحدہ جہاں ساس ہو گا اتار اللہ تعالیٰ واللہ الموفق والہمیں

تمنت تمام شہد بعون اللہ تعالیٰ

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابو الفدین ذکر وارد اور وقت ہر کمال کا اسی المین لکھا گیا ہے
اسلی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال اور سنوں کا لکھا جائے تاکہ ہر ایک سال کا حال
بہت جلد ہی دیکھنی والی کو ملی وہ نقشہ یہ ہے

صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ
۲۵۳	۵۲	۲۳۵	۴۰	۲۰۲	۲۸	۳۸۳	۱۲	۳۰۰	۱
ایضاً	۵۳	۲۲۲	۴۱	ایضاً	۲۹	ایضاً	۱۵	۳۰۱	۲
ایضاً	۵۲	۲۲۴	۴۲	۲۰۳	۳۰	۳۸۶	۱۶	۳۰۷	۳
ایضاً	۵۵	۲۲۴	۴۳	۲۰۲	۳۱	۳۸۹	۱۷	۳۱۳	۴
ایضاً	۵۶	۲۲۷	۴۴	ایضاً	۳۲	۳۹۳	۱۹	۳۱۷	۵
۲۵۵	۵۷	۲۲۹	۴۵	۲۰۵	۳۳	۳۹۲	۲۱	۳۲۳	۶
ایضاً	۵۸	۲۵۱	۴۶	۲۰۶	۳۴	۳۹۵	۲۲	۳۳۱	۷
ایضاً	۵۹	ایضاً	۴۷	۲۰۸	۳۵	۳۹۶	۲۳	۳۳۸	۸
ایضاً	۶۰	۲۵۲	۴۸	۲۱۶	۳۶	۳۹۷	۲۴	۳۵۳	۹
۲۶۱	۶۱	ایضاً	۴۹	۲۲۲	۳۷	۴۰۰	۲۵	۳۵۷	۱۰
۲۶۵	۶۲	ایضاً	۵۰	۲۳۳	۳۸	۴۰۱	۲۶	۳۶۰	۱۱
ایضاً	۶۳	۲۵۴	۵۱	۲۳۲	۳۹	۴۰۲	۲۷	۳۸۱	۱۲

ص	ص	ص	ص	ص	ص	ص	ص	ص	ص
٢٩٢	١٢١	٢٩٢	١٢١	٢٩١	٩٢	٢٤٨	٤٨	٢٩٢	٢٩
٢٩٥	١٢٢	ايعا	١٤	ايعا	٩٣	ايعا	٤٩	٢٤٠	٢٥
ايعا	١٢٣	ايعا	١٥	٢٨٢	٩٤	ايعا	٥٠	٢٤١	٢٦
ايعا	١٢٤	ايعا	١٦	٢٨٣	٩٥	ايعا	٥١	٢٤٢	٢٧
ايعا	١٢٥	ايعا	١٧	٢٨٤	٩٦	٢٤٩	٥٢	٢٤٥	٢٨
٢٩٤	١٢٦	ايعا	١٨	٢٨٥	٩٧	ايعا	٥٣	ايعا	٢٩
٥١	١٢٧	ايعا	١٩	ايعا	٩٨	ايعا	٥٤	ايعا	٣٠
٥٢	١٢٨	ايعا	٢٠	ايعا	٩٩	ايعا	٥٥	ايعا	٣١
٥٣	١٢٩	ايعا	٢١	٢٨٤	١٠٠	٢٨	٥٦	٢٤٤	٣٢
٥٤	١٣٠	ايعا	٢٢	ايعا	١٠١	٢٨١	٥٧	٢٤٥	٣٣
٥٥	١٣١	٢٩٣	٢٣	٢٨٩	١٠٢	ايعا	٥٨	ايعا	٣٤
ايعا	١٣٢	ايعا	٢٤	٢٩	١٠٣	ايعا	٥٩	٢٤٨	٣٥
٥١٢	١٣٣	ايعا	٢٥	ايعا	١٠٤	ايعا	٦٠	ايعا	٣٦
ايعا	١٣٤	ايعا	٢٦	ايعا	١٠٥	ايعا	٦١	ايعا	٣٧

صفی	س	صفی	س	صفی	س	صفی	س	صفی	س
۵۲۳	۱۸۳	۵۳۷	۱۷۱	۵۲۹	۱۵۹	۵۲۱	۱۴۷	۵۱۳	۱۳۵
۵۲۵	۱۸۲	ایضاً	۱۷۲	ایضاً	۱۶۰	۵۲۲	۱۴۸	ایضاً	۱۳۶
ایضاً	۱۸۵	۵۳۸	۱۷۳	ایضاً	۱۶۱	ایضاً	۱۴۹	۵۱۵	۱۳۷
ایضاً	۱۸۶	ایضاً	۱۷۴	ایضاً	۱۶۲	۵۲۳	۱۵۰	۵۱۶	۱۳۸
ایضاً	۱۸۷	ایضاً	۱۷۵	۵۳۹	۱۶۳	۵۲۴	۱۵۱	۵۱۷	۱۳۹
۵۲۷	۱۸۸	ایضاً	۱۷۶	۵۳۲	۱۶۴	۵۲۵	۱۵۲	ایضاً	۱۴۰
ایضاً	۱۸۹	۵۴۰	۱۷۷	ایضاً	۱۶۵	ایضاً	۱۵۳	ایضاً	۱۴۱
۵۳۸	۱۹۰	ایضاً	۱۷۸	ایضاً	۱۶۶	ایضاً	۱۵۴	۵۱۸	۱۴۲
۵۳۹	۱۹۱	ایضاً	۱۷۹	۵۳۳	۱۶۷	ایضاً	۱۵۵	ایضاً	۱۴۳
ایضاً	۱۹۲	۵۴۱	۱۸۰	ایضاً	۱۶۸	۵۲۶	۱۵۶	ایضاً	۱۴۴
ایضاً	۱۹۳	۵۴۳	۱۸۱	ایضاً	۱۶۹	ایضاً	۱۵۷	ایضاً	۱۴۵
۵۵۰	۱۹۴	ایضاً	۱۸۲	۵۴۴	۱۷۰	ایضاً	۱۵۸	۵۲۱	۱۴۶

٥٩٢	٢٢٣	٥٨٢	٢٣١	٥٤٤	٢١٩	٥٤٤	٢٤	٥٥١	١٩٥
٥٩٣	٢٢٣	٥٨٢	٢٣٢	٥٤٨	٢٢	٥٤٨	٢٨	٥٥١	١٩٦
٥٩٣	٢٢٥	٥٨٢	٢٣٣	٥٤٨	٢٢١	٥٤٨	٢٩	٥٥٢	١٩٦
٥٩٣	٢٢٤	٥٨٤	٢٣٣	٥٤٨	٢٢٢	٥٤٩	٢١٠	٥٥٣	١٩٦
٥٩٣	٢٢٤	٥٨٤	٢٣٥	٥٤٨	٢٢٣	٥٤	٢١١	٥٥٣	١٩٩
٥٩٣	٢٢٨	٥٨٤	٢٣٤	٥٨	٢٢٣	٥٤٨	٢١٢	٥٥٥	٢
٥٩٤	٢٢٩	٥٨٨	٢٣٤	٥٤٨	٢٢٥	٥٤١	٢١٣	٥٥٥	٢١
٥٩٤	٢٣٠	٥٨٩	٢٣٨	٥٤٨	٢٢٦	٥٤٨	٢١٤	٥٥٨	٢٢
٥٩٤	٢٣١	٥٩١	٢٣٩	٥٤٨	٢٢٦	٥٤٢	٢١٥	٥٥٩	٢٣
٥٩٤	٢٣٢	٥٩٢	٢٣٩	٥٤٨	٢٢٨	٥٤٢	٢١٦	٥٦٢	٢٣
٥٩٤	٢٣٣	٥٩٣	٢٣٩	٥٤٨	٢٢٩	٥٤٣	٢١٦	٥٦٣	٢٤
٥٩٤	٢٣٤	٥٩٤	٢٣٩	٥٤٨	٢٣٠	٥٤٣	٢١٨	٥٦٤	٢٤

صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة
٤٥٨	٣٢٠	٤٦٥	٣٠٨	٤٦٤	٣٨٦	٤١٤	٢٤١	٤٠٢	٢٥٥
٤٤٠	٣٢١	ايضا	٣٠٥	٤٦٤	٣٨٨	٤١٤	٢٤٢	٤٠٥	٢٥٤
٤٤٥	٣٢٢	٤٦٤	٣٠٤	ايضا	٣٨٩	ايضا	٢٤٣	٤٠٤	٢٥٤
٤٤٩	٣٢٣	٤٦٤	٣٠٤	٤٦٨	٣٩٠	٤١٨	٢٤٣	٤٠٨	٢٥٨
٤٤٢	٣٢٣	٤٦٩	٣٠٨	ايضا	٣٩١	ايضا	٢٤٥	ايضا	٢٥٩
٤٤٦	٣٢٥	ايضا	٣٠٩	ايضا	٣٩٢	ايضا	٢٤٤	٤٠٩	٢٤٠
٤٤٥	٣٢٤	٤٥٠	٣١٠	٤٣٠	٣٩٣	ايضا	٢٤٤	٤١٠	٢٤١
٤٤٤	٣٢٤	٤٥١	٣١١	٤٣٢	٣٩٣	٤١٩	٢٤٥	٤١٢	٢٤٢
٤٤٨	٣٢٨	٤٥٢	٣١٢	ايضا	٣٩٥	٤٢٠	٢٤٩	ايضا	٢٤٣
٤٤٩	٣٢٩	٤٥٣	٣١٣	ايضا	٣٩٤	٤٢٢	٢٨٠	ايضا	٢٤٣
٤٨٢	٣٣٠	ايضا	٣١٣	٤٢٠	٣٩٤	ايضا	٢٨١	٤١٣	٢٤٥
٤٨٢	٣٣١	ايضا	٣١٥	٤٢١	٣٩٩	ايضا	٢٨٢	٤١٥	٢٤٤
٤٨٥	٣٣٢	٤٥٣	٣١٤	٤٢١	٣٠٠	٤٢٣	٢٨٣	ايضا	٢٤٤
٤٨٤	٣٣٣	٤٥٥	٣١٤	٤٢٢	٣٠١	٤٢٥	٢٨٣	ايضا	٢٤٨
٤٩٠	٣٣٣	٤٥٤	٣١٨	٤٢٣	٣٠٢	ايضا	٢٨٥	ايضا	٢٤٩
٤٩٥	٣٣٥	٤٥٨	٣١٩	٤٢٣	٣٠٣	٤٢٤	٢٨٤	٤١٤	٢٤٠

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۳۳۴	۴۹۵	۳۵۶	۴۱۳	۳۶۵	۴۳۴	۳۹۳	۴۶۶
۳۳۶	۴۹۸	۳۵۷	۴۱۷	۳۶۶	۴۳۵	۳۹۵	۴۶۷
۳۳۸	ایضاً	۳۵۸	۴۱۸	۳۶۷	۴۳۶	۳۹۶	ایضاً
۳۳۹	۴۹۹	۳۵۹	۴۲۱	۳۶۸	ایضاً	۳۹۷	۴۶۸
۳۴۱	۵۰۱	۳۶۰	۴۲۳	۳۶۹	ایضاً	۳۹۸	۴۶۹
۳۴۲	۵۰۲	۳۶۱	۴۲۴	۳۷۰	ایضاً	۳۹۹	۴۷۰
۳۴۳	۵۰۳	۳۶۲	۴۲۵	۳۷۱	۴۲۴	۴۰۰	۵۰۰
۳۴۴	۵۰۴	۳۶۳	۴۲۶	۳۷۲	۴۲۵	۴۰۱	۵۰۱
۳۴۵	۵۰۵	۳۶۴	۴۲۷	۳۷۳	۴۲۶	۴۰۲	۵۰۲
۳۴۶	۵۰۶	۳۶۵	۴۲۸	۳۷۴	۴۲۷	۴۰۳	۵۰۳
۳۴۷	۵۰۷	۳۶۶	۴۲۹	۳۷۵	۴۲۸	۴۰۴	۵۰۴
۳۴۸	ایضاً	۳۶۷	۴۳۰	۳۷۶	۴۲۹	۴۰۵	۵۰۵
۳۵۰	۵۰۷	۳۶۹	۴۳۱	۳۷۸	۴۳۱	۴۰۸	۵۰۸
۳۵۱	۵۰۸	۳۷۰	۴۳۲	۳۷۹	۴۳۲	۴۰۹	۵۰۹
۳۵۲	۵۱۰	۳۷۱	ایضاً	۳۸۰	۴۳۳	۴۱۳	۵۱۳
۳۵۳	۵۱۱	۳۷۲	۴۳۴	۳۸۱	۴۳۴	۴۱۴	۵۱۴
۳۵۴	ایضاً	۳۷۳	۴۳۵	۳۸۲	ایضاً	۴۱۵	۵۱۵
۳۵۵	۵۱۳	۳۷۴	۴۳۶	۳۸۳	۴۳۷	۴۱۶	۵۱۶

١٤٥٩

صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة
١٣٤	٢٨٢	١٠٢	٢٤٥	٩٩	٢٢٩	٣٨	٢٢١	٣	٢٠١
١٣٩	٢٨٥	١٠٨	٢٤٩	ايفاً	٢٢٤	٣٩	٢٢٢	٥	٢٠٢
١٢٢	٢٨٦	١٠٩	٢٤٤	٤٠	٢٢٨	٢١	٢٢٨	١١	٢٠٣
١٢٤	٢٨٤	١١١	٢٤٨	٤٢	٢٢٩	٢٣	٢٢٩	١٣	٢٠٥
١٢٤	٢٨٨	١١٢	٢٤٩	ايفاً	٢٥٠	٢٢	٢٢٠	١٣	٢٠٤
١٥٠	٢٨٩	١١٢	٢٤٠	٨٢	٢٥١	ايفاً	٢٢١	١٥	٢٠٤
١٥٢	٢٩٠	ايفاً	٢٤١	٨٥	٢٥٢	٢٦	٢٢٢	٢٢	٢٠٨
١٥٢	٢٩١	١١٥	٢٤٢	ايفاً	٢٥٣	٥٢	٢٢٢	٢٦	٢٠٩
١٥٦	٢٩٢	١١٦	٢٤٣	٨٤	٢٥٢	٥٣	٢٢٢	ايفاً	٢١٠
١٦٠	٢٩٣	١١٤	٢٤٢	ايفاً	٢٥٥	٥٥	٢٢٥	ايفاً	٢١١
١٦٢	٢٩٢	١١٨	٢٤٥	٩٢	٢٥٦	٥٦	٢٢٦	٢٩	٢١٢
١٦٥	٢٩٥	١٢١	٢٤٦	٩٦	٢٥٤	٥٤	٢٢٤	٣٣	٢١٣
١٦٨	٢٩٦	١٢٢	٢٤٤	ايفاً	٢٥٨	٥٨	٢٢٨	ايفاً	٢١٢
١٦٣	٢٩٤	١٢٤	٢٤٨	٩٨	٢٥٩	ايفاً	٢٢٩	٣٢	٢١٥
١٦٥	٢٩٨	ايفاً	٢٤٩	ايفاً	٢٦٠	ايفاً	٢٢٠	٣٥	٢١٦
١٦٨	٢٩٩	١٢٤	٢٨٠	ايفاً	٢٦١	٥٩	٢٢١	٣٦	٢١٥
١٨٠	٥٠٠	١٢٨	٢٨١	٩٩	٢٦٢	٦١	٢٢٢	ايفاً	٢١٨
١٨٢	٥٠١	ايفاً	٢٨٢	ايفاً	٢٦٣	٦٣	٢٢٣	٣٤	٢١٩
ايفاً	٥٠٢	١٣٣	٢٨٣	١٠٣	٢٦٢	٦٢	٢٢٢	٣٨	٢٢٠

٢٤١	<u>٥٨٨</u>	٣١٨	<u>٥٩٨</u>	٢٥٩	<u>٥٨٨</u>	٢٢٢	<u>٥٢٨</u>	١٨٨	<u>٥٢</u>
٢٤٣	<u>٥٨٥</u>	٣١٥	<u>٥٩٥</u>	٢٤	<u>٥٨٥</u>	٢٢٤	<u>٥٢٥</u>	١٨٥	<u>٥٢</u>
٢٤٩	<u>٥٨٤</u>	٣٢١	<u>٥٩٤</u>	٢٤٤	<u>٥٨٤</u>	٢٢٨	<u>٥٢٤</u>	١٨٤	<u>٥٥</u>
٢٨٥	<u>٥٨٤</u>	٣٢٢	<u>٥٩٤</u>	٢٤١	<u>٥٨٤</u>	٢٢٩	<u>٥٢٤</u>	١٨٨	<u>٥٠٤</u>
٢٩٢	<u>٥٨٨</u>	٣٢٤	<u>٥٩٨</u>	٢٤٨	<u>٥٨٨</u>	٢٣٢	<u>٥٢٨</u>	١٩	<u>٥٤</u>
٢٩٥	<u>٥٨٩</u>	٣٢٤	<u>٥٩٩</u>	٢٤٥	<u>٥٨٩</u>	٢٣٤	<u>٥٢٩</u>	١٩٢	<u>٥٨</u>
٢٩٤	<u>٥٩</u>	٣٣٢	<u>٥٤</u>	٢٤٤	<u>٥٥</u>	٢٣٨	<u>٥٣</u>	١٩٤	<u>٥٩</u>
٢٩٩	<u>٥٩١</u>	٣٣٣	<u>٥٤١</u>	٢٨٣	<u>٥٥١</u>	٢٤١	<u>٥٣١</u>	١٩٨	<u>٥١٠</u>
٢	<u>٥٩٢</u>	٣٣٤	<u>٥٤٢</u>	١٩٤	<u>٥٥٢</u>	٢٣٣	<u>٥٣٣</u>	١٩٤	<u>٥١١</u>
٢٣	<u>٥٩٣</u>	٣٣٤	<u>٥٤٣</u>	٢٨٨	<u>٥٥٣</u>	٢٣٨	<u>٥٣٣</u>	١٩٠	<u>٥١٢</u>
٢٨	<u>٥٩٥</u>	٣٣٨	<u>٥٤٨</u>	٢٩٢	<u>٥٥٨</u>	٢٣٥	<u>٥٣٨</u>	٢٨	<u>٥١٣</u>
٢١١	<u>٥٩٤</u>	٣٣٤	<u>٥٤٥</u>	٢٩٨	<u>٥٥٥</u>	٢٣٥	<u>٥٣٥</u>	٢٤	<u>٥١٨</u>
٢١٤	<u>٥٩١</u>	٣٣١	<u>٥٤١</u>	٢٩٥	<u>٥٥٤</u>	٢٣٤	<u>٥٣٤</u>	٢٠٨	<u>٥١٥</u>
٢١٤	<u>٥٩٩</u>	٣٣٤	<u>٥٤٤</u>	٢٩٨	<u>٥٥٤</u>	٢٣٤	<u>٥٣٤</u>	٢٩	<u>٥١٤</u>
٢٢٢	<u>٤٠٠</u>	٣٥	<u>٥٤٨</u>	٣	<u>٥٥٨</u>	٢٣٨	<u>٥٣٨</u>	٢١١	<u>٥١٤</u>
٢٢٢	<u>٤٠١</u>	٣٥٣	<u>٥٤٩</u>	٣٢	<u>٥٥٩</u>	٢٣٩	<u>٥٣٩</u>	٢١٢	<u>٥١٨</u>
٢٢٥	<u>٤٠٢</u>	٣٥٤	<u>٥٥٠</u>	١٩٤	<u>٥٤٠</u>	٢٥٢	<u>٥٢</u>	٢١٣	<u>٥١٩</u>
٢٢٨	<u>٤٠٣</u>	٣٥٠	<u>٥٥١</u>	٣٢	<u>٥٤١</u>	١٩٤	<u>٥٢١</u>	٢١٥	<u>٥٢١</u>
٢٢٩	<u>٤٠٨</u>	٣٤٨	<u>٥٥٢</u>	٣٢	<u>٥٤٢</u>	٢٥٤	<u>٥٢٢</u>	٢١٨	<u>٥٢٢</u>
٢٣٢	<u>٤٠٥</u>	٣٤٨	<u>٥٥٣</u>	٣١١	<u>٥٤٣</u>	٢٥١	<u>٥٢٣</u>	٢٢	<u>٥٢٣</u>

4NI	<u>4NI</u>	4IM	<u>44P</u>	5NN	<u>4NN</u>	NAL	<u>4P5</u>	NW6	<u>4-4</u>
4NP	<u>4NP</u>	4IN	<u>44M</u>	5NY	<u>4NN</u>	NAL	<u>4P4</u>	NWA	<u>4-6</u>
4ND	<u>4NP</u>	414	<u>44N</u>	5NA	<u>4ND</u>	N95	<u>4P6</u>	NN.	<u>4-8</u>
4N9	<u>4NP</u>	41N	<u>445</u>	550	<u>4NY</u>	N9N	<u>4PA</u>	NNI	<u>4-9</u>
451	<u>4ND</u>	419	<u>444</u>	55P	<u>4N6</u>	5-6	<u>4P9</u>	NNY	<u>410</u>
45P	<u>4NP</u>	4P.	<u>446</u>	55Y	<u>4NA</u>	5-8	<u>4P8</u>	NNN	<u>411</u>
45M	<u>4N6</u>	4P1	<u>44N</u>	545	<u>4N9</u>	511	<u>4P1</u>	NN5	<u>41P</u>
45N	<u>4NA</u>	4PP	<u>449</u>	551	<u>451</u>	51N	<u>4PP</u>	NNY	<u>41M</u>
455	<u>4N9</u>	4PM	<u>460</u>	546	<u>45P</u>	515	<u>4PM</u>	NN6	<u>41N</u>
45Y	<u>490</u>	4PN	<u>46P</u>	560	<u>45M</u>	516	<u>4PM</u>	NNN	<u>415</u>
490	<u>491</u>	4P6	<u>46M</u>	561	<u>45N</u>	519	<u>4P5</u>	N5M	<u>414</u>
44M	<u>49P</u>	4P6	<u>46M</u>	56P	<u>455</u>	5P5	<u>4PM</u>	N59	<u>416</u>
444	<u>49M</u>	551	<u>465</u>	565	<u>45Y</u>	5P6	<u>4P6</u>	N46	<u>41N</u>
460	<u>49N</u>	4P9	<u>46Y</u>	5N0	<u>456</u>	5PP	<u>4P5</u>	N60	<u>419</u>
46M	<u>495</u>	4PM	<u>466</u>	5NN	<u>45N</u>	5P4	<u>4P9</u>	N65	<u>4P1</u>
46P	<u>49Y</u>	4MM	<u>46N</u>	59N	<u>459</u>	5PN	<u>4N.</u>	N66	<u>4PP</u>
46Y	<u>496</u>	4PD	<u>469</u>	4-4	<u>440</u>	5N.	<u>4P1</u>	NN0	<u>4PM</u>
4NN	<u>49N</u>	4P6	<u>4N0</u>	4-9	<u>441</u>	5NP	<u>4PP</u>	NAP	<u>4PN</u>

						۷۳۴	۷۱۲	۷۸۸	۷۹۹
						۷۱۱	۷۱۵	۷۹۳	۷
						۷۲۲	۷۱۴	۷۹۵	۷۱
						۷۲۷	۷۱۷	۷۹۷	۷۲
						۷۲۸	۷۱۸	۷۱	۷۳
						۷۵۱	۷۱۹	۷۳	۷۳
						۷۵۳	۷۲	۷۵۱	۷۵۵
						۷۵۸	۷۲۱	۷۵۵	۷۲
						۷۵۹	۷۲۲	۷۴	۷۷
						۷۶۰	۷۲۳	۷۰۸	۷۸
						۷۶۱	۷۲۴	۷۱	۷۱۹
						۷۶۲	۷۲۵	۷۱۹	۷۱
						۷۶۳	۷۲۶	۷۲۲	۷۱۱
						۷۶۴	۷۲۷	۷۲۴	۷۱۲
						۷۶۵	۷۲۸	۷۲۳	۷۱۳

۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰

فہرست مطالب کتاب ابوالفدا اور تمتہ کی

۳۶۰

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲۸۴	بیان فوت ہونی ابوطالب کا	۲۶۱	بیان پیدائش محمد مصطفیٰ ص
۲۸۵	وفات خدیجہ رض	۲۶۵	بیان نسب امہ رسول صکا
ایضاً	سفر رسول اللہ کا طرف طائف کی	۲۶۶	ذکر دودہ پلانے کا
۲۸۶	اظہار رسالت	۲۶۷	دودہ پلانی دایہ حلیمہ کا
۲۸۷	ابتداء حال انصار کا	۲۷۰	خدیجہ بنت خویلد کی طرسو دگری کرنی
۲۸۸	شب مزاج کا حال	۲۷۱	تیمیر کرنی قریش کی کعبہ کو
ایضاً	ذکر بیعت اول	۲۷۲	رسول ہونا محمد ص کا
۲۹۱	بیعت ثنائیہ	۲۷۴	بیان اوس شخص کا جو پہلی مسلمان ہوا
۲۹۳	ہجرت کرنے رسول اللہ کا	۲۷۹	حضرت عمرہ رض کا مسلمان ہونا
۲۹۴	تواریخ قدیمہ کے سال	ایضاً	حضرت عمر رض کا مسلمان ہونا
۲۹۷	بیان سبب ہجرت کا	۲۸۱	بیان ہجرت اول کا
۳۰۰	لکاح ہونا عائشہ رض سی	۲۸۳	اوزار امہ قریش کا خراب ہوجانا

۳۳۱	جنگ حیر کا حال	۳	بہ بنی چارہ جو مسلمانوں میں
۳۳۵	بھٹا قاصد و کاکا انور کی ادا ہوئی یا نہ	۳۱	دل حاکم مسلہ کا ماریں
۳۳۷	دیکر عرۃ القضا کا	۳۲	جنگ اندر کا ذکر
۳۳۸	مسلمانوں کا دل اور اس کے خاص کا	۳۴	جنگ قیض کا ذکر
۳۳۹	وثنیٰ صلح کا اور فتح مکہ	۳۷	عردہ السویق
۳۴۲	رکابہ کا حال اس ولید کی حیرت سی	۳۸	عردہ قرقرۃ الکدر
۳۴۷	دیکر جنگ حیر کا	۳۹	جنگ احد کا ذکر
۳۵۰	محاصرہ کر مار رسول مقبول کا کافروں کو	۳۱۱	حدت کر کو مسلمانوں پر نہایت ہی مہتر کو کر
۳۵۲	ماں عردہ تنوک کا	۳۱۳	جنگ ریح
۳۵۶	حج کر ماوا کر صدیق کا ہمراہ لوگوں کی	۳۱۴	عردہ بیر سوہ
۳۵۸	حاکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یں کو	۳۱۵	ارامی میں بغیر یو دیو سی
۳۵۸	ماں تحت ابوداع کا	۳۱۶	جنگ دات الرقاق
۳۶۰	دعاب یا رسول مقبول کا	۳۱۷	جنگ بدر تالی
۳۶۳	حال مدفون رسول کا	۳۱۸	عردہ حدق
۳۶۴	حال عمر رسول خدا کا	۳۲۰	جنگ ی قریظہ
۳۶۵	جیلہ اور ادھار کی ص کے	۳۲۳	جنگ سی لیجان
۳۶۶	دیکر خلق رسول خدا کا	۳۲۴	جنگ دی قرد
۳۶۷	لذات رسول خدا کا ذکر	۳۲۴	جنگ سی مصطلی
۳۶۸	ارواحِ مطہرات کی ص کا ذکر	۳۲۶	صد ہتھان کا حضرت عائشہ پر
۳۶۸	مستوں رسول خدا کا حال	۳۲۷	عمرہ حد طبع
۳۶۹	اول صلاح کا ذکر جو رسول خدا کی یاں ہے	۳۲۹	سنت رصواں کا ذکر
۳۶۹	اعداد عورت اور تکر رسول مقبول کے	۳۲۹	صلح ہوا در میان رسول اللہ اور قریش کے

۳۶۹	بیان اصحاب رسول کا	۴۵۶	وفات معاویہ
۳۷۰	بیان مراتب اصحاب کا	ایضاً	اخبار معاویہ
۳۷۲	اسد بن ہشیر بنی کاذب کا حال	۴۵۸	اخبار نیرید ابن معاویہ
۳۷۴	خلافت ابو بکر صدیق رض	۴۵۹	تشریف لیجانا امام حسین کا کوفہ کو
۳۸۱	وفات ابو بکر رض	۴۶۲	شہادت امام حسین کے
۳۸۲	خلافت عمر	۴۶۴	محاصرہ خانہ کعبہ کا
۳۹۶	مرض کا شہید ہونا	ایضاً	وفات نیرید ابن معاویہ
۴۰۰	خلافت عثمان رض	۴۶۷	اخبار معاویہ ابن نیرید ابن معاویہ
۴۰۸	شہید ہونا عثمان رض کا	۴۶۸	بعیت ہونی عبد اللہ ابن زبیر رض سی
۴۱۱	اخبار حضرت علی رض	۴۶۹	اخبار مروان ابن الحکم کا ذکر
۴۱۷	عائشہ اور طلحہ و زبیر رض کا جنازہ بصرہ کے	۴۷۰	وفات مروان ابن الحکم کے
۴۱۸	سفر کرنا علی رض کا طرف بصرہ کی	۴۷۱	بیان اخبار مروان کا
۴۱۹	بیان جنگ جمل کا	ایضاً	اخبار عبد الملک
۴۲۴	بیان جنگہ صفین	۴۷۲	خروج کرنا مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کا
۴۳۶	شہادت علی کرم اللہ وجہہ	ایضاً	مقتول ہونا عبیدہ اللہ ابن زیاد کا
۴۳۸	بیان اوصاف علی رض	۴۷۶	مقتول ہونا مصعب ابن زبیر رض کا
۴۴۰	فضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۴۸۰	وفات عبد الملک ابن مروان
۴۴۱	بیان اخبار امام حسن عدا کا	۴۸۰	بیان خلافت ولید بن عبد الملک
۴۴۵	بیان خلفائے نبی امیہ	۴۸۳	وفات ولید
۴۴۶	بیان اخبار معاویہ ابن ابی سفیان	۴۸۴	اخبار سلیمان بن عبد الملک
۴۴۷	بہائی چارہ ہونا معاویہ کا زیاد سی	۴۸۵	وفات سلیمان بن عبد الملک
۴۵۲	بنگہ قسطنطینہ	۴۸۶	اخبار عمر بن عبد القریز

۵۲۹	دکرا دلاد مصور کا	۴۸۷	مردود ہواست علی کا ہر دیر سی
ایضاً	خلافت جہدی محمد کے	۴۸۸	وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
۵۳۱	دکریق حراسانی کا	۴۹۱	یرید اس عبد الملک بن مرداں
۵۳۳	دکریقات جہدی کا	۴۹۵	اخیر ہشام بن عبد الملک
۵۳۴	خلافت ہادی کی	۴۹۶	وفات ہشام
ایضاً	ظاہر بن اسماعیل بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب	۴۹۷	احار ولد بن یرید بن عبد الملک
۵۳۶	خلافت رستد کا دکر	۴۹۹	مقتول ہوا ولد اس یرید کا
ایضاً	وفات ہوما جہدی کا	۵۰۱	احار یرید اس ولید بن عبد الملک
۵۴۲	بیان سوسہ کوی کا	۵۰۸	سیت مرداں بن محمد بن مرداں
۵۴۳	دکریقات امام موسی کا دم رض کا	۵۱۱	احار ارور اور شیکش نی ایسی اور کا
۵۴۴	دکریقات یوس کوی کا	۵۱۳	بیان دکر لک کا عربی ایسی قتل ہو
۵۴۵	دکریقات راکہ کا	۵۱۵	سلطنت عباسیہ
۵۴۷	دکریقات ہادی کوی کا	۵۱۶	وفات سواج
۵۴۹	وفات رستد کے	۵۱۷	خلافت منصور
۵۵۳	علیہ ظاہر کا بعد امن	۵۱۸	قتل ہوا اور مسلم حراسانی کا
۵۵۸	سیت ہما ابراہیم اس جہدی کا	۵۱۹	بیان اشداد اور کاندلس میں
۵۵۸	بیان کاندلس اور قتل کرنا اور اس کا	۵۲۰	ساں سانی بعد اور کا
۵۶	دکریقات ہادی کوی کا اور کوی کا اور کوی کا	۵۲۱	دکریقات ابراہیم علوی کے
۵۶۳	اماموں کا طرف قنداد کے	۵۲۲	بیان وفات امام صدر صادق علیہ السلام
۵۶۳	وفات امام شافعی رحمہ کے	۵۲۴	ساں وفات مصور کا

۵۷۳	ذکر اوس خبر کا جو قرآن مجید کی باب میں ہوا	۶۰۴	ظاہر ہونا شاہ زنگ کا
۵۷۵	وفات مامون کے	۶۰۵	خلع ہدی اور اوسکی وفات
۵۷۶	انجار اور شہر مامون کا بیان	۶۰۶	خلافت معتد علی اللہ
۵۷۷	خلافت معتد عباسی	۶۱۰	بادشاہت نصر بن احمد سامانی کی
۵۷۹	فتح عموریہ اور قید کرنا عباس بن موسیٰ کا اور اسی میں	۶۱۴	ذکر وفات یعقوب صفار کا
۵۸۱	وفات معتصم	۶۱۷	ذکر وفات احمد بن طولون حاکم مصر اور شہر کا
۵۸۲	خلافت واثق باللہ	۶۱۹	ذکر وفات موفق باللہ کا
	ذکر نقشہ و مشق	۶۱۹	ایضاً استبار حال قرامطہ کا
۵۸۴	ذکر وفات واثق باللہ	۶۲۱	وفات معتد علی اللہ کا
۵۸۵	خلافت متوکل	ایضاً	خلافت معتد باللہ
۵۸۶	گرفتار ہونا علی بن زیات کا	۶۲۲	بیان نور روز معتدی کا
۵۹۳	قتل ہونا متوکل کا	ایضاً	مقتول ہونا خاردیہ کا
۵۹۴	بیعت مستنصر کے	۶۲۷	وفات معتد کی
۵۹۵	وفات مستنصر	۶۲۹	نعلیہ مکتبی کا تمام اور مصر پر اور منقطع ہونا بادشاہ کا طولون کا
	مستین باللہ کی خلافت	۶۳۰	ایضاً ذکر انجار قرامطہ کا
۵۹۸	بیعت سز باللہ کی	۶۳۶	وفات کنگھی باللہ
	خلع مستین اور خلافت معتز	۶۳۷	ایضاً بادشاہت معتز کے
۶۰۰	وفات علی تقی	ایضاً	وفات منذر اموی حاکم اندلس کی
۶۰۲	خلع معتز اور اوسکی وفات	ایضاً	خلع معتز اور بیعت ابن معتر کی
۶۰۳	خلافت ہندی	۶۳۸	بیان شاہ ہونا زیادہ اللہ بن عبد اللہ کا اور لقیہ کا

۴۶۶	اقتدای سلطنت می نویسد	۴۳۶	دکتر اقتدای دولت ساداتی نام لکھ کا
۴۶۵	خلع قاہرہ باللہ کا	۴۳۸	ماں مقول ہونا مہدی الوعد اللہ کا الوعد اللہ
۴۶۶	سپت راحی باللہ کی	۴۴۰	مقول ہونا مہدی اللہ کی مہدی اللہ کے
۴۶۶	مہدی حاکم اور لقیہ کا مراد اور کی مہدی کا	۴۴۱	دعوات عبد اللہ حاکم اللہ کی
۴۶۶	دور رس سلطانی کے قتل کا لہر عجب اور کی	۴۴۲	مقول ہونا احمد سامانی کا
۴۶۸	ماقی حوادث	۴۴۲	مقول ہونا سردار قرامطہ کا
۴۶۹	مقول ہونا مردود توح بن ریاری کا	۴۴۴	میاں ماتی حوادث کا
۴۷۰	دکریلوں کی فتسہ کا تعداد میں	۴۴۴	ماہ مہدیہ کا ذکر
۴۷۱	سلطنت حبشیہ مصر کا	۴۴۶	مدائے کرمانشہک سید مہدی کا براہی
۴۷۱	مقول ہونا الوعد اور س جہاں کا	۴۴۸	مطالعہ بولی سلطنت مادیہ کی
۴۷۲	فتح ہونا حوہ و میرہ کا	۴۴۹	مصور طبع کا مقول ہونا
۴۷۵	آئینہ گئی الوصلی میں منسلک کے	۴۵۳	اجارہ و شرط اور مقول ہونا الی اساج کا
۴۷۶	مہدی ہونا حکم کا تعداد پر	۴۵۴	اسد حکومت مردود توح
۴۷۸	دور رس التی کی علیہ مالی کا مقام پر	۴۵۵	خلع مقدر کا
۴۷۹	فات راحی باللہ کی حدیث متقی باللہ	۴۵۶	بہر طبع ہونا مقدر کا
۴۸۰	مقول ہونا ماکاں س کا لی کا	۴۵۶	عزیز داد مکہ سی طبع و شرط مساکا اور مکہ
۴۸۱	دکری قتل حکیم	۴۵۹	مقول ہونا مقدر کا
۴۸۲	حاکم ہونا ریگا تعداد پر اور حوال اس رالتی کا	۴۶۰	طبع ہونا قاہرہ باللہ کا
۴۸۴	دکری احمد بن اسماعیل ثانی کی مرنی کا	۴۶۱	گزارہ ہونا بولس خادم اور طلق کا
۴۸۶	متقی کا تعداد میں حاکم اور اور کی بہت ٹریشی	۴۶۱	مقول ہونا بولس اور طلق اور اور کی مہدی کا

۴۸۷	خلاف متکفی باللہ کے	۴۸۷	خروج رویون کا مسلمانوں پر	۴۸۷
۴۸۸	خروج کرنا ابو نیرید خارجی کا قیردان میں	۴۸۸	ایضاً	۴۸۸
۴۸۹	حاکم بنو سبیت الدولہ کا شہر طبرستان پر	۴۸۹	ناصر الدولہ حمدان کا مقید بنو	۴۸۹
۴۹۰	وفات تورون	۴۹۰	ذکر دشگیر کے مرنے کا	۴۹۰
۴۹۱	غلبہ پانا مغل الدولہ بن بویہ کا فتح اوپر	۴۹۱	کافور کا مرنا	۴۹۱
۴۹۲	خلع متکفی اور بیعت مطیع کے	۴۹۲	وفات سبیت الدولہ	۴۹۲
۴۹۳	رژمانا صر الدولہ بن حمدان اور مغل الدولہ بن بویہ	۴۹۳	مقتول بنو ابو فرس بن حمدان کا	۴۹۳
۴۹۴	وفات قاسم علوی کی اور حاکم بنو منصور کا	۴۹۴	ذکر ملک مغل علوی مصر کا	۴۹۴
۴۹۵	وفات خاشیدی اور سبیت الدولہ کا حاکم متقی	۴۹۵	شکر بنو کا غالب انا و شکر وغیرہ پر	۴۹۵
۴۹۶	وفات عماد الدولہ بن بویہ	۴۹۶	ناصر الدولہ کا مرنا اور وکی اداد کا شکت بنو	۴۹۶
۴۹۷	حوادث باقیہ	۴۹۷	ذکر رابون و م کا شام سی	۴۹۷
۴۹۸	ذکر زجاج نوحے کا	۴۹۸	ذکر قریوبہ کی حلب پر غلبہ پانیکا	۴۹۸
۴۹۹	منصور ملوک کی مرثیہ کا حال	۴۹۹	بیان ابن ملکون کا جن پر رومی غالب آئے	۴۹۹
۵۰۰	ایرلوج کا مرنا اور اسکے بی بی عبدالملک کا	۵۰۰	مقتول بنو باروم کے بادشاہ کا	۵۰۰
۵۰۱	وہ جو اہل شہر جو در میان مغلوی اور عبد الرحمن	۵۰۱	ابو تغلب بن ناصر الدولہ کا غالب انا و حوالہ پر	۵۰۱
۵۰۲	ایرلوجی حاکم اندلس کے دربار کے لکڑی	۵۰۲	ذکر مغلدین المغلوی کا مہرین جانیکا	۵۰۲
۵۰۳	شکر گشتی مغل کی اطراف شرب میں	۵۰۳	ذکر مغلدین المغلوی کا مہرین جانیکا	۵۰۳
۵۰۴	وفات حاکم خراسان کی	۵۰۴	خلع مطیع اور بیعت طالع	۵۰۴
۵۰۵	حاکم اندلس کی مرثیہ کا حال	۵۰۵	ذکر مغل علوی کے احوال کا	۵۰۵
۵۰۶	غلبہ پانا روم کا حلب پر	۵۰۶	حال نجیہ کا	۵۰۶
۵۰۷	خلاف کرئی اہل اندلس کی سبیت الدولہ حمدان	۵۰۷	عضد الدولہ کا عراق پر غلبہ پانا اور نجیہ کا قید	۵۰۷

۷۵۱	حکومت قادریہ	۷۲۹	تینا رکھ میں آنا
ایضاً	کھجور کا قتل ہونا اور عبداللہ کا مرنا	ایضاً	دستگیر کا دمشق پر علیہ یانا
۷۵۵	اس عمار کا مرنا	۷۳۱	سرحدوں کی وفات اور اس کی بیٹی پر غزوہ کا حکم
۷۵۷	عبداللہ کا مرنا اور اس کے بیٹی کا حکم ہونا	۷۳۲	رکن الدولہ کا مرنا
۷۵۸	عبدالملک کا مرنا	ایضاً	عبداللہ کا علی بن حاتم
۷۶۰	دکھن کا حکم ہونا اور اس کی وفات کا	۷۳۳	دکھن اور دولت آلی سلطنتیں کا
ایضاً	دکھن کے وفات کا	۷۳۴	حاکم ابی اسامی کا مرنا
ایضاً	وفات محمد الدولہ	۷۳۵	شرف کا ملک حلب میں پیرانا
۷۶۱	صمصام الدولہ کا مارا جانا	۷۳۶	عبداللہ کا علی بن عراق پر اور قتل کرنا اختیار کا
۷۶۲	ابن منصور کے قتل کا مفید ہونا اور اس کی بیٹی کا بادشاہ ہونا	۷۳۸	ابوعلی بن ناصر الدولہ بن محمد کا مرنا
۷۶۲	محمد بن سلیمان کا حرم میں علیہ یانا	۷۳۹	عزیز بن محمد بن علی کا مرنا اور اس کی بیٹی حسن کے
۷۶۳	سامیہ کی ماؤ بہت قطع ہونے	۷۴۰	وفات عبداللہ
۷۶۴	علیہ کا سلف بہت سی نکلتا	۷۴۱	دکھن کا حکومت کھجور کا دمشق پر
۷۶۷	عبداللہ کا علی بن محمد بن ہرانا	۷۴۵	مالک بن شرف الدولہ کا عراق پر اور اس کا
۷۶۸	اس دراصل کا مقتول ہونا	۷۴۶	وفات شرف الدولہ
ایضاً	دکھن کو تڑکوتہ کا	۷۴۷	حرفہ مہادیس ہونا
		۷۴۸	دکھن کی قادریہ کا علی بن محمد
		۷۴۹	دکھن کی حرم کا مصلحین میں ہرانا
		ایضاً	مالک دیار کھجور کا مارا جانا
		۷۵۰	ابو درود کا مصلحین پر حاکم ہونا

دوسری جلد کی فہرست

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۶۸	خلافت اقصیٰ بامراشد کی اور قلعہ فاریہ لینا رو میون کا	۱ جلد ۲	اخبار مہدیہ الاموی بادشاہ اندلس کا
۴۴	اخبار عمان	۵	صالح ابن مرداس حکم حلب کا حال
۴۶	انتدار دولت سلجوقیہ اور دوس خاندان کا حال	۱۱	مقتول ہونا قابوس کا
۵۰	گرفتار ہونا مسعود کا اور ماراجانا اوسکا	۱۲	وفات پانا بہار الدولہ کا
۵۱	بادشاہ ہونا مودود بنی مسعود کا اور ماراجانا اوسکا اپنی چچا محمد کو	۱۶	جائزہ منا خلافت امویہ کا اندلس اور جزیرہ عمو یہ کی اندلس میں
۵۴	بیان دس بخش کا جو در میان سلطان قائم اور جلال الدولہ کی ہو گئے تھے	۲۵	وفات قندہار الدولہ والی بطیمہ
۵۵	وفات پانا جلال الدولہ کا	۲۷	بادشاہ ہونا شرف الدولہ کا عراق پر
۶۰	وفات پانا مودود کا	۲۹	اخبار میں کا بیان
۶۱	حال قزوین اور ادسکی پہاڑی کا	۳۵	وفات پانا شرف الدولہ کا
۶۱	کوچ کرنا عرب کا مصر کی طرف سی اسریقہ کو اور گنست ہونی منزین بادیس کو	۳۸	وفات پانا سلطان محمود کا
۶۴	مقتول ہونا عبد الرشید بن محمود ابن سبکین کا	۳۹	مالک ہونا رو میون کا شہر الرما پر
الغنا	فوت ہونا قزوین کا	۴۰	وفات ارتقا در باد

۹۱	محنت کراٹھریل کا ادستہ ہمدادی مسی	۶۸	مجدد ماعوام الناس کا شکر طرا - بر اور ریٹرا حاتم ملک الرحیم کا
۱۳	مقتول ہوا سلطان الہیہ ملاں کا	۷۰	ماں ابد اسطقت عنت کے
۱۴	دفاع یا ماں عمار فاضی طرہس کا	۷۲	کو یح کراٹھریل ملک کا ہمدادی طرف نفس کی اور دار مکر کی
۱۴	احار ستھر علوی علیہ سرکا اور موصول ہونا ماحر الدولہ کا	ایضاً	مرحبت کراٹھریل ملک کا طرف ہمدادی ایسی بہائی ابراہیم کو موصول دیا
۱۹	دفاع یا ما قایم کا	۸۱	مرحبت کرمانا دستاہ قایم کا طرف ہمدادی اور مارا جانا سسری کا
۱۱	خلاف ہمداد مارا اند کے	۸۲	دفاع یا مارح زاد دالی غورہ کا
۱۱۵	اسٹیل یا سلطان مس کا دمشق پر	ایضاً	دفاع یا مارا داد کا اور داد ستاہ ہونا سٹیل ارب ارسلان کا
ایضاً	ملک ہوا مسلم دریش کا سہر طرب پر	۸۵	وت ہوا سروالی افریقہ کا
۱۱۹	دفع کر ایماں سلطان مس کا انطاکیہ کو	ایضاً	دفاع دریش دالی موصول
ایضاً	مقتول ہوا طرف الدولہ مسلم کا اور ملک ہونا اوسکے بہائے ابراہیم کا	۸۱	ان دفاع ہمداد دولہس مرداں کا
۱۲۳	بھی سلطان ملک ساہ کا حلب کی طرف	۸۷	احار مس کا

۱۲۴	وفات مستقر علوی کا	۱۲۵	قائض ہونا یوسف بن ناشین کا غوطہ
۱۲۳	قتل ہونا تنش کا	۱۲۹	قائض ہونا امیر سلیمین کا بلا داندلس پر
۱۲۴	بیان حال رضوان - اور وفاق کا جو کہ دو بیہوشی تنش کے ہوتے	۱۳۱	بیان غلبہ پانی فرنگیوں کا صقلیہ پر
۱۲۶	بادشاہ ہونا کر بوغا کا موصول پر	۱۳۲	پہنچا سلطان ملک شاہ کا طرف نباد کی
۱۲۸	مقتول ہونا سلطان ارسلان ارغون کا	۱۳۳	غلبہ پانا تنش کا حمص وغیرہ پر
ایضاً	ابتداء دولت خاندان خوارزمشاہ	۱۳۴	مقتول ہونا نظام الملک حسن بن علی بن الحاق
۱۲۹	وہ لڑا جو درمیان رضوان - اور وفاق کے ہوئے	۱۳۵	وفات پانا سلطان ملک شاہ کا
۱۵۱	جانب فرنگیوں کا ملک شام پر اور لی لیا انطاکیہ کو	۱۳۶	بادشاہ ہونا ملک محمود بن ملک شاہ اور اسکے بھائی برکیارق کا حال
ایضاً	مسلمان اور فرنگیوں میں جو ایک لڑائی انطاکیہ پر ہوئے	۱۳۹	وفات المقدسی بامر اللہ کا
۱۵۳	قبضہ پانا فرنگیوں کا بیت المقدس پر	ایضاً	خلافت مستطہر باللہ
۱۵۵	ابتداء دولت ساہرمن کا جو ملک خلاط نسبی تھا	۱۴۰	خطہ خوانی سلطان تنش کی نباد میں اور مقتول ہونا مستقر کا
۱۵۶	برکیارق - اور محمد کی لڑائی	۱۴۱	وفات پانا امیر افواج کا

۱۵۸	تقد اسما علیہ کا حال	۱۵۸	ساں دعات سقاں کا	۱۵۷
۱۵۹	قائض بوجا مارگار کستہر جلدیر	۱۵۹	علیہ یا مارگیوں کا ماریر	۱۵۳
۱۶۰	دعات سنی اور حلافت امر کی	۱۶۰	حال طراس کا سمیت اگر یوں کے	۱۶۲
۱۶۱	ٹرائی بولی درمیاں برکیارق اور اداسکی بہائے محمد کے	۱۶۱	دعات وسف اس ماتھیں کے	۱۵۵
۱۶۲	احوال ستمہ موصل کا	۱۶۲	مقول بوجا محرم الملک بچام الملک کا	۱۵۵
۱۶۳	وہ افعال قبیحہ جو رنگیوں سے سرور ہوئے اور حاج الدرد کا مقول ہونا	۱۶۳	قائض بوجا صدقہ کا کر میتیر	۱۵۶
۱۶۴	قائض بوجا دات کا سہر جیدیر	۱۶۴	قائض بوجا دلی کا موصلیر اور درحما حکمرش اور قلع ارسلان کا	۱۵۷
۱۶۵	صلح ہو درمیاں برکیارق اور محمد کے	۱۶۵	میاں مقول بولی ماتھوں کا	۱۵۸
۱۶۶	قائض بوجا رنگیوں کا حل اور عکایہ جو نام میں ہیں	۱۶۶	مقول بوجا صدقہ کا	۱۵۹
۱۶۷	دعات یانی دعات کے	۱۶۷	توت ہونا تم اس منز کا	۱۵۹
۱۶۸	دعات یا مار کمارق کا	۱۶۸	وہ ٹرائی جو رنگیوں کی ساتھ ہوئی اور کور ان طراس کا حکم توصل مارا گیا	۱۵۹
۱۶۹	اسلطان محمد کا طرف ہمدادی	۱۶۹	حال دعات رسوں کا	۱۸۷

۲۱۱	مقتول ہونا برستی کا	۱۸۹	بیان وفات پانی حاکم غزنہ کا
۲۱۱	بیان اوس لڑائی کا درمیان طسکین اور فرنگیوں کے ہونے	۱۹۰	مقتول ہونا والی حلب کا
۲۱۳	بیان حاکم ہونی علاء الدین فرنگی کا حلب پر	۱۹۱	وفات پانا حاکم افریقیہ کا
۲۱۵	اخبار سماعیوں کے ملک شام میں اور مقتول ہونا اونکا اور محاصرہ کرنا فرنگیوں کا دمشق کو	۱۹۳	وفات پانا سلطان محمد کا
۲۱۷	فتح کرنا علاء الدین زنگی کا شہر حلات کو	۱۹۳	مقتول ہونا حاکم حلب کا اور غالب آنا ایلیاز سے کا
۲۱۸	فتح ہونا اثار ب کا	۱۹۵	وفات پانا مستطہر کا
۲۱۹	وفات پانا الامر با حکام اللہ علوی کا	ایضاً	حال خلافت مسترشد باللہ کا
۲۲۲	حال وفات سلطان محمود اور بادشاہ ہونا اوس کے بیٹے داؤد کا	۱۹۷	وہ لڑا جو دریا سلطان محمد اور مسعود کی ہوئے
۲۲۴	بیان اوس لڑائی کا جو درمیان مسترشد اور علاء الدین زنگی کے ہوئے	۱۹۹	بیان تہار اچال محمد بن تورم اور مالک ہونا عبد المومنین کا
۲۲۵	حال وفات لودی حاکم دمشق کا	۲۰۴	حال وفات حاکم افریقیہ کا
۲۲۶	والی ہونا شمس الملک کا شہر حلات پر	۲۰۷	بیان وفات ایلیازی کا
۲۳۰	مقتول ہونا اسماعیل حاکم دمشق کا	۲۰۹	بیان مقتول ہونے ملک کا

۲۴۲	ماں قاص ہوئی رگھو کا بیلک	۲۳	مقتول ہوئی حسن حافظ الدین اللہ علوئے کا
۲۴۹	ماں قاص ہوئی رگھو کا طراس کی عربیہ	۲۳۱	میاں اوس لڑائی کا حلیہ مسرت اور سلطان مسعود میں سزا اور حلیہ گرفتار ہو کر مقتول ہوا
۲۵۰	ماں محاصرہ کر لی ٹاڈا، رگھو کا قلعہ حضر اور قلعہ دیا کو اور آرا جا اور کا	۲۳۲	ماں خلاف رسد ماٹھ کا
۲۵۳	میاں لیلی رگیوں کا حریرہ ہدیہ کو حوالہ نہیں اور حال سلطنت می بادیا کا	۲۳۳	میاں مقتول ہوئی دس کا
۲۵۷	محاصرہ کر مار گئیوں کا دمشق کو	ایما	قاص ہو ماں شہاب الدین کا حصیر
۲۵۶	ماں قاپالی حافظ الدین اللہ علوی کا اور مستولی ہوا طاف کا	۲۳۷	خلع ہوا خلاف ارتد کا اور حلیہ ہوا مقتدی کا
۲۵۹	میاں ہکت کما می نور الدین کی خوشکس رنگا سی اور پیراد سکوتید کر	۲۳۷	محاصرہ کر مار گئی کا حصیر پر سر کر
۲۶۱	میاں وفات سلطان مسعود محمد بن کا اور مالک بن مالک اور محمد بن علی	۲۳۸	نصف یا ٹاڈا الدین رگھو کا حصیر دیر
۲۶۲	میاں دستج ہوئی سترہ لوک کا	۲۳۸	آماشاہ روم کا ٹکٹام بن اور جو کجہ اور سے کیا
۲۶۲	ماں تیار و پیر سلطنت سلاطین غور کا اور حاضر مالدت آل سکلیں کا	۲۳۹	قتل ہو ما خلیفہ راستد کا
۲۶۶	میاں نقابالی حاکم ماردین کا	۲۴۱	ماں اوس لڑائی کا حوریاں سلطان سحر اور حور متاہ کے ہوئے
۲۶۷	میاں چار عربین کا اور ہکت کما سلطان سحر کا پیراد سکوتید ہونا	۲۴۲	ماں مقتول ہوئی محمود صاحب دمشق کا

[illegible]

۳۹۲	بیان مقتول ہونی مغریل کا اور ملک ہونا خوارزم شاہ کا شہر رے پر	۳۵۸	بیان لڑائیوں اور فتوح کا جو سلطان ملک ناصر صلاح الدین نے کیں
۳۹۸	بیان جہن شاہ دمشق کا ملک افضل سے	۳۵۹	بیان جنگ حطین کا
۴۰۰	بیان وفات سیف الاسلام کا	۳۶۴	بیان لڑائیوں اور فتوح کا جو سلطان صلاح الدین نے ۵۸۲ ہجری میں کیں
۴۰۲	بیان اخبار ملوک خلاط کا	۳۶۸	بیان محاصرہ کرنی فرنگیوں کا قلعہ عکا کو
۴۰۳	بیان وفات پانی غریزہ حاکم مصر کا	۳۷۳	غلبہ پانی فرنگیوں کا عکا پر
۴۰۵	بیان غلبہ پانی ملک منصور محمد بن ملک مظفر حاکم حاجات کا بارین پر	۳۷۵	وفات پانی ملک مظفر تقی الدین عربی شہناہ بن ایوب کا
۴۰۶	بیان وفات ملک غرب کا	۳۷۹	بیان صلح ہونے فرنگیوں کا اور غور کرنا باد کا طرف دمشق کی
۴۰۷	بیان اوس شہر فساد کا جو فریز کوہ میں ہوا	۳۸۲	بیان وفات سلطان غرالدین قلیچ ارسلان حاکم بلاد روم کا اور حال اولگوں کا جو اوسکی نسبت تھی
۴۱۰	بیان وفات پانی خوارزم شاہ کا	۳۸۵	بیان وفات پانی ملک ناصر صلاح الدین ابو مظفر یوسف بن ایوب بن شادی کا اور جرین اوسکے
۴۱۸	بیان اوس دشت کا جہنم میں ہوسے	۳۸۸	بیان اوس حال کا جو بعد وفات بادشاہ کی ہوا
۴۲۱	بیان وفات عیاش الدین ملک غوریہ	۳۹۰	حرکت کرنی غرالدین جو حاکم اصل کا طرف بلاد فریقہ کی جو ملک عادی کی قبضہ میں ہوا اور ان میں کرنی اور جانا اوسکا
۴۲۴	بیان مقتول ہونے کلجی غلام پہلوان کا	ایضاً	بیان مقتول ہونی کتیرہ حاکم خلاط کا

۴۵۲	سایں مستیاری عطاء الدین محمد بن قلیح مرسل	۴۶۶	سایں مقتول بونی سلطان محمد بن الدین کا
۴۵۳	سایں دعات نور الدین حاکم مرسل کا	۴۶۷	سایں مستولی بونی ملک محمد بن الدین یوسف بن ملک عادل کا حلاط
۴۵۴	سایں دعات حاکم سحر کا	۴۶۸	سایں رتے غار رم شاہ کا قوم حطاسی وزیر
۴۵۵	سایں دران بنیست المقدس کا	۴۶۹	سایں مقتول سو عیات الدین محمود اور علی شاہ کا
۴۵۶	سایں مستولی بونی دنگیوں کا دیار	۴۷۰	سایں آئے ملک آترب کا طرف ملک کی ای ملاد
۴۵۷	سایں ظاہر بونی قناروں کا	۴۷۱	سایں مقتول بونی حاکم حیرہ کا
۴۵۸	سایں ملک مطہر محمود حاکم قنار کا طرف مصر کے اور دعات ادسکی والدہ کے	۴۷۲	سایں دعات بانی بدر الدین حاکم مرسل کا
۴۵۹	دعات مالی کیگا دس اور مالک ہوتا ادس کے ہائے کفایت کا	۴۷۳	سایں دعات ملک احمد الدین حاکم حلاط کا
۴۶۰	سایں دعات ملک منصور حاکم قنار کا	۴۷۴	سایں استیلا بانی ملک ناصر ملک مصر کا
۴۶۱	سایں استیلا بانی ملک ناصر ملک مصر کا	۴۷۵	سایں دعات ملک ظاہر عاری من سلطان صلاح الدین یوسف بن یوسف حاکم ملک کا
۴۶۲	سایں استیلا بانی ملک مطہر بن الدین عار کا حلاط پر اور میا فارقیں	۴۷۶	سایں مقتول کرنی کیگا دس بنی کخییر حاکم ملاد دم کا
۴۶۳	سایں حاکم قناروں کا طرف حار شاہ کے اور نکست کبانا ادس کا مرقا	۴۷۷	سایں دعات سلطان ملک عادل بن یوسف کا

۴۶۷	پہر رجوع کرنا دبیاد کا قبضہ مسلمانوں میں	۴۶۷	بیان خلافت مستقر کا	۴۸۱
۴۶۹	بیان وفات حاکم اندک	۴۶۹	بیان وفات پانچ ملک منظم حاکم دمشق کا	۴۸۳
۴۷۳	بیان حوالہ نجات الدین بیک جلال الدین ابن خوارزم شاہ محمد کا	۴۷۳	بیان وفات بانی بادشاہ مغرب کا اور اسکے بعد جو مقتول ہوئے	۴۸۴
۴۷۴	بیان ایک حادثہ نادر و عجیب کا	۴۷۴	بیان چمن جاوہر دمشق کا	۴۹۰
ایضاً	بیان وفات بادشاہ مغرب کا	ایضاً	بیان وفات پانی ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل ابن ابیوب حاکم مین کا	۴۹۱
۴۷۶	بیان باغی تظفر غار کے عادل کا اپنی بہائے ملک اشرف سی	۴۷۶	بیان یکم کا چائے چائے نائب ملک اشرف کا خلاطین اور مقتول ہونا اور مسکا	۴۹۲
۴۷۷	بیان پہنچی سلطان جلال الدین کا ہندوستان سی طرح اپنی شہر دہلی کے	۴۷۷	بیان توتلی ہونی ملک مظفر محمود کا حاکم	ایضاً
۴۷۸	بیان وفات ملک فضل نور الدین علی کا	۴۷۸	بیان عمار قلعہ شمشیر کا	۴۹۵
ایضاً	وفات پانا خلیفہ ناصر کا	ایضاً	بیان توتلی ہوئے ملک اشرف کا جلیک پر	۴۹۶
۴۷۹	بیان خلیفہ ہونی اور سکی پٹی اظہار کا	۴۷۹	بیان مقتول ہونے امجد کا	ایضاً
۴۸۰	بیان وفات پانی خلیفہ اظہار ہر ماہر الکے	۴۸۰	بیان مالک ہوئے جلال الدین کا خلاط پر	۴۹۷

۵۳۹	ساں دعات یا ملک صیغہ خاتون ملک طک	۵۹۷	یاں بکست کہانی حلال الدین کا ملک استہ فسی
۵۴۰	ساں دعات یاں مستصر اللہ کا	۵۹۸	ساں چہرہ آثاریوں کا ملا دہل سلیم پر
۵۴۱	ساں دعات حاکم حیات کا	۵۹۹	ساں رسول بولی حلال الدین کا
۵۴۲	استیلا یا ملک صالح ایوب کا دستقیر	۶۰۰	ساں ستولی ہو ملک عبیر محمد اس طاہر حاکم طلب کا اذیر شتر رکے
۵۴۳	یاں بکست یا وارہیوں قصبیر اور استیلا یا صالح ایوب کا ملک یر	۶۰۱	ساں دعات یاں ملک عبیر حاکم طک
۵۴۴	یاں مصہ یا وارہیوں کا دیا طیر اور مارل بر ملک صالح کا آسمون طاح یر	۶۰۲	ساں دعات یا ملک استہ فک
۵۴۵	یاں ستولی بولی ملک صالح ایوب کا کر یر	۶۰۳	یاں کوچ کرئی سلطان ملک کامل کا دستقیر اور مال آباد میراد دعات یا
۵۴۶	یاں دعات یا ملک صالح ایوب کا	۶۰۴	یاں ستولی ہو ملک صالح ایوب کا دستقیر
۵۴۷	یاں بکست کہانی درگیوں کا اور قمار ہر ماد کی ماد ستاہ کا	۶۰۵	یاں بکست کہانی درگیوں کا اور قمار ہر ماد کی ماد ستاہ کا
۵۴۸	مقتولی ہر ملک معلوم کا	۶۰۶	یاں دعات یا حاکم مار دین کا
۵۴۹	یاں ملک بولی ملک ست کا کر یر	۶۰۷	ساں پہرے خوارہ بیون کا طرف ملا
۵۵۰	یاں مال بولی ملک ناصر حاکم ملک کا دستقیر	۶۰۸	ساں ادس مال کا ملک حواد یوس برگدرا

۵۶۰	بیان سلطنت ایک ترکمانی کا	۵۶۰	بیان وفات یانی ناصر داؤد کا
۵۶۰	بیان مقرر ہوئی سلطنت کا وسطی ملک ہوسکی	۵۶۸	بیان وفات صاحبہ غازیہ خاتون الدہ ملک منصور حاکم حیات کا
۵۶۱	بیان ویران ہونے دیسا ط کا	۵۶۹	بیان قصد کرنی تاتاریوں کا میان قین پر بہدستیل پانے نے نبداد کے
۵۶۱	بیان آنا ناصر یوسف حاکم شام کا طرف دیار مصر یہ کی اور شکست کھانا	۵۸۰	وفات بدر الدین لولو حاکم موصل کا
۵۶۴	بیان مقول ہونے حاکم مین کا	۵۸۱	چڑھائی ملک ناصر یوسف حاکم شام کا سرک پر
۵۶۶	بیان احوال ناصر حاکم کرک کا	۵۸۲	بیان سلطنت قطر کا
۵۶۷	بیان دست خضیون جو کہ ملوک تونس کہلاتے مین	۵۸۳	بیان پیدائش ملک مظفر محمود ابن ملک منصور حاکم حیات کا
۵۶۹	بیان مقول ہونی اقطاعی کا	ایضا	بیان قصد کرنی ہلاکو کا ملک شام پر
۵۷۲	بیان مقول ہونی ایک ترکمانی کا	۵۸۴	ذرا اوس حال کا جو ملک ناصر سی قوت قصد کرنی تاتاریوں کے حلب پر گذرا
۵۷۳	بیان فدا رفت غلامان بحیرہ کا ملک ناصر یوسف حاکم شام ابن ملک غازی سی	۵۸۵	بیان استیل پانے تاتاریوں کا تمام حلب اور شام پر
۵۷۵	بیان استیل پانا تاتاریوں کا نبداد پر اور جانا رہنا دولت عباسیہ کا	۵۸۶	حال تھا اور احوال ملک ناصر کا بعد نیچے حلب کے
۵۷۷	بیان اُنے نینت کا حاکم کرک شکرمہر کا	۵۸۸	بیان استیل پانا تاتاریوں کا قلعہ حلب اور تجددات شام پر

۶۹	۵۹	استیلا یا تازیوں کا پانچ دھریں رادہ حاکم ملک کو مل کا مقتول ہوا	۶۹	یاں مقتول ہوئی سیت کا اور سولی کا ملک ظہیر میرمن اور مرگرتاں کی
۶۱۲	ایضاً	ماں ملی ملک ماحر کا تازیوں کی اور سولی سودا کو مغلوں وغیرہ قلعہ ستام پر	۶۱۲	یاں ملے قلعہ عکا وغیرہ کا
۶۱۳	۵۹۲	یاں سکت کہا تازیوں کا اور مقتول ہوا گتفاک	ایضاً	ماں دھانیانی حاکم محسن شہ کا
۶۱۴	۵۹۵	ماں سلطنت میرسن نہ قد ار کا	۶۱۴	یاں فتح ہوئی مسارہ کا
۶۱۵	۵۹۶	یاں پھر کر تیر تہا قلعہ دستق کا	۶۱۵	یاں موت ہوئی ہر لاکو کا
۶۱۶	ایضاً	سلطنت حلقہ کا دریاں دستق کے	۶۱۶	یاں فتح ہوئی صد وغیرہ کا
۶۱۷	۵۹۷	اں کیرنی لشکر ملک سید ایں حاکم موصول کو مورہ کو لی تازیوں کے طرف ستام کے	ایضاً	یاں درخلی ہوئی سک مسلمانہ اور کے سپہروں میں
۶۱۸	۵۹۸	ماں سکت کہا تازیوں کا محسن پر یاں مگرٹی حالی سحر جلی کا	۶۱۸	یاں مقتول اہل دار کا اور ملے حاما
۶۱۹	ایضاً	یاں لنگنی مرنی کا حالت ملک ظہیر میرسن اور سولی ہوا ادسکا حلب پر	۶۱۹	خوب ہوا بادشاہ تازی کا
۶۲۰	۶۲	مقتول ہوا ملک ماحر کا	۶۲۰	ماں ملک ظہیر کا طرف ستام کے اور فتح کرنا الطایفہ وغیرہ کا
۶۲۱	۶۳	سیت ہوئی حلیہ ہودی اور مات کرما لسا اپنا	۶۲۱	یاں فتح ہوئی قلعہ ارا اور ملو عکا اور قلعہ حریں کا
۶۲۲	۶۴	یاں ملک ظہیر کا طرف ستام کے	۶۲۲	یاں فانیس ہوئی یعقوب میرمن کا شہر سیدہ رادہ ارشد اداں کے

۴۵۰	فتح ہونا مرقب کا	۴۲۸	جانا ملک ظاہر کا بلا درومین
۴۵۱	بیان پیدائش سلطان ملک منصور الدین قلاوون صالحی کا	۴۳۲	جانا ملک شہید کا طرف شام کی اور کشتی کی اور مراد حجت کرنے
۴۵۲	بیان فتح ہونے صیہون کا	۴۳۳	بیان خلع ہونی ملک سید کا
۴۵۴	بیان فتح ہونی طرابلس کا	۴۳۴	بیان قائم ہوئے سلطان ابن ملک ظاہر بیرس کا تخت سلطنت پر
۴۵۵	وفات پاناسیف الدین ملک منصور قلاوون صالحی کا	ایتما	بیان سلطنت ملک منصور قلاوون صالحی کا
۴۵۶	بیان فتح ہونی بیروت کا	۴۳۵	بیان پیر شاہ ستقر الاشقر کا شہر اور متعلق ہو جانا اوسکا سلطنت شام پر
۴۵۷	بیان فتح ہونی عسکا کا	۴۳۶	شک کہانی ستقر کے
۴۵۹	بیان فتح ہونا چہ شہر اود قلون کا	۴۳۸	بیان وقوع جنگ عظیم کا ہمارا تار یون کے حصے پر
۴۶۰	فتح ہونا قلاوون کا	۴۴۱	وفات پانا ابن کا
۴۶۳	بلوانا بادشاہ حاکم طائفت	۴۴۵	بیان وفات پانی ملک منصور حاکم طائفت کا
۴۶۴	جنا لشکر دین کا طرف حلب کے	۴۴۸	بادشاہ ہونا ملک منفرد کا تخت پر
۴۶۵	جنا ملک افضل کا طرف دمشق کی اور لڑائی جابائے وفات پانے	۴۴۹	بیان ہونی پاشا لانا اور سلطنت کے مسند پر بیٹھنا ملک منفرد کا

۶۸۴	ماں مقول ہوا سلطان ملک شہر کا حاکم مصر و شام کا	۶۶۶	مقتول ہوا سلطان ملک شہر کا
۶۸۵	ماں حجت کرنی سلطان ملک مصر کا طرف سلطنت اسی کے	۶۶۷	مقتول ہوا سید راکا
۶۸۶	ماں حاکم حموی کا طرف حلب کے	۶۶۸	مقتول ہوا سلطان اعظم ملک مصر کا
۶۸۷	ماں دکن ملک مصر حاکم حجت اور خارج ہوا حجت کا حامد ان الویسے	۶۶۹	مقتول ہوا استخامی کا
۶۸۸	ماں بھی درہم حاکم کا طرف حجت کے یہاں امیر ملک عظیم کا چوریا سلطان کو تیار کیا کے ہوا اور سلطانوں کو شکست دے اور تیار سام رہا لب آئے	۶۷۰	علیہ یارین الدین کشیا کا سلطنت پر
۶۸۹	ماں ادب عادات کا حجت کے ہوئے	۶۷۱	مقتول ہوا کھنڈا و شاہ تمار کا اور شاہ ہوا سید اور پیر کا مارا حامد اران فاران کی کھنڈت
۶۹۰	ماں حاکم حموی کا طرف حمی کی اور کوچ کرما اور اس کا تکرید اور کی مقام کو	۶۷۲	مقتول ہوا سید کا اور شاہ ہوا فاران کا
۶۹۱	دکن یا علیہ اسود کا حجت کے ہوا تھا	۶۷۳	ماں چار سلطان میں کا اور دکن کے حاکم کے مرے کا حال
۶۹۲	لٹ حامد اسد کا	۶۷۴	ماں کوچ کرنی ملک عادل کشیا کا دوستی سی اور معزول ہوا اس کا سلطنت سی اور علیہ یا لاجر کا سلطنت پر
۶۹۳	ماں حجت کے ہوا حرمہ اور دار کا	۶۷۵	روا کرنا اس کا طرف حلب کی اور خانا اس کا طرف حامد اس کے ہوا طرف حلب کے دوسرے مار اور جو حجت ہوا
۶۹۴	ماں حجت کے ہوا تارون کا طرف حمی کی اور سکت کہنا اور کا	۶۷۶	ماں فتح کرنے حموی میرہ قلاع ملاد ار میں کا

۷۱۳	آنا بادشاہ کا دارالسلطنت مصر پر	۷۹۸	بیان جنگ ثنائی کا اور بڑے فتح مسلمانوں کے جو ہوئے
۷۱۵	پکڑا جانا پیرس جانشیکر کا	۷۰۰	وفات زین الدین کا اور دہلی کی فتح کا حیات پر
۷۱۶	بیان پنچھی اسد مر کا طرف دمشق کے	۷۰۱	وفات قازان بادشاہ تاتاریوں کا بیان
۷۱۷	پکڑا جانا سلاو کا	۷۰۲	آنا فتح کا طرف حیات کے
ایضاً	مقرر ہونا ابوالفدا کا حیات میں	۷۰۴	لٹ جانا بلا دیس کا
۷۱۸	بیان سلاطین حیات کا	۷۰۵	اولاد مرین کا ذکر
۷۲۱	بیان ملوک عرب کا	۷۰۷	وفات عامر بادشاہ مغرب کے اور جو اوسکا گدی نشین ہوا
ایضاً	پکڑا جانا اسد مر سلطنت حلب کا	ایضاً	مقتول ہونا حاکم سیرک اور اسکے بیٹی کا
۷۲۲	وفات یانا طقطقا کا اور بادشاہ ہونا اوزبک کا	۷۰۸	جانا بادشاہ کا طرف کرگی اور غلبہ پانا پیرس جانشیکر کا مملکت پر
۷۲۳	جانا قراستقر کا حلب میں	۷۱۰	بیان لشکر کشی کرنی کا طرف حلب کی اور جو گندرا
۷۲۶	بھاگ جانا افرم کا اور عیانا و اسفرا اور جانا اون دونوں کا بادشاہ ترنبدہ کی پاس	۷۱۱	کو بچ کرنا سلطان کا کرک پر
۷۲۸	وفات پانا حاکم مار دین کا	۷۱۲	جانا بادشاہ کا طرف دمشق کے

۷۵۴	۷۲۸	یہا مائیک کا طرف حلب کے	۷۲۸	۷۵۴	امامادشاہ کا طرف سلطیب کی
۷۵۵	۷۲۹	حاما الوالد کا طرف مصر کے	۷۲۹	۷۵۵	وہ عیسیٰ حوالہ الد اکو مادشاہ کی دیں
۷۵۶	۷۳۰	تکرکتی حلب پر چڑھ اور ٹائی رجہ کے	۷۳۰	۷۵۶	عارت ہو ما ملاو سیس کا
۷۵۷	۷۳۱	نکلی ماسرہ کا ملک حاسی	۷۳۱	۷۵۷	موقوف ہو حاما جا کرتا اہل عیسیٰ کا اور نکا
۷۵۸	۷۳۲	حاما الوالد کا طرف حارترلیف کی	۷۳۲	۷۵۸	حاما اور نکا شام سے
۷۵۹	۷۳۳	ساں نسج ہوئی ملطیہ کا	۷۳۳	۷۵۹	مقتول ہو ما حمیصہ کا
۷۶۰	۷۳۴	احار ابرسعد مادشاہ عرب کا	۷۳۴	۷۶۰	دعات یا ما حاکم میں کا
۷۶۱	۷۳۵	حاما الوالد کا مصر میں اور سولی ہو ما عروہ	۷۳۵	۷۶۱	فتح ہو ما اماس کا
۷۶۲	۷۳۶	ساں اوسن عروہ کا حوضہ اور دہی یہ	۷۳۶	۷۶۲	یاں حواذات ملاو دوم کا جو
۷۶۳	۷۳۷	ساں اوسن جنگ عظیم کا حوالہ میں جو	۷۳۷	۷۶۳	میں گدرے
۷۶۴	۷۳۸	حاما الوالد کا طرف مصر کی یہ حارترلیف کے	۷۳۸	۷۶۴	اور حواذات میں اوسن سال کے
۷۶۵	۷۳۹	حاما مادشاہ کا طرف حجار کے	۷۳۹	۷۶۵	دعات یا ما عدا الدیں برادر الوالد کا

[illegible]

فہرست تتمہ ابوالفدا کی

۲۳	۲	۳۸۷	میاں سادوی احوال اولاد مطہر اس منصور اس امیر عیالت الدین حاجی حسانی کا	۲۳	شاہ شاہ شجاع کا سہاہ محمود سی دوسرے دفعہ اور فتح پانی شاہ محمود
۲۵	۴		میاں اوس اوطاد قریب کا حیدر وقات سلطان الوحدہ کے ہوئے	۲۵	ماعی ہونا سہ حسانی کا اور وقات
	۵		میاں بوقت امیر حیر حسین جو پانی اور محمد مطہر کا وہ پانی اور وقات کے		پانی شاہ محمود کی اور جاہ شاہ شجاع کا اصفہاں میں
۲۷	۷		ماں حال امیر حیر حسین حوامی کا اور ہونا اور سحاق کا تادستہ	۲۷	حاما شاہ شجاع کا حاب تریر کے اور رنگ حاما سلطان حسین کا تیرہ
	۹		ماں مقول ہوئی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا		حکام سی اور مر حب کرنا شاہ کی نسب خالفت شاہ عرب الدین کے
۲۸	۱۱		ماں شکر گیتی کرنی امیر مہار الدین محمد کا حائب ستراب کی اور بہاگنا امیر شجاع اور اسحاق کا	۲۸	انتقال یا سہاہ شجاع کا اور وقات
۳۱				۳۱	ماد شاہ ہوا سلطان علی الدین بن العاد قررد شاہ شجاع کا
۳۲	۱۳		میاں فتح کرنی بعض مالک عراق کا اور وقات مالی الواسحاق کے	۳۲	نعمہ حجت امیر مورگی شاہ منصور شاہ شرف الدین مطہر نے کیا وہ یہ ہے
۳۵	۱۵		میاں کوچ کر امیر محمد مطہر کا حاب آور پیاں کی اور سلانی بھی اوسکی کہوں میں درساں اصفہاں کے	۳۵	سلطان بھی سلطان بن العاد میں کیا کہوں میں
۳۷				۳۷	ماں حادان سرمداریہ کا اور وقات ہوا اور کا ولایت سرمداریہ میں
۳۹	۱۹		ماں ماد شاہ ہوا حلال الدین شاہ شجاع کا	۳۹	ماد شاہ ہوا امیر رحیم الدین مسعود کا سرمداریہ میں اور اوسکا حال
۴۱	۲۱		ماں دوسرے دفعہ ولایت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع میں	۴۱	میاں حکومت محمد امیر کا

۵۰	۴۱	بیان حکومت کلو اسفندیار کا	حال حکومت سلطان ابوالفتح غیاث الدین محمد ابن سام کا
ایضاً	ایضاً	بیان حکومت امیر شمس الدین فضل کا	حال سلطان شہاب الدین کے حکومت کا
۵۱	ایضاً	بیان حکومت خواجہ شمس الدین علی	بیان سلطان محمود ابن غیاث الدین محمد ابن سام کے تحت پر جلوس کرینکا
۵۲	۴۲	بیان حکومت خواجہ یحییٰ بن خواجہ محمد کراوی کا	بیان ادن لوگون کا جو اولاد غوریوں
	۴۳	بیان حکومت ظہیر الدین کراوی کا	سی ولایت ہستان اور طخستان پر حکومت کر گزرے ہیں
۵۳	ایضاً	بیان حکومت حیدر پھلون قصاب کا	بیان ادن غلاموں کا جو سلاطین
	۴۴	بیان حکومت امیر لطف اللہ ابن امیر حمید الدین مسعود کا	غوریہ کی غلام تہی اور مرتبہ تسلط پونجی
۵۴	ایضاً	پھلون حسن و معانی کا حاکم ہونا	بیان آرامہ بن قطب الدین ایک کا
۵۵	۴۵	بیان حکومت خواجہ علی مود کا	بیان سلطان ناصر الدین قباچ کا
۵۶	۴۶	بیان سلطنت خاندان غوریہ کا	بیان سلطان کن الدین فیروز شاہ ابن غلمش کا
ایضاً	۴۸	حال سلطان علاء الدین حسین جہان سوز کا	سلطان رضیہ الدین بنت شمس الدین غلمش کا
۵۷	۴۹	بیان حکومت سیف الدین محمد ابن علاء الدین جہان سوز کا	بیان سلطان موز الدین بہرام شاہ ابن غلمش کا

۶۲	۵۶	۳۸۹	میاں سلطان علاؤ الدین سردار ستاہ رکن الدین پرویز ستاہ کا
۶۳	۵۷		میاں اختر خسرو دہلوی کا
۶۴	۵۸		میاں عزالدین عمر عیسیٰ کی سلطنت کا
۶۵	۵۹		میاں حکومت ملک رکن الدین کا
۶۶	۶۰		میاں محسن حکام سیٹیاں کا
۶۷	۶۱		میاں ابو الفضل کے حکومت کا
۶۸	۶۲		میاں ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا
۶۹	۶۳		میاں تاج الدین حرب کی حکومت کا
۷۰	۶۴		میاں حکومت میں الدین تاج الدین حرب کا
۷۱	۶۵		میاں حکومت حضرت الدین ابی ہریرہ کا
۷۲	۶۶		میاں حکومت رکن الدین ابی ہریرہ ستاہ
۷۳	۶۷		میاں حکومت تہاب الدین محمود ابی حرب کا
۷۴	۶۸		میاں حکومت تاج الدین مالکس کا

۸۳	بیان حکومت تونہ خان کا	۷۶	بیان حکومت قراخان کا
۸۴	بیان حکومت قیل خان کا	۷۸	بیان حکومت اغورخان کا
۸۵	بیان حکومت قویہ خان کا	ایضاً	بیان حکومت کورخان کا
ایضاً	بیان حکومت برتان بہادر کا	۷۹	بیان حکومت آئی خان کا
ایضاً	بیان حکومت بیسوکا بہادر کا	ایضاً	بیان حکومت نذرخان کا
۸۶	بیان حکومت چکیرخان کا	ایضاً	بیان حکومت سنگلی خان کا
۸۹	جانا چکیرخان کا نائب مالک ایران کا	۸۰	بیان حکومت ملکہ الانقواہ کا
۹۰	بیان ادکدائی اور ختائی کا	۸۱	بیان حکومت بوزنجرخان کا
ایضاً	حال چوچی خان کا	ایضاً	بیان حکومت بوتفاخان کا
۹۱	حال اولاق نوریان کا	۸۲	بیان حکومت دو تو تن خان کا
ایضاً	تشیخ نمرقند کا حال	ایضاً	بیان حکومت قاید خان کا
۹۲	جانا چکیرخان کا نائب ترمہ اور بلج کی	۸۳	بیان حکومت ہشتنر خان کا

۹۴	میاں سلطنت محموداراں اس ہلاکو خان کا	۱۹	میاں اسے تو لیاں کا حاسب ایراں کے
۱۱۱	میاں سلطنت ارغون خان کا اس اناقا خان کا	۹۷	حاما جگیر خان کا ترک تائیں اور دقات یا ما ادسکا
۱۱۲	میاں سلطنت کچا تو خان اس اناقا خان کا	۹۸	میاں اس لوگوں کا محسد حالی برہٹی
۱۱۳	میاں سلطنت مایدو خان اس ہلاکو خان کا	ایضاً	اول لوگوں کا آں اس جگیر خان کا
۱۱۷	میاں نکاح مہداد خانوں کا	۹۹	دویم کوک خان اس اوکدائی قان کے
۱۱۸	میاں سلطنت اریہ حال کا	۱	تیسرا مسکو قان اس تو لیاں
۱۱۹	میاں سلطنت کرنی موسی خان کا	ایضاً	چوتھا قویہ خان اس تو لیاں
ایضاً	سلطنت محمد خان کا ماں	۱۱	اور دہرت اول ماموں کے درمیاں صفحہ کمبو ایک کی گڈے
۱۲	میاں سلطنت طغیا تیمور خان کا	۱۲	میاں چوچیاں اور اوکی اولاد کا جہون لے دست نجات میں حکومت کی
ایضاً	حال سلطنت امیر شیخ حسن امیر ہاشم کا	۱۵	میاں ہلاکو خان اس لویاں اس جگیر خان
۱۲۱	میاں ملک ساقی ملک مست ادلحا تو سلطان کا	۱۶	حال مادتا ہر ادہ شہنوں کا
۱۲۲	میاں حکومت جہاں میر خان اس از ملک کا کچا تو خان کا	۱۷	میاں حکومت اناقا خان اس ہلاکو خان کا

۱۲۳	بیان سلطنت سلیمان خان کا	۱۵۷	سفر کرنا امیر تیمور کا چاہنے والے تھا کی
۱۲۴	بیان حکومت ملک اشرف تیمور شاہ کا	۱۵۹	بیان وفات پانا امیر تیمور کا اور حوادث بعد اوسکے جو گذرے
۱۲۵	بیان وفات شیخ حسن الیکانی کا اور منشی ہونا اوسکی بیٹے سلطان اویس کا	۱۶۱	بیان تعداد اولاد امیر تیمور کا
۱۲۶	بیان سلطنت حسن ابن سلطان اویس کا	۱۶۲	بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا
۱۲۷	بیان سلطنت احمد بن سلطان اویس کا	۱۶۳	بیان جلوس فرمانا مرزا شاہ رخ کا تخت خراسان پر
۱۲۸	ذکر سلطان خجائی خان بعد اوسکی اولاد کا	۱۶۴	بیان سلطان حسن کا اور بیان نجات امیر رکن الدین کا
۱۲۹	حال نسب امیر تیمور کا	۱۶۵	گونا گویا میر محمد - اور مرزا خلیل سلطان کا
۱۳۰	جلوس فرمانا امیر تیمور گورکان کا اور سفر کرنا بلاد کا	۱۶۶	بیان حال مرزا میر شاہ اوسکی اولاد کا جو بعد وفات امیر تیمور صاحب قرآن کی گذرا
۱۳۱	جایا امیر تیمور کا دست بچان میں اور گونا گویا تو قمش خان سی	۱۶۸	حال تسخیر استر آباد کا
۱۳۲	بیان یورش پنجاب کا	۱۷۰	احوال سلطان احمد جلایر اور قراوسف ترکمان کا اور مرزا جانا مرزا میر ان شاہ اور مرزا ابوبکر کا
۱۳۳	آنا صاحب قرآن کا ہندوستان میں	۱۷۱	بیان یورش مغت سالہ کا
۱۳۴	بیان یورش مغت سالہ کا	۱۷۲	بیان یورش مغت سالہ کا

۱۹۲	پہرہا حاتان سعید کا دوسلی دفعہ قید کی حاب آدر بچاں کی	۱۷۲	حاجا سلطان احمد حلاویہ کی حاب آدر بچاں کی اور پھر حاجا امیر قراپوسف کی حاب آدر بچاں
۱۹۳	سایاں دشا اسکدرس قراپوسف کا	۱۷۵	حاجا حاتان سعید کا حاب آدر بچاں کے آدر تقسیم کرنا بعض مالک کا سا ہر ادوں کو
۱۹۴	آغا یحییٰ صحر کا حاتان سعید کی حاب آدر بچاں	۱۷۷	برائے محالفت کر لی اسکدر کی حاتان
۱۹۶	سایاں یاری حاتان سعید کا	۱۷۸	سید سی اور بیا فتح اور بھرت کا آدر حسرت کا حد اسکے حکم سی
۱۹۷	میر ہر مارا سلطان محمد کا اور حاتان سعید کا سایاں فارس اور عراق کی	۱۷۹	دسا ولایت کا سا ہر ادوں کو
۱۹۸	استفال بیا محسرت حاتان سعید اور حوادثات کے	۱۸۰	دو دفعہ حیدر حاتان کے عواقب اور فارس میں گورے
۲۰	طوس و نامہ مرزا علاء الدولہ کا تخت پر اور عراق و بنو مارا عبد اللطیف کا	۱۸۱	سان طوس و مرانی مرزا ہاشم کا سید و اور بچاں حال بعض ماسا ہر ادوں کا
۲۱	سایاں حور کر لی مرزا علی بیگ کا دربار حور اور بعض بانی مرزا عبد اللطیف کی قید سی	۱۸۲	سایاں فتح کرناں کا بعض واقعات کے
۲۲	سایاں حور کر لی مرزا علی بیگ کا دربار حور اور صلح ہو جانے ہائیوں میں	۱۸۵	سایاں شکر گشتی کا اور آدر بچاں کے اور استفال بیا قراپوسف کا
۲۳	سایاں مخالفت علاء الدولہ اور مرزا عبد اللطیف کا	۱۸۶	سایاں حور حاتان سعید کا اولاد قراپوسف سی اور فتح بیا
۲۵	قہر بیا کرنا مرزا علی بیگ کی حاب آدر بچاں کر لی علی بیگ کی	۱۸۹	حاجا حاتان کا در بیاں ولایت آدر بچاں کے ۳۲ بحر میں
۲۰۶	مارا حاتان علی بیگ کا حاب آدر بچاں برائے محالفت میں	۱۹۱	حاجا مرزا ہاشم کا ہم حور بیا اور دشا بیا اور سکندر حور کی حور میں

۲۰۸	بیان محرمزالتغ بیگ اور مرزا عبداللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کی ہاتھ سی	۲۰۸	جانا اور القاسم بابر کا شہید مقدس مین اور انتقال پانا اس ارفانی سی	۲۲۱
۲۱۱	رہائی ہوئی درمیان مرزا سلطان محمد اور مرزا بابر کے	۲۱۱	تفق ہونا امرار کا سلطنت مرزا محمود اور محال ادن واقعات کا جو گدے	۲۲۳
۲۱۲	کریج کرنا بابر کا جانب دلاست استرااد کی اور مرزا کرنا سلطان محمد کا خرافی	۲۱۲	متوجہ ہونا ابراہیم کا جانب ہرات کی اور جلوس فرمانا اور پر تخت کے	۲۲۴
۲۱۳	مقتول ہونا مرزا عبداللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبداللہ خان کا تخت سلطنت پر	۲۱۳	آنا مرزا سلطان ابوسعید کا سہ چند حوادث کے	۲۲۵
۲۱۴	مقتول ہونا مرزا عبداللہ کا اور جلوس فرمانا سلطان ابوسعید کا تخت سمرقند پر	۲۱۴	جانا مرزا ابراہیم کا جانب یازد ران کے اور تخت کہنا سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمانی کا	۲۲۷
۲۱۵	بیان متوجہ ہونا مرزا بابر کا جانب بلخ کے اور گرفتار ہونا علاء الدولہ کا	۲۱۵	بیان آٹھ مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے اور بیان بعض حوادث کا	۲۲۸
۲۱۶	بیان متوجہ ہونا سلطان محمد کا دوسرے دفعہ جانب خراسانی اور مارا جانا موضع چاران پر	۲۱۶	بیان صلح کا درمیان ادن و بابر ہونے کے اور صلح جلا جانا مرزا جہان شاہ کا جانب اوزر خان	۲۳۰
۲۱۷	جانا مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے اور مراجعت کرنی بلخ ہرات کو	۲۱۷	بیان آٹھ سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا سنجر سی اور فتح پانا	۲۳۱
۲۱۹	متوجہ ہونا بادشاہ کا جانب استرااد کے وادی تغیر عراق کی پہر کریج کرنا جانب ماوراء النہر کے اور مارا جانا خلیل سلطان کا	۲۱۹	بیان جب ترائن کا سہ حال محل اس بادشاہ کے بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا	۲۳۲
۲۲۰	فتح ہونا سیت کان اور میرزا مرزا سنجر کا شہر موین سہ اور واقعات کے	۲۲۰	آنا مرزا خلیل بندو کہ کا دہائی محاصرہ ملکہ ہرات کی اور بعض حالات	۲۳۶

